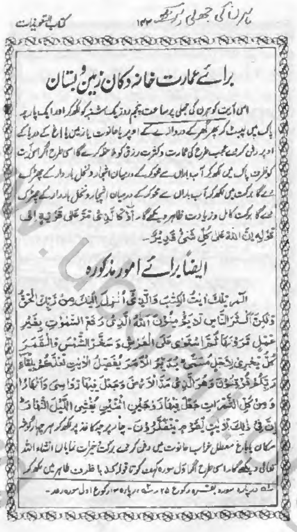

برائے عمارت خانہ دکان زمین و بستان

اس آیت کو ہرن کی جھلی پر ساعت نجم روز یک شنبہ کو لکھ کر اور ایک پارچہ پاک میں لپیٹ کر پھر گھر کے دروازے کے اوپر یا حانوت یا زمین یا باغ کے دریا کے اوپر دفن کر دے عجیب طرح کی عمارت و کثرت رزق کو ملاحظہ کرے گا اسی طرح اگر اس آیت کو ظرف پاک میں لکھ کر آب باراں سے محو کر کے درمیان اشجار و نخل بار دار کے چھڑک دے گا برکت میں لکھ کر آب باراں سے محو کر کے درمیان اشجار و نخل باردار کے چھڑک دے گا برکت کامل و زیادت ظاہر دیکھے گا۔ اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ الٰی قولہ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔

ایضاً برائے امور مذکورہ

الٓمّٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِی الَّيْلَ النَّهَارَ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۔ چار پرچہ کاغذ پر لکھ کر ہر چہار گوشہ مکان یا باغ معطل خراب حانوت میں دفن کر دے برکت و خیرات نمایاں ان شاء اللہ تعالیٰ دیکھے گا۔ اسی طرح اگر اول سورہ کہف کو تا قولہ کذبا ظرف طاہر میں لکھ کر

لہ در پارہ سورہ بقرہ رکوع ۲۵ و سے در پارہ ۱۳ رکوع اول سورہ رعد۔

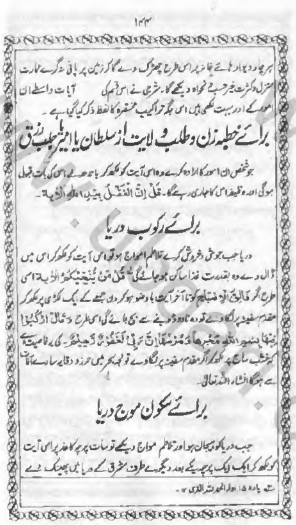

ہر چار دیوار ہائے جانز پر اس طرح چھڑک دے گا کہ زمین پر پانی نہ گرے عمارت منزل و کثرت خیر حسب خواہ دیکھے گا۔ شرجی نے اس قسم کی آیات واسطے ان امور کے اور بہت لکھی ہیں اس جگہ تراکیب مختصرہ کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔

برائے خطبہ زن و طلب ولایت از سلطان یا امیر یا جلب رزق

جو شخص ان امور کا ارادہ کرے وہ اس آیت کو لکھ کر باندھے اس کی بات قبول ہوگی اور وظیفہ اس کا جاری رہے گا۔ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ الاٰیۃ۔

برائے رکوب دریا

دریا جب جوش و خروش کرے تلاطم امواج ہو تو اس آیت کو لکھ کر اس میں ڈال دے وہ بقدرت خدا ساکن ہو جائے گی۔ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ الاٰیۃ اسی طرح اگر فَالِقُ الْاِصْبَاحِ کو تا آخر آیت باوضو ہو کر دن جمعے کے ایک لکڑی پر لکھ کر مقدم سفینہ پر لگا دے تو وہ ناو ڈوبنے سے بچ جائے گی اسی طرح وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ کی بہ تمامیت کہ خشب ساج پر لکھ کر اگر مقدم سفینہ پر لگا دے تو لجہ بحر میں حرز و وقایہ سارے آفات سے ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

برائے سکون موج دریا

جب دریا کو ہیجان ہو اور تلاطم امواج دیکھے تو سات پرچہ کاغذ پر اس آیت کو لکھ کر ایک ایک پرچہ یکے بعد دیگرے طرف مشرق کے دریا میں پھینک دے

سے پارہ ۱۵ [illegible] ۔

موج باذن خدا ساکن ہوجائے گی اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ۔ وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَا اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ اسی طرح اگر کوئی شخص دریا میں قراءت پر اس آیت کی مداومت کرے گا تو دریا سے سلامت رہے گا اور تقلب آفات لیل و نہار سے سالم رہے گا اور مال و دولت میں برکت سعادت پائے گا۔ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ اِلٰى قَوْلِهٖ كَفَّارٌ۔

برائے دفع خیالات فاسدہ

پانڈھو

ان آیات کو شخص متخیل پر تلاوت کرے یا خود صوف یا رقی میں لکھ کر یا مصلے تخیلات فاسدہ اس سے دور ہو جائیں گے وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا وَقَوْلُهٗ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَقَوْلُهٗ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

برائے خفقان و رجیف قلب

سورہ الم نشرح پاک برتن میں لکھ کر آب زمزم یا آب رواں سے محو کر کے اس پانی کو پی لے اللہ کے اذن سے یہ خلش دور ہو جائے گی۔

برائے استخراج مدفون ومعمّیٰ

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ

لکھو کر پی لے

بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا۔ اس آیت کو ایک ظرف جدید طاہر میں لکھ کر آب باراں سے محو کر کے جس جگہ میں تو ہم مدفین ہو وہاں چھڑک دے انشاء اللہ تعالیٰ وہ اسی جگہ واقع ہوگا اور ہاتھ آئے گا اسی طرح اگر کوئی شے دفن کر کے بھول گیا ہے ضائع ہو گئی اور معلوم نہیں کدھر گئی تو جس جگہ پر گمان ہو وہاں لبان سلگائے اور یہ آیت زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ۔ کاغذ میں لکھ کر پانی سے محو کر کے ہر چہار دیوار خانہ پر چھڑک کر گھر کو ایک رات دن بند رکھے صبح کو کھول کر اندر جائے انشاء اللہ تعالیٰ وہ چیز مل جائے گی یا خواب میں اس کو دیکھ لے گا۔

برائے استخراج مدفون

گھر میں اگر کسی نے سحر دفن کیا ہو اور اس کی جگہ معلوم نہیں ہے تو سورہ تکویر پڑھے۔ اللہ اس جگہ کا الہام کرے گا گھر سے نکالے کوئی شے ضرور نکلے گی۔

برائے حفظ صحت

اگر وظیفہ کرے تو سورۃ والعصر پڑھے وہ ہر آفت سے باذن خدا محفوظ رہے گا۔

برائے اخبار عمل

اس آیت کو ایک خرقہ دختر نابالغ پر شب دوشنبہ کو بعد پنج ساعت شب کے لکھ کر سینہ زن پر رکھ دے اس نے جو کچھ کیا ہوگا سب کی خبر دے گی۔ يَحْيٰى

www.ubqari.org

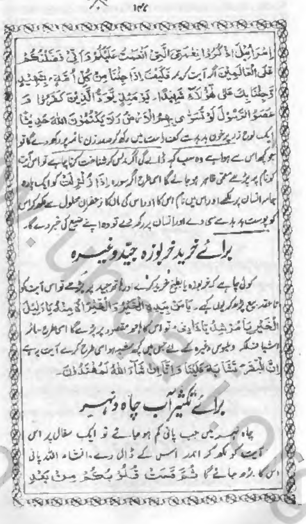

اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ اگر آیت کریمہ فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِیْدًا. یَوْمَئِذٍ یَّوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰی بِهِمُ الْاَرْضُ وَلَا یَکْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِیْثًا ایک لوح زرد پر خون سے لکھ کر کف دست میں رکھ کر مصروع نائم پر رکھ دے گا تو جو کچھ اس سے ہوا ہے وہ سب کہہ ڈالے گی اگر کسی کو شناخت کرنا چاہے تو اس آیت کو نام پر پڑھے سمتی ظاہر ہو جائے گا اسی طرح اگر سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ کو ایک پارچہ انسان پر لکھے اور اس میں نام اس کا اور اس کی ماں کا زعفران محلول سے لکھ کر اس کو پوست ہر ہارے سی دے اور انسان پر رکھ دے تو وہ اپنے حسیع کی خبر دے گا۔

◆

برائے خرید خربوزہ جید وغیرہ

کوئی چاہے کہ خربوزہ یا بطیخ خرید کرے اور اس کو جید پر پڑھے تو اس آیت کو تا عقد بیع پڑھ کر یوں کہے۔ یَا مَنْ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَالْغَیْرُ اَلْهِمْنِیْ یَا دَلِیْلَ الْخَیْرِ یَا مُرْشِدُ یَا هَادِیْ۔ تو اس کا ہاتھ مقصود پر پڑے گا اسی طرح سائر اشیا فنکر و ملبوس وغیرہ کے لئے جس میں کچھ شبہ ہو اسی طرح کرے آیت یہ ہے اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَیْنَا وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ۔

برائے تکثیر آب چاہ و نہر

چاہ و نہر میں جب پانی کم ہو جائے تو ایک سفال پر اس آیت کو لکھ کر اندر اس کے ڈال دے۔ انشاء اللہ پانی اس کا بڑھ جائے گا ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُکُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

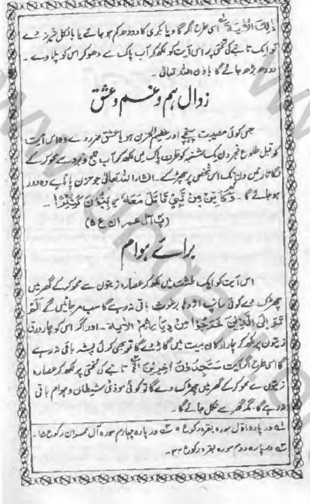

ذٰلِکَ الْاٰیَۃُ[1] اسی طرح اگر گائے یا بکری کا دودھ کم ہو جائے یا بالکل خشک رہے تو ایک تانبے کی تختی پر اس آیت کو لکھ کر آب پاک سے دھو کر اس کو پلا دے۔ دودھ بڑھ جائے گا باذن اللہ تعالیٰ۔

زوال ہم و غم و عشق

جس کو کوئی مصیبت پہنچے اور عظیم الحزن ہو یا عشق مزدہ ہو اس آیت کو قبل طلوع فجر دن یکشنبہ کو ظرف پاک میں لکھ کر آب تلخ و سرد سے محو کر کے لگاتار تین دن تک اس شخص پر چھڑکے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جو حزن پائے وہ دور ہو جائے گا۔ وَکَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّیُّوْنَ کَثِیْرٌ۔

(پ۴ آل عمران ع ۵)

برائے ہوام

اس آیت کو ایک طشت میں لکھ کر عصارہ زیتون سے محو کر کے گھر میں چھڑک دے کوئی سانپ اژدہا برغوث باقی نہ رہے گا سب مر جائیں گے اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ الآیۃ۔ اور اگر اس کو چار ورق زیتون پر لکھ کر چار ارکان بیت میں گاڑ دے گا تو بھی کوئی پشہ باقی نہ رہے گا اسی طرح اگر آیت سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِیْنَ[3] تانبے کی تختی پر لکھ کر عصارہ زیتون سے محو کر کے گھر میں چھڑک دے گا تو کوئی موذی شیطان و ہوام باقی نہ رہے گا۔ گھر گھر سے نکل جائے گا۔

---

[1] در پارہ اول سورہ بقرہ رکوع ۵۔ [2] در پارہ چہارم سورہ آل عمران رکوع ۱۵۔

[3] در پارہ دوم سورہ بقرہ رکوع ۲۳۔

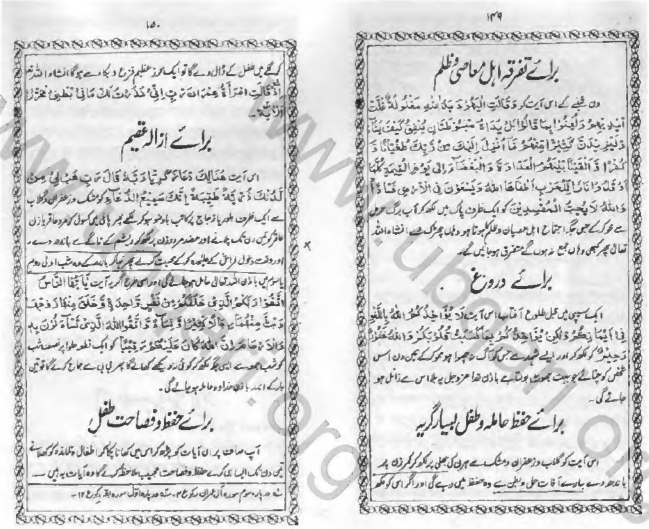

برائے تفرقہ اہل معاصی وظلم

دن ڈھلنے کے اس آیت کو وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللّٰهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ کو ایک ظرف پاک میں لکھ کر آب برگ حرمل سے محو کرکے جس جگہ اجتماع اہل عصیان وظلم کا ہوتا ہو وہاں چھڑک دے انشاء اللہ تعالیٰ پھر کبھی وہاں جمع نہ ہوں گے متفرق ہو جائیں گے۔

برائے دروغ

ایک سیپی میں قبل طلوع آفتاب اس آیت لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ کو لکھ کر اور ایسے شہد سے جس کو آگ نہ چھوا ہو محو کرکے تین دن اس شخص کو چٹائے جو بہت جھوٹ بولتا ہے باذن خدا عزوجل یہ بلا اس سے زائل ہو جائے گی۔

برائے حفظ حاملہ وطفل بسیار گریہ

اس آیت کو گلاب وزعفران ومشک سے ہرن کی جھلی پر لکھ کر کمر زن پر باندھ دے بارے آفات حمل وبطن سے وہ حفظ میں رہے گی اور اگر اس کو لکھ

کر گلے میں طفل کے ڈال دے گا تو ایک امر عظیم فرح دیکھا سے ہوگا انشاء اللہ[۱] إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا الآية۔

برائے ازالۂ عقیم

اس آیت هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ کو مشک وزعفران وگلاب سے ایک ظرف بلور یا زجاج پر کاتب باوضو ہو کر لکھے پھر پانی میں گھول کر مرد عاقر یا زن عاقر کو تین دن تک پلائے اور عضد مرد وزن پر لکھ کر ریشم کے تاگے سے باندھ دے، اور وقت دخول فراغ کے علیحدہ کر کے صحبت کرے پھر نہا کر باندھے وہ شب اول دوم یا سوم میں باذن اللہ تعالیٰ حامل ہو جائے گی اور اسی طرح اگر یہ آیت[۲] يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا کو ایک نقرہ حلوا پر نصف شب کو شب جمعہ ایسی جگہ لکھ کر کوئی نہ دیکھے کھائے گا پھر اپنی بی بی سے جماع کرے گا تو تین بار کے اندر باذن خدا وہ حاملہ ہو جائے گی۔

برائے حفظ وفصاحت طفل

آب صاف پر ان آیات کو پڑھ کر اس میں کھانا پکا کر اطفال وتلامذہ کو کھلانے تین دن تک ایسا ہی کرے حفظ وفصاحت عجیب ملاحظہ کرے گا وہ آیات یہ ہیں ۔۔۔

---

[۱] در پارہ سوم سورہ آل عمران رکوع ۴۔ [۲] در پارہ اول سورہ بقرہ رکوع ۱۲۔

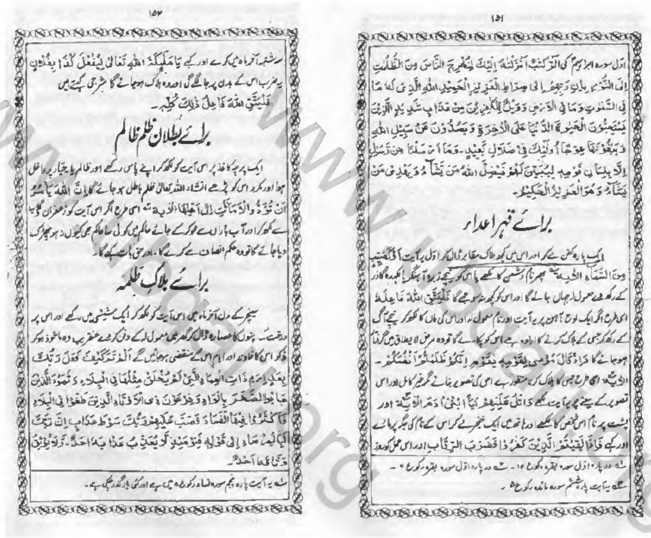

اول سورہ ابراہیمؑ کی الٓرٰ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

برائے قہر اعداء

ایک پارہ کفن لے کر اور اس میں کچھ خاک مقابر ڈال کر اول یہ آیت اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ الاٰیۃ[1] پھر نام دشمن کا لکھے اور اس کو نیچے زیر آہنگر یا کندہ گازر کے رکھ دے معزول اچھال جائے گا اور اس کو کچھ نہ سوجھے گا لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ مَا عَلِمَهٗ اسی طرح اگر ایک لوح آہن پر یہ آیت اور نام معمول لہ اور اس کی ماں کا لکھ کر نیچے آگ کے رکھ کر جس کے ہلاک کرنے کا ارادہ ہے اس کو پکارے گا تو وہ مرض لا یطاق میں گرفتار ہو جائے گا قرأۃ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ۔ الاٰیۃ[2] اسی طرح جس کا ہلاک کرنا منظور ہے اس کی تصویر بنائے مگر غیر کامل اور اس تصویر کے سینے پر یہ آیت لکھے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ الاٰیۃ[3] اور پشت پر نام اس شخص کا لکھے اور ہاتھ میں ایک خنجر لے کر اس کے نام کی جگہ پر مارے اور کہے فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ اور اس عمل کو بعد

---

[1] در پارہ اول سورہ بقرہ رکوع ۲۔ [2] در پارہ اول سورہ بقرہ رکوع ۶۔

[3] یہ آیت پارہ ششم سورہ مائدہ رکوع ۵۔

سہ شنبہ آخر ماہ میں کرے اور کہے يٰمَلٰٓئِكَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى يَفْعَلُ كَذَا بِفُلَانٍ یہ ضرب اس کے بدن پر جا لگے گی اور وہ ہلاک ہو جائے گا شرجی کہتے ہیں فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فَاعِلُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ۔

برائے بطلان ظلم ظالم

ایک پرچہ کاغذ پر اس آیت کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اور ظالم یا جبار پر داخل ہو اور مکرر اس کو پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ ظلم باطل ہو جائے گا اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا الاٰیۃ[1] اسی طرح اگر اس آیت کو زعفران و گلاب سے لکھ کر اور آب باران سے محو کر کے جائے حاکم میں کوئی سا حاکم بھی کیوں نہ ہو چھڑک دیا جائے گا تو وہ حکم انصاف سے کرے گا۔ اور حق بات کہے گا۔

برائے ہلاک ظلمہ

سہ شنبہ کے دن آخر ماہ میں اس آیت کو لکھ کر ایک شیشی میں رکھے اور اس پر درخت [illegible] پتوں کا عصارہ ڈال کر گھر میں معمول لہ کے دفن کرے عنقریب وہ ماخوذ ہو کر ذکر اس کا خاندان اور نام اس کے منقضی ہو جائیں گے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗ اَحَدٌ۔

---

[1] یہ آیت پارہ پنجم سورہ نساء رکوع ۸ میں ہے اور کئی بار گذر چکی ہے۔

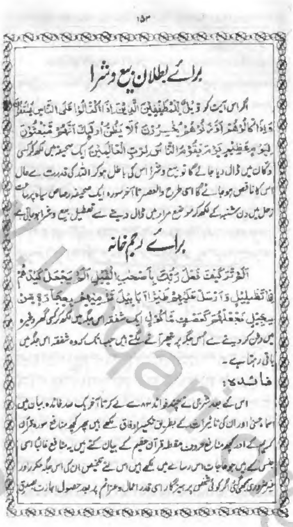

برائے بطلان بیع وشرا

اگر اس آیت کو وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ایک صحیفہ میں لکھ کر کسی دکان میں ڈال دیا جائے گا تو بیع وشرا اس کی باطل ہو کر اللہ کی قدرت سے حال اس کا ناقص ہو جائے گا اسی طرح والعصر تا آخر سورہ ایک صحیفہ رصاص سیاہ پر ساعت زحل میں دن شنبہ کے لکھ کر موضع مراد میں ڈال دینے سے تعطیل بیع وشرا ہو جاتی ہے

برائے رجم خانہ

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ایک شقفہ اس جگہ میں لکھ کر کسی گھر وغیرہ میں دفن کر دینے سے اس جگہ پر پتھر آنے لگتے ہیں جب تک کہ وہ شقفہ اس جگہ میں باقی رہتا ہے۔

فائدہ:

اس کے بعد شرجی نے چند فوائد ۲۰۳ سے کر تا آخر یک صد فائدہ بیان میں اسماء حسنیٰ اور ان کی تاثیرات کے بطریق تکسیر اوفاق لکھے ہیں پھر کچھ منافع سورہ قرآن کریم کے اور کچھ منافع حروف مقطعہ قرآن عظیم کے بیان کئے ہیں یہ منافع غالباً اسی جنس کے ہیں جو حاجات اس رسالے میں لکھے ہیں اس لئے تلخیص ان کی اس جگہ مکرر اور غیر ضروری سمجھی گئی اگر کوئی شخص پرہیزگار اسی قدر اعمال وعزائم پر بعد حصول اجازت بصدق

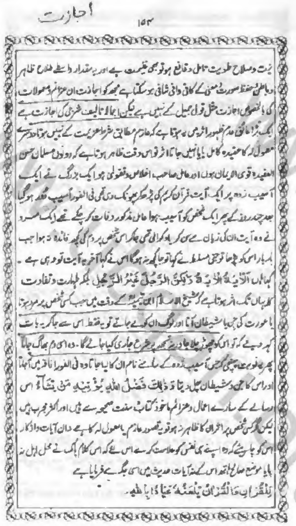

نیت وصلاح طویت عامل وقانع ہو تو بھی غنیمت ہے اور یہ مقدار واسطے فلاح ظاہر وباطن نسخہ صورت معنی کے کافی ووافی شافی ہو سکتا ہے مجھ کو اجازت ان عزائم ومعمولات کی بالخصوص اجازت مثل قول جمیل کے نہیں ہے لیکن اجمالاً تالیف شرجی کی اجازت ہے ایک بڑا مانع عدم ظہور اثر میں یہ ہوتا ہے کہ عازم مطابق شرط عزیمت کے نہیں ہوتا دوسرے معمول لہ کا عقیدہ کامل پایا نہیں جاتا اثر تو اس وقت ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں مسلمان حسن العقیدہ قوی الایمان ہوں اور عامل صاحب اخلاص ومقبول ہو ایک بزرگ نے ایک آسیب زدہ پر ایک آیت قرآن کریم کی پڑھ کر پھونک دی تھی فی الفور آسیب مفقود ہو گیا بعد چند روز کے پھر ایک شخص کو آسیب ہوا عامل مذکور وفات کر چکے تھے ایک مرد نے وہ آیت ان کی زبان سے سن کر یاد کر لی تھی جا کر اس شخص پر دم کی کچھ فائدہ نہ ہوا جب بار بار اس کو پڑھا تو جنی مسلط نے کہا تو جا کچھ نہ ہوگا اس نے کہا آخر یہ آیت تو وہی ہے کہاں ان الآیۃ الآیۃ ولکن الرجل غیر الرجل بلکہ طہارت وتفاوت کو یہاں تک اثر ہوتا ہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے وقت میں جب کسی شخص پر مرد ہوتا یا عورت کی جن یا شیطان آتا اور لوگ ان کو لے جاتے تو یہ فقط اس سے جا کر یہ بات کہہ دیتے کہ تو اس کو چھوڑ چلا جا ورنہ تجھ پر شرع جاری کیا جائے گا۔ وہ اسی دم بھاگ جاتا پھر یہ نوبت پہنچی کہ جس آسیب زدہ کے سامنے نام ان کا لیا جاتا وہ فی الفور افاقہ میں آ جاتا اور اس کا جن وشیطان چل دیتا وَذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ اس رسالے کے سارے اعمال وعزائم ماخوذ کتاب سنت صحیحہ سے ہیں اور اکثر مجرب ہیں لیکن اگر کسی شخص پر اثر ان کا ظاہر نہ ہو تو یہ قصور عازم یا معمول لہ کا ہے نہ ان آیات واذکار کا اس کو چاہیے کہ وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے اس لئے کہ اس کلام پاک نے محل اہل نہ پایا موضع صالح ہاتھ نہ آیا اس کے متعلق آیات حدیث میں اسی جگہ سے فرمایا ہے

لِلْقُرْآنِ مَا لِلْقُرْآنِ يَلْعَنُهُ عِبَادًا بِأَهْلِهٖ۔

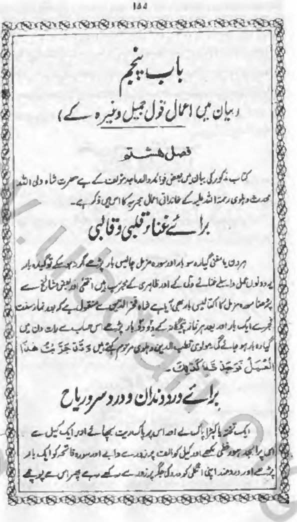

باب پنجم

(بیان میں اعمال قول جمیل وغیرہ کے)

فصل ہشتم

کتاب مذکور کی بیان میں بعض فوائد والد ماجد مؤلف کے ہے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندانی اعمال مجربہ کا اسی میں ذکر ہے۔

برائے غنائے قلبی وقالبی

ہر دن یا مغنی گیارہ سو بار اور سورہ مزمل چالیس بار پڑھے اگر نہ ہوسکے تو گیارہ بار یہ دونوں عمل واسطے غنائے دل کے اور ظاہری کے مجرب ہیں انتہی اور بعض مشائخ سے پڑھنا سورہ مزمل کا اکتالیس بار بھی آیا ہے شاہ فخر الدین سے منقول ہے کہ بعد نماز سنت فجر کے ایک بار اور بعد ہر نماز پنجگانہ کے دو دو بار پڑھے اس حساب سے رات دن میں گیارہ بار ہو جائے گی۔ مولوی قطب الدین دہلوی مرحوم کہتے ہیں وَقَدْ جَرَّبْتُ هٰذَا الْعَمَلَ فَوَجَدْتُهٗ كَذٰلِكَ۔

برائے درد دندان و درد سر و ریاح

ایک تختہ یا کپڑا پاک لے اور اس پر پاک ریت بچھائے اور ایک کیل سے اس پر ابجد ہوز حطی لکھے اور کیل کو الف پر زور سے دابے اور سورہ فاتحہ کو ایک بار پڑھے اور درد مند اپنی انگلی کو درد کی جگہ پر زور سے رکھے رہے پھر اس سے پوچھے

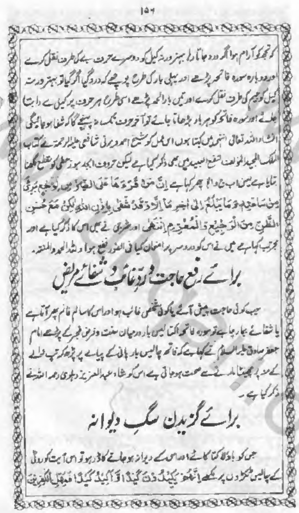

کہ تجھ کو آرام ہوا اگر درد جاتا رہا بہتر ورنہ کیل کو دوسرے حرف بے کی طرف نقل کرے اور دوبارہ سورہ فاتحہ پڑھے اور پہلی بار کی طرح پوچھے کہ درد گیا اگر گیا تو بہتر ورنہ کیل کو جیم کی طرف نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے اسی طرح ہر حرف پر کیل لے جاتا جائے اور سورہ فاتحہ کو ہر بار بڑھاتا جائے تو آخر حرف تک نہ پہنچے گا کہ شفا ہو جائیگی ان شاء اللہ تعالیٰ انتہی میں کہتا ہوں اس عمل کو شیخ احمد دیربی شافعی علیہ الرحمۃ نے کتاب الملک المجید المؤلف لنفع العبید میں بھی ذکر کیا ہے لیکن حروف ابجد ہوز حطی کو منقطع لکھنا بتایا ہے یعنی ا ب ج د ا ھ پھر کہا ہے اِنَّ مَنْ قَرَءَهَا عَلَى الْوَجَعِ مِنْ وَجَعِ ضِرْسٍ بَرِئَ مِنْ سَاعَتِهٖ وَمَا يَعْلَمُ اِلَى اٰخِرِ مَا ذُكِرَ وَقَدْ شُفِيَ بِاِذْنِ اللّٰهِ لٰكِنْ مَعَ حُسْنِ الظَّنِّ مِنَ الْوَجِيْعِ وَالْمُعَزِّمِ انتہی اور شرجی نے بھی اس کا ذکر کیا ہے اور مجرب کہا ہے میں نے اس کو درد سر پر امتحان کیا فی الفور نفع ہوا وللہ الحمد والمنۃ۔

برائے رفع حاجت و رد غائب و شفائے مریض

جب کوئی حاجت پیش آئے یا کوئی شخص غائب ہو اور اس کا سالم قائم پھر آنا ہے یا شفائے بیمار چاہے تو سورہ فاتحہ اکتالیس بار درمیان سنت و فرض فجر کے پڑھے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہا ہے کہ فاتحہ چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھ کر تپ والے کے منہ پر چھینٹا مارنے سے صحت ہو جاتی ہے اس کو شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے۔

برائے گزیدن سگ دیوانہ

جس کو باؤلا کتا کاٹے اور اس کے دیوانہ ہو جانے کا ڈر ہو تو اس آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ

أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۔ اور اس سنگ گردہ کو کوٹ کر ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے۔ مولانا اسحاق ؒنے کہا ہے کہ ایک ٹکڑا بادام کے گودے میں لپیٹ کر کھائے اثر زہر سنگ کا جاتا رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

برائے دفعہ فاقہ

ہر رات سورہ واقعہ ایک بار پڑھ لیا کرے یہ عمل موافق حدیث ہے اور اس رسالے میں گزر چکا ہے شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی ؒنے شرح حزب البحر میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو کوئی ہر دن سو بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ پڑھے گا اس کو فاقہ نہ پہنچے گا۔

برائے مسان

جس لڑکے کو یہ بیماری ہو اس پر فاتحہ اکتالیس بار بوصل میم بسملہ ساتھ الحمد کے چالیس روز تک دم کرے اگر نہ ہو سکے تو تین بار کا پڑھنا بھی کفایت کرتا ہے اس کو مولوی قطب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذکر کیا ہے۔

برائے بیدار شدن از شب

سوتے وقت آخر سورہ کہف کو إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى إِلَيَّ أَنَّمَا إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ

عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ أَحَدًا کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ فلاں وقت اس کو جگا دے تو اس وقت پر جاگ اٹھے گا یہ عمل موافق حدیث کے ہے جس کو دارمی نے روایت کیا ہے۔

برائے حفظ اطفال

اس عوذہ کو لکھ کر بچے کے گلے میں باندھ دے اللہ تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ أُعِيْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَآمَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ أَلْفِ أَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ انتہٰی حدیث میں آیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے حسنینؓ کے یہی عوذہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہارے باپ ابراہیم واسطے اسمٰعیل و اسحاق کے یہی تعویذ کرتے تھے انتہٰی مُلَخَّصًا مولانا عبدالعزیز و محمد اسحاق کا معمول لفظ اسی دعا کا لکھنا تھا انتہٰی لیکن ظاہر حدیث یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم أُعِيْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ الخ کہہ کر دم کرتے تھے بعد ثبوت اصل کے لکھنے اور باندھ دینے میں کچھ حرج نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

برائے امان از ہر آفت

اس دعا کو صبح و شام پڑھے لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَّأَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا

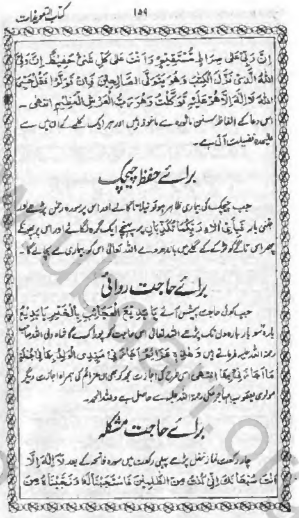

إِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ إِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ انتهٰی۔ اس دعا کے الفاظ سنن ماثورہ سے ماخوذ ہیں اور ہر ایک کلمے کے ان میں سے علیحدہ فضیلت آئی ہے۔

برائے حفظ چیچک

جب چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے اور اس پر سورہ رحمٰن پڑھے اور جتنی بار فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پر پہنچے ایک گرہ لگائے اور اس پر پھونکے پھر اس تاگے کو لڑکے کے گلے میں باندھ دے اللہ تعالیٰ اس کو بیماری سے بچائے گا۔

برائے حاجت روائی

جب کوئی حاجت پیش آئے يَا بَدِيْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ بارہ سو بار بارہ دن تک پڑھے اللہ تعالیٰ اس حاجت کو پورا کرے گا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وَهٰذِهٖ عَزَائِمُ اَجَازَنِيْ سَيِّدِي الْوَالِدُ بِهَا بِاَجْمَعِهَا مَا اَجَازَهٗ فِيْهَا انتهٰی اسی طرح کی اجازت مجھ کو بھی ان عزائم کی ہمراہ اجازت دیگر مولوی یعقوب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہے وللہ الحمد۔

برائے حاجت مشکلہ

چار رکعت نماز نفل پڑھے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ

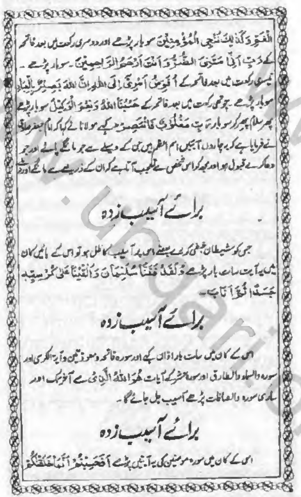

الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ سو بار پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے رَبِّ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔ سو بار پڑھے۔ تیسری رکعت میں بعد فاتحہ کے اُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ سو بار پڑھے۔ چوتھی رکعت میں بعد فاتحہ کے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ سو بار پڑھے پھر سلام پھیر کر سو بار رَبِّ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ کہے مولانا نے کہا کہ امام جعفر صادق نے فرمایا ہے کہ یہ چاروں آیتیں اسم اعظم ہیں جن کے وسیلے سے جو مانگے پائے اور جو دعا کرے قبول ہو اور مجھ کو اس شخص سے تعجب آتا ہے کہ ان کے ذریعے سے مانگے اور نہ پائے

برائے آسیب زدہ

جس کو شیطان خبطی کر دے یعنی اس پر آسیب کا خلل ہو تو اس کے بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ۔

برائے آسیب زدہ

اس کے کان میں سات بار اذان کہے اور سورہ فاتحہ و معوذتین و آیۃ الکرسی اور سورہ والسماء والطارق اور سورہ حشر کی آیات هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ سے آخر تک اور ساری سورہ والصافات پڑھے آسیب جل جائے گا۔

برائے آسیب زدہ

اس کے کان میں سورہ مومنین کی یہ آیتیں پڑھے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ

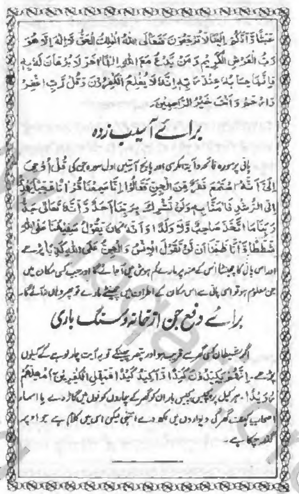

عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ

برائے آسیب زدہ

پانی پر سورہ فاتحہ و آیۃ الکرسی اور پانچ آیتیں اول سورہ جن کی قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا پڑھے اور اس پانی کا چھینٹا اس کے منہ پر مارے علم ہوش میں آ جائے گا اور جب کسی مکان میں جن معلوم ہو تو اسی پانی سے اس مکان کے اطراف میں چھینٹے مارے تو پھر وہاں نہ آئے گا۔

برائے دفع جن از خانہ و سنگ باری

اگر شیطان کسی گھر کے قریب ہو اور پتھر پھینکے تو یہ آیت چار لوہے کے کیلوں پر پڑھے۔ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا۔ ہر کیل پر پچیس پچیس بار ان کو گھر کے چاروں کونوں میں گاڑ دے یا اسمائے اصحاب کہف گھر کی دیواروں میں لکھ دے انتہی لیکن اس میں کلام ہے جو اوپر گذر چکا ہے۔

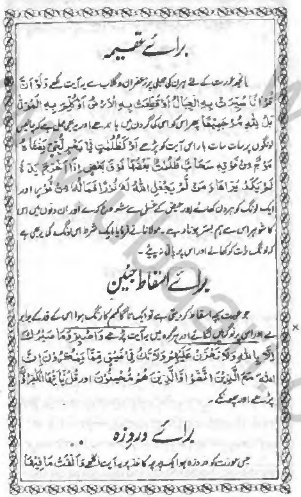

برائے عقیمہ

بانجھ عورت کے لئے ہرن کی جھلی پر زعفران و گلاب سے یہ آیت لکھے وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا پھر اس کو اس کی گردن میں باندھے اور یہ بھی عمل ہے کہ چالیس لونگوں پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ اور ایک لونگ کو ہر دن کھائے اور حیض کے غسل سے شروع کرے اور ان دنوں میں اس کا شوہر اس سے ہم بستر ہوتا رہے۔ مولانا نے فرمایا ایک شرط اس لونگ کی یہ بھی ہے کہ لونگ رات کو کھائے اور اس پر پانی نہ پیئے۔

برائے اسقاط جنین

جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی ہے تو ایک تاگا کسم کا رنگا ہوا اس کے قد کے برابر لے اور اس پر نو گرہیں لگائے اور ہر گرہ میں یہ آیت پڑھے وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھے اور پھونکے۔

برائے درد زہ

جس عورت کو درد زہ ہو ایک پاک کاغذ پر یہ آیت لکھے وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا

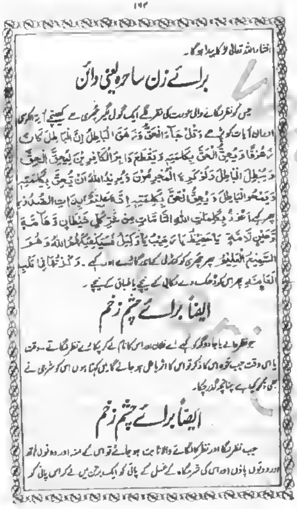

انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوگا۔

برائے زن ساحرہ یعنی ڈائن

جس کو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگے ایک گول لکیر چھری سے کھینچے آیۃ الکرسی اور ان آیات کو پڑھے وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَمْحُو الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ پھر کہے اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ يَا حَفِيْظُ يَا رَقِيْبُ يَا وَكِيْلُ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ پھر چھری کو گول لکیر کے اندر گاڑے اور کہے۔ وَكَذٰلِكَ نُقَلِّبُ قَلْبَ الْقَاسِيَةِ پھر اس کو ڈھک دے دکان کے نیچے یا طباق کے نیچے۔

ایضاً برائے چشم زخم

جو نظر والے یا جادوگر کو کہے اے فلاں اور اس کا نام لے کر پکارے نظر لگاتے وقت یا اس وقت جب خود اس کا ذکر تو اس کا اثر باطل ہو جائے گا میں کہتا ہوں اس کو شرعی نے بھی ذکر کیا ہے چنانچہ گزر چکا۔

ایضاً برائے چشم زخم

جب نظر لگا اور نظر کا لگانے والا ثابت ہو جائے تو اس کے منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں اور اس کی شرمگاہ کے غسل کے پانی کو ایک برتن میں لے کر اس پانی کو

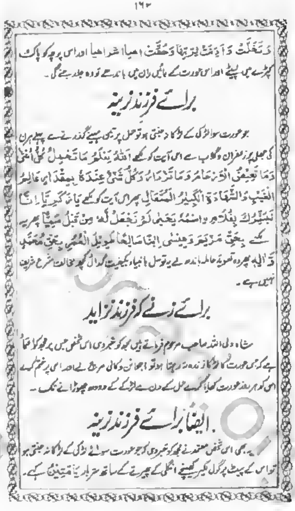

وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اہیا اشراہیا اور اس پرچہ کو پاک کپڑے میں لپیٹے اور اس عورت کے بائیں ران میں باندھے تو وہ جلد جنے گی۔

برائے فرزند نرینہ

جو عورت سوا لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران وگلاب سے اس آیت کو لکھے اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ پھر اس آیت کو لکھے يٰزَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا پھر یہ لکھے بِحَقِّ مَرْيَمَ وَعِيْسٰى اِبْنًا سَالِمًا طَوِيْلَ الْعُمْرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ پھر وہ تعویذ حاملہ باندھے یہ توسل بانبیاء بکیفیت مذکورہ کچھ مخالف شرع شریف نہیں ہے۔

برائے زنے کہ فرزند نزاید

شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم فرماتے ہیں مجھ کو خبر دی اس شخص نے جس پر مجھ کو اعتماد ہے کہ جس عورت کا لڑکا زندہ نہ رہتا ہو تو اجوائن و کالی مرچ لے اور اس پر ختم کرے اس کو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھڑانے تک۔

ایضاً برائے فرزند نرینہ

یہ بھی اسی شخص معتمد نے مجھ کو خبر دی کہ جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اس کے پیٹ پر گول لکیر کھینچے انگلی کے پھیرنے کے ساتھ ستر بار یَا مَتِیْنُ کہے۔

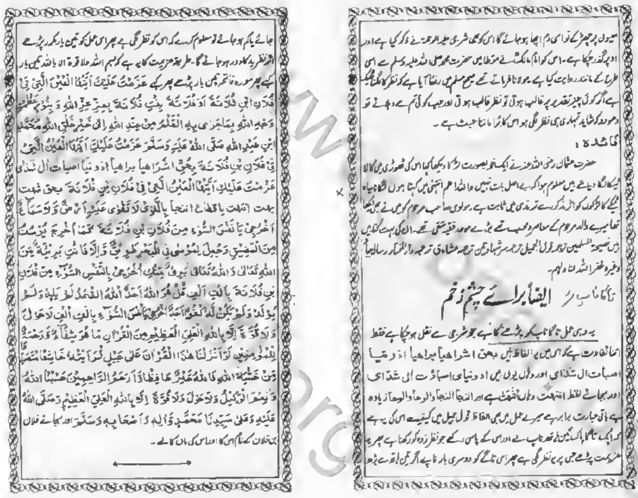

میوں پر چھڑکے تو اسی دم اچھا ہو جائے گا اس کو بھی شربی علیہ الرحمۃ نے ذکر کیا ہے اور اوپر گذر چکا ہے۔ اس کو امام مالکؒ نے موطا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کے مانند روایت کیا ہے۔ مولانا فرماتے تھے صحیح مسلم میں رفعاً آیا ہے کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر غالب ہوتی اور جب کوئی تم سے دھلانے تو دھو دو کہ شاید تمہاری ہی نظر لگی ہو اس کا برا ماننا خبیث ہے۔

فائدہ:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا کہ اس کی ٹھوڑی میں کالا ٹیکا لگا دیتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ اصل بات نہیں واللہ اعلم انتہی میں کہتا ہوں لگانا سیاہ ٹیکے کا لڑکوں کو اثر مذکورہ سے ترمذی میں ثابت ہے۔ مولوی صاحب مرحوم کو میں نے بھی دیکھا تھا میرے والد مرحوم کے معاصر و محب تھے بڑے موحد فقیہ متقی تھے۔ ان کی بہت کتابیں ہیں نصیحۃ المسلمین ترجمہ قول الجمیل ترجمہ سر شہادتین ترجمہ مشارق ترجمہ در المختار رسالہ حیا وغیرہ غفر اللہ لنا ولہم۔

تاگا ماپ کر ایضاً برائے چشم زخم

یہ دوسری عمل تاگا ناپ کر پڑھنے کا ہے جو شربی سے نقل ہو چکا ہے فقط اتنا تفاوت ہے کہ اس میں یہ الفاظ ہیں بحق اشراھیا براھیا اذونیا اصبائت ال شدای اور وہاں یوں ہیں ادونیای اصباؤت ال شدای اور بجائے لفظ انتعت وہاں نفخت ہے اور النجا النجا والوحا والوحا زیادہ ہے باقی عبارت برابر ہے میرے عمل میں بھی الفاظ قول جمیل میں کیفیت اس کی یہ ہے کہ ایک تاگا پاک تین ہاتھ ناپ لے اور اس کے پاس رکھے جو نظر زدہ کو رکھتا ہے پھر یہ عزیمت پڑھے جس پر نظر لگی ہے پھر اس تاگے کو دوسری بار ناپے اگر تین ہاتھ سے بڑھ

جائے یا کم ہو جائے تو معلوم کرے کہ اس کو نظر لگی ہے پھر اس عمل کو تین بار کر کے پڑھے اثر نظر بد کا دور ہو جائے گا۔ طریقہ عزیمت کا یہ ہے کہ بسم اللہ ولا قوۃ الا باللہ تین بار کہے پھر سورہ فاتحہ تین بار پڑھے پھر کہے عَزَمْتُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِي فِي فُلَانِ ابْنِ فُلَانَةَ أَوْ فُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانَةَ بِعِزِّ عِزِّ اللّٰهِ وَبِنُوْرِ عَظَمَةِ وَجْهِ اللّٰهِ بِمَا جَرٰى بِهِ الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ إِلٰى خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَمْتُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِي فِي فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ اشراھیا براھیا اذونیا اصبائت ال شدای عَزَمْتُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِي فِي فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بحق نفخت بحق انتعت یا کظاع انجا بِالَّذِي لَا تَقْوٰى عَلَيْهِ أَرْضٌ وَلَا سَمَاءٌ اُخْرُجِيْ يَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ كَمَا أَخْرَجَ يُوْسُفَ مِنَ الْمَضِيْقِ وَجَعَلَ لِمُوْسٰى فِي الْبَحْرِ طَرِيْقًا وَإِلَّا فَإِنِّيْ بَرِيْئَةٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ تَعَالٰى يُرِيْدُ مِنْكِ اُخْرُجِيْ بِالنَّفْسِ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِأَلْفِ أَلْفِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ اُخْرُجِيْ يَا نَفْسَ السُّوْءِ بِأَلْفِ أَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور بجائے فلان بن فلانہ کے نام اس کا اور اس کی ماں کا لے۔

برائے مسحور و مریض مایوس العلاج

جن پر جادو کا اثر ہو یا جس بیمار کی بیماری نے اطباء کو عاجز کر دیا ہو اس کیلئے چینی کے سفید برتن میں یہ اسم لکھے یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَۃِ مُلْکِہٖ وَبَقَآئِہٖ یَا حَیُّ پھر اس کو پانی سے دھو کر چالیس دن پیئے۔ میں نے حضرت والد صاحب کو دیکھا ہے کہ وہ اس اسم پر سورہ فاتحہ بھی زیادہ کرتے تھے۔

برائے گم شدہ

جس کی کوئی چیز کھوئی جائے وہ ایک سو انیس بار بلا کم و بیش یا حفیظ کہے پھر یہ آیت پڑھے یٰبُنَیَّ اِنَّھَآ اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ اس کو بھی ایک سو انیس بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس گم شدہ چیز کو اس کے پاس پھیر لائے گا تفسیر فتح العزیز میں لکھا ہے۔ (از خواص مجربہ ایں سورت آنست کہ برائے گم شدہ ہفت بار ایں سورہ را خواندہ گرد و اگرد سر خود انگشت شہادت بگرداند و بعد از تمام ہفت بار اَصْبَحْتُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ وَاَمْسَیْتُ فِیْ جِوَارِ اللّٰہِ اَمْسَیْتُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ اَصْبَحْتُ فِیْ جِوَارِ اللّٰہِ خواندہ درنگ نزند آں گم شدہ یافتہ شود واللہ اعلم۔

برائے شناختن دزد

چور کے پہچاننے کے لئے وہ شخص آمنے سامنے بیٹھیں اور بدھنی کو اپنے درمیان تھامیں اور اس کو کلمہ کی دونوں انگلیوں سے اٹھائے رہیں اور کسی پر چوری

کی نسبت ہو اس کا نام بدھنی پر لکھیں اور سورہ یٰسٓ مُکْرَمِیْنَ تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدھنی گھوم جائے گی پھر اگر نہ گھومے تو اس کا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہیں تک پڑھے اسی طرح ہر شخص متہم کا نام لکھتا جائے یہاں تک کہ گھومے شاہ صاحب فرماتے ہیں جو شخص یہ عمل یا ایسا اور کوئی عمل کرکے چور مطلع ہو تو اس پر واجب ہے کہ اس کے چرانے پر یقین نہ کرے اور اس کو بدنام نہ کرے بلکہ قرآن کی پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع قرآن کا ایک طریقہ ہے اللہ تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا ہے۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا۔

برائے بردہ گریختہ

اگر غلام بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھ کر اور کسی چیز میں لپیٹ کر اندھیری کوٹھری میں دوپہر دن کے بیچ میں رکھ دے یعنی سورہ فاتحہ و آیۃ الکرسی پھر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَنْ فِیْھِنَّ فَاجْعَلِ اللّٰھُمَّ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِیْھِمَا عَلٰی عَبْدِکَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃَ اَضْیَقَ مِنْ جِلْدِہٖ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ پھر یہ آیت لکھے اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰہُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ یَدَہٗ لَمْ یَکَدْ یَرٰھَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ وَّمِنْ وَّرَآئِھِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ وَسَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَآئِھِمْ مُّحِیْطٌ۔ بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ ھٰذِہِ الْاٰیَاتِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

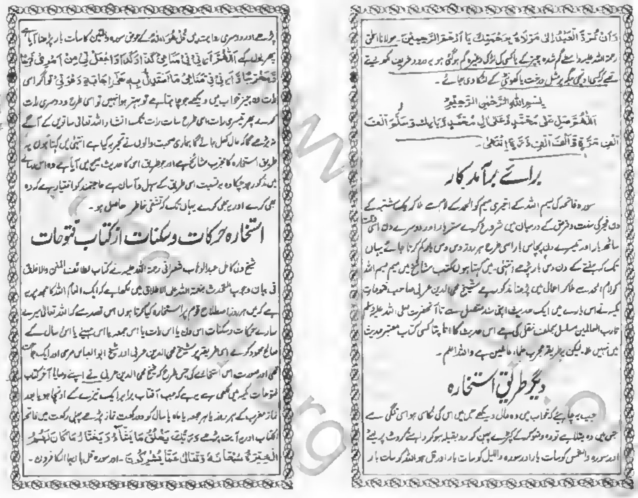

وَاَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ اِلٰی مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ مولانا علی رحمۃ اللہ علیہ واسطے گم شدہ چیز کے یا کسی کی لڑکی وغیرہ گم ہو گئی ہو یہ درود شریف لکھ دیتے تھے کہ کسی اونچی جگہ پر مثل درخت یا کھونٹی کے لٹکا دی جائے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّاَلْفَ اَلْفِ ذَرَّۃٍ اِلٰی مُنْتَهٰی۔

برائے برآمد کار

سورہ فاتحہ کی بسم اللہ کے آخری میم کو الحمد کے لام سے ملا کر یکشنبہ کے دن فجر کی سنت و فرض کے درمیان میں شروع کرے ستر بار اور دوسرے دن اسی ساٹھ بار اور تیسرے دن پچاس بار اسی طرح ہر روز دس دس بار کم کرتا جائے یہاں تک کہ ہفتے کے دن دس بار پڑھے انتہی۔ میں کہتا ہوں کتب مشائخ میں میم بسم اللہ کو لام الحمد سے ملا کر اعمال میں پڑھنا مذکور ہے شیخ محی الدین عربی صاحب فتوحات مکیہ نے اس بارے میں ایک حدیث اپنی سند متصل سے تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا رب العالمین مسلسل بحلف نقل کی ہے اس حدیث کا اتا پتا کسی کتاب معتبر حدیث میں نہیں ملا۔ لیکن یہ طریقہ مجرب علماء عاملین ہے واللہ اعلم۔

دیگر طریق استخارہ

جب یہ چاہیے کہ خواب میں وہ حال دیکھے جس میں اس کی خلاصی ہو اسی تنگی سے جس میں وہ مبتلا ہے تو وہ وضو کرکے کپڑے پہن کر رو بقبلہ ہو کر داہنے کروٹ پر لیٹے اور سورہ والشمس کو سات بار اور سورہ واللیل کو سات بار اور قل ھو اللہ کو سات بار

پڑھے اور دوسری روایت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ کے عوض سورہ والتین کا سات بار پڑھنا آیا ہے پھر یوں کہے اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ کَذَا وَکَذَا وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا اَسْتَدِلُّ بِہٖ عَلٰی اِجَابَۃِ دَعْوَتِیْ تو اگر اسی رات وہ چیز خواب میں دیکھے جو چاہتا ہے تو بہتر ہوا نہیں تو اسی طرح وہ دوسری رات کرے پھر تیسری رات اسی طرح سات رات تک ان شاء اللہ تعالیٰ ساتویں کے آگے نہ بڑھے گا کہ حال کھل جائے گا ہماری صحبت والوں نے تجربہ کیا ہے انتہی میں کہتا ہوں یہ طریق استخارہ کا مجرب مشائخ ہے اور جو طریق اس کا حدیث صحیح میں آیا ہے وہ اس رسالے میں مذکور ہو چکا وہ بہ نسبت اس طریق کے سہل و آسان ہے حاجتمند کو اختیار ہے کہ وہ بھی کرے اور یہ بھی کرے یہاں تک کہ تشفی خاطر حاصل ہو۔

استخارہ حرکات و سکنات از کتاب فتوحات

شیخ ولی کامل عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب لطائف المنن والاخلاق فی بیان وجوب التحدث بنعمۃ اللہ علی الاطلاق میں لکھا ہے کہ ایک انعام اللہ کا مجھ پر یہ ہے کہ میں ہر روز اصطلاح قوم پر استخارہ کیا کرتا ہوں اس قصد سے کہ اللہ تعالیٰ میرے سارے حرکات و سکنات اس دن یا اس رات یا اس جمعہ یا اس مہینے یا اس سال کے صالح محمود کرے اسی طریقہ پر شیخ محی الدین عربی اور شیخ ابو العباس مرسی اور ایک جماعت تھی اور صورت اس استخارے کی جس طرح کہ شیخ محی الدین عربی نے اپنے رسالہ آخر کتاب فتوحات مکیہ میں لکھی ہے یہ ہے کہ جب آفتاب برابر ایک نیزے کے اونچا ہو یا بعد نماز مغرب کے ہر روز یا ہر جمعہ یا ماہ یا سال کو دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں فاتحہ الکتاب اور یہ آیت پڑھے وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَارُ مَا کَانَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۔ اور سورہ قل یا ایھا الکافرون۔

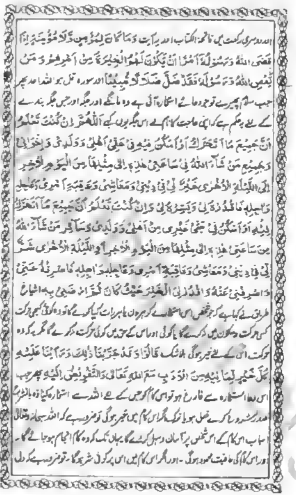

اور دوسری رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور یہ آیت وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا اور سورہ قل ہو اللہ احد پھر جب سلام پھیرے تو جو دعائے استخارہ آئی ہے وہ مانگے اور جگہ اور جس جگہ بندے کے لئے یہ حکم ہے کہ اپنی حاجت کا نام لے اس جگہ یوں کہے اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِيْعَ مَا اَتَحَرَّكُ اَوْ اَسْكُنُ مِنِّيْ عَلٰى اَهْلِيْ وَوَلَدِيْ وَاِخْوَانِيْ وَجَمِيْعِ مَنْ شَآءَ اللّٰهُ فِيْ سَاعَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى مِثْلِهَا مِنَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ اِلَى اللَّيْلَةِ الْاُخْرٰى خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِيْعَ مَا اَتَحَرَّكُ فِيْهِ اَوْ اَسْكُنُ فِيْ حَقِّيْ غَيْرِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَوَلَدِيْ وَسَآئِرِ مَنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنْ سَاعَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى مِثْلِهَا مِنَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَوِ اللَّيْلَةِ الْاُخْرٰى شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ اشیاخ طریق نے کہا ہے کہ جو شخص اس استخارے کو ہر دن یا ہر رات کیا کرے گا تو وہ کوئی کبھی حرکت کسی حرکت و سکون میں نہ کرے گا یا کوئی اور اس کے حق میں کوئی حرکت نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ حرکت اس کے لئے خیر ہوگی بلاشک قَالُوْا وَقَدْ جَرَّبْنَا ذٰلِكَ وَرَاَيْنَا عَلَيْهِ كُلَّ خَيْرٍ لِّمَا بَيَّنَّهٗ الْاَدَبُ سَتَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالتَّفْوِيْضُ اِلَيْهِ پھر جب اس دعا استخارہ سے فارغ ہو تو اس کام کو جس کے لئے اللہ سے استخارہ کیا ہو بالشرح صدر شروع کرے خواہ فعل ہو یا ترک اگر اس کام میں خیر ہوگی تو ضرور ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسباب اس کام کے اس شخص پر آسان و سہل کرے گا یہاں تک کہ وہ کام انجام ہو جائے گا۔ اور اس کام کی عاقبت محمود ہوگی۔ اور اگر اس کام میں اس پر کوئی شر ہوگا۔ تو ضرور ہے کہ دل

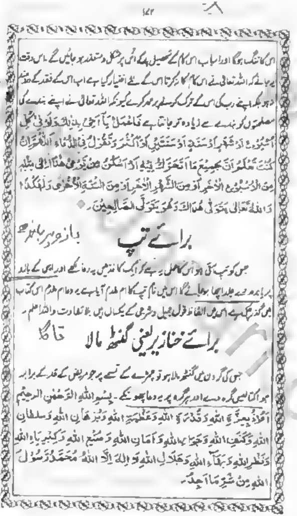

اس کا تنگ ہوگا اور اسباب اس کام کے تحصیل کے اس پر مشکل و متعذر ہو جائیں گے اس وقت پر جانے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کا نہ کرنا اس کے لئے اختیار کیا ہے اب اس کے فقدر کے ہو دہو بلکہ اپنے رب کی اس کے ترک کرنے پر حمد کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کی مصلحتوں کو بندے سے زیادہ تر جانتا ہے فَاعْمَلْ يَا اَخِيْ بِذٰلِكَ تُوَفَّقْ لِكُلِّ اُسْبُوْعٍ اَوْ شَهْرٍ اَوْ سَنَةٍ اَوْ سَنَتَيْنِ اَوْ اَكْثَرَ وَتَقُوْلُ فِي الدُّعَآءِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِيْعَ مَا اَتَحَرَّكُ فِيْهِ اَوْ اَسْكُنُ مِنْ يَوْمِيْ هٰذَا اِلٰى مِثْلِهٖ مِنَ الْاُسْبُوْعِ الْاٰخِرِ اَوْ مِنَ الشَّهْرِ الْاٰخِرِ اَوْ مِنَ السَّنَةِ الْاُخْرٰى وَهٰكَذَا وَاللّٰهُ تَعَالٰى يَتَوَلّٰى هُدَاكَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ۔

◆

برائے تپ

بازو پر باندھو

جس کو تپ تپتی ہو اس کا عمل یہ ہے کہ ایک کاغذ میں یہ دعا لکھے اور اس کے بازو پر باندھ دے جلد اچھا ہو جائے گا اس میں نام تپ کا ام ملدم آیا ہے یہ دعا ام ملدم اس کتاب میں گذر چکی ہے اس میں الفاظ قول جمیل و شرح کے یکساں ہیں بلا تفاوت واللہ اعلم۔

برائے خنازیر یعنی گنٹھ مالا

تاگا

جس کی گردن میں گنٹھ مالا ہو تو ریشم کے تسمے پر جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَةِ اللّٰهِ وَعَظَمَةِ اللّٰهِ وَبُرْهَانِ اللّٰهِ وَسُلْطَانِ اللّٰهِ وَكَنَفِ اللّٰهِ وَجِوَارِ اللّٰهِ وَاَمَانِ اللّٰهِ وَصُنْعِ اللّٰهِ وَكِبْرِيَآءِ اللّٰهِ وَنَظَرِ اللّٰهِ وَبَقَآءِ اللّٰهِ وَجَلَالِ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ۔

برائے سُرخ بادہ

جس کے بدن پر سُرخ بادہ ہو وہ اس دُعا کو سات بار پڑھے اور پڑھنے کے وقت چھری سے اشارہ کرتا جاوے وہ دُعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِيْمِ الْحَكِيْمِ الْكَرِيْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ اَيَّتُهَا الْمُجْرَةُ جَآءَتْكِ جُنُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ اَيَّتُهَا الرِّيْحُ اَجِيْبِيْ دَاعِيَ اللّٰهِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَمَالَهٗ مِنْ مَّلْجَاٍ وَّمَالَهٗ مِنْ ظَهِيْرٍ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ الطَّيِّبِ عَلَى الطَّيِّبِ يَكْفِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ اَذًى تَسْتَرِيْكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

برائے ضعفِ بصر

جن کی آنکھ سے کم سوجھتا ہو وہ بعد ہر نماز کے یہ آیت پڑھا کرے فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ۔

برائے صرع یعنی مرگی

جس کو مرگی آتی ہو وہ ایک تختی تانبے کی لے کر یک شنبہ کے دن پہلی ساعت میں اس تختی کے ایک طرف یہ کھدوائے یَا قَادِرُ اَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهٗ

یَا قَهَّارُ اور دوسری طرف یہ کھدوائے یَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ بِقَهْرِ عَزِيْزِ سُلْطَانِهٖ یَا مُذِلُّ یعنی شاہ صاحب نے فرمایا ہے کہ مجھ کو ان سب اعمال کی اجازت میرے والد یعنی شیخ عبدالرحیم سے قدسی ہے واللہ الموفق والمعین۔ میں کہتا ہوں کہ ان اعمال سے اکثر میرے تجربے میں آچکے ہیں سوائے چند عمل کے جو پیش نہیں آئے میرے اعتقاد میں یہ سب اعمال تجربہ میں یکساں نافع ہیں اب میں بقیہ مشائخ معتقدین کے بعض اعمال متفرق جمع کر کے لکھتا ہوں۔

فائدہ:

مرزا مظہر جانجاناں قدس سرہ معاصر مؤلف کتاب قول جمیل کے تھے۔ مولوی نعیم اللہ مرحوم خلیفہ مرزا صاحب نے بعض اعمال ان کے کتاب معمولات مظہریہ میں لکھے ہیں ان کو اس جگہ نقل کیا جاتا ہے یہ اعمال بھی مجرب اور لائق اعتماد ہیں۔

طریق ختم خواجگان رضی اللہ عنہم

یہ ختم جس نیت و قصد سے پڑھا جاتا ہے وہی مقصد حاصل ہوتا ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ پہلے استغفار ایک بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر سورہ فاتحہ کو معہ بسم اللہ سات بار پڑھے پھر درود سو بار پھر الم نشرح مع بسم اللہ ہفتاد و نہ بار پھر سورہ اخلاص با بسم اللہ ہزار و یک بار پھر سورہ فاتحہ با بسم اللہ سات بار پھر درود سو بار پھر فاتحہ پڑھ کر ثواب اس ختم کا ارواح حضرات کو جن کی طرف یہ ختم منسوب ہے پیش کرے ان بزرگوں کی تعیین باہم اختلاف سے پھر اللہ تعالیٰ سے حصول مدعا بوسیلہ ان بزرگوں کے چاہے اور جب تک کام نہ ہو مداومت رکھے اللہ ہر مشکل کا آسان کرنے والا ہے اس ختم کو خواہ ایک شخص تنہا پڑھے یا زیادہ لوگ پڑھیں بطور تقسیم لیکن رعایت عدد وتر کی اولیٰ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے وتر کو دوست رکھتا ہے۔

وسیلہ

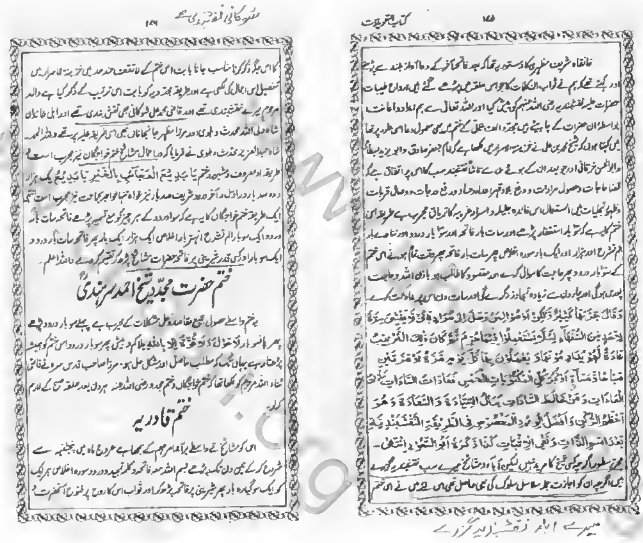

خانقاہ شریف مظہریہ کا دستور یہ تھا کہ بعد فاتحہ آخر کے دعا آواز بلند سے پڑھتے اور کہتے تھے کہ ہم نے ثواب ان کلمات کا جو اس حلقہ میں پڑھے گئے ہیں ارواح طیبات حضرات علیہ نقشبندیہ رضی اللہ عنہم کو پیش کیا اور اللہ تعالیٰ سے ہم امداد و اعانت بواسطہ ان حضرات کے چاہتے ہیں مجدد الف ثانی کے ختم میں بھی معمول دعا اسی طور پر تھا میں کہتا ہوں کہ شیخ محمد بن علی نے خزینۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ امام جعفر صادق و ابو یزید بسطامی و ابوالحسن خرقانی اور جو بعد ان کے ہوئے ہیں سے تا شاہ نقشبند سب کا اس پر اتفاق ہے کہ قضائے حاجات و حصول مرادات و دفع بلاد قہر اعداء حساد و رفع درجات و وصال قربات و ظہور تجلیات میں استعمال اس فائدہ جلیلہ و اسرار غریبہ کا تریاق مجرب ہے طریقہ اس ختم کا یہ ہے کہ توبہ استغفار پڑھے اور سات بار فاتحہ اور سو بار درود اور ناسی بار الم نشرح اور ہزار اور ایک بار سورہ اخلاص پھر سات بار فاتحہ پھر وقت تمام ہونے اس ختم کے سو بار درود پھر حاجت کا سوال کرے اور مقصود کا طالب ہو باذن اللہ وہ حاجت پوری ہوگی اور چار دن سے زیادہ تجاوز کرے گی اور سات دن اس پر مداومت کرے

وَقَالَ جُعِلَ لَهَا تَأْثِيرٌ وَلٰكِنْ لَا يَصِلُ إِلَى مُرَادِهِ فِي وَقْتِهِ بِسُرْعَةٍ لِأَجْلِ بَعْضِ السُّفَهَاءِ لِئَلَّا يَسْتَعْمِلُوا فِيمَا حُرِّمَ ثُمَّ كَانَ ذٰلِكَ الْقِرَاءَةُ عَادَةً لَهُمْ يَبْتَدِئُونَ وَيَعْمَلُونَ بِهَا كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَمَا خَابَ مِنْهُمْ أَحَدٌ وَذُكِرَ فِي الْمَكْتُوبَاتِ الْحَسَنِيِّ مَقَامَاتِ السَّادَاتِ الْعَادَاتِ وَمَنْ خَالَطَ السَّادَاتِ يَنَالُ السِّيَادَةَ وَالسَّعَادَةَ وَهُوَ أَعْظَمُ الْأَرْكَانِ وَأَفْضَلُ الْوُرُودِ الْمَخْصُوصِ فِي الطَّرِيقَةِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ بَعْدَ اسْمِ الذَّاتِ وَنَفْيِ الْإِثْبَاتِ كَذَا ذَكَرَهُ أَبُو السُّعُودِ انْتَهٰى۔

مجھ کو اگرچہ کسی شیخ کا مرید نہیں لیکن آباء و مشائخ میرے سب نقشبندیہ مجددیہ تھے اگرچہ ان کو اجازت جملہ سلاسل سلوک کی بھی حاصل تھی اس لئے میں نے اس ختم

میرے ابا نقشبندیہ گزرے

شوکانی نقشبندی تھے

کا اس جگہ ذکر کرنا مناسب جانا بابت اس ختم کے ... خزینۃ الاسرار میں تفصیل اس اجمال کی لکھی ہے اور طریقہ مجددیہ کو بابت اس ترتیب سے ذکر کیا ہے والد مرحوم میرے نقشبندی تھے اور قاضی محمد علی شوکانی بھی نقش بندی تھے اور اہل خاندان شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور مرزا مظہر جانجاناں بھی اسی طریقہ علیہ پر تھے و شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے فرمایا کہ احوال مشائخ ختم خواجگان نیز مجرب است طریقہ او معروف و مشہور ختم یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ یک ہزار و دو صد بار درود اول و آخر درود شریف صد بار نیز خواندہ تنہا خواہ بجماعت نیز مجرب است انتہی ایک طریقہ ختم خواجگان کا یہ ہے کہ سوا درود کے ہر چیز کو مع تسمیہ پڑھے فاتحہ سات بار درود ایک سو بار الم نشرح اناسی بار اخلاص ایک ہزار ایک بار پھر فاتحہ سات بار درود ایک سو بار اور کسی قدر شیرینی پر فاتحہ حضرات مشائخ پڑھ کر تقسیم کر دے واللہ اعلم۔

ختم حضرت مجدد شیخ احمد سرہندیؒ

یہ ختم واسطے حصول جمیع مقاصد و حل مشکلات کے مجرب ہے پہلے سو بار درود پڑھے پھر پانسو بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ بلا کم و بیش پھر سو بار درود اس ختم کو ہمیشہ پڑھتا رہے یہاں تک کہ مطلب حاصل اور مشکل حل ہو۔ مرزا صاحب قدس سرہ نے قاضی ثناء اللہ مرحوم کو لکھا تھا کہ ختم خواجگان و ختم مجدد رضی اللہ عنہ ہر دن بعد حلقہ صبح کے لازم کر لو۔

ختم قادریہ

اس کو مشائخ نے واسطے برآمد مہم کے لکھا ہے عروج ماہ میں پنجشنبہ سے شروع کر کے بیس دن تک پڑھے بسم اللہ مع فاتحہ و کلمہ تمجید و درود و سورہ اخلاص ہر ایک کو ایک سو گیارہ بار پھر شیرینی پر فاتحہ پڑھ کر اور ثواب اس کا روح پر فتوح آنحضرت ﷺ

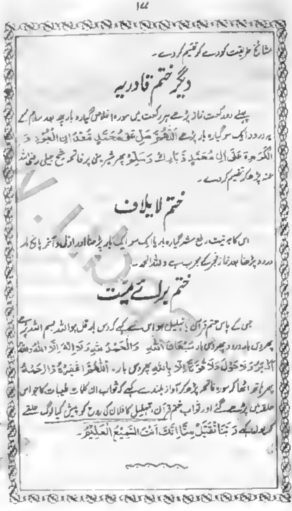

مشائخ طریقت کو دے کر تقسیم کر دے۔

دیگر ختم قادریہ

پہلے دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورہ اخلاص گیارہ بار بعد سلام کے یہ درود ایک سو گیارہ بار پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ پھر شیرینی پر فاتحہ شیخ جیلی رضی اللہ عنہ پڑھ کر تقسیم کر دے۔

ختم لایلاف

اس کا یہ [illegible] گیارہ بار یا ایک سو ایک بار پڑھنا اور اول و آخر پانچ بار درود پڑھنا بعد نماز فجر کے مجرب ہے واللہ اعلم۔

ختم برائے میت

جس کے پاس ختم قرآن یا تہلیل ہو اس سے کہے کہ دس بار قل ہو اللہ بسم اللہ پڑھے پھر دس بار درود پھر دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پھر دس بار۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْہُ وَارْحَمْہُ پھر ہاتھ اٹھا کر سورہ فاتحہ پڑھ کر آواز بلند سے کہے کہ ثواب ان کلمات طیبات کا جو اس حلقہ میں پڑھے گئے اور ثواب ختم قرآن و تہلیل کا فلاں کی روح کو پیش کیا لوگ حلقے کے کہیں کہ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

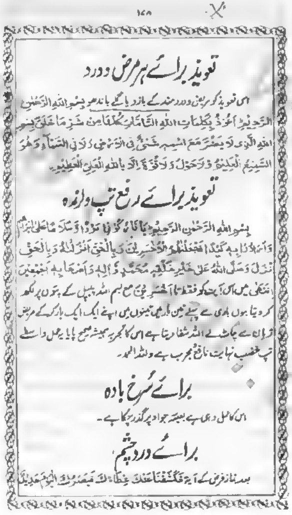

تعویذ برائے ہر مرض و درد

اس تعویذ کو مریض و درد مند کے بازو یا گلے باندھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

تعویذ برائے رفع تپ و لرزہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَاَرَادُوْا بِہٖ کَیْدًا فَجَعَلْنٰھُمُ الْاَخْسَرِیْنَ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ منتخی میں اس آیت کو فقط تا اخسرین مع بسم اللہ پیپل کے پتوں پر لکھ کر دیتا ہوں باری سے پہلے تین بار میں تینوں میں سے ایک ایک بار کر کے مریض اڑا دے سے جاتے رہے اللہ شفا دیتا ہے اس کا تجربہ ہمیشہ صحیح پایا یہ عمل واسطے تپ غضب نہایت نافع مجرب ہے واللہ اعلم۔

برائے سرخ بادہ

اس کا عمل وہی ہے بعینہٖ جو اوپر گذر چکا ہے۔

برائے درد چشم

بعد نماز فرض کے آیہ فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ

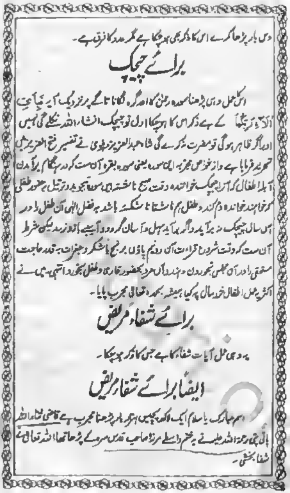

دس بار پڑھا کرے اس کا ذکر بھی ہو چکا ہے مگر عدد کا فرق ہے۔

برائے چیچک

اس کا عمل وہی پڑھنا سورہ رحمٰن کا اور گرہ لگانا تاگے پر نزدیک آیہ فَبِاَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا کے ہے ذکر اس کا ہو چکا اول تو چیچک ان شاء اللہ نکلے گی نہیں اور اگر ظاہر ہو گی تو مضرت نہ کرے گی شاہ عبدالعزیز دہلوی نے تفسیر فتح العزیز میں تحریر فرمایا ہے واز خواص مجربہ این سورہ یعنی سورہ بقرہ آن است کہ در ہنگام بر آمدن آبلہ اطفال کہ آن را چیچک خوانند وقت صبح ناشتہ این سورہ بتجوید و ترتیل بر حضور طفلی کہ خواہند خوانند و دم کنند و طفل ہم ناشتا ناشکستہ باشد بفضل الٰہی آن طفل را در آن سال چیچک نہ بر آید و اگر بر آید سہل و آسان گردد و آسیبے بآن نرسد لیکن شرط آن ست کہ وقت شروع قراءت آن دو نیم پاؤ برنج یا شکر و خیرات بقدر حاجت مستحق را در آن مجلس تجویز کنند و بدہند و آن ہم بحضور قاری و طفل بخورند انتہی۔ میں نے اکثر عمل اطفال خورد سال پر کیا ہمیشہ بحمدہ تعالیٰ مجرب پایا۔

برائے شفاء مریض

یہ وہی عمل آیات شفاء کا ہے جس کا ذکر ہو چکا۔

ایضاً برائے شفاء مریض

اسم مبارک یا سلام ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھنا مجرب ہے قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے بہ ختم واسطے مرزا صاحب قدس سرہ کے پڑھا تھا اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی۔

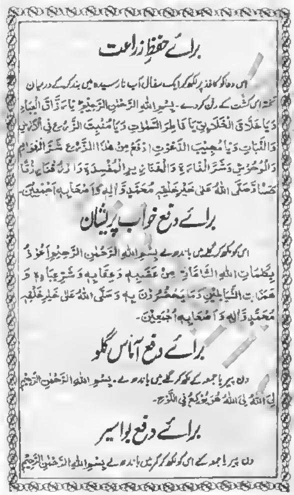

برائے حفظ زراعت

اس دعا کو کاغذ پر لکھ کر ایک سفال آب نارسیدہ میں بند کر کے درمیان تختہ اس کشت کے دفن کر دے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا رَزَّاقَ الْعِبَادِ وَیَا خَلَّاقَ الْخَلَائِقِ یَا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَیَا مُنْبِتَ الزَّرْعِ فِی الْاَرْضِ وَالنَّبَاتِ وَیَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ اِدْفَعْ مِنْ ہٰذَا الزَّرْعِ شَرَّ الْہَوَامِّ وَالْوُحُوْشِ وَشَرَّ الْفَارَۃِ وَالْعَصَافِیْرِ الْمُفْسِدَۃِ وَارْزُقْنَا رِزْقًا حَسَنًا وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

برائے دفع خواب پریشان

اس کو لکھ کر گلے میں باندھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ہَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا یَحْضُرُوْنَ بِہٖ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

برائے دفع آماس گلو

دن پیر یا جمعہ کے لکھ کر گلے میں باندھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لِیَ اللّٰہُ یَا اللّٰہُ ہُوَ یُرْکِبُکُمْ فِی اللَّوْحِ۔

برائے دفع بواسیر

دن پیر یا جمعہ کے اس کو لکھ کر کمر میں باندھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

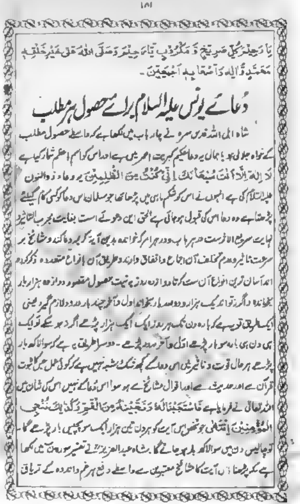

يَا دَلِيْلَ كُلِّ صَرِيْخٍ وَّمَكْرُوْبٍ يَا دَلِيْلُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

دُعائے یونس علیہ السلام برائے حصول ہر مطلب

شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے چار باب میں لکھا ہے کہ واسطے حصول مطلب کے خواہ جلالی ہو یا جمالی یہ دعا حکیم کبریت احمر میں ہے اور اس کو اسم اعظم شمار کیا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ یہ دعاء ذوالنون علیہ السلام کی ہے انہوں نے اس کو شکم ماہی میں پڑھا تھا جو مسلمان اس دعا کو کسی کام کیلئے پڑھتا ہے وہ دعا اس کی قبول ہو جاتی ہے الحق ایں دعوتے است بنہایت مجرب التاثیر نہایت سریع الاثر است در ہر باب و در ہر امر کہ خوانند بدیں آیہ کریمہ دعا کنند و مشائخ بر سرعت تاثیر و عدم تخلف آں اجماع و اتفاق دارند و طریق آں انواع متعددہ ذکر کردہ اند آساں ترین انواع آں است کہ تا دوازدہ روز بہ نیت حصول مقصود دوازدہ ہزار بار بخوانند و اگر نتواند یک ہزار و دو صد بار بخواند اول و آخر چند بار درود لازم گیرد یعنی ایک طریق تو یہ ہے کہ بارہ دن تک ہر روز ایک ایک ہزار پڑھے اگر نہ ہو سکے تو ایک ہی دن ہی بارہ سو بار پڑھے اول و آخر درود پڑھے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سوا لاکھ بار پڑھے ہر حال قوت و تاثیر میں اس دعا کے کچھ شک شبہ نہیں ہے کہ کوئی عمل جس کا ثبوت قرآن سے اور حدیث سے اور اقوال مشائخ سے ہو سوا اس دعا کے نہیں اس کی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ انتہٰی جو شخص اس آیت کو ہر دن تین ہزار ایک سو پچیس بار پڑھے گا تو چالیس دن میں سوا لاکھ پورا ہو جائے گا۔ شاہ عبدالعزیز نے تفسیر سورہ ن میں لکھا ہے کہ پڑھنا اس آیت کا مشائخ معتبرین سے واسطے دفع ہر غم و اندوہ کے تریاق

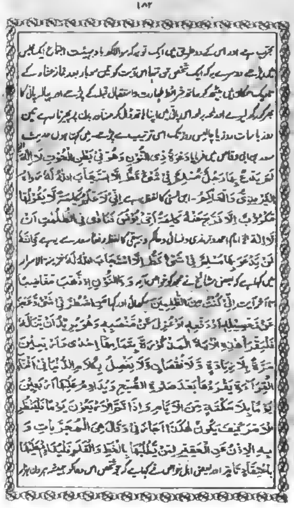

مجرب ہے اور اس کے دو طریق ہیں ایک تو یہ کہ سوا لاکھ بار بہ نیت انجاح ایک مجلس میں پڑھے دوسرے یہ کہ ایک شخص تن تنہا اس آیت کو تین سو بار بعد نماز عشاء کے ایک مکان میں بیٹھ کر ساتھ فرش طہارت و استقبال قبلہ کے پڑھے اور پیالہ پانی کا بھر کر رکھ لیوے اور پھر بعد اس کے پانی میں اپنا ہاتھ ڈال کر منہ اور بدن پر پھیرنا ہے تین روز یا سات روز یا چالیس روز تک اسی ترتیب سے پڑھے۔ میں کہتا ہوں حدیث سعد بن ابی وقاص میں فرمایا دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ وَهُوَ فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَا اِلٰهَ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ رواہ الترمذی والحاکم۔ ابن السنی کا لفظ ہے اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُوْلُهَا مَكْرُوْبٌ اِلَّا فَرَّجَ عَنْهُ كَلِمَةَ اَخِيْ يُوْنُسَ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّا اِلٰهَ امام احمد ترمذی و نسائی و حاکم و بیہقی کا لفظ سعد سے یہ ہے کہ اِنَّهٗ لَنْ يَدْعُوَ بِهَا مُسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ خزینۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ بعض مشائخ نے مجھ کو خواص آیہ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا تا قرأت اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ سکھلائی اور کہا مَنِ اضْطُرَّ فِيْ شَيْءٍ وَعَجَزَ عَنْ تَحْصِيْلِهٖ اَوْ دَفْعِهٖ اَوْ عُزِلَ عَنْ مَنْصِبِهٖ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّنَالَهٗ فَلْيَقْرَاْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ الْمَذْكُوْرَةَ تَمَامَهَا اِحْدٰى عَشَرَةَ بِمِئِيْنَ مَرَّةً بِلَا زِيَادَةٍ وَّلَا نُقْصَانٍ وَّلَا يَتَّصِلُ بِكَلَامِ الدُّنْيَا فِيْ اَثْنَاءِ الْقِرَاءَةِ يَقْرَؤُهَا بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَيُدَاوِمُ عَلَيْهَا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا بِلَا تَفْرِقَةٍ مِّنَ الْاَيَّامِ وَاِذَا كَمَلَ الْاَرْبَعُوْنَ يَوْمًا فَلْيَتَفَكَّرْ لِلْاَمْرِ كَيْفَ يَكُوْنُ هٰكَذَا اَجَازَنِيْ وَذٰلِكَ مِنَ الْمُجَرَّبَاتِ وَبِهِ الْاِذْنُ عَنِ الْحَقِيْرِ لِمَنْ يَّطْلُبُهَا بِالْخَطِّ وَالْقَلَمِ فَلْيَكْتُبْهَا بِالْحَاجَةِ تا اور بعض اہل خواص نے کہا ہے کہ جو شخص اس دعا کو ہمیشہ ہر وقت ہر

بار پڑھا کرے گا وہ جو مرتبہ پاسے گا رزق کی وسعت ہوگی وہم وغم دور ہوگا کشف مرز فتحباب خیرات ہو کر شر شیاطین وظلم سلاطین سے محفوظ رہے گا اور محب کے نزدیک محبوب اور دشمن کے نزدیک مہیب اور ہمیشہ مبسوط رہے گا و باللہ التوفیق چار باب میں باب سوم کو اس ترجمہ سے منعقد کیا ہے در فضائل بعض اعمال کہ ثبوت آن بکتاب سنت پھر اس کے ذیل میں فضیلت ایمان ونماز وروزہ وزکوۃ وحج وذکر خدا کا بزبان ودل مع تخلیہ ظاہر وباطن وتحلیہ قلب لکھ کر کچھ حال فضیلت تسبیح وتحمید وتکبیر وحوقلہ کا لکھا ہے پھر ذکر اسمائے حسنیٰ کا اجمالا پھر نفع بعض اسماء خاصہ الٰہی کا واسطے بسط رزق وشفا وغیرہ کے پھر کیفیت تلاوت قرآن کہ کم کی بتائی ہے پھر سور کے فضائل لکھے ہیں پھر فضیلت استغفار کی عموماً اور سید الاستغفار کی خصوصاً ذکر کی ہے پھر قاعدہ کلیہ واسطے طاعات وعبادات کے لکھا ہے یہ کتاب چار باب اپنے میں عجیب فی الجواب ہے لائق اس کے ہے کہ اطفال خوردسال کو ابتداء حرف شناسی زبان فارسی میں پڑھائی جائے اور لوگ منتہی اس کو اپنا دستور العمل مقرر کریں و باللہ التوفیق۔

دعائے حزب البحر

یہ دعا طرف شیخ ابوالحسن علی بن عبداللہ متوفی سنہ ۶۵۶ ہجری کی منسوب ہے یہ دعا ان کو خواب میں الہام ہوئی تھی اس کا ذکر شعرانی نے منن کبریٰ میں بھی کیا ہے علماء ومشائخ طریق کا اس کے مجرب ہونے پر دفع آفات وقضائے حاجات میں اتفاق ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اس کی شرح لکھی ہے اور فوائد ومنافع ذکر کئے ہیں ستر فائدے سے زیادہ اس میں ثابت ہوئے یہ دعا مشتمل ہے اسماء وصفات وافعال الٰہی پر کوئی لفظ اس دعا کا ایسا نہیں ہے جس میں کوئی شائبہ استعانت واستمداد بغیر اللہ کا ہو جو طریق دعوت کا واسطے

اس دعا کے بیان کیا ہے وہ خالی شرائط دشوار سے نہیں ہے لیکن کلمات طیبات اس کے جن کی بنیاد محض توحید خالص پر ہے ایسے مبارک الفاظ ہیں کہ اگر کوئی مخلص حاجتمند باوضو ہو کر صدق نیت وحسن طویت وحضور قلب وطہارت باطن کے ساتھ بے دعوت بھی پڑھے گا تو بھی اثر اس کا منو ظاہر ہوگا یہ دعا [illegible] طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے حاجت نقل عبارت وبسط کلام کی اس پر نہیں یہ دعا جالب ہر نعمت ودافع ہر نقمت ہے جب یہ دعا بشرائط پڑھی جاتی ہے تو واسطے کشائش رزق ودفع تر دجین وزبان بندی اعداء وشفاء مریض وتسخیر سلاطین وامراء وحفاظت کشتی وادائے قرض وسلامتی ایمان وحفظ غیب وحرز مارکان ودفع سموم واوجاع ودفع مکر وافلاس وعمارت باغ وخانہ ودفع جن وہزیمت اعداء وہیبت در دل رعایا وخلاص از حبس وقید ودفع خطرات ووساوس واشراف بر خواب وازالۂ آفت ونصرت بر اعداء ودفع چشم زخم الی غیر ذلک کے حکم کبریت اعظم وتریاق مجرب کا رکھنے کا ہے و باللہ التوفیق معمولات خانقاہ قشیریہ ست انتہی۔

فائدہ ۲:

اس جگہ یہ بات بہرحال لائق یاد رکھنے کے ہے جو دعوات مشائخ واہل علوم سے منقول ہیں اور ان کے فوائد مجربہ نہایت مبالغہ کے ساتھ بیان کیا گیا انہیں پر انحصار کر اور قرآن شریعت کی تلاوت اور اس کے آیات سے انتفاع ترک کر دینا اور دعوات ماثورہ وصلوات ثابتہ سے قطع نظر کر کے ترتیبات مشائخ وصیغہائے ساختہ وپرداختہ ودعا پر قانع مقتصر ہو بیٹھنا کوئی عمدہ کلام لائق نفع تام ومدح عام نہیں ہے ابلیس پر تلبیس کا ایک فریب یہ بھی ہے کہ اس نے اس حیلہ وفن سے امت اسلام کو اللہ ورسول کے کلام سے روک کر کلام امت پر مشغول کر دیا اور برکات وحی نبوت سے محروم رکھ کر ایک جہان کو پیر پرست گور پرست بنا دیا اگر یہ لوگ ہمراہ مداومت تلاوت قرآن

ترک

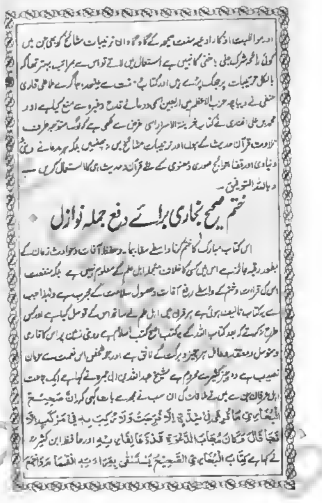

اور مو البتہ اذکار ادعیہ سنت سمجھ کے گاہ گاہ ان ترتیبات مشائخ کو بھی جن میں کوئی رائحہ شرک جلی یا خفی کا نہیں ہے استعمال میں لاتے تو اس سے بمراتب بہتر تھا کہ بالکل ترتیبات پر جھک پڑے ہیں اور کتاب و سنت سے علیحدہ جا گرے ملا علی قاری حنفی نے دیباچہ حزب الاعظم میں اربعین کی دعائے قدح وغیرہ سے منع کیا ہے اور محمد بن علی افندی نے کتاب غریبۃ الاسرار اسی غرض سے لکھی ہے کہ لوگ متوجہ طرف تلاوت قرآن حدیث کے ہوں اور ترتیبات مشائخ میں نہ پھنسیں بلکہ ہر دعائے دینی و دنیاوی اور قضائے حوائج صوری و معنوی کے لئے قرآن و حدیث ہی کا استعمال کریں۔ وباللہ التوفیق۔

ختم صحیح بخاری برائے دفع جملہ نوازل ◆

اس کتاب مبارک کا ختم کرنا واسطے سلامتی و حفظ آفات و حوادث زمان کے بطور رقیہ جائز ہے اس میں کسی کا خلاف منجملہ اہل علم کے معلوم نہیں ہے بلکہ منفعت اس کی قراءت و ختم کے واسطے رفع آفات و حصول سلامت کے مجرب ہے و لہذا جب سے یہ کتاب تالیف ہوئی ہے ہر قرن میں اہل علم نے ساتھ اس کے توسل کیا ہے اور کس طرح نہ کرتے کہ بعد کتاب اللہ کے یہ کتاب اصح کتب اسلام ہے روئے زمین پر اس کا قاری و متوسل و معتقد مآل ہر خیر و برکت کے لائق ہے اور جو شخص اس نعمت سے حرمان نصیب ہے وہ خیر کثیر سے محروم ہے شیخ عبد اللہ بن ابی جمرہ نے کہا ہے ایک جماعت اہل عرفان سے جن سے ملاقات کی ان سب نے مجھ سے بات کہی کہ اِنَّ صَحِیْحَ الْبُخَارِیِّ مَا قُرِئَ فِیْ شِدَّةٍ اِلَّا فُرِجَتْ وَلَا رُکِبَ بِهٖ فِیْ مَرْکَبٍ فَغَرِقَ قَالَ وَکَانَ مُجَابَ الدَّعْوَةِ قَدْ دَعَا لِقَارِئِهٖ اور حافظ ابن کثیر نے کہا ہے کِتَابُ الْبُخَارِیِّ الصَّحِیْحِ یُسْتَسْقٰی بِقِرَاءَتِهِ الْغَمَامُ وَاَجْمَعَ

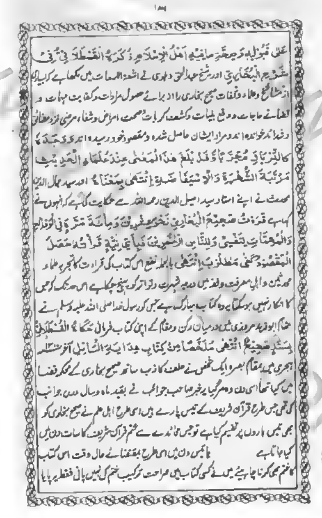

عَلٰی قَبُوْلِهٖ وَصِحَّةِ مَا فِیْهِ اَهْلُ الْاِسْلَامِ ذَکَرَهُ الْقَسْطَلَانِیُّ فِیْ شَرْحِ الْبُخَارِیِّ اور شیخ عبد الحق دہلوی نے اشعۃ اللمعات میں لکھا ہے کہ بسیاری از مشائخ و علماء و ثقات صحیح بخاری را برائے حصول مرادات و کفایت مہمات و قضائے حاجات و دفع بلیات و کشف کربات و صحت امراض و شفاء مرضی در مضائق و شدائد خواندہ اند و مراد ایشان حاصل شدہ و مقصود خود رسیدہ اند و وَجَدُوْهُ کَالتِّرْیَاقِ مُجَرَّبًا وَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْمَعْنٰی عِنْدَ عُلَمَاءِ الْحَدِیْثِ مَرْتَبَةَ الشُّهْرَةِ وَالْاِسْتِفَاضَةِ اِنْتَهٰی بِمَعْنَاهُ اور سید جمال الدین محدث نے اپنے استاد سید اصیل الدین رحمہ اللہ سے حکایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے قَرَأْتُ صَحِیْحَ الْبُخَارِیِّ نَحْوًا مِنْ عِشْرِیْنَ وَمِائَةِ مَرَّةٍ فِی الْوَقَائِعِ وَالْمُهِمَّاتِ لِنَفْسِیْ وَلِلنَّاسِ الْآخَرِیْنَ فَبِاَیِّ نِیَّةٍ قَرَأْتُهٗ حَصَلَ الْمَقْصُوْدُ وَکُفِیَ الْمَطْلُوْبُ اِنْتَهٰی بالجملہ نفع اس کتاب کی قراءت کا تجربہ علماء محدثین و اہل معرفت و فقہ میں درجہ شہرت و تواتر کو پہنچ چکا ہے اس حد تک کہ جس کا انکار نہیں ہو سکتا یہ وہ کتاب مبارک ہے جس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ابو زید مروزی سے درمیان رکن و مقام کے اپنی کتاب فرمایا تھا کما فی القسطلانی شرح صحیح انتہی ملخصا من کتاب ہدایۃ السائل آخر [illegible] ہجری میں بمقام بصرہ ایک شخص نے حلف کاذب ساتھ صحیح بخاری کے محکمہ قضا میں کیا تھا اسی دن وہ مر گیا یہ خبر صاحب جرائد نے بقید ماہ و سال درج جرائد کی تھی جس طرح قرآن شریف کے تیس پارے ہیں اسی طرح اہل علم نے صحیح بخاری کو بھی تیس پاروں پر تقسیم کیا ہے تو جس قاعدے سے ختم قرآن شریف کا سات دن میں کیا جاتا ہے یا بیس دن میں اسی طرح بمقتضائے حال وقت اس کتاب کا ختم بھی کرنا چاہیے میں نے کسی کتاب میں صراحت ترکیب ختم کی نہیں پائی فقط یہ پایا

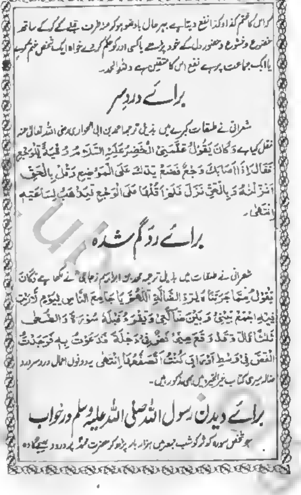

کہ اس کا ختم کذا وکذا نفع دیتا ہے بہر حال باوضو ہو کر منہ طرف قبلے کے کرکے ساتھ خضوع وخشوع وحضور دل کے خود پڑھے یا کسی اور کو حکم کرے خواہ ایک شخص ختم پڑھے یا ایک جماعت پڑھے نفع اس کا متحقق ہے وللہ الحمد۔

برائے دردِ سر

شعرانی نے طبقات کبریٰ میں بذیل ترجمہ احمد بن ابی الحواری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کیا ہے وَكَانَ يَقُوْلُ عَلَّمَنِي الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رُقْيَةً لِلْوَجَعِ فَقَالَ اِذَا اَصَابَكَ وَجَعٌ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى الْمَوْضِعِ وَقُلْ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ تَفُلْ ثَلٰثًا عَلَى الْوَجَعِ فَيَذْهَبُ لِسَاعَتِهٖ انتہٰی۔

برائے ردِ گم شدہ

شعرانی نے طبقات میں بذیل ترجمہ محمد بن ابراہیم زجاجی نے لکھا ہے وَكَانَ يَقُوْلُ مِمَّا جَرَّبْنَاهُ لِرَدِّ الضَّالَّةِ اَللّٰهُمَّ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ ضَالَّتِيْ وَيَقْرَأُ قَبْلَهٗ سُوْرَةَ وَالضُّحٰى ثَلٰثًا قَالَ وَقَدْ وَقَعَ مِنِّيْ مُصْحَفٌ فِيْ دِجْلَةَ فَدَعَوْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ الْمُصْحَفَ فِيْ وَسَطِ اَوْرَاقِيْ كُنْتُ اُصَنِّفُهَا انتہٰی یہ دونوں اعمال دردِ سر ورد ضالہ میری کتاب خیر الکثیر میں بھی مذکور ہیں۔

برائے دیدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درخواب

جو شخص سورہ کوثر کو شب جمعہ میں ہزار بار پڑھ کر حضرت محمدؐ پر درود بھیجے گا وہ

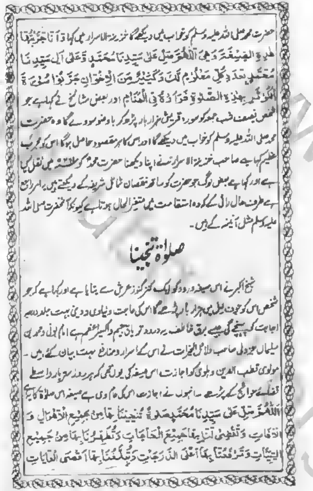

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا خزینۃ الاسرار میں کہا وَاَنَا جَرَّبْتُهَا هٰذِهِ الصِّيْغَةَ وَهِيَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَكَثِيْرٌ مِّنَ الْاِخْوَانِ جَرَّبُوْا سُوْرَةَ الْكَوْثَرِ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَرَاَوْهُ فِي الْمَنَامِ اور بعض مشائخ نے کہا ہے جو شخص نصف شب جمعہ کو سورہ قریش ہزار بار پڑھ کر باوضو سو رہے گا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا اور اس کا ہر مقصود حاصل ہوگا اس کو مجرب عظیم کہا ہے صاحب خزینۃ الاسرار نے اپنا دیکھنا حضرت محمدؐ کو طائفہ میں نقل کیا ہے اور کہا ہے بعض لوگ جو حضرت کو ساتھ نقصان شمائل شریفہ کے دیکھتے ہیں یہ امر راجع ہے طرف حال رائی کے کہ وہ استقامت میں متغیر الحال ہوتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثل آئینہ کے ہیں۔

صلوٰۃ تنجینا

شیخ اکبر نے اس صیغہ درود کو ایک کنز کنوز عرش سے بتایا ہے اور کہا ہے کہ جو شخص اس کو جوف لیل میں ہزار بار پڑھے گا اس کی حاجت دنیاوی و دینی بہت جلد درجہ اجابت کو پہنچے گی جیسے برق خاطف یہ درود تریاق مجرب واکسیر اعظم ہے امام یونی و محمد بن سلیمان جزولی صاحب دلائل الخیرات نے اس کے اسرار و منافع بہت بیان کئے ہیں۔ مولوی قطب الدین دہلوی کو اجازت اس صیغہ کی یوں تھی کہ ہر روز سو بار واسطے قضائے حوائج کے پڑھے سو انہوں نے اجازت اس کی عام دی ہے صیغہ اس صلوٰۃ کا یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ

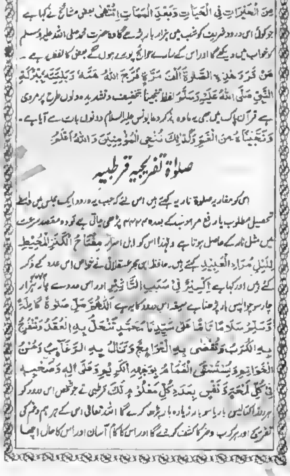

۱۸۹

مِنَ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنْتَهٰى بعض مشائخ نے کہا ہے جو کوئی اس درود شریف کو شب میں ہزار بار پڑھے گا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا اور اس کے سارے حوائج پورے ہوں گے بعض کا لفظ یہ ہے۔ مَنْ كَرَّرَ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اَلْفَ مَرَّةٍ فَرَّجَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَبَلَّغَهٗ بِبَرَكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لفظ تنجینا بتخفیف و تشدید دونوں طرح پر مروی ہے قرآن پاک میں بھی یہ مادہ بذکر دعا یونس علیہ السلام دونوں باب سے آیا ہے۔ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

صلوٰۃ تفریجیہ قرطبیہ

اس کو مغاربہ صلوٰۃ ناریہ کہتے ہیں اس لئے کہ جب یہ درود ایک مجلس میں واسطے تحصیل مطلوب یا رفع مرادو نسبت کے بعدد ۴۴۴۴ پڑھی جاتی ہے تو وہ مقصد سرعت میں مثل نار کے حاصل ہوتا ہے وہذا اس کو اہل اسرار مِفْتَاحُ الْكَنْزِ الْمُحِيْطِ لِنَيْلِ مُرَادِ الْعَبِيْدِ کہتے ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے خواص اس عدد کے ذکر کئے ہیں اور کہا ہے اِكْسِيْرٌ فِي سَبَبِ التَّاْثِيْرِ اور اس عدد سے ۴۴۴۴ چار ہزار چار سو چوالیس بار پڑھنا ہے صیغہ اس درود کا یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ قرطبی نے جو شخص اس درود کو ہر روز اکتالیس بار یا سو بار یا زیادہ بار پڑھا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہر ہم و غم کی تفریج اور ہر کرب و ضر کا کشف کرے گا اور اس کا کام آسان اور اس کا حال اچھا

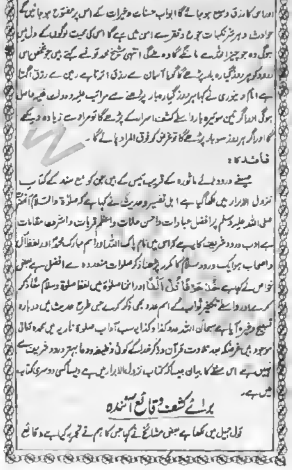

۱۹۰

اور اس کا رزق وسیع ہو جائے گا ابواب حسنات و خیرات کے اس پر مفتوح ہو جائیں گے حوادث دہر شر نکبات جور و تفرقہ سے امن میں رہے گا اس کی محبت لوگوں کے دل میں ہوگی وہ جو چیز اللہ سے مانگے گا وہ ملے گی انتہی شیخ محمد تونسی کہتے ہیں جو شخص اس درود کو ہر روز گیارہ بار پڑھے گا گویا آسمان سے رزق اترتا ہے زمین سے رزق اگتا ہے امام دینوری نے کہا ہر روز گیارہ بار پڑھنے سے مراتب علیہ و دولت خفیہ حاصل ہوگی اور اگر تین سو تیرہ بار واسطے کشف اسرار کے پڑھے گا تو مراد سے زیادہ دیکھے گا اور اگر ہر روز سو بار پڑھے گا تو غرض کو فوق المراد پائے گا۔

فائدہ:

صیغے درود ہائے ماثورہ کے قریب بیس کے ہیں جن کو مع سند کے کتاب نزول الابرار میں لکھا گیا ہے اہل تفسیر و حدیث نے کہا ہے کہ صلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل عبادات و احسن طاعات و اعظم قربات و اشرف مقامات ہے اور سب درود شریف کا یہ ہے کہ اس میں نام پاک اللہ اور اسم مبارک محمد اور لفظ آل و اصحاب ہو ایک درود سلام کا مکرر پڑھنا ذکر صلوات متعددہ سے افضل ہے بعض خواص نے کہا ہے حَذْفُ حَرْفِ النِّدَا اور اختصار صلوٰۃ میں لفظ صلعم و سلام مثلاً ذکر کرے اور واسطے تکثیر ثواب کے اسم عدد بھی ذکر کرے جس طرح حدیث میں دربارہ تسبیح وغیرہ آیا ہے سبحان اللہ عدد کذا وکذا یہ سب آداب صلوٰۃ ناریہ میں بحمدہ تعالیٰ موجود ہیں غرضیکہ بعد تلاوت قرآن و ذکر خدا کے کوئی وظیفہ و دعا بہتر درود شریف سے نہیں ہے اس مسئلے کا بیان جیسا کہ کتاب نزول الابرار میں ہے ویسا کسی دوسری کتاب میں ہے۔

برائے کشف وقائع آئندہ

قول جمیل میں لکھا ہے بعض مشائخ نے کہا جس کا ہم نے تجربہ کیا ہے وقائع

آئندہ کے کشف ہونے پر ٹھیک ٹھیک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت میں اعتکاف کرے اور نہا کر اپنا اچھا لباس پہنے اور خوشبو مل کر مصلے پر بیٹھے اور ایک کھلا مصحف اپنی داہنی طرف اور ایسا ہی ایک بائیں طرف اور اسی طرح ایک اپنے سامنے اور ایک اپنے پیچھے رکھے پھر اللہ تعالیٰ سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلاں واقع کو اس پر ظاہر فرما دے پھر ذات کا ذکر شروع کرے بے آنکھ بند کئے تو ایک بار داہنی مصحف پر ضرب لگائے اور ایک بار بائیں پر اور ایک بار پیچھے اور ایک بار سامنے یہاں تک کہ اپنے دل میں کشائش و نور کو پائے سات دن یا مانند اس کے اس پر مداومت کرے خلوت کے ساتھ تو البتہ اس پر کشف حاصل ہوگا شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ بعد اس کے فرماتے ہیں۔ قُلْتُ هٰذَا مَا قِيْلَ ذُكِرَ فِيْ قَلْبِيْ مِنْهُ شَيْءٌ لِمَا فِيْهِ مِنْ إِسَاءَةِ الْأَدَبِ بِالْمُصْحَفِ انْتَهٰى۔ مولوی قطب الدین دہلوی مرحوم نے کہا ہے کہ حضرت مؤلف نے سچ فرمایا اس کیا حاجت ہے اصل مقصود تو استخارہ مسنونہ سے بھی حاصل ہوتا ہے۔ انتہیٰ میں کہتا ہوں یہ امر داخل رسوم مشائخ ہے اصل اس کے لئے جید کرتا کچھ نافع نہیں بلکہ مضر ہے ولہذا شاہ صاحب نے وصیت نامہ میں فرمایا ہے کہ نسبت صوفیہ غنیمت کبریٰ است و رسوم ایشان ہیچ نے ارزد انتہیٰ پھر اس کے بعد کہا ہے کہ ہمارے والد نے واسطے کشف وقائع کے یہ بات اختیار کی ہے کہ اللہ کا ذکر ان تین نام سے کرے یا علیم یا بصیر یا خبیر با شروط مذکورہ باستثنائے وضع مصاحف انتہیٰ اگرچہ یہ طریقہ طریق اول سے بہتر ہے لیکن الْقَبَائِحُ يُغْنِيْ عَنِ الْقَبَائِحِ ہم کو کچھ ضرور نہیں ہے کہ ہم سنت مطہرہ مامور بہا کو دربارہ استخارہ ماثورہ ترک کرکے دوسرا طریقہ اختیار کریں۔

برائے کشف ارواح

مشائخ قادریہ نے کہا ہے جو طریقہ واسطے کشف ارواح کے چلا مجرب ہے

وہ یہ ہے کہ ہمراہ خلوت و لباس پاک و غسل خوشبو کے مصلی پر بیٹھ کر داہنی طرف سبوح کی ضرب لگائے اور بائیں طرف قدوس کی اور آسمان میں رب الملائکہ اور دل میں والروح کی انتہیٰ۔

برائے حصول امر مشکل

امور مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے واسطے شروط مذکورہ کے ساتھ یہ طریقہ ہے کہ تہجد کی نماز پڑھے جس قدر اس کے واسطے مقدور ہو پھر داہنی طرف یا ہادی کی ضرب لگائے اور بائیں طرف یا وہاب کی اسی طرح ہزار بار کرے۔

برائے انشراح خاطر و دفع بلا

بلاؤں کے دور کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اللہ کی ضرب دل میں لگائے اور لا الٰہ الا ھو کی اس طرح ضرب لگائے جس طرح نفی اثبات میں بیان کیا گیا ہے اور الحی کی ضرب داہنی طرف اور القیوم کی ضرب بائیں طرف لگائے۔

برائے شفاء مرض وغیرہ

جب اللہ سے دعا کرنے کا ارادہ کرے بیمار کی شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا کشائش رزق یا غلبہ دشمن کا تو اسم الٰہی کا موافق اپنی حاجت کے اسمائے حسنیٰ میں سے کہ اس اسم کو دو ضرب یا چار ضرب کے ساتھ ذکر کرے مثلاً یوں کہے یَا شَافِيْ اِشْفِ یَا صَمَدُ اُرْزُقْ یَا قَاهِرُ اَقْهِرْ یَا مُذِلُّ اَذِلَّ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ۔

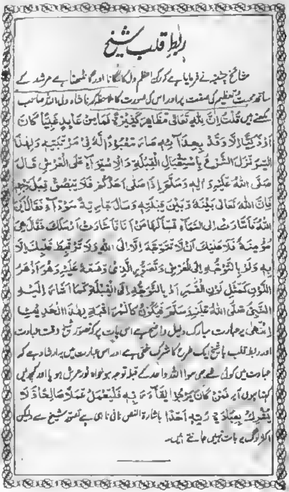

رابطۂ قلب شیخ

مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ رکن اعظم دل کا لگانا اور گم ہونا ہے مرشد کے ساتھ محبت و تعظیم کی صفت پر اور اس کی صورت کا ملاحظہ کرنا شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں قُلْتُ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مَظَاهِرَ كَثِيْرَةً لِمَا مِنْ عَابِدٍ غَبِيًّا كَانَ اَوْ ذَكِيًّا اِلَّا وَقَدْ يَجِدُ اٰثِيْمَ صَارَ مَعْبُوْدًا لَّهٗ فِيْ مَرْتَبَتِهٖ وَلِهٰذَا السِّرِّ نَزَلَ الشَّرْعُ بِاِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَالْاِسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قِبْلَتِهٖ وَسَاَلَ جَارِيَةً سَوْدَاءَ وَقَالَ اَيْنَ اللّٰهُ فَاَشَارَتْ اِلَى السَّمَاءِ قَالَ لَهَا مَنْ اَنَا فَاَشَارَتْ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ هِيَ مُؤْمِنَةٌ فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَتَوَجَّهَ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ وَلَا تَرْتَبِطَ قَلْبَكَ اِلَّا بِهٖ وَلَوْ بِالتَّوَجُّهِ اِلَى الْعَرْشِ وَتَصَوُّرِ الَّذِيْ وَضَعَهٗ عَلَيْهِ وَهُوَ اَدْعٰى اللَّوْنِ كَمِثْلِ لَوْنِ الْقَمَرِ اَوْ بِالتَّوَجُّهِ اِلَى الْقِبْلَةِ كَمَا اَشَارَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُوْنُ كَالنُّوْرِ الْقِبَابِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اِنْتَهٰى یہ عبارت مبارک دلیل واضح ہے اس بات پر کہ تصور شیخ وقت عبادت اور ربط قلب باشیخ ایک طرح کا شرک خفی ہے اور اس عبارت میں یہ ارشاد ہے کہ عبادت میں کوئی شے سوا اللہ واحد کے قبلہ توجہ ہو خواہ نور عرش ہو یا اور کچھ میں کہتا ہوں آیۂ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا باشارۃ النص نافی ہے تصور شیخ سے لیکن اکثر لوگ یہ بات نہیں جانتے انتہیٰ

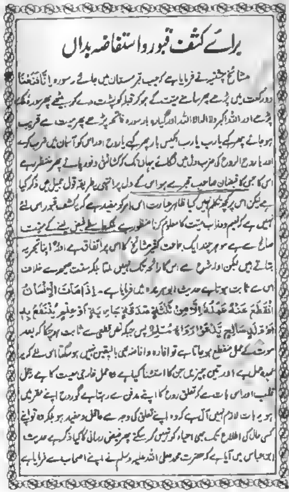

برائے کشف قبور واستفاضہ بداں

مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ جب قبرستان میں جائے سورہ اِنَّا فَتَحْنَا دو رکعت میں پڑھے پھر سامنے میت کے ہو کر قبلہ کو پشت دے کر بیٹھے پھر سورہ ملک پڑھے اور اللہ اکبر ولا الہ الا اللہ اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو جائے پھر کہے یارب یارب اکیس بار پھر کہے یاروح اور اس کو آسمان میں ضرب کرے اور یا روح الروح کی ضرب دل میں لگائے یہاں تک کہ کشائش و نور پائے پھر منتظر رہے اس کا جس کا فیضان صاحب قبر سے ہو اس کے دل پر انتہی یہ طریقہ قول جمیل میں ذکر کیا ہے لیکن اس پر کچھ کلام نہیں کیا ظاہر عبارت اس امر کو مفید ہے کہ یہ کشف قبور اس لئے نہیں ہے کہ نعیم و عذاب میت کا معلوم کرنا منظور ہے بلکہ واسطے فیض لینے کے میت صالح سے ہے سو ہر چند ایک جماعت کثیر مشائخ کا اس پر اتفاق ہے اور اپنا تجربہ بتلاتے ہیں لیکن ادلہ شرع سے اس کا راستہ تک نہیں ملتا بلکہ سنت صحیحہ سے خلاف اس کے ثابت ہوتا ہے حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے۔ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ رواہ مسلم پس جبکہ نص قطعی سے ثابت ہو چکا کہ بعد موت کے عمل منقطع ہو جاتا ہے تو افادہ و افاضہ میں بالیقین نہیں ہو سکتا اس لئے کہ یہ عمدہ عمل ہے اور تین چیزیں جن کا استثنا کیا ہے وہ عمل خارجی میت کا ہے نہ عمل قلب اور اس بات سے کہ تعلق روح کا اپنے مدفن سے رہتا ہے گو روح اپنے مقر میں ہو یہ بات لازم نہیں آتی ہے کہ وہ اپنے تعلق کی وجہ سے عاقل و مفید ہو بلکہ وہ تو اپنے کسی حال کی اطلاع تک بھی احیاء کو نہیں کر سکتے پھر فیض رسانی کا کیا ذکر ہے حدیث ابن عباس میں آیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا ہے

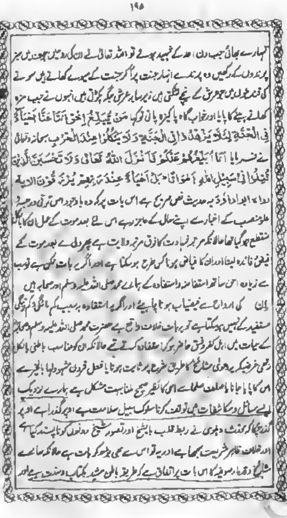

تمہارے بھائی جب دن احد کے شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روحیں جوف میں سبز پرندوں کے رکھیں وہ پرندے انہار جنت پر آکر جنت کے میوے کھاتے ہیں سونے کی قندیلوں میں جو عرش کے نیچے لٹکتی ہیں زیر سایہ عرش جگہ پکڑتی ہیں انہوں نے جب مزہ کھانے پینے کا پایا اور خواب گاہ پاکیزہ پائی تو کہا مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا أَنَّا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ لِئَلَّا يَزْهَدُوا فِي الْجَنَّةِ وَلَا يَنْكُلُوا عِنْدَ الْحَرْبِ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ الآیۃ رواہ ابوداؤد یہ حدیث نص صریح ہے اس بات پر کہ وہ باوجود اس ترقی درجہ و علو منصب کے اخبار سے اپنے حال کے عاجز رہے اس لئے بعد موت کے عمل ان کا بالکل منقطع ہو گیا تھا حالانکہ مرتبہ شہادت کا فوق مرتبہ ولایت ہے پھر ولی سے بعد موت کے فیض و فائدہ لینا اور ان کا فیاض ہونا کس طرح ہو سکتا ہے اور اگر یہ بات ممکن ہے تو سب سے زیادہ احق ساتھ استفاضہ واستفادہ کے ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ ہیں ان کی ارواح سے فیضیاب ہونا چاہیئے اور اگر یہ استفادہ بسبب کم مائگی و کم زورگی مستفید کے نہیں ہو سکتا ہے تو یہ بات خلاف واقع ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے حیات میں اہل کفر و فسق حاضر ہو کر استفادہ کرتے تھے حالانکہ ان کو مناسبت باطنی بالکل نہ تھی غرضیکہ یہ دعویٰ مشائخ کا طریق شرعا پر ثابت ہونا یا فعل قرون مشہود لہا بالخیر سے ان کا پایا جانا یا سلف صلحاء سے اس کا نظیر صحیح ملنا بہت مشکل ہے ہمارے نزدیک ایسے مسائل و مکاشفات میں توقف کرنا سلوک سبیل سلامت ہے اوپر گذرا ہے اوپر گذر چکا کہ محدث دہلوی نے ربط قلب بالشیخ اور تصور شیخ معنوں کو ناپسند کیا ہے اور خلاف ظاہر شریعت سمجھا ہے اور یہ تو اس سے بھی بڑھ کر بات ہے حالانکہ سارے مشائخ وعلماء صوفیہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ طریقہ باطن مقید بکتاب وسنت ہے اور

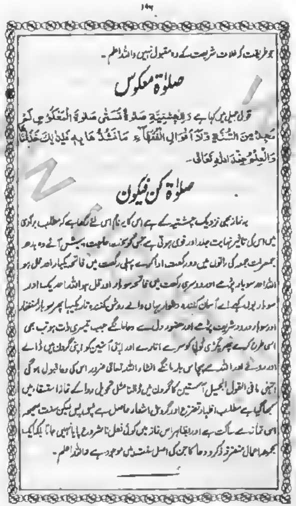

جو طریقت کہ خلاف شریعت کے وہ مقبول نہیں واللہ اعلم۔

صلوٰۃ معکوس

قول جمیل میں کہا ہے وَفِي الْجِشْتِيَّةِ صَلٰوةٌ تُسَمّٰى صَلٰوةَ الْمَعْكُوْسِ لَمْ نَجِدْهُ مِنَ السُّنَّةِ وَلَا أَقْوَالِ الْفُقَهَاءِ مَا نَشُدُّ بِهٖ يَدَيْنَا فَتَرَكْنَا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

صلوٰۃ کن فیکون

یہ نماز بھی نزدیک چشتیہ کے ہے اس کا یہ نام اس لئے رکھا ہے کہ مطلب برآری میں اس کی تاثیر نہایت جلد اور قوی ہوتی ہے جس کو کوئی حاجت پیش آئے وہ بدھ جمعرات جمعہ کی راتوں میں دو رکعت ادا کرے پہلی رکعت میں فاتحہ ایکبار اور قل ہو اللہ احد سو بار پڑھے اور دوسری رکعت میں فاتحہ سو بار اور قل ہو اللہ احد ایک اور سو بار یہ کہے اے آسان کنندہ دشوار یہاں والے روشن کنندہ تاریکیہا پھر سو بار استغفار اور سو بار درود شریف پڑھے اور حضور دل سے دعا مانگے جب تیسری رات ہو تب بھی اسی طرح کرے پھر پگڑی ٹوپی کو سر سے اتارے اور اپنی آستین کو اپنی گردن میں ڈالے اور روئے اور اللہ سے بہت التجا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعا قبول ہو گی انتہی ما فی القول الجمیل آستین کا گردن میں ڈالنا مثل تحویل ردا کے نماز استسقاء میں سمجھا گیا ہے مطلب اظہار تضرع اور گرو دل اشعار حاصل ہے کچھ لیکن سنت صحیحہ اس عمل سے ساکت ہے اور بظاہر اس نماز میں کوئی فعل نا مشروع پایا نہیں جاتا بلکہ ایک مجموعہ اعمال متفرقہ ذکر و دعا کا جن کی اصل سنت میں موجود ہے واللہ اعلم۔

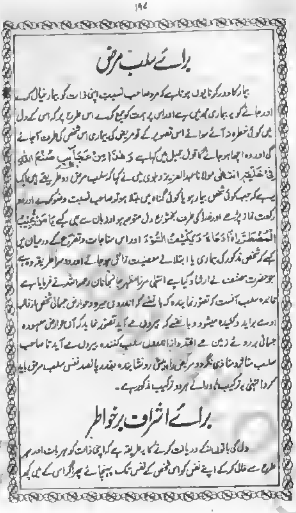

برائے سلب مرض

بیمار کا دور کرنا یوں ہوتا ہے کہ مرد صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے اور جانے کہ یہ بیماری مجھ میں ہے اور اس پر ہمت کو جمع کرے اس طرح پر کہ اس کے دل میں کوئی خطرہ نہ آئے سوائے اس تصور کے تو مریض کی بیماری اس شخص کی طرف آ جائے گی اور وہ اچھا ہو جائے گا قول جمیل میں کہا ہے وَهٰذَا مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ اللّٰهِ فِيْ خَلِيْقَتِهٖ انتهى مولانا عبدالعزیز دہلوی ہی نے کہا کہ سلب مرض دو طریقے ہیں ایک یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو یا کوئی گناہ میں مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف بخشوع دل متوجہ ہو اور زبان سے بھی کہے يَا مَنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ اور اس مناجات و تضرع کے درمیان میں کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلائے معصیت زائل ہو جائے اور دوسرا طریقہ وہ ہے جو حضرت مصنف نے ارشاد کیا ہے انتہی مرزا مظہر جانجاناں رحمہ اللہ نے فرمایا ہے طریقہ سلب آنست کہ تصور نماید کہ با نفسے کہ اندروں مے برد عوارض جسمانی شخص از قالب او مے برآید و کشیدہ میشود و با نفسے کہ بیروں مے آید تصور نماید کہ آں عوارض معہودہ جسمانی بر روئے زمین مے افتد و از انفعال سلب کنندہ بیروں مے آید تا صاحب سلب متاثر و متاذی نگردد مریض را پیش رو نشانندہ بقدر یا صد نفس سلب مرض باید کرد انتہی بر ترکیب طالع والے ہر دو ترکیب مذکور ہے۔

برائے اشراف بر خواطر

دل کی باتوں کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر طرح سے خالی کر کے اپنے نفس کو اس شخص کے نفس تک پہنچائے پھر اگر اس کے جی میں کچھ

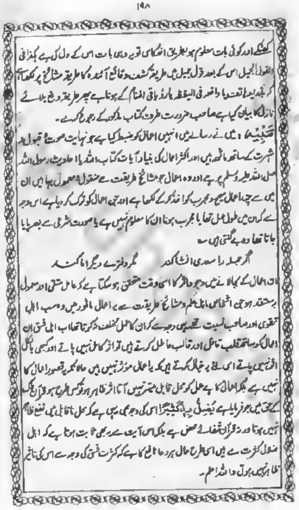

کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق انعکاس تو یہ وہی بات اس کے دل کی ہے کذا فی القول الجمیل اس کے بعد قول جمیل میں طریقہ کشف وقائع آئندہ کا طریقہ مشائخ پر لکھا ہے کہ بعد تعیین یا داخل فی الیقظہ یا رؤیا فی المنام کے ہوتا ہے پھر طریقہ دفع بلائے نازلہ کا بیان کیا ہے صاحب ضرورت طرف کتاب مذکور کے رجوع کرے۔

تنبیہ: میں نے رسالے میں انہیں اعمال کو ضبط کیا ہے جو نہایت صحت و قبولیت شہرت کے ساتھ ماثور ہیں اور اکثر اعمال کی بنیاد آیات کتاب اللہ یا احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے اور وہ اعمال جو مشائخ طریقت سے منقول و معمول بہا ہیں ان میں سے چند اعمال صحیح و مجرب کو انتخاب کر کے لکھا ہے اور جن اعمال کو ترک کر دیا ہے اس وجہ سے کہ ان میں طول عمل تھا یا مجرب ہونا ان کا معلوم نہیں ہے یا صحت شرعی سے بعید پایا جاتا تھا وہ بے گنتی ہیں ؎

اگر جملہ را سعدی انشا کند
مگر دفترے دیگر املا کند

ان اعمال کے بجا لانے میں وجود تاثیر کا اسی وقت متحقق ہو سکتا ہے کہ عامل متقی اور معمول بہ معتقد ہو جیسا کہ اکثر اہل علم و مشائخ طریقت سے یہ اعمال ماثور ہیں وہ سب اہل تقوی اور صاحب نسبت تھے یہی وجہ ہے کہ ان کا عمل مختلف نہ کرتا تھا اب اہل فسق ان اعمال کو ساتھ قلب غافل اور غالب ماعمل کرتے ہیں تو اثر کامل نہیں پاتے اور کبھی بالکل اثر نہیں پاتے اس لئے یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ اعمال موثر نہیں ہیں حالانکہ یہ قصور اعمال کا نہیں ہے بلکہ اعمال کا بے محل کو محل قابل میسر نہیں آتا اثر ظاہر ہو تو کس طرح ہو قرآن پاک کے حق میں جو فرمایا ہے يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ محل نا قابل میں نفع ظاہر نہیں ہوتا ورنہ قرآن شفائے محض ہے بلکہ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اہل ضلال کثرت سے ہیں اسی طرح حال ہر زمانے کا ہے کہ کثرت فسق کی وجہ سے اس کی تاثیر ظاہر نہیں ہوتی واللہ اعلم۔

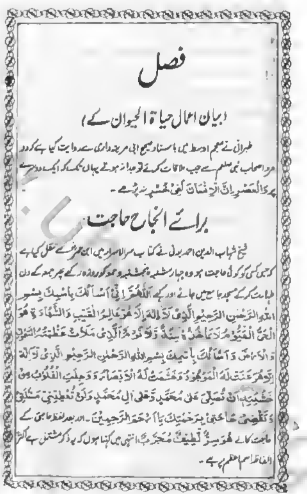

فصل

(بیان اعمال حیاۃ الحیوان سے)

طبرانی نے معجم اوسط میں باسناد صحیح ابی مرید داری سے روایت کیا ہے کہ دو مرد اصحاب نبی صلعم سے جب ملاقات کرتے تو جدا نہ ہوتے یہاں تک کہ ایک دوسرے پر وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ نہ پڑھے۔

برائے انجاح حاجت

شیخ شہاب الدین احمد بونی نے کتاب سر الاسرار میں ابن عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ جس کسی کو کوئی حاجت ہو وہ چہارشنبہ و پنجشنبہ و جمعہ کو روزہ رکھے پھر جمعہ کے دن طہارت کرکے مسجد جامع میں جائے اور کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ الَّذِیْ مَلَاَتْ عَظَمَتُهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَبْصَارُ وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِهٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُعْطِیَنِیْ مَسْاَلَتِیْ وَتَقْضِیَ حَاجَتِیْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ اس بعد لفظ حاجتی کے حاجت کا لے هُوَ سِرٌّ لَطِیْفٌ مُجَرَّبٌ انتہی میں کہتا ہوں کہ یہ ذکر مشتمل ہے اکثر الفاظ اسم اعظم پر ہے۔

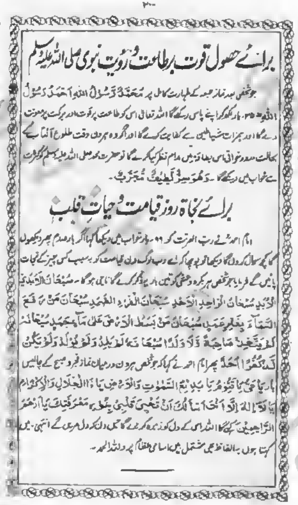

برائے حصول قوت بر طاعت و رویت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

جو شخص بعد نماز جمعہ کے طہارت کامل پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَحْمَدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۳۵ بار لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو طاعت پر قوت اور برکت پر معونت دے گا اور ہمزات شیاطین سے کفایت کرے گا اور اگر وہ ہر روز وقت طلوع آفتاب کے بحالت سعد و خواتی اس بجاؤ میں مدام نظر کیا کرے گا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کثرت سے خواب میں دیکھے گا۔ وَهُوَ سِرٌّ لَطِیْفٌ مُجَرَّبٌ۔

برائے نجاۃ روز قیامت و حیات قلب

امام احمدؒ نے رب العزت کو ۹۹ بار خواب میں دیکھا کہا اگر بار صدم پھر دیکھوں گا کچھ سوال کروں گا دیکھا تو یہ پوچھا کہ اے رب لوگ دن قیامت کو بسبب کس چیز کے نجات پائیں گے فرمایا جو شخص ہر بکرہ و عشی کو تین بار یہ ذکر کرے گا ناجی ہوگا۔ سُبْحَانَ الْاَبَدِیِّ الْاَبَدِ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ سُبْحَانَ مَنْ رَفَعَ السَّمَآءَ بِغَیْرِ عَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلٰی مَآءٍ جَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ لَّمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا سُبْحَانَ مَنْ لَّمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ پھر امام احمد نے کہا کہ جو شخص ہر دن درمیان نماز فجر و صبح کے چالیس بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْاَلُكَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ کہے گا اللہ اس کے دل کو زندہ کرے گا جس دن کہ دل مریں گے انتہی۔ میں کہتا ہوں یہ الفاظ بھی مشتمل ہیں اسمائے اعظم پر وللہ الحمد۔

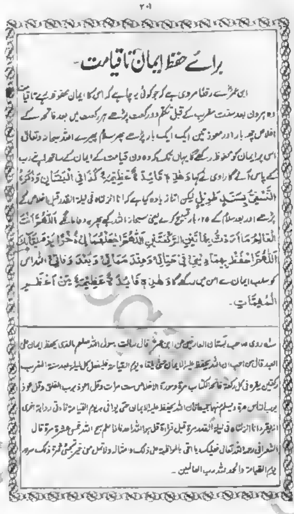

برائے حفظ ایمان تاقیامت۔

ابن عمرؓ سے رفعاً مروی ہے کہ جو کوئی یہ چاہے کہ اس کا ایمان محفوظ رہے تاقیامت[1] وہ ہر دن بعد سنت مغرب کے قبل تکلم دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے اخلاص چھ بار اور معوذتین ایک ایک بار پڑھے پھر سلام پھیرے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس پر ایمان کو محفوظ رکھے گا یہاں تک کہ وہ دن قیامت کے ایمان کے ساتھ اپنے رب کے پاس آوے گا راوی نے کہا وَهٰذِهٖ فَائِدَةٌ عَظِیْمَةٌ كَذَا فِی الْبُسْتَانِ وَذَكَرَهُ الشَّیْخُ بِسَنَدٍ طَوِیْلٍ لیکن اتنا زیادہ کیا ہے کہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر قبل اخلاص کے پڑھے اور بعد سلام کے ۲۵ بار تسبیح کرے یعنی سبحان اللہ کہے پھر یہ دعا مانگے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْعَالِمُ بِمَا اَرَدْتُ بِهَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُمَا لِیْ ذُخْرًا يَوْمَ لِقَائِكَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْ بِهِمَا دِيْنِیْ فِیْ حَيَاتِیْ وَعِنْدَ مَمَاتِیْ وَبَعْدَ وَفَاتِیْ اللہ اس کو سلب ایمان سے امن میں رکھے گا وَهٰذِهٖ فَائِدَةٌ عَظِیْمَةٌ مِنْ اَعْظَمِ الْمُهِمَّاتِ۔

---

[1] روی صاحب بستان العارفین عن ابن عمرؓ قال سالت رسول اللہ صلعم بالذی یحفظ ایمان العبد قال من احب ان اللہ یحفظ علیہ الایمان حتی یلقاہ یوم القیامۃ فلیصل کل لیلۃ بعد سنۃ المغرب رکعتین یقرء فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب مرۃ وسورۃ الاخلاص ست مرات وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس مرۃ ویسلم منہما فان اللہ یحفظ علیہ الایمان حتی یوافی بہ یوم القیامۃ وفی روایۃ اخری انہ یقرء انا انزلناہ فی لیلۃ القدر مرۃ قبل قراءۃ قل ہو اللہ احد فاذا سلم سبح اللہ خمس عشرۃ مرۃ قال الشعرانی رحمہ اللہ تعالی فعلیک یا اخی بالمواظبۃ علی ذلک وامثالہ وتامل من خیر تجنی ثمرۃ ذلک سرور یوم القیامۃ والحمد للہ رب العالمین۔

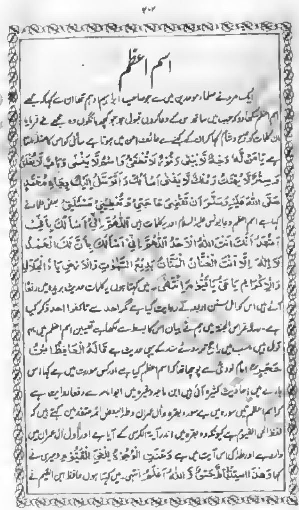

اسم اعظم

ایک مرد نے صلحاء موحدین میں سے جو صاحب ابراہیم ادہم تھا ان سے کہا کہ مجھے اسم اعظم سکھا دو کہ جیب میں ساتھ ہو کے دعا کروں قبول ہو جو کچھ مانگوں وہ مجھے نے فرمایا ان کلمات کو صبح وشام کہا کر ان کے کہنے سے خائف امن میں ہوتا ہے سائل کو اس کا مطلب ملتا ہے یَا مَنْ لَهٗ وَجْهٌ لَا يَبْلٰی وَنُوْرٌ لَا يُطْفٰی وَاسْمٌ لَا يُنْسٰی وَبَابٌ لَا يُغْلَقُ وَسِتْرٌ لَا يُهْتَكُ وَمُلْكٌ لَا يَفْنٰی اَسْاَلُكَ وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ وَتُعْطِيَنِیْ مَسْئَلَتِیْ بعض علماء نے کہا ہے اسم اعظم دعا یونس علیہ السلام اور کلمات ہیں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَحَدُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ انتھی۔ میں کہتا ہوں یہ کلمات حدیث بریدہ میں رفعاً آئے ہیں اس کو اہل سنن اربعہ نے روایت کیا ہے مگر احمد نے تا کفوا احد ذکر کیا ہے۔ رسالہ غرس الجنۃ میں ہم نے بیان اس کا بسط سے لکھا ہے تعیین اسم اعظم میں ہم قول ہیں سب میں راجح تر روئے سند کے یہی حدیث ہے قَالَهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ امام نووی سے پوچھا تھا کہ اسم اعظم کیا ہے اور کس صورت میں ہے کہا اس بارے میں احادیث کثیرہ آئی ہیں ابن ماجہ وغیرہ میں ابوامامہ سے رفعاً روایت ہے کہ اسم اعظم تین سورہ میں ہے سورہ بقرہ وآل عمران وطٰہٰ بعض ائمہ متقدمین کہتے ہیں کہ لفظ الحی القیوم ہے کیونکہ وہ بقرہ میں اندر آیۃ الکرسی کے آیا ہے اور اول آل عمران میں وارد ہے اور طٰہٰ کی اس آیت میں ہے وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَيُّوْمِ دمیری نے کہا وَهٰذَا اسْتِنْبَاطٌ حَسَنٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ انتھی۔ میں کہتا ہوں حافظ ابن القیم نے

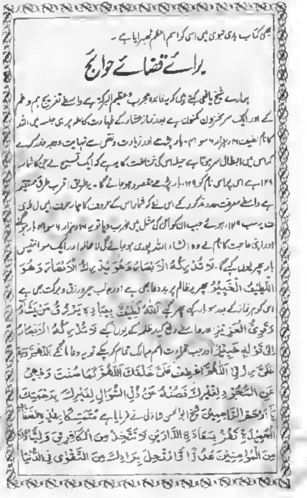

٢٠٣

بھی کتاب ہاری تعبوی میں اسی کو اسم اعظم ٹھہرایا ہے۔

برائے قضائے حوائج

ہمارے شیخ یافعی کہتے ہیں کہ یہ فائدہ مجرب عظیم البرکۃ ہے واسطے تفریج ہم و غم کے اور ایک سر مخزون مکنون ہے بعد نماز عشاء کے طہارت کاملہ پر ہی جلسہ میں اللہ کا نام لطیف ١٦ ہزار ٦ سو ٤١ بار پڑھے اور زیادت و نقص سے نہایت وجیہ حذر کرے کہ اس میں ابطال سر ہوتا ہے حیلہ اس کی تناقضت کا یہ ہے کہ ایک تسبیح لے جس کا شمار ١٢٩ ہے اس پر اسی نام کو ١٢٩ بار پڑھے مقصود ہو جائے گا۔ یہ طریق اقرب طرق مستقیم ہے واسطے معرفت عدد مذکور کے اس لئے کہ شمار اس کے حروف کا چار حروف ہیں ل ط ی ف یہ سب ١٢٩ ہوئے جب ان کو اس کی مثل میں ضرب دیا تو یہ ١٦ ہزار ٦ سو ٤١ بار ہو گئے اور اپنی حاجت کا نام لے وہ ان شاء اللہ پوری ہو جائے گی لامحالہ اور ایک سو انتیس بار پھر یوں کہے گا۔ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ پھر یہ ظالم پر بددعا بھی ہے اور طلب خیر و رزق و برکت میں ہے اس کو ہر نماز کے بعد سو بار کہے پھر کہے اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ اور واسطے دفع کید ظلم کے یوں کہے لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ اِلٰى قَوْلِهٖ خَبِيْرٌ اور جب قراءت اسم مبارک تمام کر چکے تو یہ دعا مانگے اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ عَلَيَّ رِزْقِيْ اَللّٰهُمَّ اَعْطِفْ عَلَيَّ خَلْقَكَ اَللّٰهُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهِيْ عَنِ السُّجُوْدِ لِغَيْرِكَ فَصُنْهُ عَنْ ذُلِّ السُّؤَالِ لِغَيْرِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ شیخ ابو الحسن شاذلی نے فرمایا ہے مُتَمَسِّكًا بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ الْحَمِيْدَةِ كُفِيَ سَعَادَةَ الدَّارَيْنِ لَا تَتَّخِذْ مِنَ الْكَافِرِيْنَ وَلِيًّا وَلَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَدُوًّا وَارْتَحِلْ بِزَادِكَ مِنَ التَّقْوٰى فِي الدُّنْيَا

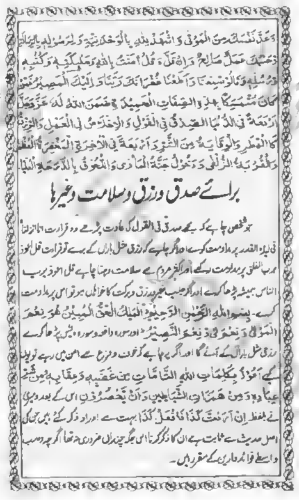

٢٠٤

وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنَ الْمَوْتٰى وَاشْهَدْ لِلّٰهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِلرَّسُوْلِ بِالرِّسَالَةِ وَحَسْبُكَ عَمَلٌ صَالِحٌ وَاِنْ قَلَّ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَمَنْ كَانَ مُتَمَسِّكًا بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ الْحَمِيْدَةِ ضَمِنَ اللّٰهُ لَهٗ عَزَّ وَجَلَّ اَرْبَعَةً فِي الدُّنْيَا الصِّدْقَ فِي الْقَوْلِ وَالْاِخْلَاصَ فِي الْعَمَلِ وَالرِّزْقَ كَالْمَطَرِ وَالْوِقَايَةَ مِنَ الشَّرِّ وَاَرْبَعَةً فِي الْاٰخِرَةِ الْمَغْفِرَةَ الْعُظْمٰى وَالْقُرْبَةَ الزُّلْفٰى وَدُخُوْلَ جَنَّةِ الْمَاْوٰى وَاللُّحُوْقَ بِالدَّرَجَةِ الْعُلْيَا

برائے صدق و رزق و سلامت وغیرہا

جو شخص چاہے کہ مجھے صدق فی القول کی عادت پڑے وہ قراءت انا انزلناہ فی لیلۃ القدر پر مداومت کرے اور اگر چاہے کہ رزق مثل باراں کے برسے تو قراءت قل اعوذ برب الفلق پر مداومت رکھے اور اگر مردم سے سلامت رہنا چاہے قل اعوذ برب الناس ہمیشہ پڑھا کرے اور اگر طالب خیر و رزق و برکت کا خواہاں ہو تو اس پر مداومت کرے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ هُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ اور سورہ واقعہ و سورہ یٰسٓ پڑھا کرے رزق مثل باراں کے آئے گا اور اگر یہ چاہے کہ خوف و فزع سے امن میں رہے تو یوں کہے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ اس کے بعد دمیری نے بلفظ اِنْ اَرَدْتَ كَذَا فَافْعَلْ كَذَا بہت سے اوراد ذکر کئے ہیں جن کی اصل حدیث سے ثابت ہے ان کا ذکر کرنا اس جگہ چنداں ضروری نہ تھا اگرچہ وہ سب واسطے فوائد عاملین کے مقرر ہیں۔

۳۰۵

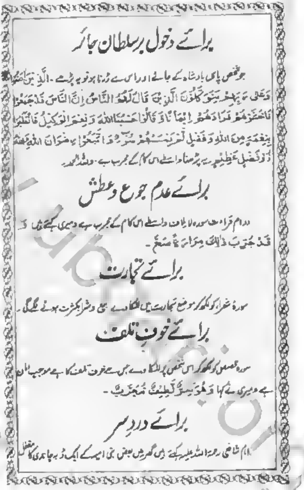

برائے دخول بر سلطان جائر

جو شخص پاس بادشاہ کے جائے اور اس سے ڈرتا ہو تو یہ پڑھے۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ یہ پڑھنا واسطے اس کام کے مجرب ہے۔ واللہ الحمد۔

برائے عدم جوع وعطش

مداوم قراءت سورہ لایلاف واسطے اس کام کے مجرب ہے دمیری کہتے ہیں کہ قَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ مِرَارًا فَصَحَّ۔

برائے تجارت

سورۂ شعراء کو لکھ کر موضع تجارت میں لٹکا دے بیع وشرا بکثرت ہونے لگیگا۔

برائے خوفِ تلف

سورہ قصص کو لکھ کر اس شخص پر لٹکا دے جس سے خوف تلف کا ہے موجب امان ہے دمیری نے کہا وَهُوَ سِرٌّ لَطِيْفٌ مُّجَرَّبٌ۔

برائے دردِ سر

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں بعض بنی امیہ کے ایک ڈبہ چاندی کا مقفل

۳۰۶

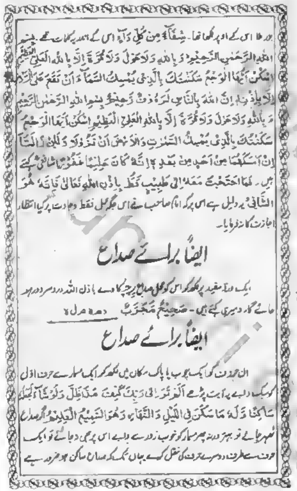

ہوا تھا اس کے اوپر لکھا تھا۔ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اس کے اندر یہ کلمات تھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اُسْكُنْ اَيُّهَا الْوَجَعُ سَكَّنْتُكَ بِالَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اُسْكُنْ اَيُّهَا الْوَجَعُ سَكَّنْتُكَ بِالَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا شافعی کہتے ہیں۔ فَمَا احْتَجْتُ مَعَهٗ اِلٰى طَبِيْبٍ قَطُّ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنَّهٗ هُوَ الشَّافِيْ یہ دلیل ہے اس پر کہ امام صاحب نے اس جگہ محض نقل وعادت پر کیا انتظار اجازت کا نہ فرمایا۔

ایضاً برائے صداع

ایک ورق سفید پر لکھ کر اس کو محل صداع پر چپکا دے باذن اللہ درد سر دور ہو جائے گا، دمیری کہتے ہیں۔ صَحِيْحٌ مُّجَرَّبٌ [illegible]

ایضاً برائے صداع

ابجد حروف کو ایک چوب یا پاک مکان میں لکھ کر ایک مسمار سے حرف اول کو سبک دبائے اور یہ آیت پڑھے اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اگر صداع ٹھہر جائے تو بہتر ورنہ پھر مسمار کو خوب زور سے دبائے اس پر بھی دب جائے تو ایک حرف سے طرف دوسرے حرف کی نقل کرے جہاں تک کہ صداع ساکن ہو ضرور ہے

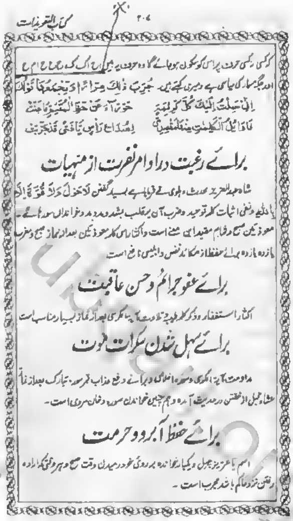

کو کسی رکسی حرف پر اس کو سکون ہو جائے گا وہ حروف یہ ہیں ا ح ا ک ک ر ح ح ح ا م ح اور جگہ بسمار کی پیاسی ہے وہیں رکھتے ہیں۔ جُرِّبَ ذٰلِكَ مِرَارًا وَيَجْمَعُهَا قَوْلُهٗ

اِنْ حَمَلْتَ اِلَيْكَ كُلَّ كَرِيْمَةٍ — خُذْ رَاٰهُ حَقَّ الْمُتَيَّمِ مَا جَنٰى
فَاَدَاءُ الْكَلِمٰتِ مِنْهُ لِلْمُفْيِقِ — لِلصُّدَاعِ رَأْسٍ يَا فَتٰى قَدْ جَرَّبَ

برائے رغبت در اوامر نفرت از منہیات

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے فرمایا ہے بسید گفتن لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ونفی اثبات کلمہ توحید وضرب آن بر قلب بشد ومدد وخواندن سورہائے معوذتین صبح وشام مفید این معنے است واکثار اس کلمہ معوذتین بعد از نماز صبح ومغرب یازدہ یازدہ برائے حفظ از مکائد نفس وابلیس نافع است

برائے عفو جرائم وحسن عاقبت

اکثار استغفار وذکر کلمہ طیبہ وتلاوت آیۃ الکرسی بعد از نماز بسیار مناسب است

برائے سہل شدن سکرات موت

مداومت آیۃ الکرسی وسورۂ اخلاص وبرائے دفع عذاب قبر سورہ تبارک بعد از نماز عشاء قبل از خفتن در حدیث آمدہ وہم چنیں خواندن سورہ دخان مروی است۔

برائے حفظ آبرو وحرمت

اسم یا عزیز جلیل ویکبار خواندہ بر روئے خود دمیدن وقت صبح وہر وقتیکہ ارادہ رفتن نزد حاکم باشد مجرب است۔

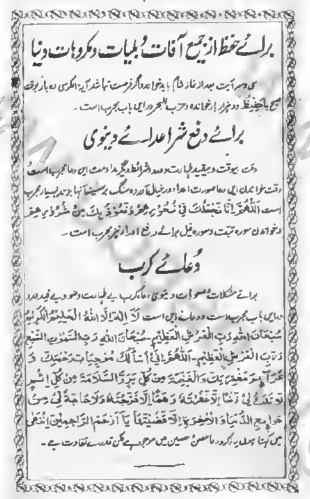

برائے حفظ از جمیع آفات وبلیات ومکروہات دنیا

سی وسہ آیت بعد از نماز شام باید خواند واگر فرصت نباشد آیۃ الکرسی دہ بار بوقت صبح یا حفیظ دو ہزار بار خواندہ وحزب البحر در این باب مجرب است۔

برائے دفع شر اعدائے دنیوی

وقت بوقت وبقید طہارت وعدد وشرائط دیگر مداومت این دعا مجرب است وقت خواندن این دعا صورت اعداء در خیال آوردہ سنگ بر سینہ آنہا بزند بسیار مجرب است اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وخواندن سورہ تبت وسورہ فیل برائے دفع اعداء نیز مجرب است۔

دعائے کرب

برائے مشکلات وصعوبات دنیوی دعا کرب بے طہارت وضو وبے قید عدد دریں باب مجرب است ودعا این است لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَهَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً لِيْ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ انتہی۔ میں کہتا ہوں یہ دعا حصن حصین میں موجود ہے لیکن قدرے تفاوت ہے۔

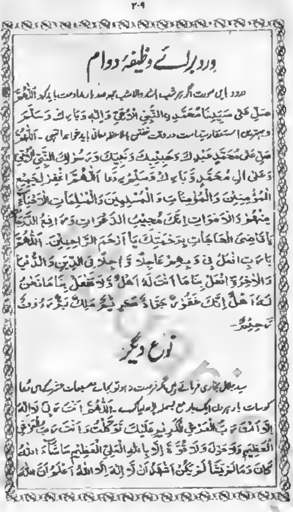

درود برائے وظیفہ دوام

درود ایں صورت اگر ہر شب اندر دلا شب ہر صد بار مداومت باید کرد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ وِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ و بہترین استغفارہا است در وقت خفتن بالاخلاص معانی باید خواند انتہی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَحَبِیْبِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ یہ دعا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ افْعَلْ بِیْ وَبِھِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ افْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ وَّلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ لَهٗ اَهْلٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ جَوَادٌ كَرِیْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔

نوع دیگر

سید جلال بخاری فرماتے ہیں کہ اگر فرصت نہ ہو تو بجائے مسبعات عشر کے اس دعا کو سات بار ہر حال ایک بار مع بسملہ پڑھ لیا کرے۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ عَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ یَشَاْ لَمْ یَكُنْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ

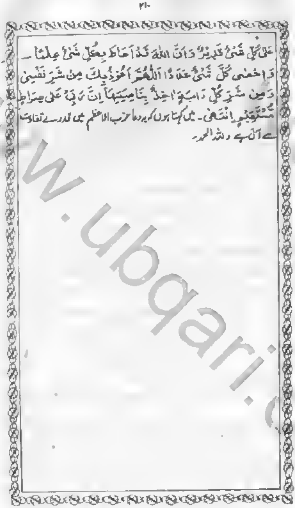

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا۔ وَّاَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ انتہی۔ میں کہتا ہوں کہ یہ دعا حزب الاعظم میں قدرے تفاوت سے آئی ہے وللہ الحمد۔

www.ubqari.org

فصل

(اعمال کتاب فتح الملک المجید الشیخ احمد الدیربی رحمۃ اللہ علیہ)

برائے جلب ہر خیر و دفع ہر شر و ترویج بضاعت

بسم اللہ کا بعدد حروف عمل کبیر یعنی ۷۸۶ بار لگاتار چند روز تک پڑھنا واسطے امور مذکورہ کے نافع و محصل ہے۔

برائے محبت و مودت

بسم اللہ کو سات سو چھیاسی بار پڑھ کر ایک قدح آب پر دم کر کے پلاوے شارب کو محبت شدید ہو جائے گی۔

برائے خصب زرع و حصول برکت

ایک دانہ پر سو بار اور ایک بار بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر زرع میں دفن کر دے وہ جملہ آفات سے محفوظ رہے گی۔

برائے زندگی اولاد

جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو وہ ایک سو ساٹھ بار بسم اللہ لکھ کر اپنے پاس رکھے ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی اولاد رہے گی دیربی کہتے ہیں وَقَدْ جُرِّبَ۔

ذٰلِكَ وَصَحَّ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

برائے ہلاک دشمن

مرحوفی

اس جدول بسم اللہ کو ایک قطعہ رصاص پر لکھے اور بجائے فلاں کے نام دشمن کا لکھے پھر علیحدہ تو اہرے دھونی دے کر قریب آگ کے دفن کر دے جو ہمیشہ جلتی رہتی ہو لیکن آگ رصاص کو دہکنے نہ پائے ورنہ معمول ہلاک ہو جائے گا اور عامل سے اللہ کے مطالب ہوگا پھر اس دعا کو اس وقت پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَهُوَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الَّذِيْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتْ مِنْ خَشْيَتِهِ الْقُلُوْبُ اَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَنْ تَقْضِيَ حَاجَتِيْ فِيْ فُلَانٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ يَرْجِعُ عَمَّا هُوَ فِيْهِ فَاَخِذْهُ وَوَاقِعْهُ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يَرْجِعُ فَاَنْزِلْ عَلَيْهِ بَلَاءَكَ وَسُخْطَكَ وَغَضَبَكَ وَاَخِذْهُ يَا قَاهِرُ يَا قَهَّارُ يَا قَادِرُ يَا مُقْتَدِرُ يَا اَللّٰهُ اس دعا کو سات بار پڑھ کر سات سو بار دعا کرے ظالم ظلم سے باز آ جائے گا یا سر پیٹا ہلاک ہو جائے گا قَالَ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ كَذَا ذَكَرَهُ الْبُوْنِيُّ فِيْ شَمْسِ الْمَعَارِفِ الْكُبْرٰى۔ صورت وفق بسم اللہ یہ ہے۔ دوسری ترکیب اس کی بونی نے کتاب مرقیم میں یوں لکھی ہے کہ اس کو لوح رصاص پر لکھ کر اور نام مطلوب وسط جدول میں لکھ کر روز جمعہ کے جس ساعت میں گاڑے

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ	فلاں
اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ	فلاں	بِسْمِ
الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ	فلاں	بِسْمِ	اللّٰهِ
الرَّحِيْمِ	فلاں	بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ
فلاں	فلاں	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ

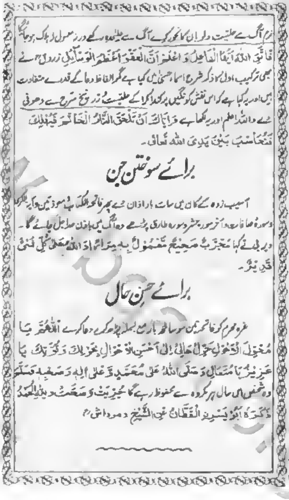

زہر آگ سے طلیت ولوبان کا بخور کرے آگ سے طلسم ٹوٹ جائے ورنہ معمول ہلاک ہوجائیگا فاتق اللہ ایھا العامل واعلم ان العفو اعظم الوسائل زردلی ہونے بھی ترکیب اول کا ذکر شرح اسماء حسنیٰ میں کیا ہے مگر الفاظ دعا کے قدرے متفاوت ہیں اور یہ کہا ہے کہ اس نقش کو نگین پر کندہ کرا کے طلیت زرنیخ سرخ سے دھونی دے واللہ اعلم اور یہ لکھا ہے فایاک ان تلحق النار الخاتم فیھلک المتحاسب بین یدی اللہ تعالیٰ۔

برائے سوختن جن

آسیب زدہ کے کان میں سات بار اذان دے پھر فاتحہ الکتاب و معوذتین و آیۃ الکرسی و سورۂ صافات و آخر سورۂ حشر و سورۂ طارق پڑھے وہ آگ میں باذن اللہ جل جائے گا۔ دیربی نے کہا مجرب صحیح معمول بہ مرارا واللہ علی کل شیء قدیر۔

برائے حسن حال

غرہ محرم کو فاتحہ تین سو ساٹھ بار مع بسم اللہ پڑھ کر دعا کرے اللھم یا محول الاحوال حول حالی الی احسن الاحوال بحولک وقوتک یا عزیز یا متعال وصلی اللہ علی محمد وعلی الہ وصحبہ وسلم وہ شخص اس سال ہر مکروہ سے محفوظ رہے گا جربتہ وصححتہ وللہ الحمد ذکرہ ابو یسر النقاش عن الشیخ دمرداش رح

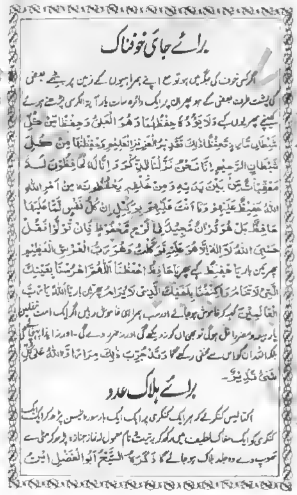

برائے جائے خوفناک

اگر کسی خوف کی جگہ میں ہو تو مع اپنے ہمراہیوں کے زمین پر بیٹھے بعض کی پشت طرف بعض کے ہو پھر ان پر ایک دائرہ سات بار آیۃ الکرسی پڑھتے ہوئے کھینچے پھر لا یؤدہ کے ولا یؤدہ حفظھما وھو العلی وحفظا من کل شیطان مارد وحفظا ذلک تقدیر العزیز العلیم وحفظناھا من کل شیطان رجیم انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون لہ معقبات من بین یدیہ ومن خلفہ یحفظونہ من امر اللہ اللہ حفیظ علیھم وما انت علیھم بوکیل ان کل نفس لما علیھا حافظ بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم پھر تین بار یا حفیظ کہے پھر یا حافظ احفظنا اللھم احرسنا بعینک التی لا تنام واکنفنا بکنفک الذی لا یرام پھر تین بار یا اللہ یا رب العالمین کہہ کر خاموش ہو جائے اور سب ہمراہی خاموش رہیں اگر ایک امت ثقلین یار بیرونی سے داخل ہوں تو بھی ان کو نہ دیکھے گی اور نہ ضرر دے گی۔ اور نہ ایذا پہنچا سکے گی بلکہ اللہ ان کو اس سے مخفی رکھے گا وقد جرب ذلک مرارا واللہ علی کل شیء قدیر۔

برائے ہلاک عدو

اکتالیس کنکر لے کر ہر ایک کنکری پر ایک ایک بار سورۂ یٰسین پڑھ کر ایک ایک کنکری کو ایک سفال لطیف میں رکھ کر بہ نیت نام معمول کے نماز جنازہ پڑھ کر مٹی سے تھوپ دے وہ جلد ہلاک ہو جائے گا ذکرہ الشیخ ابو الفضل ابن

معروب وقد جربہ الفاضل وصح عندہ وھو ثقۃ۔

گرہ لگا کے

برائے محموم یعنی تپ زدہ

ایک تاگا کتان کا لے کر اس سورہ الم نشرح پڑھے ہر ہر پر گرہ لگاتے یہ نو گرہ ہو گئیں، بائیں ہاتھ پر محموم کے فوق کوع[1] باندھ دے اللہ کے اذن سے جلد تر صحت یاب ہو جائے گا وقد جرب وصح۔

برائے امن مکان

سورہ فیل کو ایک طرف خام گل خدیم میں لکھ کر اندر گھر وغیرہ کے دفن کر دے وہ موضع مامون رہے گا جب تک کہ یہ ظرف اس میں باقی ہے وذلک مشہور مجرب

برائے دفع دشمن

نماز فجر میں الم نشرح رکعت اولیٰ میں اور سورہ فیل رکعت ثانیہ میں پڑھنے سے دشمن کا منہ اس کی طرف سے پھر جائیگا اور کوئی رستہ اس کو اس کی طرف نہ ملے گا سنوسی نے کہا من داوم ذلک لا یصل الیہ ید عدو ابدا نعم غزالی نے اس کو جماعت صلحاء اصحاب طوسے باوجود سہولت دوام کے نقل کر کے کہا ہے وھذا صحیح مجرب لا شک فیہ۔

ختم سورۂ انعام

برکت اس سورہ جلیل کی ظاہر ہے فضیلت اس کی قصر علی الاعداء و ملوک

---

[1] کلائی سے اوپر ۱۲۔

اعداء میں مشہور ہے کثرت سے اس سورت کو پڑھے اور درمیان ہر دو اسم جلالہ کے دعا مانگے پھر بعد فراغ کے دعا کرے دیربی نے دونوں موضع کی دعا میں لکھی ہے اور بعض لوگ اس کو واسطے شفاء مریض کے ۴۱ بار ترکیب خاص کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ سنوسی نے کہا ہے کہ واسطے وجع مفاصل و سائر امراض کے اس سورت کو لکھ کر پلائے اور بدن مریض پر ملے تخفیف ہو جائے گی۔ انتہی۔

برائے ویرانی باغ وخانہ دشمن

سورہ نحل کو لکھ کر دیوار یا باغ میں لٹکائے سارا باغ برگ و ثمر ہو جائے گا اور جس گھر میں لٹکائی جائے گی ایک سال کے اندر ایسے احوال حادث ہوں گے کہ سارے اعداء اجڑ جائیں گے فلیتق اللہ تعالیٰ ولا یعملھا الا لظالم یہی خاصیت سورہ نحل کی اسی ترکیب کے ساتھ ہے کہ دشمن کی خانہ ویرانی اور باغ کی خشکی اس کے گھر کو لٹکانے سے ہو جاتی ہے۔ فاتق اللہ ولا تعمل لمستحقہ۔

برائے کفایت ہم

ہر دن سات بار یہ آیت پڑھے حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اللہ تعالیٰ اس کے مہمات دنیا و آخرت کو کفایت کرے گا خواہ صادق ہو یا کاذب اس کا ذکر بحوالہ حدیث پہلے گذر چکا ہے دیربی نے کہا ہے قال علی ھذا اذا اعتبرنا وجدنا کثیرا من الاذکار متوقفۃ علی التعبدی والخشوع وقد عممت الرحمۃ فی ھذا الذکر دون سائر الاذکار وحصلت بہ الکفایۃ من الھموم الدنیویۃ والاخرویۃ لمن وفقہ اللہ وان لم یکن لہ قدم فی التوکل

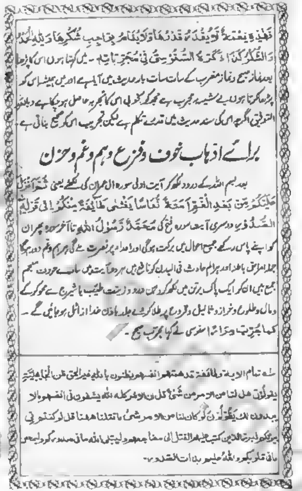

۲۱۷

فَهٰذِهٖ نِعْمَةٌ لَا يُقْدَرُ قَدْرُهَا وَلَا يُقَامُ بِوَاجِبِ شُكْرِهَا وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالشُّكْرُ كَذَا ذَكَرَهُ السُّيُوْطِيُّ فِيْ مُجَرَّبَاتِهٖ - میں کہتا ہوں اس کا پڑھنا بعد نماز صبح و نماز مغرب کے سات سات بار حدیث میں آیا ہے اور میں ہمیشہ اس کو پڑھا کرتا ہوں بے شبہ مجرب ہے مجھ کو بھی اس کا تجربہ حاصل ہو چکا ہے و باللہ التوفیق اگرچہ اس کی سند حدیث میں قدرے تکلم ہے لیکن تجربہ اس کو صحیح بتاتی ہے

برائے اذہاب خوف وفزع وہم وغم وحزن

بعد بسم اللہ کے درود لکھ کر آیت اولیٰ سورہ آل عمران کی لکھے یعنی ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ الصُّدُوْرِ[1] دوسری آیت سورہ فتح کی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تا آخر سورہ پھر ان کو اپنے پاس رکھے جمیع احوال میں برکت ہوگی اور اعداء پر نصرت ملے گی ہر ہم وغم دور ہوگا جملہ امراض باطنہ اور ہر الم حادث فی البدن کو نافع ہیں ہر دو آیت میں سارے حروف معجم جمع ہیں ان کو ایک پاک برتن میں لکھ کر [illegible] طیب یا شیرج سے محو کرکے دمامل و طلوع و خراج و ثآلیل و قروح پر طلا کرے جلد باذن خدا زائل ہو جائیں گے ۔ کما جربت ہذا مرارًا اسفری نے کہا مجرب صحیح ۔

---

[1] تمام الآیۃ وطائفۃ قد اہمتہم انفسہم یظنون باللہ غیر الحق ظن الجاہلیۃ یقولون ہل لنا من الامر من شیء قل ان الامر کلہ للہ یخفون فی انفسہم ما لا یبدون لک یقولون لو کان لنا من الامر شیء ما قتلنا ہہنا قل لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل الی مضاجعہم ولیبتلی اللہ ما فی صدورکم ولیمحص ما فی قلوبکم واللہ علیم بذات الصدور۔

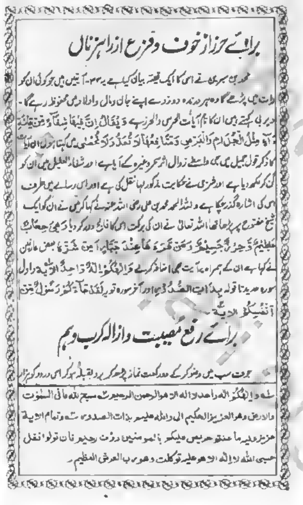

۲۱۸

برائے حرز از خوف وفزع از راہزناں

محمد بن سیرین نے اس کا ایک قصہ بیان کیا ہے یہ ۳۳ آیتیں ہیں جو کوئی ان کو رات میں پڑھے گا وہ ہر درندہ و دزد سے اپنے جان و مال و اولاد میں محفوظ رہے گا ۔ دیربی کہتے ہیں ان کا نام آیات الحرس والحرز ہے ویقال ان فیہا شفاء من مائۃ داء مثل الجنون والجذام والبرص ونحوہا فعلمہا لا تعد ولا تحصی میں کہتا ہوں ان آیات کا ذکر قول جمیل میں بھی واسطے زوال اثر سحر وغیرہ کے آیا ہے اور شفاء العلیل میں ان کو گن کر لکھ دیا ہے اور قرطبی نے حکایت مذکورہا نقل کی ہے اور اس رسالے میں بھی طرف اس کی اشارہ گزر چکا ہے و للہ الحمد محمد بن علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ان کو ایک شیخ مفلوج پر پڑھا تھا اللہ تعالیٰ نے ان کی برکت سے اس کا فالج دور کر دیا [illegible] بعض عارفین نے کہا ہے ان کے ہمراہ یہ آیت بھی اضافہ کرے وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ الاٰيَة[1] و اول سورہ حدید تا قولہ بذات الصدور[2] اور آخر سورہ توبہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ الاٰيَة[3]

برائے رفع مصیبت و ازالہ کرب و ہم

جو شخص شب میں وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھ کر رو بقبلہ ہو کر اسی درود کو ہزار

---

[1] وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ [2] سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ الی واللہ علیم بذات الصدور [3] وتمام الآیۃ عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم۔

بار پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَحُلُّ بِھَا عُقْدَتِیْ وَتُفَرِّجُ بِھَا کُرْبَتِیْ وَتُنْقِذُنِیْ بِھَا مِنْ وَحْلَتِیْ وَتُقِیْلُ بِھَا عَثْرَتِیْ وَتَقْضِیْ بِھَا حَاجَتِیْ اللہ تعالیٰ اس مصیبت نازلہ کو جلد دور کر دے فَشُدَّ یَدَیْکَ عَلٰی ھٰذِہِ الذَّخِیْرَۃِ فَاِنَّ نَفْعَھَا کَثِیْرَۃٌ قَالَہُ السَّنُوْسِیُّ فِیْ مُجَرَّبَاتِہٖ اِنْتَھٰی وَیَنْبَغِیْ لِلْعَاقِلِ اللَّبِیْبِ اَنْ یُکْثِرَ مِنَ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلَی النَّبِیِّ الْحَبِیْبِ فَاِنَّ ذٰلِکَ جَلْبٌ لِکُلِّ نَفْعٍ وَدَفْعٌ لِکُلِّ ضَیْرٍ دُنْیَا وَاُخْرٰی وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ۔

دوائے ہم و غم

شعرانیؒ نے منن کبریٰ میں فرمایا ہے شیخ محدث امام امین الدین قدس سرہ نے مجھ کو یہ حدیث سنائی اور مجھ کو اس کا تجربہ بھی ہوا۔ قَالَ حَدَّثَنَا بِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَزِیْنًا فَقَالَ یَا ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ مَالِیْ اَرَاکَ حَزِیْنًا فَقُلْتُ ھُوَ ذَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مُرْ بَعْضَ اَھْلِکَ یُؤَذِّنْ فِیْ اُذُنِکَ فَاِنَّہٗ دَوَاءُ الْھَمِّ قَالَ عَلِیٌّ فَفَعَلْتُ ذٰلِکَ فَزَالَ عَنِّیْ اِنْتَھٰی میں نے اس روایت کو کتاب الزاہرات تالیف شیخ ابو الحسن بن فرحون مالکی میں بھی دیکھا ہے کہ انہوں نے اس کو بسند متصل روایت کیا ہے اور کہا ہے۔ جَرَّبْتُہٗ فَوَجَدْتُہٗ صَحِیْحًا کَمَا جَرَّبَہٗ جَمِیْعُ رِجَالِ سَنَدِہٖ فَوَجَدُوْہُ کَذٰلِکَ وَلَوْ کُنْتُ اَنَّ اَحَدًا طَعَنَ فِیْ سَنَدِہٖ کَانَ الْعَمَلُ عَلٰی تَجْرِبَتِہٖ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

برائے عزل ظالم

اپنے گھر میں شب جمعہ کو بعد نماز عشاء کے طہارت پر داخل ہو کر ہزار بار یہ درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ہر سو بار درود کے اول میں یوں کہے یَا اَللّٰہُ اَسْتَجِیْرُ بِکَ مِنْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَۃَ تَخُذُّلِیْ حَقِّیْ مِنْہُ وہ شخص معزول ہو جائے گا اگر والی ملک ہے اور اس پر وبال نازل ہوگا۔ صحیح و مجرب ہے۔

برائے ہلاک عدو

تین دن روزہ رکھے ذی روح کو اور جو اس سے نکلتا ہے نہ کھائے تیسرے دن تک ہزار ڈلی نمک کی لے کر ہر ڈلی پر سورہ تبت یدا بغیر بسم اللہ ایک بار پڑھے یہاں تک کہ سو بار تمام کرے اور ہر سو کے اول ایک بار دعا مانگے اسی طرح تمام العمل کرے پھر ایک سفید چندی میں لپیٹ کر چاہ یا نہر یا کسی اور جگہ میں پھینک دے۔ وہ فی الفور ہلاک ہو جائے گا۔ مُجَرَّبٌ صَحِیْحٌ لَا شَکَّ فِیْہِ فَاتَّقِ اللّٰہَ تَعَالٰی فِیْہِ فَاِنَّہٗ مِنَ الْاَعْمَالِ الْجَلِیْلَۃِ الْمُعَجَّلَۃِ فِی الْوَقْتِ وَالسَّاعَۃِ رَبِیْہِ الْمُجَرَّبُ وَصَحَّ وَاعْلَمْ اَنَّہٗ کَمَا یُسْتَجَابُ لَکَ یُسْتَجَابُ عَلَیْکَ ہلاک اس کا موقوف ہے اجابت پر اور جو عزیمت اول میں سو بار کے پڑھی جاتی ہے وہ یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَھْلِکْ عَدُوِّیْ فُلَانَ ابْنَ فُلَانَۃَ کَمَا اَھْلَکْتَ اَعْدَاءَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاقْھَرْ فُلَانَ بْنَ فُلَانَۃَ فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ اَللّٰھُمَّ یَا قَاھِرُ یَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ اَھْلِکْ عَدُوِّیْ فُلَانَ ابْنَ فُلَانَۃَ بِحَقِّ سُوْرَۃِ بِسِرِّ [illegible]

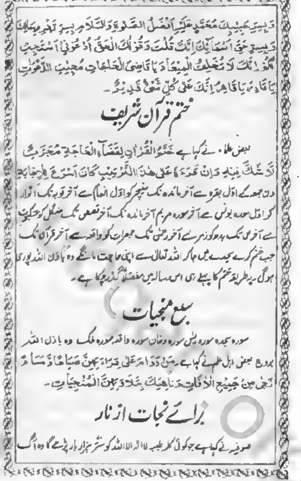

وَبِسِرِّ حَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ وَبِسِرِّ تَحْرِيمِ جَلَالِكَ وَبِسِرِّ حَقِّ أَسْمَائِكَ إِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ مُجِيبَ الدَّعْوَاتِ يَا قَادِرُ يَا قَاهِرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

ختم قرآن شریف

بعض علماء نے کہا ہے خَتْمُ الْقُرْآنِ لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ مُجَرَّبٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَإِنْ تَخْتِمْهُ عَلٰى هٰذَا التَّرْتِيبِ كَانَ أَسْرَعَ لِلْإِجَابَةِ دن جمعہ کے اول بقرہ سے آخر مائدہ تک سنیچر کو اول انعام سے آخر توبہ تک اتوار کو اول سورہ یونس سے آخر سورہ مریم آخر مائدہ تک آخر قصص تک منگل کو عنکبوت سے آخر ص تک بدھ کو زمر سے آخر رحمٰن تک جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک جب ختم کرے سجدے میں جاکر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے وہ باذن اللہ پوری ہوگی یہ طریقہ ختم کا پہلے ہی اس رسالہ میں مفصلاً گذر چکا ہے۔

سبع منجیات

سورہ سجدہ سورہ یٰس سورہ دخان سورہ واقعہ سورہ ملک وہ باذن اللہ بروج بعض اہل علم نے کہا ہے مَنْ دَاوَمَ عَلٰى قِرَاءَةِ هٰذِهِ صَبَاحًا وَمَسَاءً نَجَا مِنْ جَمِيعِ الْآفَاتِ وَنَاهِيكَ بِهٰذِهِ مِنَ الْمُنْجِيَاتِ۔

برائے نجات از نار

صوفیہ نے کہا ہے جو کوئی کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کو ستر ہزار بار پڑھے گا وہ آگ

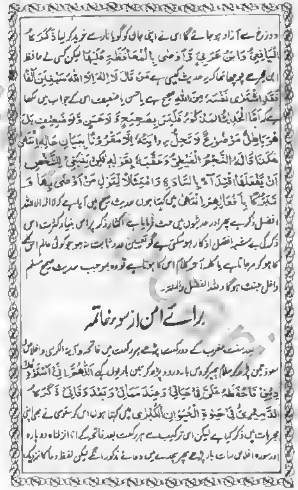

دوزخ سے آزاد ہو جائے گا اس نے اپنی جان کو گویا نار سے خرید لیا ذَكَرَهُ الْيَافِعِيُّ وَابْنُ عَرَبِيٍّ وَأَوْصٰى بِالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا لیکن کسی نے حافظ ابن حجر سے پوچھا تھا کہ یہ حدیث کیسی ہے مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ سَبْعِينَ أَلْفًا فَقَدِ اشْتَرٰى نَفْسَهُ مِنَ اللّٰهِ صحیح ہے یا حسن یا ضعیف اس کے جواب میں لکھا ہے کہ أَمَّا الْحَدِيثُ الْمَذْكُورُ فَلَيْسَ بِصَحِيحٍ وَلَا حَسَنٍ وَلَا ضَعِيفٍ بَلْ هُوَ بَاطِلٌ مَوْضُوعٌ لَا تَحِلُّ رِوَايَتُهُ إِلَّا مَقْرُونًا بِبَيَانِ حَالِهِ انْتَهٰى هٰكَذَا قَالَهُ النَّجْمُ الْغَيْطِيُّ وَعَقَّبَهُ بِقَوْلِهِ لٰكِنْ يَنْبَغِي لِلشَّخْصِ أَنْ يَفْعَلَهَا اقْتِدَاءً بِالسَّادَةِ وَامْتِثَالًا لِقَوْلِ مَنْ أَوْصٰى بِهَا وَتَبَرُّكًا بِأَفْعَالِهِمْ انْتَهٰى میں کہتا ہوں حدیث صحیح میں آیا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ افضل ذکر ہے پھر اور حدیثوں میں حث فرمایا ہے اکثار ذکر پر اس بنا پر کثرت اس ذکر کی بے شبہ افضل اذکار ہو سکتی ہے گو تعیین عدد ثابت نہ ہو جو کوئی عالم اسی کا ہو کر مرجاتا ہے یا کلمہ آخر کلام اس کا ہوتا ہے تو وہ بموجب حدیث صحیح مسلم داخل جنت ہوگا وللہ الفضل والمنۃ۔

برائے امن از سوء خاتمہ

بعد سنت مغرب کے دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ و آیۃ الکرسی و اخلاص و معوذتین پڑھ کر سلام پھیر کر دس بار درود پڑھ کر تین بار یوں کہے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَوْدِعُكَ دِينِي فَاحْفَظْهُ عَلَيَّ فِي حَيَاتِي وَعِنْدَ مَمَاتِي وَبَعْدَ وَفَاتِي ذَكَرَهُ الدَّمِيرِيُّ فِي حَيٰوةِ الْحَيَوَانِ الْكُبْرٰى میں کہتا ہوں اس کو سنوسی نے بھی اپنی مجربات میں ذکر کیا ہے لیکن اس ترکیب سے ہر رکعت بعد فاتحہ کے انا انزلناہ دو بارہ اور سورہ اخلاص سات بار پڑھے پھر سجدے میں دعائے مذکور مانگے لیکن لفظ دعا کا نزدیک

ان کے بول ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُكَ دِيْنِيْ فَاحْفَظْهُمَا عَلَيَّ فِيْ حَيَاتِيْ وَعِنْدَ وَفَاتِيْ وَبَعْدَ مَمَاتِيْ پھر کہا ہے کہ ھِیَ شِفَآءٌ لِلصَّدْرِ ذِی الشَّکِیْمَۃِ قَالَ بَعْضُ الْعَارِفِيْنَ بِاللّٰهِ مِمَّنْ يَتَشَكَّرُ بِالْمَوَاهِبِ الرَّبَّانِيَّةِ وَالْعُلُوْمِ اللَّدُنِّيَّةِ اِنَّ مَنْ دَاوَمَ عَلٰى هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ اٰمِنَ مِنْ سُوْٓءِ الْخَاتِمَةِ بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنْتَهٰى اس کی مثل وہ روایت ہے جو ترمذی سے منقول ہے کہ انہوں نے رب العزۃ کو ہزار بار خواب میں دیکھا ہر بار سوال حسن خاتمہ کا کیا فرمایا چالیس بار اور ایک روایت میں اکتالیس بار یوں کہا کرو بعد نماز فجر کے قبل از صبح یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ میں کہتا ہوں فضائل ان ہر سہ کلمات کے احادیث صحیحہ میں آئے ہیں اگرچہ یہ ترکیب بعینہ وارد نہیں ہے واللہ اعلم۔

برائے التباس امر

امام شافعی کہتے ہیں اگر کوئی امر ملتبس ہو اور انجام اس کا معلوم نہ ہو اور چاہے کہ معرفت اس کی حاصل ہو تو نماز عشاء پڑھ کر پہلو نے راست پر رو بقبلہ لیٹ کر سورہ والیل والضحیٰ والم نشرح سات سات بار پڑھ کر یوں کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا سات بار پہلی رات یا دوسری یا تیسری کوئی شخص آکر اس کو کہہ دے گا کہ مخرج کذا و کذا ہے۔

برائے سکون دریا

وقت ہیجان بحر و طلاطم امواج کے ان حروف کو لکھ کر دریا میں ڈال دے وہ سکون

ہو جائے گا کٓھٰیٰعٓصٓ قٓ الرحمن انتہی ذکرہ الغزالی بعض نے کہا ہے کہ یہ احرف نورانیہ چودہ حرف ہیں کھیعص طس حم ق ن وَجَمَعَهَا بَعْضُهُمْ بِقَوْلِهٖ طَرَقَ سَمْعَكَ النَّصِيْحَةُ عبد الرحمن بن عوف ان حروف کو لکھ کر اموال و متاع میں رکھ دیتے تھے اور بعض علماء وقت رکوب بحر کے ان کو پڑھ لیتے تھے پھر جائز کہا تا تَلِیْثُ فِیْ مَوْضِعٍ مِّنْ بَحْرٍ اَوْ بَرٍّ اِلَّا حَفِظَ اللّٰهُ فِیْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَاُحْصِنَ مِنَ التَّلَفِ وَالْغَرَقِ

حزب البحر

یہ دعاء ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ سے ماثور ہے زین العابدین مناوی شرح حزب مذکور میں کہتے ہیں بعض مشائخ راسخین نے کہا ہے اِنَّ التَّاْثِیْرَ مَوْقُوْفٌ عَلَی الْاِجَازَۃِ وَالْاِسْتِعْدَادِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَاْذِنْ فَهُوَ کَالْقَاصِدِ الْجِوَارَ بِغَیْرِ سَفِیْنَۃٍ پھر کہا ہے کہ اس حزب کے لئے ایک انتصار و اختتام ہے انتہی ماء مذکورہ مع الختام وغیرہ معروف مشہور ہے شعرانی نے کتاب منن کبریٰ میں نقل کیا ہے۔ وَسَمِعْتُ سَیِّدِیْ عَلِیًّا الْخَوَّاصَ یَقُوْلُ اِیَّاکَ اَنْ تَبْتَدِعَ وِرْدًا فَاِنَّ الْحَقَّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی لَا یُجَالِسُ عَبْدَہٗ اِلَّا فِیْمَا شَرَعَهٗ نَبِیُّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمَّا اعْتَرَضَ بَعْضُ الْفُقَهَآءِ عَلٰی حِزْبِ سَیِّدِیْ اَبِی الْحَسَنِ الشَّاذِلِیِّ" الْمُسَمّٰی بِحِزْبِ الْبَحْرِ قَالَ الشَّیْخُ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَخَذْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَرْفًا بِحَرْفٍ اِنْتَهٰی فَاِنْ کُنْتَ یَا اَخِیْ مِنْ اَهْلِ هٰذَا الْمَقَامِ فَابْتَدِعْ لَکَ حِزْبًا وَّاِلَّا فَمَا وَرَدَ فِی الشَّرِیْعَۃِ غُنْیَۃٌ مِّنْ ذٰلِکَ اِنْتَهٰی ۔

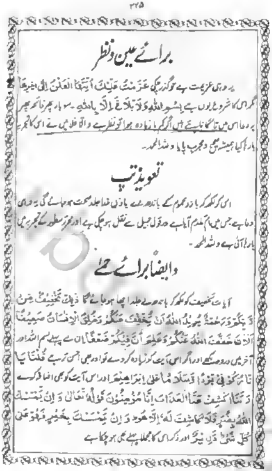

برائے عین ونظر

یہ وہی عزیمت ہے جو گزر چکی عَزَمْتُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِي افریقا مگر اس کا شروع یوں ہے بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا بَلَاغَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ سو بار پھر خاتمہ پھر یہ دعا اس میں تاگا کو ناپتے ہیں اگر کم یا زیادہ ہوا تو نظر ہے والا فلا میں نے اس کا تجربہ بارہا کیا ہمیشہ صحیح و مجرب پایا وللہ الحمد۔

تعویذ تپ

اس کو لکھ کر بازو محموم کے باندھے باذن خدا جلد صحت ہو جائے گی یہ وہی دعا ہے جس میں نام ملدم آیا ہے وہ قول جمیل سے نقل ہو چکی ہے اور محرر سطور کے تجربہ میں بارہا آئی ہے وللہ الحمد۔

وایضاً برائے حمّٰے

آیات تخفیف کو لکھ کر باندھے جلد اچھا ہو جائے گا ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ يُرِيدُ اللّٰهُ أَن يُخَفِّفَ عَنكُمْ وَخُلِقَ الْإِنسَانُ ضَعِيفًا اَلْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا ان سے پہلے بسم اللہ اور آخر میں درود لکھے اور اگر اس آیت کو زیادہ کر دے تو اور بھی احسن ہے قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ اور اس آیت کو بھی اضافہ کرے رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ قولہ تعالیٰ وَإِن يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِن يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور ذکر اس کا مجملاً پہلے بھی ہو چکا ہے

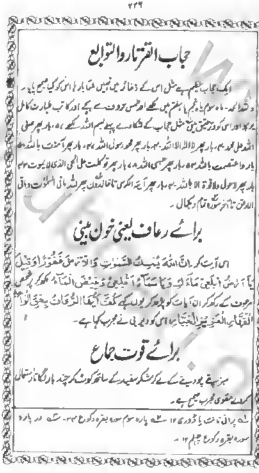

حجاب القہار والتوابع

ایک حجاب عظیم ہے مثل اس کے ذخائر میں نہیں ملتا بارہا اس کو کیا صحیح پایا وللہ الحمد۔ ماہ سوم یا پنجم یا ہفتم میں لکھے اور حسن حروف سے بچے اور کاتب طہارت کامل رکھے اور اس کو درحقیقت مثل حجاب کے لٹکا دے پہلے بسم اللہ لکھے ۵۰ بار پھر صلی اللہ علی محمد ۵۰ بار پھر لا الٰہ الا اللہ ۵۰ بار پھر محمد رسول اللہ ۵۰ بار پھر آمنت باللہ ۵۰ بار واعتصمت باللہ ۵۰ بار پھر حسبی اللہ ۵۰ بار پھر توکلت علی الحی الذی لا یموت ۵۰ بار پھر لا حول ولا قوۃ الا باللہ ۵۰ بار پھر آیۃ الکرسی تا خالدون پھر للہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض تا آخر سورہ تمام و کمال۔

برائے رعاف یعنی خون بینی

اس آیت کو اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ تا غَفُوْرًا اور وَقِيْلَ يَا اَرْضُ ابْلَعِيْ مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَاءُ لکھ کر پیشانی مرعوف کے رکھ کر ان آیات کو پڑھ کر یوں کہے كَفَّتْ اَيُّهَا الرُّعَافُ بِحَقِّ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ اس کو دیربی نے مجرب کہا ہے۔

برائے قوت جماع

سبز پتے پودینے کے لے کر شکر سفید کے ساتھ کوٹ کر چند بار لگاتار استعمال کرے مقوی مجرب صحیح ہے۔

---

[1] پرانی تانت یا ڈوری ۱۲ [2] پارہ سوم سورہ بقرہ رکوع ۲۳۔ [3] در پارہ ۶ سورہ بقرہ رکوع چہلم ۱۲۔

براۓ شے ضائع شدہ

یا حفیظ ایک سو انیس بار بغیر زیادت و نقصان پڑھ کر یوں کہے اِنَّھَا اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ۝ اس کو بھی ایک سو انیس بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس ضالہ کو پھیر لائے گا اور ضائع ہونے سے محفوظ رکھے گا صحیح مجرب ہے ایک جماعت سلف وقت تلف ہونے کسی شے کے سورہ والضحیٰ پڑھتے تھے وہ ان کو مل جاتی تھی وَقَدْ تَقَدَّمَ هٰذَا فِیْ هٰذِهِ الرِّسَالَةِ۔

براۓ شناخت دزد

چور کا عمل

دو آدمی آمنے سامنے بیٹھ کر ایک ابریق کو سبابتین پر اٹھائیں اور نام متہم کا ابریق پر لکھیں اور وہ یٰس وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ پڑھیں اگر وہی شخص دزد ہے تو ابریق کو گردش ہوگی ورنہ اس کا نام مٹا کر دوسرے شخص متہم کا نام لکھیں واحدا بعد واحد جس کے نام پر ابریق چکر کھائے وہی سارق ہے۔ وَذٰلِکَ مُجَرَّبٌ صَحِیْحٌ وَّقَدْ جُرِّبَ وَصَحَّ۔

براۓ طرد بق و برغوث و نمل و موش

چار پرچہ کاغذ پر لکھ کر اس جگہ میں چپکاوے جہاں یہ چیزیں ہوں۔ یٰس وَالْقُرْاٰنِ صٓ وَالْقُرْاٰنِ قٓ وَالْقُرْاٰنِ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّکُمْ وَلَیَمَسَّنَّکُمْ مِّنَّا

عَذَابٌ اَلِیْمٌ اِذْهَبْ اَیُّهَا الْبَقُّ وَالْبُرْغُوْثُ وَالنَّمْلُ بِاِذْنِ الْمَلِکِ الْحَقِّ وَیَا لَیْتَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پھر ان اوراق کو لبان کر کے چقے سے بخور کرے۔

فصل

(اعمال مجربات امام شیخ محمد بن یوسف سنوسی حسنی رحمہ اللہ تعالیٰ)

برائے درازیٔ عمر و حفظ از مرگ

جو شخص اس آیت شریف سورہ توبہ کو لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۔ دن یا رات میں پڑھے گا اس دن نہ مرے گا، نہ مقتول ہوگا۔ نہ کوئی زخم آہن اس کو لگے گا قرطبی نے اس کو کنز الابرار میں روایت کیا ہے بروایت جب بعض صالحین کو پہنچی اپنی بیماری میں اس کو پڑھنا شروع کیا گمان ہوتا ہے کہ وہ شخص ہفتاد سالہ تھا وہ ہمیشہ اس کو پڑھتا ایک سو تیس برس تک زندہ رہا جب اللہ نے اس مرنا چاہا حضرت کو خواب میں دیکھا فرمایا کب تک تو ہم سے بھاگتا رہے گا اس نے آیت پڑھنا چھوڑ دیا وہ مر گیا فَسُبْحٰنَ مَنْ يَّمْحُوْا مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ۔

برائے جمع میان احبہ

جس شخص کا دل کسی مکان خاص سے متعلق ہو یا کسی شی گم شدہ سے اور چاہے کہ اجتماع حاصل ہو تو صدق نیت سے یوں کہے اَللّٰهُمَّ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اِجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ كَذَا

وَكَذَا اللہ قادر ہے۔ بہرصورت درمیان اس کے اور اس شخص کے اجتماع بخشے گا وَهُوَ عَجِيْبٌ جِدًّا اِذْ فِيْهِ سِرٌّ لَطِيْفٌ لِاَنَّهٗ بَابُ الْجَمْعِ بَعْدَ الْفِرَاقِ وَلِمَنْ جَمَعَ بَيْنَ فُنُوْنِ الْعِلْمِ وَالتَّمَكُّنِ فِيْ جَمِيْعِ الْمَقَامَاتِ وَالْاَحْوَالِ الشَّرِيْفَةِ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ ۔

برائے قوت بر طاعت

ایک بار پارچہ ریشم سفید پر نام خدا و درود لکھے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۵ بار الحمد للہ ۲۵ بار بعد نماز جمعہ کے لکھے اللہ اس کو قوت طاعت دیوے گا اور ہمزات شیاطین سے کفایت کرے گا اور جو شخص اس کتاب کو اپنے پاس رکھے گا اس کی ہیبت لوگوں کے دلوں میں ہوگی۔ اور جو شخص ہر دن وقت طلوع آفتاب کے ہمیشہ اس میں نظر کرے گا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے گا۔ وہ حضرت کو کثرت سے خواب میں دیکھے گا۔

برائے رؤیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم در خواب

دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص سو بار پڑھ کر تین بار یوں کہے یا محسن یا مجمل یا منعم یا متفضل ارنی وجہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حضرت کی زیارت ہوگی۔

برائے حفظ از سلطان ظالم و دزد و درندہ و گزندہ

آیۃ الکرسی اور سہ آیت سورۂ اعراف[۱] اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ تا المحسنین

---

[۱] در پارہ ہشتم سورہ اعراف رکوع ہفتم ۱۲۔

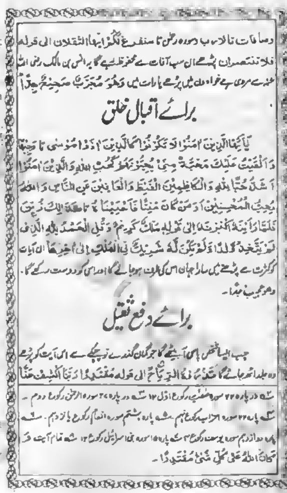

٢٣١

وصافات تا لازب وسورہ رحمٰن تا سنفرغ لکم ایہا الثقلان الی قولہ فلا تنتصران پڑھے ان سب آفات سے محفوظ رہے گا بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے خواہ دن میں پڑھے یا رات میں وَھُوَ مُجَرَّبٌ صَحِیْحٌ جِدًّا

برائے اقبال خلق

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی تا وَجِیْھًا وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ یُحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰہُ تا فَلَمَّا رَاَیْنَہٗ اَکْبَرْنَہٗ اِلٰی قَوْلِہٖ مَلَکٌ کَرِیْمٌ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ اِلٰی اٰخِرِھَا ان آیات کو کثرت سے پڑھنے میں سارا جہان اس کی طرف ہو جائے گا اور اس کو دوست رکھے گا۔

وھو عجیب جدا۔

برائے دفع ثقیل

جب ایسا شخص پاس آ بیٹھے گا جو گراں گذرے تو چپکے سے اس آیت کو پڑھے وہ جلد اٹھ جائے گا تَذْرُوْہُ الرِّیٰحُ اِلٰی قَوْلِہٖ مُقْتَدِرًا رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا

؎ در پارہ ٢٣ سورہ صافات رکوع اول ١٢ ؎ در پارہ ٢٧ سورہ الرحمٰن رکوع دوم۔
؎ پارہ ٢٢ سورہ احزاب رکوع نہم ؎ پارہ ہشتم سورہ انعام رکوع یازدہم۔ ؎ پارہ دوازدہم سورہ یوسف رکوع ٣ ؎ پارہ ١٥ سورہ بنی اسرائیل رکوع ١٢ ؎ تمام آیت وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا۔

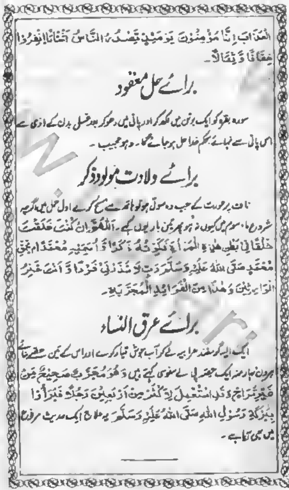

٢٣٢

الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا۔

برائے حل معقود

سورہ بقرہ کو ایک برتن میں لکھ کر اور پانی میں دھو کر بعد غسل بدن کے اوپر سے اس پانی سے نہائے بحکم خدا حل ہو جائے گا۔ وھو عجیب۔

برائے ولادت مولود ذکر

ناف پر عورت کے جب وہ حاملہ ہو تو ہاتھ سے مسح کرے اول حمل میں اگرچہ شروع ماہ سوم میں کیوں نہ ہو پھر تین بار یوں کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ خَلَقْتَ خَلْقًا فِیْ بَطْنِ ھٰذِہِ الْمَرْاَۃِ فَکَوِّنْہُ ذَکَرًا وَّاُسَمِّیْہِ مُحَمَّدًا بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ وَھٰذَا مِنَ الْفَوَائِدِ الْمُجَرَّبَۃِ۔

برائے عرق النساء

ایک ایسا گوسفند عرابیہ لے کر آب جوش تیار کرے اور اس کے تین حصے بنائے ہر روز نہار منہ ایک حصہ پی لے سنوی کہتے ہیں وَھُوَ مُجَرَّبٌ صَحِیْحٌ مِّنْ غَیْرِ تَرَاجُعٍ وَلَا اسْتَعْمَلَ لَہٗ کَثِیْرٌ مِّنْ اَرْبَعِیْنَ وَجَدَہٗ قَدْ بَرَأَ بِبَرَکَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یہ علاج ایک حدیث مرفوع میں بھی آیا ہے۔

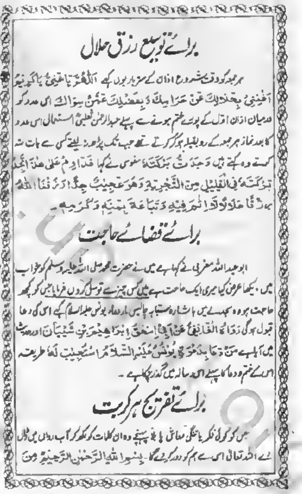

برائے توسیع رزق حلال

ہر جمعہ کو وقت شروع اذان کے ستر بار یوں کہے اَللّٰهُمَّ یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ اس عدد کو درمیان اذان اول کے پورے ختم ہونے سے پہلے عبدالرحمن ثعلبیؒ استعمال اس عدد کا بعد نماز ہر جمعہ کے رو بقبلہ ہو کر کرتے تھے جب تک پڑھ نہ لیتے کسی سے بات نہ کرتے وہ کہتے ہیں وَجَدْتُ بَرَكَتَهٗ سنوسی نے کہا فَدَاوِمْ عَلٰی هٰذَا الْجِدِّ بَرَكَتَهٗ فِی الْقَلِیْلِ مِنَ التَّجْرِبَةِ وَهُوَ عَجِیْبٌ جِدًّا رَزَقَنَا اللّٰهُ بِهٖ مَا هُوَ اَوْلٰى ثُمَّ فِیْهِ وَتَبَاعَةً بِمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ۔

برائے قضائے حاجت

ابو عبداللہ مغربی نے کہا ہے میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا عرض کیا میری ایک حاجت ہے میں کس چیز سے توسل کروں فرمایا جس کو کچھ حاجت ہو وہ سجدے میں باشارہ سبابہ چالیس بار دعاء یونس علیہ السلام کہے اس کی دعا قبول ہوگی رَوَاهُ الْغَافِقِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ شَیْبَانَ اور حدیث میں آیا ہے مَنْ دَعَا بِدَعْوَةِ یُوْنُسَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اُسْتُجِیْبَ لَهٗ طریقہ اس کے ختم و دعا کا پہلے اسی رسالہ میں گذر چکا ہے۔

وسیلہ

برائے تفریج ہر کربت

جس کو کوئی فکر یا تنگی معاش یا بلا پہنچے وہ ان کلمات کو لکھ کر آب رواں میں ڈال دے اللہ تعالیٰ اس سے ہم کو دور کرے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنَ

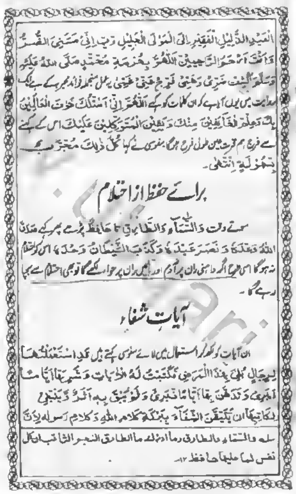

الْعَبْدِ الذَّلِیْلِ الْفَقِیْرِ اِلَى الْمَوْلَى الْجَلِیْلِ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّبِیِّ ضُرِّیْ وَهَمِّیْ فَرِّجْ عَنِّیْ غَمِّیْ یہ عمل منجملہ مجربات کے ہے ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ ان کلمات کو کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عَوْنَ الْعَالَمِیْنَ بِكَ تَعْلَمُ فَقْرِیْ مِنْكَ وَیَقِیْنَ الْمُتَوَكِّلِیْنَ عَلَیْكَ اس کے کہنے سے فرج ہم قریب بطول فرح ہوگا سنوسی نے کہا كُلُّ ذٰلِكَ مُجَرَّبٌ یَعْمَلُ لَهٗ اِنْتَهٰى۔

برائے حفظ از احتلام

سوتے وقت وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ[1] تا حافظ پڑھے پھر کہے صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَكَذَبَ الشَّیْطَانُ وَحْدَهٗ اس کو احتلام نہ ہوگا اسی طرح اگر داہنی ران پر آدم اور بائیں ران پر حوا لکھے گا تو بھی احتلام سے بچا رہے گا۔

آیات شفاء

ان آیات کو لکھ کر استعمال میں لائے سنوسی کہتے ہیں لَقَدِ اسْتَعْمَلْتُهَا لِرِجَالٍ فِیْ هٰذَا الْمَرَضِ فَكُتِبَتْ لَهُ الذَّهَابُ وَشَرِبَهَا اَیَّامًا مِثْلَ الْمَرَضِ وَتَذْهَبُ بِهَا اَیَّامًا مَا تَبَرِّیْ وَلَوْ یَبْقٰى بِهٖ اَلَمٌ وَیَنْبَغِیْ لِكَاتِبِهَا اَنْ یَتَیَقَّنَ الشِّفَاءَ بِبَرَكَةِ كَلَامِ اللّٰهِ وَكَلَامِ رَسُوْلِهٖ لِاَنَّ

---

[1] والسماء والطارق وما ادراک ما الطارق النجم الثاقب ان کل نفس لما علیها حافظ ۱۲۔

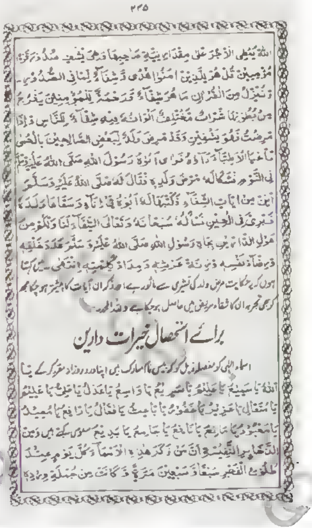

۲۲۵

اللہ یعطی الاجر علی مقدار نیتہ ما جیہا وھی ستۃ مذکورۃ مؤمنین قل ھو للذین آمنوا ھدی وشفاء ولما فی الصدور ونُنزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین یخرج من بطونھا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس واذا مرضت فھو یشفین وقد مرض ولد لبعض الصالحین بالحمی ما اعیا الاطباء دواؤہ فرای ابوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم فشکا لہ مرض ولدہ فقال لہ صلی اللہ علیہ وسلم این من آیات الشفاء فکتبھا لہ ابوہ فی اناء وسقاھا ولدہ فبری وعرف الحین نسألہ سبحانہ وتعالی الشفاء لنا ولکم من جمیع الداء بجاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عدد خلقہ ورضا نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ انتھی۔ میں کہتا ہوں کہ یہ حکایت مرض ولد کی قشیری سے ماثور ہے اور ذکر ان آیات کا مشہور ہو چکا ہے کہ بھی تجربہ ان کا شفاء مریض میں حاصل ہو چکا ہے وللہ الحمد۔

برائے استحصال خیرات دارین

اسماء الٰہی کو متصل فرض صبح کے بیس نام مبارک ہیں اپنا ورد روزانہ مقرر کرے یا اللہ یا سمیع یا علیم یا حکیم یا کریم یا واسع یا عدل یا حلیم یا عظیم یا متعالی یا عزیز یا غفور یا باعث یا فعال یا رافع یا معید یا معبود یا مانع یا نافع یا جامع یا بدیع سو ہی لکھے ہیں وعن الدمیاطی النفیسی ان من ذکر ھذہ الاسماء کل یوم عند طلوع الفجر سبعا وسبعین مرۃ وکانت من جملۃ اورادہ

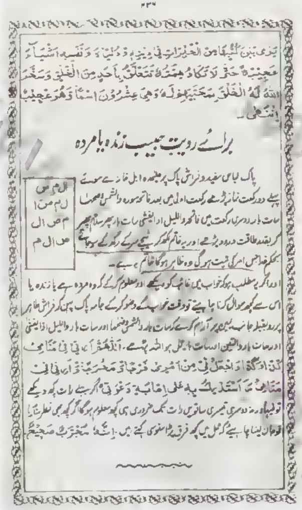

۲۲۶

یری بین یدیہ من الخیرات فی دینہ ودنیاہ ونفسہ اشیاء عجیبۃ حتی لا تکاد ھمتہ تتعلق باحد من الخلق وسخر اللہ لہ الخلق مستجیبین لہ وھی عشرون اسما وھو عجیب انتھی۔

برائے رویت حبیب زندہ یا مردہ

ال م ص
ل م ص ا
م ص ال
ص ال م

پاک لباس سفید و فراش پاک پر بیٹھ کر بعد نماز عشاء سونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے رکعت اولیٰ میں بعد فاتحہ سورہ والشمس وضحٰہا سات بار دوسری رکعت میں فاتحہ و واللیل اذا یغشیٰ سات بار پھر سلام پھیر کر بقدر طاقت درود پڑھے اور یہ خاتم لکھ کر نیچے سر کے رکھ کے سو جائے بحکم خدا جس امر کی نیت ہو گی وہ ظاہر ہو گا خاتم یہ ہے۔

اور اگر یہ مطلب ہو کہ خواب میں غائب کو دیکھے اور معلوم کرے کہ وہ مردہ ہے یا زندہ یا اس سے کچھ سوال کرنا چاہیے تو وقت خواب کے وضو کر کے جامہ پاک پہن کر فراش طاہر پر رو بقبلہ جانب یمین پر آرام کرے کہ سات بار والشمس وضحٰہا اور سات بار واللیل اذا یغشیٰ اور سات بار والتین اور سات بار قل ہو اللہ پڑھے۔ اللھم ارنی فی منامی کذا وکذا واجعل لی من امری فرجا ومخرجا وارنی فی منامی ما استدل بہ علی اجابۃ دعوتی۔ اگر پہلی رات کچھ دیکھے تو خیر ورنہ دوسری تیسری ساتویں رات تک ضروری ہی کچھ معلوم ہو گا اگر کچھ بھی نظر نہ آیا تو جان لینا چاہیے کہ عمل میں کچھ فرق ہے طاؤسی کہتے ہیں۔ انہ مجرب صحیح۔

* * *

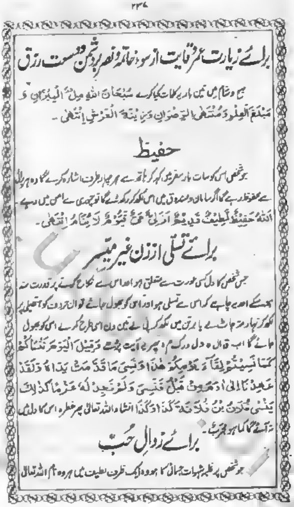

برائے زیادت عمر و نجات از سوء خاتمہ و نصر بر دشمن و وسعت رزق

صبح و شام میں تین بار یہ کلمات کہا کرے سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ الْمِيْزَانِ وَ مَبْلَغَ الْعِلْمِ وَمُنْتَهَى الرِّضْوَانِ وَزِنَةَ الْعَرْشِ انتہٰی۔

حفیظ

جو شخص اس کو سات بار سفر میں کہہ کر ہاتھ سے چہار طرف اشارہ کرے گا وہ ہر بلا سے محفوظ رہے گا اگر سامان و صندوق میں اس کو لکھ کر رکھ دے گا تو چوری سے امن میں رہے۔ اَللّٰهُ حَفِيْظٌ لَطِيْفٌ قَدِيْمٌ اَزَلِيٌّ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا يَنَامُ انتہٰی۔

برائے تسلی از زن غیر میسر

جس شخص کا دل کسی عورت سے متعلق ہو اور اس سے نکاح کرنے پر قدرت نہ رکھتے اور یہ چاہے کہ اس سے تسلی ہو اور اس کو بھول جائے تو ان حروف کو ہتھیلی پر لکھ کر چہار مرتبہ چاٹ لے یا برتن میں لکھ کر پی لے تین دن اسی طرح کرے اس کو بھول جائے گا اب ق و ا ل ہ د ل و ر ک م ٥ پھر یہ آیت پڑھے وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اَوْ نَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا كَذٰلِكَ يَنْسٰى فُلَانُ بْنُ فُلَانَةَ كَذَا وَكَذَا انشاء اللہ تعالیٰ پھر خطرہ اس کا دل میں نہ آئے گا کما ہو مجرب۔

برائے زوال حب

جو شخص پر غلبہ شہوات جسمانی کا ہو وہ ایک ظرف لطیف میں ہر روز نام اللہ تعالیٰ

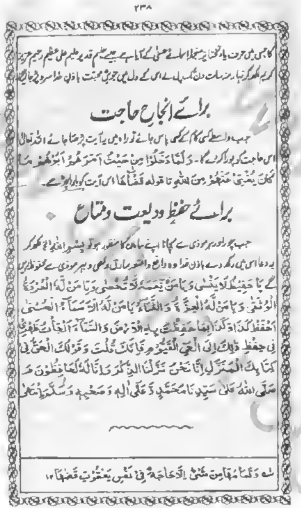

کا جس میں حرف یا تحتانیہ منجملہ اسمائے حسنیٰ کے آیا ہے جیسے حکیم قدیر حلیم علی عظیم رحیم عزیز کریم لکھ کر چہار مرتبہ سات دن تک پی لے اس کے دل میں جوش محبت باذن خدا سرد پڑ جائیگا۔

برائے انجاح حاجت

جب واسطے کسی کام کے کسی پاس جائے تو راہ میں یہ آیت پڑھتا جائے اللہ تعالیٰ اس حاجت کو پورا کرے گا۔ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ تا قولہ قَضٰهَا[1] اس آیت کو پورا پڑھے۔

برائے حفظ ودیعت و متاع

جب چور لٹیرے موذی سے بچانا اپنے سامان کا منظور ہو تو بِسْمِ اللّٰهِ لکھ کر یہ دعا اس میں رکھ دے باذن خدا وہ واقع و اسباب سارق و لص و ہر موذی سے محفوظ رہیں گے يَا حَفِيْظُ لَا يَنْسٰى وَيَا مَنْ نِعْمَتُهٗ لَا تُحْصٰى وَيَا مَنْ لَّهُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَيَا مَنْ لَّهُ الْعِزَّةُ وَالْبَقَاءُ يَا مَنْ لَّهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى اِحْفَظْ كَذَا وَكَذَا بِمَا حَفِظْتَ بِهِ الْاَرْضَ وَالسَّمَاءَ اَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ فِيْ حِفْظِ ذٰلِكَ اِلَى الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ انتہٰی

---

[1] وَكَمَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰهَا۔

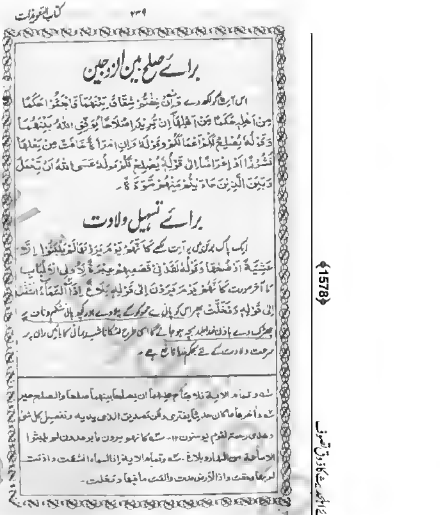

کتاب التعویذات ۲۳۹

برائے صلح بین الزوجین

اس آیت کو لکھ دے وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا وقوله يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وقوله وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا الى قوله يُصْلِحْ لَكُمْ وقوله عَسَى اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُمْ مِنْهُمْ مَوَدَّةً ۔

برائے تسہیل ولادت

ایک پاک برتن میں یہ آیت لکھے كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا وقوله لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ تا آخر سورت كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ الى قوله بَلَاغٌ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ الى قوله وَتَخَلَّتْ پھر اس کو پانی سے دھو کر کے پلاوے اور کچھ پانی شکم و ناف پہ چھڑک دے باذن خدا جلد بچہ ہو جائے گا اسی طرح لٹکانا شیر دانی کا بائیں ران پر سرعت ولادت کے لئے بحکم خدا نافع ہے۔

---

[1] و تمام الآیة فلا جناح علیهما ان یصلحا بینهما صلحا والصلح خیر
[2] و آخرها ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیه وتفصیل کل شیء وهدی ورحمة لقوم یؤمنون ۱۲
[3] کانهم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعة من نهار بلاغ
[4] وتمام الآیة اذا السماء انشقت واذنت لربها وحقت واذا الارض مدت والقت ما فیها وتخلت۔

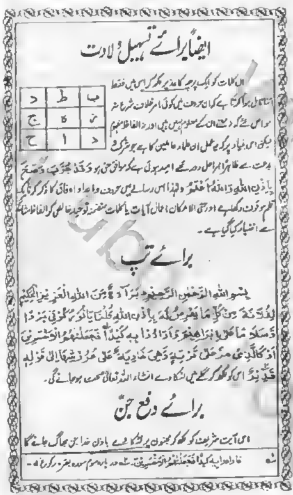

۲۴۰

ایضاً برائے تسہیل ولادت

ب	ط	د
ز	ه	ج
د	ا	ح

اس کلمات کو ایک پرچہ کاغذ پر لکھ کر اس میں فقط استعمال ہوا کرتا ہے کہ ان حروف میں کوئی امر خلاف شرع نہ ہو اس لئے کہ معنے ان کے معلوم نہیں ہیں اور نہ الفاظ مبہم لیکن اسی بنیاد پر کہ یہ عمل ان عاملین کا ہے جو شرک و بدعت سے ظاہراً اہل و رہے مجھے امید ہوتی ہے کہ موافق حق ہو وکذا مجرب و صحیح باذن اللہ واللہ اعلم ولہذا اس رسالے میں حروف و اعداد اوفاق کا ذکر کرنا کم موقوف رکھا ہے اور حتی الامکان اعمال آیات یا کلمات منقولہ توحید خالص کر الفاظ شائبہ سے اختیار کیا گیا ہے۔

برائے تپ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ بَرَاءَةٌ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مَا يَعْرِضُ لَهُ بِإِذْنِ اللَّهِ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا الى قوله قَدِيرٌ اس کو لکھ کر گلے میں لٹکا دے انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہو جائے گی۔

برائے دفع جن

اس آیت شریف کو لکھ کر مجنون پر لٹکا دے باذن خدا جن بھاگ جائے گا

---

[1] تا وارادوا به کیدا فجعلناهم الاخسرین۔ [2] در پارہ سوم سورہ بقرہ رکوع ۵۔

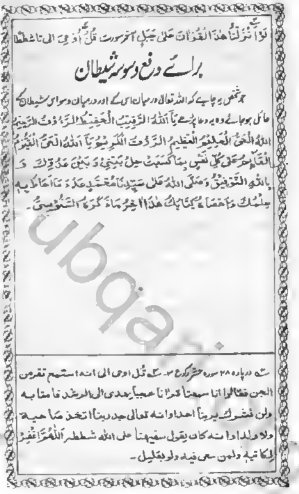

۲۳۱

لو انزلنا هذا القرآن علی جبل آخر سورت تک قل اوحی الی تا شططا

برائے دفع وسوسہ شیطان

جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ درمیان اس کے اور درمیان وسواس شیطان کے حائل ہو جائے وہ یہ دعا پڑھے یا اللہ الرقیب الحفیظ الرءوف الرحیم اللہ الحی العلیم العظیم الرءوف الکریم یا اللہ الحی القیوم القائم علی کل نفس بما کسبت حل بینی و بین عدوک و باللہ التوفیق و صلی اللہ علی سیدنا محمد عدد ما احاط به علمک و احصاه کتابک هذا آخر ما ذکره الشوکانی۔

سے در پارہ ۲۸ سورہ حشر رکوع ۳۔ سے قل اوحی الی انه استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرآنا عجبا یهدی الی الرشد فامنا به ولن نشرک بربنا احدا وانه تعالی جد ربنا ما اتخذ صاحبة ولا ولدا وانه کان یقول سفیهنا علی الله شططا اللهم اغفر لکاتبه ولمن سعی فیه ولو بقلیل۔

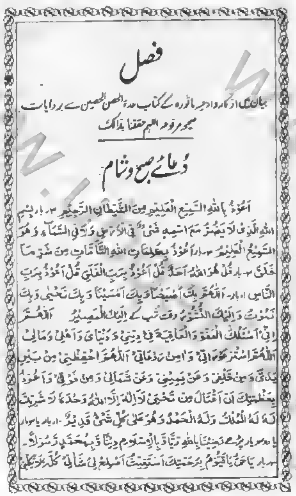

۲۳۲

فصل

بیان میں اذکار و ادعیہ ماثورہ کے کتاب عدۃ الحصن الحصین سے بروایات صحیحہ مرفوعہ اللھم حققنا بذالک

دعائے صبح و شام

اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم ۳ بار۔ بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمه شیء فی الارض ولا فی السماء وهو السمیع العلیم ۳ بار۔ اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق ۳ بار۔ قل هو اللہ احد قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس ۱۰ بار۔ اللهم بک اصبحنا وبک امسینا وبک نحیی وبک نموت والیک النشور وقت شب کے الیک المصیر اللهم انی اسئلک العفو والعافیة فی دینی ودنیای واهلی ومالی اللهم استر عوراتی وآمن روعاتی اللهم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتک ان اغتال من تحتی لا اله الا اللہ وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر ۱۰ بار یا سو بار یا دو سو بار پڑھے رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا۔ ۳ بار یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اصلح لی شانی کله ولا تکلنی

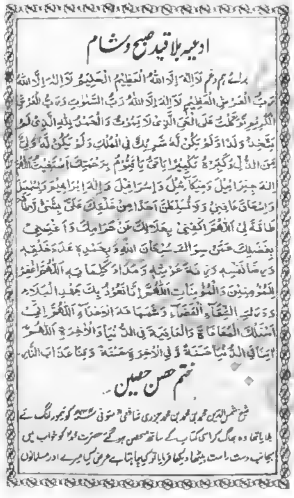

۲۴۲

ادعیہ بلا قید صبح و شام

برائے ہم و غم لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ
الْكَرِيمِ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ
يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ
مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ اللّٰهُمَّ
إِلٰهَ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَإِلٰهَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ
وَإِسْحَاقَ عَافِنِي وَلَا تُسَلِّطَنَّ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ بِشَيْءٍ لَا
طَاقَةَ لِي بِهِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي
بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ
وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ
وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ اللّٰهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللّٰهُمَّ
آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ختم حصن حصین۔

شیخ شمس الدین محمد بن محمد بن محمد جزری شافعیؒ متوفی ۸۳۳ھ کو تیمور لنگ نے
بلایا تھا وہ بھاگ کر اسی کتاب کے ساتھ متحصن ہو گئے حضرت ﷺ کو خواب میں
بجانب دست راست بیٹھا دیکھا فرمایا تو کیا چاہتا ہے عرض کیا میرے اور مسلمانوں

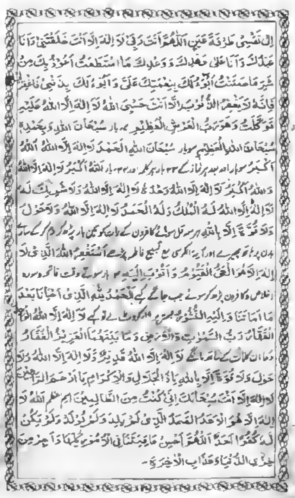

۲۴۳

إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا
عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي
فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ
تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۱۰۰ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ
سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ ۱۰۰ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اللّٰهُ
أَكْبَرُ ۱۰۰ بار اور بعد ہر نماز کے ۳۳ بار ہر کلمہ اور ۳۴ بار اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا شَرِيكَ لَهُ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ہر سہ قل سوائے کافرون کے ہاتھ کو تین بار پڑھ کر دم کر کے سارے
بدن پر ہاتھ پھیرے اور آیۃ الکرسی مع تسبیح فاطمہ پڑھے أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا
إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ۳ بار سوتے وقت فاتحہ و سورہ
اخلاص و کافرون پڑھ کر سوئے جب جاگے کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ
مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ جب رات کو کروٹ لے تو کہے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ
الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ
دعا ان کلمات کے ساتھ مانگے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَدِيرٌ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ اسم اعظم اَللّٰهُ لَا
إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ
لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ اللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ
خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ۔

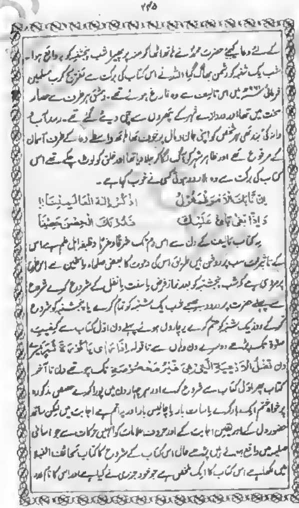

کے لئے دعا کیجئے حضرت ممدوح نے ہاتھ اٹھا کر منبر پر پھیرا شب پنجشنبہ کو یہ واقع ہوا۔
شب یکشنبہ کو دشمن بھاگ گیا اللہ نے اس کتاب کی برکت سے تفریج کرب مسلمین
فرمائی ۷۹۱ھ میں اس تالیف سے وہ فارغ ہوئے تھے۔ دمشق ہر طرف سے حصار
سخت میں تھا اور دروازے شہر کے پتھروں سے چن دیئے گئے تھے۔ رسد آب و
دانہ کی بند تھی ہر شخص کو اپنی جان و مال پر خوف تھا ہاتھ واسطے دعا کے طرف آسمان
کے مرفوع تھے اور ظاہر شہر کو آگ لگا کر جلا دیا تھا اور خلق کو لوٹ چکے تھے اس
کتاب کی برکت سے وہ بلا دور ہوئی کسی نے خوب کہا ہے۔

یا من تناہبہ الامور معضلۃ — اذکر الٰہ العالمینا
و اذا بغی باغ علیک — فذکرتک الحصن الحصینا

یہ کتاب تالیف کے دن سے اس وقت تک شرقاً و غرباً وظیفہ اہل علم ہے اس
کے تاثیرات سب پر روشن ہیں طریق اس کی دعوت کا بعض علماء واثقین سے ایسا
مروی ہے کہ شب پنجشنبہ کو بعد نماز فرض یا سنت یا نفل کے شروع کرے شروع
سے پہلے حضرت پر درود بھیجے شب یکشنبہ کو تمام کرے یا پنجشنبہ کو شروع
کرے دوشنبہ کو ختم کرے یہ چار دن ہوئے پہلے دن اول کتاب سے کیفیت
صلوۃ تک پڑھے دوسرے دن وہاں سے تا قولہ اذا نام احدکم تیسرے
دن فضل الادعیۃ التی ھی غیر مخصوصۃ تک پڑھے چوتھے دن تا آخر
کتاب پھر اول کتاب سے شروع کرے اور ہر چار دن میں پورا کرے حصن مذکور
پر خواہ ختم ایک بار کرے یا سات بار یا چالیس بار اور یہ اہم ہے اجابت میں لیکن ساتھ
حضور دل کے باہر یقین اجابت کے اور حروف علامات کو انہیں حرکات سے جو اصل
صحیحہ میں واقع ہوئے ہیں پڑھے حال اس کتاب کے شروع کا کتاب اتحاف النبلاء
میں لکھا ہے اس کتاب کا ایک ملخص ہے جو خود جزری نے کیا ہے اور اس کا نام اور

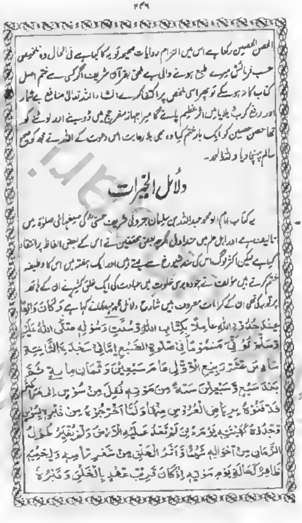

الحصن الحصین رکھا ہے اس میں التزام روایات صحیحہ کا کیا ہے فی الحال وہ ملخص
حسب فرمائش میرے طبع ہونے والی ہے ملحق بقرآن شریف اگر کسی سے ختم اصل
کتاب کا نہ ہو سکے تو پھر اس ملخص پر اکتفا کرے ان شاء اللہ تعالیٰ منافع بے شمار
اور رفع کرب بلایا میں اثر عظیم پائے گا میرا جہاز سفر حج میں ڈوبنے اور ٹوٹنے کو
تھا حصن حصین کو ایک بار ختم کیا وہ بھی بلا رعایت اس دعوت کے اللہ نے مجھ کو صحیح
سالم پہنچا دیا و للہ الحمد۔

دلائل الخیرات

یہ کتاب امام ابو محمد عبداللہ بن سلیمان جزولی شریف حسنی کی صیغہائے صلوۃ میں
تالیف ہے اور اہل علم میں متداول اگرچہ بعض محققین نے اس کے بعض الفاظ پر انتقاد
کیا ہے لیکن اکثر لوگ اس کی سند شیوخ سے لیتے ہیں اور ایک ہفتہ میں اس کا وظیفہ
ختم کرتے ہیں مؤلف نے چودہ برس خلوت میں عبادت کی ایک خلق کثیر نے ان کے ہاتھ
پر توبہ کی تھی ان کے کرامات معروف ہیں شارح دلائل محمد مہدی نے کہا ہے وَکَانَ وَاقِفًا
عِنْدَ حُدُوْدِ اللّٰہِ عَامِلًا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَسُنَّۃِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ مَسْمُوْمًا فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ اِمَّا فِی السَّجْدَۃِ الثَّانِیَۃِ
سَادِسَ عَشَرَ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ عَامَ سَبْعِیْنَ وَثَمَانَ مِائَۃٍ ثُمَّ
بَعْدَ سَبْعٍ وَسَبْعِیْنَ سَنَۃً مِنْ مَوْتِہٖ نُقِلَ مِنْ سُوْسٍ اِلٰی مَرَّاکُش
فَدَفَنُوْہُ بِرِیَاضِ الْعَرُوْسِ مِنْہَا وَلَمَّا اَخْرَجُوْہُ مِنْ قَبْرِہٖ بِسُوْسٍ
وَجَدُوْہُ کَہَیْئَتِہٖ یَوْمَ دُفِنَ لَمْ تَعْدُ عَلَیْہِ الْاَرْضُ وَلَمْ یُغَیِّرْ طُوْلُ
الزَّمَانِ مِنْ اَحْوَالِہٖ شَیْئًا وَاَثَرُ الْحَلْقِ مِنْ شَعْرِ رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ
ظَاہِرٌ کَحَالِہٖ یَوْمَ مَوْتِہٖ اِذْ کَانَ قَرِیْبَ عَہْدٍ بِالْحَلْقِ وَ [illegible]

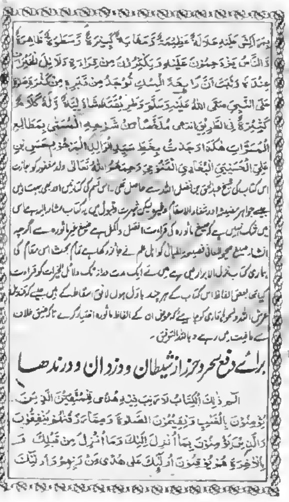

۲۲۷

به الى عليه علامة عظيمة ومهابة كبيرة وسطوة ظاهرة
والناس يزدحمون عليه ويكثرون من قراءة دلائل الخيرات
عنده وكتبت ان رائحة المسك توجد من قبره من كثرة صلاته
على النبي صلى الله عليه وسلم وطريقته الشاذلية وله كلام
كثيرة في الطريق انتهى ملخصا من شرحه المسمى بمطالع
المسرات هكذا وجدت بخط سيد الوالد المرحوم حسن بن
علي الحسيني البغدادي القنوجي رحمهم الله تعالى والد مغفور کو اجازت
اس کتاب کی شیخ عبدالحق بن فضل اللہ سے حاصل تھی۔ اس قسم کی کتابیں اور بھی بہت ہیں
جیسے جواہر خمسہ اور شفاء الاسقام وغیرہ لیکن شہرت وقبول میں یہ کتاب مشار الیہ ہے اس
میں شک نہیں ہے کہ صیغ ماثورہ کی قراءت افضل واکمل ہے صیغ غیر ماثورہ سے اگرچہ
انشاء صیغ محبوب المعانی فصیح المبانی کو اہل علم نے جائز رکھا ہے تمام بحث اس مقام کی
ہماری کتاب نزل الابرار میں ہے میں نے ایک مدت دراز تک دلائل الخیرات کو قراءت
کیا تھا بعض الفاظ اس کتاب کے ہر چند بادل ہول لائق اسقاط کے ہیں جیسے کہ قندیل
عرش اللہ وسمولی قاری کو چاہیے کہ عوض ان کے الفاظ ماثورہ اختیار کرے تاکہ شبہ خلاف
سے عافیت میں رہے وباللہ التوفیق۔

برائے دفع سحر وحرز از شیطان و دزدان و درندھا

الم ذلك الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين الذين
يؤمنون بالغيب ويقيمون الصلوة ومما رزقنهم ينفقون
والذين يؤمنون بما انزل اليك وما انزل من قبلك و
بالاخرة هم يوقنون اولئك على هدى من ربهم واولئك

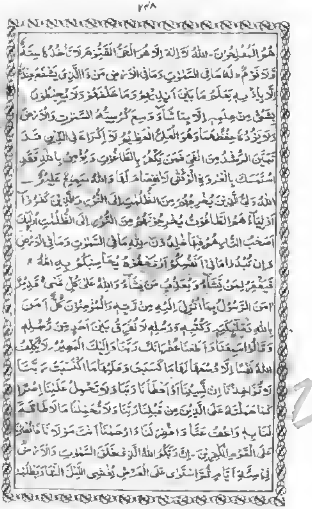

۲۲۸

هم المفلحون - الله لا اله الا هو الحي القيوم لا تاخذه سنة
ولا نوم له ما في السموت وما في الارض من ذا الذي يشفع عنده
الا باذنه يعلم ما بين ايديهم وما خلفهم ولا يحيطون
بشيء من علمه الا بما شاء وسع كرسيه السموت والارض
ولا يؤده حفظهما وهو العلي العظيم لا اكراه في الدين قد
تبين الرشد من الغي فمن يكفر بالطاغوت ويؤمن بالله فقد
استمسك بالعروة الوثقى لا انفصام لها والله سميع عليم —
الله ولي الذين يخرجهم من الظلمت الى النور والذين كفروا
اولياؤهم الطاغوت يخرجونهم من النور الى الظلمت اولئك
اصحب النار هم فيها خلدون - لله ما في السموت وما في الارض
وان تبدوا ما في انفسكم او تخفوه يحاسبكم به الله
فيغفر لمن يشاء ويعذب من يشاء والله على كل شيء قدير
امن الرسول بما انزل اليه من ربه والمؤمنون كل امن
بالله وملئكته وكتبه ورسله لا نفرق بين احد من رسله
وقالوا سمعنا واطعنا غفرانك ربنا واليك المصير - لا يكلف
الله نفسا الا وسعها لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت ربنا
لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطانا ربنا ولا تحمل علينا اصرا
كما حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة
لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا
على القوم الكفرين - ان ربكم الله الذي خلق السموت والارض
في ستة ايام ثم استوى على العرش يغشي الليل النهار يطلبه

حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ۔ اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا۔ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا۔ وَالصَّافَّاتِ صَفًّا فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا إِنَّ إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ۔ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةِ الْكَوَاكِبِ وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلٰى وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنْ خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَازِبٍ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ۔ لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ

الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا وَأَنَّهُ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا

اس رسالے میں باب اول سے تا آخر باب جتنے آیات وادعیہ واعمال لکھے گئے ہیں سو ان کی اجازت کی رسالہ نویس کو اس طرح پر ہے کہ آیات کتاب عزیز واحادیث سنن مطہر کے لئے امتثال واستعمال میں ضرورت اجازت کی نہیں ہے اس لئے کہ اللہ ورسول کلام جس مقصد وکام کے لئے عمل میں آئے گا بہراہ رعایت آداب حسن اعتقاد کے اثر کامل ما علاوہ آملا بخشے گا مسندًا اجازت تمسک بالقرآن کی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نص حدیث تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا مُرْسَلًا ثابت ہے اور یہی حدیث اجازت استعمال وامتثال سنن پر دلیل ہے بلکہ جتنے احادیث صحیحہ دربارہ اعتصام بالکتاب والسنۃ آئی ہیں اور کتب حدیث میں لکھی ہوئی ہیں وہ سب دلیل ہیں۔ اسی اجازت پر حدیث جابرؓ میں مرفوعاً آیا ہے خَيْرُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ

ف قال في القول الجميل وكان سيدي الوالد يزيد عليها الفاتحة وقل هو الله احد والتعوذتين ويأخذ من أول سورة قل أوحي إلي إلى قوله شططا ۱۲ منہ۔

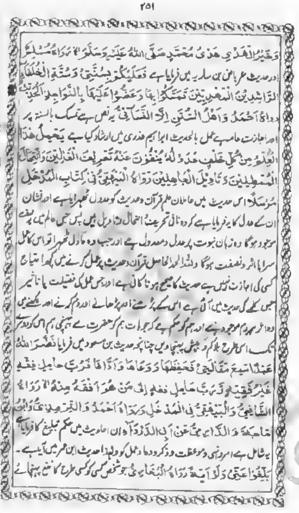

وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور حدیث عرباض بن ساریہ میں فرمایا ہے فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ الْحَدِيْث رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَهْلُ السُّنَنِ إِلَّا النَّسَائِيَّ یہ نص ہے تمسک بالسنۃ پر اور اجازت عامہ ہے عمل بالحدیث ابراہیم عذری میں ارشاد کیا ہے يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْمَدْخَلِ مُرْسَلًا اس حدیث میں حاملان علم قرآن وحدیث کو عدول ٹھہرایا ہے اور نشان ان کے عدل کا یہ فرمایا ہے کہ وہ نافی تحریف انتحال وتاویل ہیں پس جس عالم میں یہ صفت موجود ہوگا وہ زبان نبوت پر عدل ومعدول ہے اور جب وہ عادل ٹھہرا تو اس کا عمل سراپا اثر ونصفت ہوگا وللہ الحمد الحاصل قرآن وحدیث پر عمل کرنے میں کچھ احتیاج کسی کی اجازت نہیں ہے حدیث کا صحیح ہونا کافی ہے اور جس عمل کی فضیلت یا تاثیر جس کلمے کی حدیث میں آئی ہے اس کے پڑھنے اور پڑھانے اور دم کرنے اور لکھنے میں وہ اثر ہر دم موجود ہے اور ہم کو حکم ہے کہ جو بات ہم کو حضرت سے پہنچی ہم اس کو دوسرے تک اسی طرح بلا کم وبیش پہنچا دیں چنانچہ حدیث ابن مسعود میں فرمایا نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَأَدَّاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ان احادیث میں حکم تبلیغ کا فرمایا ہے یہ شامل ہے امر ونہی وموعظت وذکر ودعا وعمل کو ولہذا حدیث ابن عمر میں آیا ہے۔ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ جو شخص کسی کو کسی طرح کا نفع پہنچائے

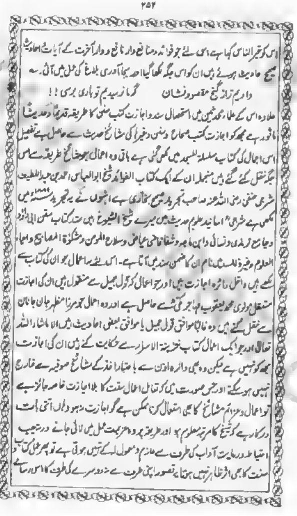

اس کو خیر الناس کہا ہے اس لئے جو فوائد ومنافع دارنافع ودار آخرت کے آیات واحادیث صحیح احادیث ہوئے ہیں ان کو اس جگہ لکھا گیا اور بجا آوری بلاغ کی عمل میں آئی۔ ؎

داریم ترا ز گنج مقصود نشان   گر ما نرسیدیم تو باری برسی !!

علاوہ اس کے علماء محدثین میں استعمال سند واجازت کتب سنن کا طریقہ قدیماً وحدیثاً ماثور ہے مجھ کو اجازت کتب صحاح وسنن وغیرہا کی مشائخ حدیث سے حاصل ہے تفصیل اس اجمال کی کتاب سلسلۃ العسجد میں لکھی گئی ہے باقی وہ اعمال جو مشائخ طریقت سے اس جگہ نقل کیے گئے ہیں منجملہ ان کے ایک کتاب الفوائد شیخ ابو العباس احمد بن عبد اللطیف شرجی حنفی رضی اللہ عنہ صاحب تجرید صحیح بخاری ہے انہوں نے یہ تجرید [illegible] میں لکھی ہے شرجی کی اسانید علوم حدیث میں میرے شیخ الشیوخ ہیں سند کتاب سنن ابی داؤد وجامع ترمذی ونسائی وابن ماجہ وشفا قاضی عیاض وسلاح المؤمن ومشکوٰۃ المصابیح واحیاء العلوم وغیرہ للسند نام ان کا ضمن سند میں آتا ہے۔ اکثر سے اعمال جو ان کی کتاب سے لکھے ہیں داخل دائرہ اجازت ہیں اور جو اعمال کہ قول جمیل سے منقول ہیں ان کی اجازت مستقل مولوی محمد یعقوب مہاجر مکی سے حاصل ہے اور وہ اعمال جو مرزا مظہر جان جاناں سے نقل کیے گئے ہیں وہ غالباً موافق قول جمیل یا موافق بعض احادیث ہیں الا ماشاء اللہ تعالیٰ اور جو ایک اعمال کتاب خزینۃ الاسرار سے حکایت کئے ہیں ان کی اجازت مجھ کو نہیں ہے لیکن وہ بھی دائرہ اذن سے باعتبار اخذ کے مشائخ صوفیہ سے خارج نہیں ہو سکتے اور جس صورت میں کہ تعامل اعمال سنت کا بلا اجازت خاصہ جائز ہے تو اعمال ومعمولات مشائخ کا بھی استعمال کرنا ممکن ہے گو اجازت نہ ہو ولیکن اتنی بات درکار ہے کہ شیخ کا مرتبہ معلوم ہو اور طریقہ پر دوام عزیمت عمل میں لائی جائے در ترتیب احتیاط ورعایت آداب کی طرف سے لازم ومعمول لہ کے تئیں ہوتی ہے تو پھر عمل کتاب و سنت کا بھی اثر ظاہر نہیں ہوتا یہ تصور اپنی طرف سے نہ دوسرے کی طرف کا اس واسطے

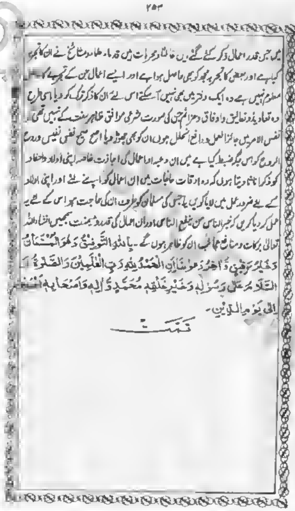

۲۵۳

میں جس قدر اعمال ذکر کئے گئے ہیں عامۃً وہ مجربات ہیں قدماء علماء ومشائخ نے ان کا تجربہ کیا ہے اور بعض کا تجربہ مجھ کو بھی حاصل ہوا ہے اور ایسے اعمال جن کے تجربے کا حال معلوم نہیں ہے وہ ایک دفتر میں بھی نہیں آ سکتے اس لئے ان کا ذکر ترک کر دیا اسی طرح وہ تعاویذ وتمائم واوفاق وعزائم جن کی صورت شرعی موافق ظاہر سنت کے نہیں تھی نفس الامر میں جائز العمل ودافع الخلل ہوں ان کو بھی چھوڑ دیا اصح صحیح نفعی نفیس وروح الروح کو اس جگہ ضبط کیا ہے میں ان ادعیہ واعمال کی اجازت خاصہ اپنی اولاد واحفاد کو ذکرا واناثا دیتا ہوں کہ وہ اوقات حاجات میں ان اعمال کو اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے ضرور عمل میں لایا کریں یا جس کسی مسلمان کو طرف ان کی حاجت ہو اس کے لئے یہ عمل کر دیا کریں کہ خیر الناس من ینفع الناس اور ان اعمال کی قدر وقیمت تبھی انشاء اللہ تعالیٰ برکات ومنافع عجائب ان کو ظاہر ہوں گے۔ باللہ التوفیق وھو المستعان وخیر رفیق وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وخیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین۔

تمت

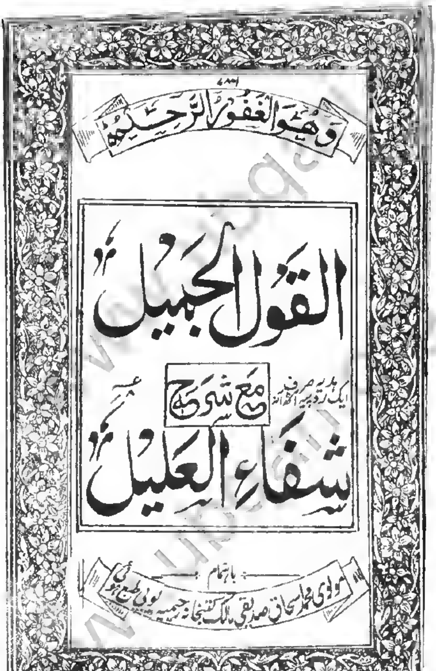

وهو الغفور الرحيم

القول الجميل

ہدیہ صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ

مع شرح

شفاء العليل

باہتمام

مولوی محمد اسحاق صدیقی مالک کتبخانہ رحیمیہ یوپی طبع ہوئی

فہرست فوائد فصول شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل کہ مشتمل بر یازدہ فصل است

صفحہ	فوائد فصول	صفحہ	فوائد فصول	صفحہ	فوائد فصول
۷	فصل پہلی	۳۶	مراقبہ فنا	۵۲	کلمات نقشبندیہ
″	استدلال بیعت	۳۸	برائے کشف وقائع آئندہ	۵۳	بیان ہوش در دم
۱۱	فوائد فصل دوسری کے	″	طریقہ کشف ارواح	۵۴	بیان نظر بر قدم
″	سنیت بیعت	″	برائے حصول امور مشکلہ	۵۵	بیان سفر در وطن
۱۲	حکمت بیعت	″	برائے انشراح خاطر و دفع بلاہا	۵۶	بیان خلوت در انجمن
۱۴	شرائط مرشد	″	برائے شفائے مریض وغیرہ	″	بیان یاد کرد
۱۷	شرائط مرید	۳۹	فوائد فصل پانچویں کی	۵۷	بیان باز گشت
″	اقسام بیعت صوفیہ	″	اشغال چشتیہؒ	۵۷	بیان نگاہداشت
۱۸	حکمت تکرار بیعت	۴۱	ذکر جلی و خفی	۵۸	بیان یادداشت
۲۲	فوائد فصل تیسری کو	۴۲	طریقہ پاس انفاس	″	بیان وقوف زمانی
″	طریقہ تربیت و تعلیم مرید	″	طریقہ رابطہ قلب بشیخ	″	بیان وقوف عددی
۲۳	تفصیل گناہ کبیرہ	۴۳	طریقہ مراقبہ چشتیہؒ	″	بیان وقوف قلبی
۲۸	تفصیل شعب ایمانیہ	۴۴	شرائط چلہ نشینی	۵۹	تصرفات نقشبندیہؒ
۲۹	فوائد فصل چوتھی کو	۴۵	کشف قبور و استفاضہ بدان	۶۰	طریقہ تاثیر طالب
″	اشغال قادریہؒ	″	صلوۃ المعکوس	″	بیان حقیقت ہمت
۳۰	طریقہ ذکر نفی و اثبات	″	صلوہ کن فیکون	۶۱	بیان سلب مرض
۳۳	دورہ قادریہؒ	۴۶	فوائد فصل چھٹی کو	″	طریقہ توبہ بخشی
	طریقہ پاس انفاس	″	اشغال نقشبندیہؒ	″	طریقہ تصرف قلوب
۳۴	طریقہ مراقبہ	″	شغل نفی و اثبات	۶۲	طریقہ اطلاع نسبت باطن منتہی
″	مراقبہ حضور حق تبارک و تعالے	۴۸	طریقہ اثبات مجرد	″	طریقہ اشراف خواطر
″	طریق معیت	۴۹	حقیقت مراقبہ بوجہ شمول	″	طریقہ کشف وقائع آئندہ
″	مراقبہ قرآنیہ	″	طریقہ مراقبہ بسیطہ	″	طریقہ دفع بلا

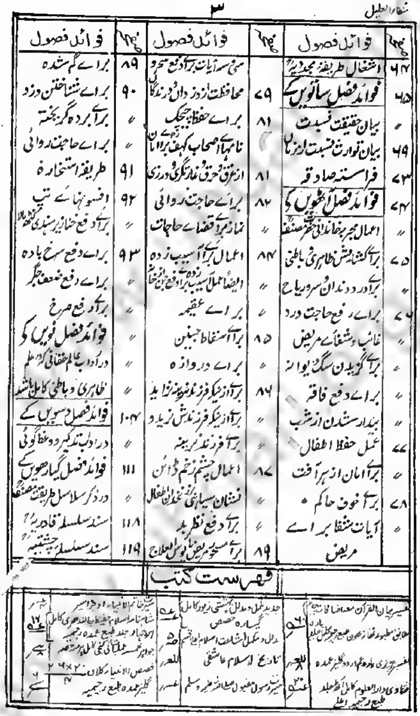

صفحہ	فوائد فصول
۶۴	اشتغال طریقۂ مجددیہؒ
۶۵	**فوائد فصل ساتویں کے**
〃	بیان حقیقت نسبت
۶۹	بیان توارث نسبت از زمانہ
۷۳	فراستِ صادقہ
۷۴	**فوائد فصل آٹھویں کے**
〃	اعمال مجرب خاندانی حضرت مصنفؒ
۷۵	برائے کشائش ظاہری و باطنی
〃	برائے درد دندان و سر و ریاح
۷۶	برائے رفع حاجت و درد
〃	غائب و شفائے مریض
〃	برائے گزیدن سگِ دیوانہ
〃	برائے دفع فاقہ
〃	بیدار شدن از شب
۷۷	عمل حفظ اطفال
〃	برائے امان از ہر آفت
۷۸	برائے خوف حاکم •
〃	آیات شفا برائے مریض
	سبع سور آیات برائے دفع سحر و
۷۹	محافظت از دزدان و درندگان
۸۱	برائے حفظ چیچک
	نامہائے اصحاب کہف برائے امان
۸۱	از غرق و حرق و غارتگری و دزدی
۸۲	برائے حاجت روائی
〃	نماز برائے قضائے حاجات
۸۴	اعمال برائے آسیب زدہ
〃	ایضاً عمل آسیب زدہ برائے دفع جن از خانہ
〃	برائے عقیمہ
۸۵	برائے اسقاط جنین
〃	برائے دروازہ
۸۶	برائے آنکہ فرزند نرینہ زاید
〃	برائے آنکہ فرزندش زیید
〃	برائے فرزند نرینہ
۸۷	اعمال چشم زخم ڈائن
〃	نشان سیاہی برزنخدان اطفال
〃	برائے دفع نظر بد
۸۹	برائے مسحور مریض مایوس العلاج
۸۹	برائے گم شدہ
۹۰	برائے شناختن دزد
〃	برائے بردہ گریختہ
〃	برائے حاجت روائی
۹۱	طریقۂ استخارہ
۹۲	افسونہائے تپ
〃	برائے دفع خنازیر ہندی گنٹھ مالا
۹۳	برائے دفع سرخ بادہ
〃	برائے دفع ضعف جگر
〃	برائے دفع صرع
〃	**فوائد فصل نویں کے**
〃	در آداب عالم حقانی کہ در علم
〃	ظاہری و باطنی کامل باشد
۱۰۴	**فوائد فصل دسویں کے**
〃	در ادب تذکیر و وعظ گوئی
۱۱۱	**فوائد فصل گیارھویں کے**
〃	در ذکر سلاسل طریقت مصنفؒ
۱۱۸	سند سلسلۂ قادریہؒ
۱۱۹	سند سلسلۂ چشتیہؒ

فہرست کتب

تفسیر بیان القرآن معہ اضافات جدیدہ ۳۰ پارہ مطابق مطبوعہ تھانہ بھون طبع رحیمیہ مکمل ۶ جلد	۶۰ عہ
تفسیر عزیزی پارہ عم اردو گلیز عمدہ	للعہ
فتاوی دار العلوم کامل آٹھ جلد طبع رحیمیہ اعلیٰ	۲۰ عہ
جدید مکمل و مدلل بہشتی زیور کامل گیارہ حصص	عہ
مدلل و مکمل اشاعت اسلام اعلیٰ قسم	۵
تاریخ اسلام عاشقی	للعہ
سیرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	عسہ
سیرت خاتم الانبیاء اردو سیر	سہ
شاہنامہ اسلام حفیظ جالندھری کامل اردو چہار جلد طبع عمدہ رحیمیہ	۱۲ عہ
جواہر خمسہ مطبع گنجی کامل مترجمہ	ہے
قصص الانبیاء کلاں ۲۰×۲۶ ۲ گلیز عمدہ طبع رحیمیہ	۹ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الاولین والاخرین وعلی آلہ واصحابہ واولیاء امتہ اجمعین **اما بعد** عاجز بندہ گناہوں سے شرمندہ **خرم علی** عفا اللہ عنہ خدمات اہل دین میں عرض کرتا ہے کہ بعض مخلص احباب نے فرمائش کی کہ کتاب مستطاب **قول الجمیل فی بیان سواء السبیل** تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ حضرت **شاہ ولی اللہ** محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو میں کرے تا زمانہ اخیر میں کہ روز بروز جہل کی ترقی ہے اہل دین حقیقت حال سے مطلع ہوں اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت سے آگاہ ہو کر افراط و تفریط سے بچیں نہ مطلقاً بیعت کا انکار کریں نہ ہر نااہل سے بیعت کریں ہر چند مترجم بسبب کور باطنی اس کتاب عالی قدر کے ترجمہ کرنے کی کہ ذاکرین حق اور اولیائے طریقت کے اشغال میں ہے لیاقت نہیں رکھتا لیکن بمضمون اس حدیث صحیح کے جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم میں ثابت ہے کہ ملائکہ ربانی اہل ذکر کو تلاش کرتے ہیں پھر جب ذاکرین کو پاتے ہیں تو انکو اپنے پروں سے اول آسمان[1] تک چھپا لیتے ہیں پھر جب حق تعالیٰ فرشتوں کو شاہد کرکے فرماتا ہے کہ میں نے انکو بخشا تو کوئی فرشتہ کہتا ہے کہ ان میں تو فلانا بندہ گنہگار بھی ہے جو انکی راہ پر نہیں کسی کام کو آیا تھا سو وہاں بیٹھ گیا تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اسکو بھی بخشا وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس کا بیٹھ جانے والا شقی یعنی بے نصیب نہیں رہتا ترجمہ اس کتاب کو وسیلہ نجات کا سمجھا اور کیوں نہ ہو کہ حدیث مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَھُوَ مِنْھُمْ دستاویز قوی ہے انشاء اللہ تعالیٰ النظم

---

[1] مختصر ہو حدیث دراز کا اس کے آگے یوں ہے کہ جب فرشتے جناب باری تعالیٰ میں جاتے ہیں تو پوچھتا ہے ان سے پروردگار عالم حالانکہ وہ بہت جانتا ہے انسے کیا کہتے ہیں بندے میرے ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ سبحانہ پاکی اور بڑائی کی یاد کرتے ہیں تجھکو اور تعریف کرتے ہیں تیری یعنی سبحان اللہ اللہ اکبر الحمد للہ کہتے ہیں اور تمجید کرتے ہیں بزرگی یعنی لا حول پڑھتے ہیں پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا دیکھا ہے انہوں نے مجھ کو عرض کرتے ہیں فرشتے کہ قسم ہے خدا کی نہیں دیکھا انہوں نے تجھ کو پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا حال ہو اگر دیکھیں وہ مجھ کو کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھیں تجھ کو تو ہوویں وہ بہت کرنیوالے عبادت تیری اور بہت بیان کریں بزرگی تیری اور بہت کریں تسبیح تیری پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس کیا مانگتے ہیں مجھ سے کہتے ہیں فرشتے کہ مانگتے ہیں تجھ سے بہشت فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا دیکھی ہے انہوں نے بہشت عرض کرتے ہیں فرشتے قسم ہے اللہ کی اے رب نہیں دیکھی انہوں نے بہشت فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس کیا حال ہو اگر دیکھیں وہ بہشت عرض کرتے ہیں فرشتے اگر دیکھیں وہ اسکو بہت اعلیٰ حرص کرنیوالے اور بہت طلبگار ہوں اسکے اور بہت کریں اسکی محبت پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں عرض کرتے ہیں فرشتے کہ پناہ مانگتے ہیں وہ دوزخ سے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا دیکھا انہوں نے دوزخ کو کہتے ہیں فرشتے قسم ہے اللہ کی اے رب نہیں دیکھا انہوں نے اسکو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس کیا حال ہو اگر دیکھیں وہ اسکو کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھیں وہ اسکو تو بہت بڑھ کر اس سے بھاگنے والے اور بہت اس سے ڈرنے والے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس گواہ کرتا ہوں میں تمکو تحقیق میں نے بخشدیا انکو پس عرض کرتا ہے ایک ان فرشتوں میں سے کہ فلانا شخص نہیں تھا ان میں تھا ذکر کرنیوالوں میں سے سوائے اسکے نہیں کہ آیا تھا کسی کام کیلئے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ هم الجلساء لا یشقی جلیسهم یعنی ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ نہیں بدبخت ہوتا ہمنشیں انکا یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب ذکر اللہ عزوجل میں بخاری سے نقل کی ہے ۱۲

سیہ دل تبہ کار گو میں ہوں لیکن | فدائی ہوں اللہ کے عاشقوں کا
یہ امید رکھتا ہوں لطفِ ازل سے | کہ اس دل میں پرتو پڑے صادقوں کا

اور کیا عجب ہے رحمت بے علت سبب انگیز سے کہ کوئی بندۂ خدا اہل دل اس ترجمے کو دیکھ کر خوش ہو جاوے اور مترجم کے افلاس باطنی پر رحم کرے اور توجہ فرماوے یا بعد موت مترجم کے دعائے مغفرت کرے شعر وَلِلْاَرْضِ مِنْ كَاسِ الْكِرَامِ نَصِيبُ[1] ؎ بالجملہ کتاب مذکور گیارہ فصل پر مشتمل ہے، فصل پہلی اور دوسری اقسام بیعت اور اس کے احکام اور شرائط میں **فصل تیسری** سالکین کی تربیت کی ترتیب میں **فصل چوتھی** مشائخ قادریہؒ کی اشغال میں **فصل پانچویں** مشائخ چشتیہؒ کے اشغال میں **فصل چھٹی** مشائخ نقشبندیہؒ کے اشغال میں **فصل ساتویں** ان کے اشغال میں تحصیل نسبت میں **فصل آٹھویں** عزائم اور اعمال میں **فصل نویں** عالم ربانی کی شرائط اور چند نصائح میں **فصل دسویں** وعظ گوئی اور وعظ کی شرائط اور آداب وغیرہ میں **فصل گیارہویں** سلاسل طریقت کے اسناد میں

اب معلوم کرنا چاہیے کہ ترجمہ اس کتاب میں محاورہ مقدم رکھا گو اصل کے تراجم الفاظ میں تقدیم اور تاخیر واقع ہوا اسواسطے کہ ترجمہ کرنے سے سہولت فہم مقصود ہے سو ترجمہ تحت اللفظ میں حاصل نہیں اور جو حواشی مصنف قدس سرہٗ اور ان کے خلف الرشید علامۂ عصر مسند دہر مولانا شاہ عبد العزیزؒ کے اس کتاب کے صحیح پائے مزید توضیح اور تکثیر فوائد کے واسطے ان کا ترجمہ بھی ذیل فوائد میں مندرج کر دیا جہاں کہیں مولانا کا لفظ آوے تو مولانا شاہ عبد العزیز مراد ہوں گے اور اس کا **شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل** نام رکھا حق تعالیٰ اس ترجمہ کو اپنے مزید کرم سے مقبول فرماوے اور مترجم اور صاف فرمائش اور مصحح اور ناشر اور سارے اہل دین کو اس کتاب کے برکات سے فائدہ مند کرے آمین

شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ کی تصنیف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ مُسْتَعِدَّةً لِفَيْضَانِ الْاَنْوَارِ مُتَهَيِّئَةً لِاِيْدَاعِ الْمَعَارِفِ وَالْاَسْرَارِ سب تعریف اللہ کو جس نے بنی آدم کے دلوں کو واسطے فیضان انوار کے مستعد بنایا اور تفویض معارف اور اسرار کے واسطے لائق ٹھہرایا وَبَعَثَ الْاَنْبِيَاءَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارَ دُعَاةً اِلَى اللّٰهِ وَهَادِيْنَ اِلٰى طُرُقِ اكْتِسَابِهَا بِالطَّاعَاتِ وَالْاَذْكَارِ اور بھیجا انبیائے برگزیدہ اخیار کو داعی اور ہادی بنا کر کہ معارف اور اسرار الٰہی کی تحصیل کی راہیں بتادیں عبادات اور اذکار سے

---

[1] یعنی زمین کیلئے بزرگوں کے پیالے سے حصہ ہے کہ شربت وغیرہ پینے کے وقت کچھ پیالے میں سے زمین پر ڈالدیتے ہیں نظر تکبر دفع کے لئے یہ بحسب عرف کے کہا ہے حاصل یہ ہے کہ کیا عجب ہے مجکو بھی ان کی برکات میں سے کچھ ملجاوے ۱۲

ثُمَّ جَعَلَ لَهُمْ وَرَثَةً يَقُوْمُوْنَ بِعِلْمِهِمْ وَاِرْشَادِهِمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِيْنَ الْاَبْرَارِ پھر حق تعالیٰ نے انبیاء کے وارث ٹھہرائے یعنی علمائے مضبوط نیک کار جو اُن کے علم اور ارشاد کو بعد زمانہ انبیا کے قرناً بعد قرن قائم رکھیں وَلَا تَزَالُ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ قَائِمِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ مِنَ الْاَشْرَارِ اور ہمیشہ تا قیامت ان میں سے چند لوگ حق پر قائم رہیں گے ان کو ضرر نہ پہونچا سکیں گے جو شریر انکے معاند اور منکر ہوں گے وَجَعَلَهُمْ سِرَاجًا يَهْتَدِي النَّاسُ بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الطَّبِيْعَةِ اِلَى قُرْبِ الْجَبَّارِ اور حق تعالیٰ نے وارثین انبیا کو چراغ ہدایت بنایا جن سے طبیعت اور بشریت کی تاریکیوں میں لوگ راہ پاتے ہیں خدا کے قریب کی طرف فَمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ فَقَدْ وَصَلَ وَلَهُ النَّعِيْمُ الْمُقِيْمُ وَالْجَنَّاتُ وَالْاَنْهَارُ سو جس کا دل بیدار ہے اس نے کلام حق کو سنا دھیان کرکے سو وہ تو راہ پا گیا اور اس کے واسطے نعمت دائمی اور جنات اور انہار ہیں وَمَنْ اَعْرَضَ وَتَوَلّٰى فَقَدْ غَوٰى وَهَوٰى وَلَهُ الْجَحِيْمُ وَالْحَمِيْمُ وَمَالَهٗ مِنْ اَنْصَارٍ اور جس نے اس ہدایت سے روگردانی اور سرکشی کی سو راہ کو بھول گیا اور نیچے گر پڑا اور اس کے لئے دوزخ اور پانی گرم ہے اور کوئی اس کا مددگار نہیں نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا[1] وَّنَذِيْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا ہم ستائش کرتے ہیں اللہ کی اور اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے مغفرت مانگتے ہیں اور اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں اپنے نفسوں کی برائیوں سے اور اپنے اعمال کی بدیوں سے جس کو اللہ نے ہدایت کی اس کا کوئی گمراہ کرنیوالا نہیں اور جس کو اس نے بھٹکایا اس کا کوئی راہ بتانے والا نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے پیشوا اور دوسردار یعنی جناب محمد مصطفیٰ اُس کے بندے اور رسول ہیں جنکو اللہ نے بھیجا ساتھ حق کے بشیر اور نذیر کر کے حق تعالیٰ ان پر اپنی عمدہ رحمت نازل کرے اور انکی آل اور اصحاب پر اور برکت دے اور سلام بھیجے سلام بھیجنا اَمَّا بَعْدُ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ الْفَقِيْرُ اِلَى

---

[1] بشیر خوشخبری دینے والا مومنوں کو ساتھ جنت کے اور نذیر ڈرانے والا کافروں کو ساتھ دوزخ کے ۱۲

رَحْمَۃِ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ وَلِیِّ اللّٰہِ بْنِ الشَّیْخِ عَبْدِ الرَّحِیْمِ تَغَمَّدَہُمَا اللّٰہُ بِفَضْلِہِ الْجَسِیْمِ وَ جَعَلَ مَآلَہُمَا اِلَی النَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ ہٰذِہٖ فُصُوْلٌ مُشْتَمِلَۃٌ عَلٰی اُصُوْلِ الطَّرِیْقَۃِ وَمَا یَتَّصِلُ بِھَا مِمَّا اسْتَفَدْنَاہُ مِنْ مَّشَایِخِنَا النَّقْشَبَنْدِیَّۃِ وَالْجِیْلَانِیَّۃِ وَالْجِشْتِیَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ وَسَمَّیْتُھَا بِالْقَوْلِ الْجَمِیْلِ فِیْ بَیَانِ سَوَآءِ السَّبِیْلِ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بعد حمد وصلوٰۃ کے کہتا ہے بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم کی رحمت کا ولی اللہ بیٹا شیخ عبدالرحیم کا ان دونوں کو اللہ ڈھانپ لے اپنے فضل بڑے میں اور ان دونوں کا ٹھکانا نعمت دائمی کی طرف ٹھہراوے یہ چند فصلیں مشتمل ہیں قواعد طریقت پر یعنی کلیات درویشی پر اور اسپر جو طریقت سے قریب اور مناسب ہے یعنی دعوات اور اعمال پر جس کو ہم نے اپنے نقشبندی اور قادری اور چشتی پیروں سے حاصل کیا ہے راضی ہو اللہ تعالیٰ اُن سے اور ان فصلوں کا قول الجمیل فی بیان سواء السبیل میں نے نام رکھا اور اللہ مجھ کو کافی ہے اور بہتر کارساز ہے اور نہیں بچاؤ گناہ سے اور نہیں طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے جو بلند قدر ہے بڑائی والا

فصل پہلی

اس فصل میں مسنون ہونا بیعت کا مذکور ہے اگرچہ زمانہ رسالت میں بیعت کتنے ہی امور کیواسطے تھی اور اب ایک مقصد میں منحصر ہے اور یہ امر اصل غرض کو مضر نہیں① قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا حقتعالیٰ نے فرمایا مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھ سے اے محمد وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے سو جو عہد شکنی کرتا ہے تو اپنی ذات کی مضرت پر عہد توڑتا ہے اور جس نے پورا کیا اسکو جس پہ اللہ سے عہد کیا تھا سو عنقریب اسکو اجر عظیم عنایت کریگا② اِسْتَفَاضَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یُبَایِعُوْنَہٗ تَارَۃً عَلَی الْھِجْرَۃِ وَالْجِھَادِ وَتَارَۃً عَلٰی اِقَامَۃِ اَرْکَانِ الْاِسْلَامِ وَتَارَۃً عَلَی الثَّبَاتِ وَالْقَرَارِ فِیْ مَعْرَکَۃِ الْکُفَّارِ وَتَارَۃً عَلَی التَّمَسُّکِ بِالسُّنَّۃِ وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَۃِ وَالْحِرْصِ عَلَی الطَّاعَاتِ کَمَا صَحَّ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَایَعَ نِسْوَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰی اَنْ لَّا یَنُحْنَ اور

چشتی نقشبندی اور قادری نسبتوں کا حصول

بیعت مسنون ہونے کے دلائل

---

① کہ وہ سنت ہے اور تحقیق اس کی [illegible] بیعت بھی کئی امور کیلئے اجمالاً ہوتی ہے اسلئے کہ [illegible] توبہ کرتا ہوں سے [illegible] بیعت کرنے اور اقرار [illegible]

② [illegible] ۱۲

احادیث مشہورہ میں منقول ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور گاہے اقامت ارکان اسلام یعنی صوم صلوٰۃ حج زکوٰۃ پر اور گاہے ثبات اور قرار پر معرکہ کفار میں چنانچہ بیعت الرضوان اور کبھی سنت نبوی کی تمسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادات کے حریص اور شائق ہونے پر چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کی انصاریوں کی عورتوں سے نوحہ نہ کرنے پر (۳) وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ أَنَّهُ بَايَعَ نَاسًا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ عَلَى أَنْ لَا يَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا فَكَانَ أَحَدُهُمْ يَسْقُطُ سَوْطُهُ فَيَنْزِلُ عَنْ فَرَسِهِ فَيَأْخُذُهُ وَلَا يَسْأَلُ أَحَدًا اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرت نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت کی اس پر کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کریں سو ان میں سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اس کا کوڑا اگر جاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اتر کر اس کو اٹھا لیتا تھا اور کسی کو کوڑا اٹھا دینے کا بھی سوال نہ کرتا تھا وَمِمَّا لَا شَكَّ فِيهِ وَلَا شُبْهَةَ أَنَّهُ إِذَا ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِعْلٌ عَلَى سَبِيْلِ الْعِبَادَةِ وَالْاِهْتِمَامِ بِشَأْنِهِ فَإِنَّهُ لَا يَنْزِلُ عَنْ كَوْنِهِ سُنَّةً فِي الدِّيْنِ اور جس میں کچھ شک اور شبہ نہیں وہ یہ ہے کہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام کے نہ بر سبیل عادت تو وہ فعل سنت دینی سے کمتر تو نہیں ف اور چونکہ بیعت لینا امور مذکورہ کا بطریق عبادت بکمال اہتمام تھا تو بیعت کے مسنون ہونے میں اب کچھ شک اور شبہ نہیں بَقِيَ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَلِيْفَةَ اللهِ فِي أَرْضِهِ وَعَالِمًا بِمَا أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى مِنَ الْقُرْآنِ وَالْحِكْمَةِ وَمُعَلِّمًا لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَمُزَكِّيًا لِلْأُمَّةِ فَمَا فَعَلَهُ عَلَى جِهَةِ الْخِلَافَةِ كَانَ سُنَّةً لِلْخُلَفَاءِ وَمَا فَعَلَهُ عَلَى جِهَةِ كَوْنِهِ مُعَلِّمًا لِلْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ وَمُزَكِّيًا لِلْأُمَّةِ كَانَ سُنَّةً لِلْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِيْنَ باقی رہا یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ تھے اس کی زمین میں اور عالم تھے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر قرآن اور حکمت کو اتارا اور معلم تھے قرآن اور حدیث کی اور امت کے پاک کرنے والے تھے سو جو فعل کہ آنحضرت نے بنا پر خلافت کے کیا وہ خلفا کے واسطے سنت ہو گیا اور جو فعل کہ بجہت تعلیم کتاب اور حکمت اور تزکیہ امت کے کیا وہ علمائے راسخین کے واسطے سنت ہوا ف علمائے راسخین سے وہ مراد ہیں جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہیں مَبْحَثٌ عَنِ الْبَيْعَةِ مِنْ أَيِّ قِسْمٍ هِيَ فَصْلٌ ثُمَّ اعْلَمْ

بیعت و تصوف پر اعتراضات کے جوابات

مقصورۃ علی قبول الخلافۃ و ان الذی تعتادہ الصوفیۃ من مبایعۃ المتصوفین لیس بشیء وھذا الظن فاسد لما ذکرنا من ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبایع تارۃ علی اقامۃ ارکان الاسلام وتارۃ علی التمسک بالسنۃ وھذا صحیح البخاری شاھد علی انہ صلی اللہ علیہ وسلم اشترط علی جریر عند مبایعتہ فقال والنصح لکل مسلم وانہ بایع قوما من الانصار فاشترط ان لا یخافوا فی اللہ لومۃ لائم ویقولوا بالحق حیث کانوا فکان احدھم یجاھر الامراء والملوک بالرد والانکار وانہ صلی اللہ علیہ وسلم بایع نسوۃ من الانصار واشترط الاجتناب عن النوحۃ الی غیر ذلک وکل ذلک من باب التزکیۃ والامر بالمعروف والنھی عن المنکر تو ہمکو چاہیے کہ بیعت کی گفتگو کریں کہ وہ کون قسم میں سے ہے سو بعضے لوگوں نے یہ گمان کیا ہے کہ بیعت منحصر ہے قبول خلافت اور سلطنت پر اور وہ جو صوفیوں کی عادت ہے باہم اہل تصوف سے بیعت لینے کی وہ شرعاً کچھ نہیں اور یہ گمان فاسد ہے بدلیل اوس کے جو ہم مذکور کر چکے کہ مقرر نبی صلے اللہ علیہ وسلم گاہے بیعت لیتے تھے اقامت ارکان اسلام پر اور گاہے تمسک بالسنۃ پر اور صحیح بخاری گواہی دے رہی ہے اس پر کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جریر رضی اللہ عنہ پر شرط کی ان کی بیعت کے وقت سو فرمایا کہ خیر خواہی لازم ہے ہر مسلمان کے واسطے اور حضرت نے بیعت لی قوم انصار سے سو یہ شرط کر لی کہ نہ ڈریں امر خدا میں کسی ملامت گر کی ملامت سے اور حق ہی بات بولیں جہاں ہیں سو ان میں سے بعضے لوگ امرا اور سلاطین پر کھل کر بلا خوف ردّ و انکار کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے بیعت کی اور شرط کر لی کہ نوحہ کرنے سے پرہیز کریں ان کے سوائے بہت امور میں بیعت ثابت ہے اور وہ سب امور از قسم تذکیہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ہیں ف تو صاف ثابت ہو گیا کہ بیعت فقط قبول خلافت پر منحصر نہیں فالحق ان البیعۃ علی اقسام منھا بیعۃ الخلافۃ ومنھا بیعۃ التمسک بحبل التقوی ومنھا بیعۃ الھجرۃ والجھاد ومنھا بیعۃ التوثق فی الجھاد تو حق یہ ہے کہ بیعت چند قسم پر ہے بعضی بیعت خلافت کی اور بعضی بیعت اسلام لانے کی اور بعضی بیعت تقوی کی رسی پکڑنے کی اور بعضی بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضی بیعت جہاد میں مضبوط رہنے کی وکانت بیعۃ الاسلام متروکۃ فی زمن الخلفاء اما فی زمن الراشدین

منهم فلأن دخول الناس في الإسلام في أيامهم كان غالبا بالقهر والسيف لا بالتأليف وإظهار البرهان ولا طوعا ورغبة وأما في غيرهم فلأنهم كانوا في الأكثر ظلمة فسقة لا يهتمون بإقامة السنن اور مسلمان ہونے کی بیعت خلفا کے زمانہ میں متروک تھی خلفائے راشدین کے وقت میں بیعت اسلام تو اسواسطے متروک تھی کہ داخل ہونا لوگوں کا اسلام میں ان کے ایام میں اکثر بسبب شوکت اور تلوار سے تھا نہ تالیف قلوب اور اظہار دلیل اسلام پر اور نہ دخول اسلام اپنی خوشی اور رغبت پر تھا اور خلفائے راشدین کے سوا اور خلفا کے وقت میں چنانچہ خلفائے مروانیہ اور عباسیہ کے وقت میں اس واسطے بیعت اسلام متروک تھی کہ ان میں اکثر ظالم اور فاسق تھے اقامت سنن دین میں کوشش بلیغ نہ کرتے تھے وكذلك بيعة التمسك بحبل التقوى كانت متروكة أما في زمان الخلفاء الراشدين فلكثرة الصحابة الذين استناروا بصحبة النبي صلى الله عليه وسلم وتأدبوا في حضرته فكانوا لا يحتاجون إلى بيعة الخلفاء وأما في زمن غيرهم فخوفا من افتراق الكلمة وأن يظن بهم مبايعة الخلافة فتهيج الفتن وكانت الصوفية يحصل يقيمون الخرقة مقام البيعة ثم لما اندرس هذا الرسم في الخلفاء انتهز الصوفية الفرصة وتمسكوا بسنة البيعة والله أعلم اور اسی طرح تقوی کی رسی تھامنے کی بیعت بھی خلفا میں متروک ہو گئی تھی خلفائے راشدین کے زمانہ میں تو بسبب کثرت اصحاب کے متروک تھی جو نورانی ہو چکی تھی بسبب صحبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مؤدب ہو گئی تھی آپ کے حضور میں تو ان کو کچھ حاجت نہ تھی خلفا کے بیعت کی تصفیہ باطن کے واسطے اور خلفا کے سوا اور زمانہ میں بسبب خوف پھوٹ پڑنے کے اور اس خوف سے کہ بیعت کرنے والوں کی ساتھ بیعت خلافت کا گمان کیا جاوے تو فساد اٹھے بیعت مذکورہ متروک تھی اور اس وقت میں اہل تصوف خرقہ دینی کو قائم مقام بیعت کے کرتے تھے پھر بعد مدت یہ رسم بیعت کی ملوک اور سلاطین میں معدوم ہو گئی تو حضرات صوفیہ نے فرصت کو غنیمت جان کر سنت بیعت پر چنگل مارا واللہ اعلم **ف** مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہٗ نے فرمایا تو حضرات صوفیہ بعد اندراس رسم بیعت کے جاری کرنے سے مصداق اس حدیث مرفوع کے ہوئے کہ جو سنت مردہ کو جلاوے تو

بیعت طریقت کی اشاعت

بیعت طریقت کے ضروری مسائل

اس کو اس کا اجر ملے گا اور ان لوگوں کا اجر اس کو ملے گا جو اس سنت پر چلیں۔

فصل ۲ اس فصل میں سنیت بیعت اور اس کی غایت اور منفعت اور اس کی شرائط وغیرہ کا بیان ہے وَلَعَلَّكَ تَقُوْلُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْبَیْعَۃِ مَا هِیَ وَاجِبَۃٌ اَمْ سُنَّۃٌ ثُمَّ مَا الْحِکْمَۃُ فِیْ شَرْعِهَا ثُمَّ مَا شَرْطُ مَنْ یَاْخُذُ الْبَیْعَۃَ ثُمَّ مَا شَرْطُ الْمُبَایِعِ ثُمَّ مَا وَفَاءُ الْمُبَایِعِ وَمَا نَکْثُہٗ ثُمَّ هَلْ یَجُوْزُ تَکَرُّرُ الْبَیْعَۃِ مِنْ عَالِمٍ وَاحِدٍ اَوْ عُلَمَاءَ کَثِیْرِیْنَ ثُمَّ مَا اللَّفْظُ الْمَاْثُوْرُ عِنْدَ الْبَیْعَۃِ اور شاید کہ اے مخاطب تو کہے گا کہ مجکو بیعت کا حکم بتانا ہے کہ کیا ہے ① واجب ہے یا سنت پھر ② بیعت کی مشروع ہونے میں حکمت کیا ہے پھر ③ بیعت لینے والے کی شرط کیا ہے پھر ④ بیعت کرنے والے کی شرط کیا ہے پھر ⑤ بیعت کرنے والے میں ایفائے بیعت کس کو کہتے ہیں اور عہد شکنی کیا ہے پھر کیا جائز ہے ⑥ مکرر کرنا بیعت کا ایک عالم یا علمائے کثیر سے یا جائز نہیں ⑦ پھر کون الفاظ منقول ہیں سلف سے بیعت کے وقت فَاَقُوْلُ اَمَّا الْمَسْئَلَۃُ الْاُوْلٰی فَاعْلَمُوْا اَنَّ الْبَیْعَۃَ سُنَّۃٌ وَّلَیْسَتْ بِوَاجِبَۃٍ لِاَنَّ النَّاسَ بَایَعُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَرَّبُوْا بِهَا اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَمْ یَدُلَّ دَلِیْلٌ عَلٰی تَاْثِیْمِ تَارِکِهَا وَلَمْ یُنْکِرْ اَحَدٌ مِنَ الْاَئِمَّۃِ عَلٰی تَارِکِهَا فَکَانَ کَالْاِجْمَاعِ عَلٰی اَنَّهَا لَیْسَتْ بِوَاجِبَۃٍ سو میں کہتا ہوں ساتوں سوالات کے جواب مفصل پہلے

بودن مسنون بیعت

بیعت طریقت سنت ہے

جواب سوال اول

سوال کے جواب کو تو یوں سمجھ لے کہ بیعت سنت ہے واجب نہیں اس واسطے کہ اصحاب رض نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اس کے سبب سے حق تعالے کی نزدیکی چاہی اور کسی دلیل شرعی نے تارک بیعت کے گنہگار ہونے پر دلالت نہ کی اور ائمہ دین نے تارک بیعت پر انکار نہ کی تو یہ عدم انکار گویا اجماع ہوگیا اس پر کہ وہ واجب نہیں ہے اور اگر بیعت تقوی کی واجب ہوتی تو بالضرور اس کے تارک پر انکار وارد ہوتے تو معلوم ہوگیا کہ بیعت سنت ہے اسواسطے کہ حقیقت سنت یہی ہے کہ فعل مسنون بلا دلیل وجوب تقرب الی اللہ کا موجب ہو۔ اَمَّا الْمَسْئَلَۃُ الثَّانِیَۃُ فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَجْرٰی سُنَّتَہٗ اَنْ یَّضْبِطَ الْاُمُوْرَ الْخَفِیَّۃَ الْمُضْمَرَۃَ فِی النُّفُوْسِ بِاَفْعَالٍ وَاَقْوَالٍ ظَاهِرَۃٍ وَیُقِیْمَهَا مَقَامَهَا کَمَا اَنَّ التَّصْدِیْقَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ خَفِیٌّ فَاُقِیْمَ الْاِقْرَارُ مَقَامَہٗ وَاِنَّ رِضَی الْمُتَعَاقِدَیْنِ بِبَذْلِ الثَّمَنِ وَالْمَبِیْعِ اَمْرٌ خَفِیٌّ مُضْمَرٌ فَاُقِیْمَ الْاِیْجَابُ وَالْقَبُوْلُ مَقَامَہٗ اور سوال ثانی کا جواب یوں معلوم کر کہ سنت اللہ یوں

جواب سوال دوم حکمت بیعت

بیعت کی مشروعیت میں حکمت

جاری ہے کہ امور خفیہ جو نفوس میں پوشیدہ ہیں ان کا ضبط افعال اور اقوال ظاہری سے ہو اور افعال اور اقوال قائم مقام ہوں امور قلبیہ کے چنانچہ تصدیق اللہ اور اس کے رسول اور قیامت کی امر مخفی ہے تو اقرار لسانی ف۱ کا بجائے تصدیق قلبی کے قائم مقام کیا گیا اور چنانچہ رضامندی بائع اور مشتری کی قیمت اور مبیع کے دینے میں امر مخفی پوشیدہ ہے تو ایجاب ف۲ اور قبول کو قائم مقام رضائے مخفی کے کر دیا فکذلک التوبة والعزم بمحض علی ترک المعاصی والتمسک بحبل التقوی خفی مضمر فاقیمت البیعة مقامہ سو اسیطرح توبہ اور عزم کرنا ترک معاصی کا اور تقوی کی رسی کو مضبوط پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ ہے تو بیعت کو اس کی قائم مقام کر دیا واما المسئلة الثالثة فشرط من یاخذ البیعة امور احدہا علم الکتاب والسنة ولا نرید المرتبة القصوی بل یکفی من علم الکتاب ان یکون قد ضبط تفسیر المدارک او الجلالین او غیرہ وحققہ علی عالم وعرف معانیہ وتفسیر الغریب واسباب النزول والاعراب والقصص وما یتصل بذلک اور مسئلہ ثالث کا جواب یہ ہے کہ بیعت لینے والے میں یعنی پیر و مرشد میں چند امور شرط ہیں شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری یہ مراد نہیں کہ پلے سرے کا مرتبہ علم کا مشروط ہے بلکہ قرآن میں اتنا علم ہونا کافی ہے کہ تفسیر مدارک یا جلالین کو یا سوا ان کے مانند تفسیر وسیط یا وجیز واحدی کے محفوظ کر چکا ہو اور کسی عالم سے اس کو تحقیق کر لیا ہو اور اس کے معانی اور ترجمہ لغات مشکلہ کو اور شان نزول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جو اس کے قریب ہے اسکو جان چکا ہو ف یعنی دو مختلف چیزوں میں تطبیق دینا اور معرفت ناسخ اور منسوخ اور احکام مستنبط قرآنی ومن السنة ان یکون قد ضبط وحقق مثل کتاب المصابیح وعرف معانیہ وشرح غریبہ واعراب مشکلہ وتاویل معضلہ علی رای الفقہاء اور حدیث کا علم اتنا کافی ہے کہ ضبط اور تحقیق کر چکا ہو مانند کتاب مصابیح یا مشارق کے اور اس کے معانی دریافت کر چکا ہو اور اس کی شرح غریب یعنی لغات مشکلہ کا ترجمہ اور اعراب مشکل اور تاویل معضل کے برابر رائے فقہائے دین کی معلوم

ف۱ اور اسی اقرار پر احکام ایمان کے دائر ہوگئی چنانچہ حفظ جان اور مال اور وجوب نصرت مؤمن

ف۲ اور اسی ایجاب اور قبول پر احکام بیع کے دائر ہوئے یعنی قیمت اور مبیع میں تصرف کرنا اور ہبہ اور وراثت وغیرہ ذالک ۱۲

ف۳ اور اسی بیعت پر احکام دائر ہونے یعنی وجوب ایفائے عہد اور حرمت عہد شکنی وغیرہ ذالک ۱۲

احکام دائر ہوئے یعنی وجوب ایفائے عہد اور حرمت معاہدہ شکنی وغیرہ ذالک ۱۲ .

ف۱ اسی اقرار پر احکام ایمان کے دائر ہوگئی چنانچہ حفظ جان اور وجوب نصرت مومن کا ف۲ اور اسی ایجاب اور قبول پر احکام بیع کے دائر ہوئے یعنی قیمت اور مبیع میں تصرف کرنا اور ہبہ اور وراثت وغیرہ ذالک ۱۲ ف۳ اور اسی پر

مرشد کامل کی شرائط جواب سوال سوم شروط مرشد شرط اول ①

کرچکا ہوں ف مشکل اور معضل میں فرق یہ ہے مشکل اس دشوار لفظ کو کہتے ہیں جو باعتبار
لغت اور ترکیب نحوی کے صعب ہو اور معضل وہ ہے جس کے معنے مشتبہ ہوں اور ایک
معنے کی تعیین نہ ہو سکے یا دوسری حدیث اس کے معارض اور مخالف ہو فرمایا ابن
مصنف یعنی مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی رح نے کہ اسیطرح میں نے مصنف قدس سرہ سے
سنا مترجم کہتا ہے مصنف نے لفظ محتمل المعنے اور احادیث متعارضہ میں اتباع مذاہب
فقہا کے اس واسطے تصریح کی کہ چاروں اماموں کی مخالفت میں ضلالت صریح ہے
یعنی اس نے ترک اجماع کیا وَلَا یُکَلَّفُ بِحِفْظِ الْقُرْاٰنِ وَلَا التَّفَحُّصِ عَنْ حَالِ الْاَسَانِیْدِ
اَلَا تَرٰی اَنَّ التَّابِعِیْنَ وَاَتْبَاعَهُمْ کَانُوْا یَاْخُذُوْنَ بِالْمُنْقَطِعِ وَالْمُرْسَلِ اِنَّمَا الْمَقْصُوْدُ
حُصُوْلُ الظَّنِّ بِبُلُوْغِ الْخَبَرِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور بیعت لینے والا مکلف
نہیں علم قرآن میں اختلافات قرات کے یاد رکھنے کا اور نہ علم حدیث میں حال اسانید کے
تجسس کا کیا تو نہیں جانتا کہ تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مرسل کو لیتے تھے
مقصود تو حصول ظن ہے ساتھ پہنچ جانے حدیث کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سو اتنی
بات تو کتب معتمدہ حدیث میں تفحص رواۃ پر منحصر نہیں اگرچہ تحقیق فن حدیث میں بدون
علم رجال کے حاصل نہیں ف منقطع وہ حدیث ہے جس کا راوی اول سند میں
مذکور نہو اور مرسل وہ ہے جو آخر سند میں راوی مذکور نہ ہو چنانچہ تابعی حدیث کو
بدون ذکر صحابی کے مذکور کرے چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہور بالخیر تھا
اور وسط سند قلیل ہوتے تھے تو انقطاع سے بھی حصول ظن بلوغ خبر متصور تھا بخلاف
غیر تابعین اور تبع تابعین کے کہ ان کو یہ دولت قریبہ خداداد کہاں سے حاصل خلاصہ
یہ ہے کہ پیری مریدی کے واسطے اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا کافی ہے لیکن عمل
بالحدیث اور استنباط احکام کے واسطے تو بہت سا کچھ درکار ہے وَلَا بِعِلْمِ الْاُصُوْلِ
وَالْکَلَامِ وَجُزْئِیَّاتِ الْفِقْهِ وَالْفَتَاوٰی اور بیعت لینے والا علم اصول فقہ اور اصول حدیث
اور جزئیات فقہ اور احکام حوادث کے یاد رکھنے کا مکلف نہیں ف مولانا عبدالعزیز
قدس سرہ نے حاشیہ میں فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل کلیات مراد نہیں بلکہ صور
مفروضہ مراد ہیں جن کی طرف کمتر حاجت ہوتی ہے مترجم کہتا ہے تو اس تقریر سے
معلوم ہوا کہ جزئیات فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر الحاجت ہیں ان کا حفظ مشروط ہے وَاِنَّمَا

فَهٰذَا شَرَطْنَا الْعِلْمَ لِاَنَّ الْغَرَضَ مِنَ الْبَيْعَةِ اَمْرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُهٗ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاِرْشَادُهٗ اِلٰى تَحْصِيْلِ السَّكِيْنَةِ الْبَاطِنَةِ وَاِزَالَةِ الرَّذَائِلِ وَاكْتِسَابِ الْحَمَائِلِ ثُمَّ امْتِثَالُ الْمُسْتَرْشِدِ بِهٖ فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عَالِمًا كَيْفَ يُتَصَوَّرُ مِنْهُ هٰذَا

اور عالم ہونا مرشد کا ہم نے فقط اتنے واسطے شرط کیا ہے کہ غرض بیعت سے مرید کو امر کرنا ہے مشروعات کا اور روکنا اس کو خلاف شرع سے اور اس کی رہنمائی طرف تسکین باطنی کے اور دور کرنا بدخوؤں کا اور حاصل کرنا اوصاف حمیدہ کا پھر مرید کا عمل میں لانا اس کو جمیع امور مذکورہ میں سو جو شخص کہ عالم اور واقف ان امور سے نہ ہوگا اس سے یہ کیونکر متصور ہوگا ف مترجم کہتا ہے سبحان اللہ کیا معاملہ بالعکس ہو گیا ہے فقراء جہال کو اس وقت میں یہ خبط سمایا ہے کہ پیری مریدی میں علم کا ہونا کچھ ضرور نہیں بلکہ علم درویشی کو مضر ہے اس واسطے کہ شریعت کچھ اور ہے اور طریقت کچھ اور حالانکہ صوفیان قدیم کی کتب اور ملفوظات میں مثل قوت القلوب اور عوارف اور احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت اور فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت عبدالقادر جیلانیؒ میں صاف مصرح ہے کہ علم شریعت شرط ہے طریقت اور تصوف کی یہ بھی جہالت کی شامت ہے کہ جن مرشدوں کا نام صبح شام مثل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہیں ان کے کلام سے بھی غافل ہیں کہ وہ کیا فرما گئے ہیں

وَقَدِ اتَّفَقَ كَلِمَةُ الْمَشَايِخِ عَلٰى اَنْ لَا يَتَكَلَّمَ عَلَى النَّاسِ اِلَّا مَنْ كَتَبَ الْحَدِيْثَ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ

متفق ہے مشائخ کا قول اس پر کہ وعظ نہ کرے لوگوں کو مگر وہ شخص جس نے کتابت حدیث کی ہو یعنی روایت کی ہو استاد سے اور جس نے قرآن کو پڑھا ہو

اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ صَحِبَ الْعُلَمَاءَ الْاَتْقِيَاءَ دَهْرًا طَوِيْلًا وَتَاَدَّبَ عَلَيْهِمْ وَكَانَ مُتَفَحِّصًا عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ فَعَسٰى اَنْ يَكْفِيَهٗ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

بار خدایا مگر یہ کہ ایسا مرد ہو جس نے متقی علماء کی بہت مدت تک صحبت کی ہو اور ان سے ادب سیکھا ہو اور حلال اور حرام کا متفحص ہو اور کثیر الوقوف ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے نزدیک یعنی قرآن اور حدیث سنکر ڈر جاتا ہو اور اپنے افعال اور اقوال اور حالات کو کتاب اور سنت کے موافق کر لیتا ہو تو امید ہے کہ اس قدر علم بھی اس کو کفایت کرے در صورت عدم علم واللہ اعلم

وَالشَّرْطُ الثَّانِي الْعَدَالَةُ وَالتَّقْوٰى

فَيَجِبُ اَنْ يَكُوْنَ مُجْتَنِبًا عَنِ الْكَبَائِرِ غَيْرَ مُصِرٍّ عَلَى الصَّغَائِرِ اور بیعت لینے کی دوسری شرط عدالت اور تقویٰ ہے تو واجب ہے کہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ گناہوں پر اڑ نہ جاتا ہو ف مولانا عبدالعزیزؒ نے حاشیہ میں فرمایا کہ تقوی مرشد کا اسواسطے مشروط ہوا کہ بیعت مشروع ہوئی ہے واسطے صفائی باطن کے اور انسان مجبول ہے اپنے بنی نوع کی اقتدائے افعال پر اور صفائی باطن میں فقط قول بدون عمل کے کفایت نہیں کرتا سو جو مرشد کہ اعمال خیر سے متصف ہو فقط زبانی تقریروں پر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہے وَالشَّرْطُ الثَّالِثُ اَنْ يَكُوْنَ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ مُوَاظِبًا عَلَى الطَّاعَاتِ الْمُؤَكَّدَةِ وَالْاَذْكَارِ الْمَاْثُوْرَةِ الْمَذْكُوْرَةِ فِي صِحَاحِ الْاَحَادِيْثِ مُوَاظِبًا عَلٰى تَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَكَانَ يَادْدَاشْتُ لَهٗ مَلَكَةً رَاسِخَةً اور تیسری شرط بیعت لینے کی یہ ہے کہ دنیا کا تارک ہو اور آخرت کا راغب ہو محافظ ہو طاعات مؤکدہ اور اذکار منقولہ کا جو صحیح حدیثوں میں مذکور ہیں مدام تعلق دل کا اللہ پاک سے رکھتا ہو اور یادداشت کی مشق کامل اس کو حاصل ہو مترجم کہتا ہے یادداشت کی آگے مذکور ہوگی وَالشَّرْطُ الرَّابِعُ اَنْ يَكُوْنَ اٰمِرًا بِالْمَعْرُوْفِ نَاهِيًا عَنِ الْمُنْكَرِ مُسْتَقِلًّا بِرَأْيِهٖ لَا اِمَّعَةً لَيْسَ لَهٗ رَأْيٌ وَلَا اَمْرٌ ذَا مُرُوَّةٍ وَعَقْلٍ تَامٍّ لِيُعْتَمَدَ عَلَيْهِ فِي كُلِّ مَا يَأْمُرُ بِهٖ وَيَنْهٰى عَنْهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ فَمَا ظَنُّكَ بِصَاحِبِ الْبَيْعَةِ اور چوتھی شرط یہ ہے کہ بیعت لینے والا امر کرتا ہو مشروع کا اور خلاف شرع سے روکتا جو مستقل ہو اپنی رائے پر نہ کہ مرد ہرجائی ہر دم خیالی جس کو نہ رائے ہو نہ امر ذی مروۃ اور صاحب عقل کامل ہو تا اس پر اعتماد کیا جاوے اس کے بتائے اور روکے فعل پر حق تعالیٰ نے فرمایا کہ گواہی ان کی قبول ہے جن گواہوں کو تم پسند کرو سو کیا بترا گمان ہے صاحب بیعت کے ساتھ یعنی جب شاہدوں میں عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والے مرشد میں بطریق اولےٰ عدالت اور تقوی شرط ہو گا ف مولانا نے فرمایا یہ مراد نہیں کہ امر بالمعروف اور مستقل الرائے وغیرہ ہونا قبول شہادت کی شرط ہے تا اعتراض وارد ہو کہ یہ امور شہادت میں شرط نہیں تو چاہیئے کہ صاحب بیعت میں بھی شرط نہوں بلکہ حاصل استدلال آیت قرآنی کا یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا

بیعت لینے کیلئے ③ شرط

چوتھی ④ شرط

اور اختیار پر مفوض کیا اور چونکہ رضا امر مخفی ہے لہٰذا اس کی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی
مثل اجتناب عن الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی بھی تفویض اہل اسلام کے رضا پر ہو کر تعیین
اس کی علامات ظاہرہ مذکورہ سے ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشدین طریق
اولیٰ ہوگا وَالشَّرْطُ الْخَامِسُ اَنْ يَكُوْنَ صَحِبَ الْمَشَائِخَ وَتَادَّبَ بِهِمْ دَهْرًا طَوِيْلًا (۵) شرط
وَاَخَذَ مِنْهُمُ النُّوْرَ الْبَاطِنَ وَالسَّكِيْنَةَ وَهٰذَا لِاَنَّ سُنَّةَ اللّٰهِ جَرَتْ بِاَنَّ الرَّجُلَ
لَا يُفْلِحُ اِلَّا اِذَا رَاٰى الْمُفْلِحِيْنَ كَمَا اَنَّ الرَّجُلَ لَا يَتَعَلَّمُ اِلَّا بِصُحْبَةِ الْعُلَمَاءِ وَعَلٰى
هٰذَا الْقِيَاسِ غَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الصِّنَاعَاتِ اور پانچویں شرط یہ ہے کہ بیعت لینے والا مرشدان
کامل کی صحبت میں رہا ہو اور ان سے ادب سیکھا ہو زمانہ دراز اور ان سے باطن کا نور اور اطمینان
لیا ہو اور یہ یعنی صحبت کاملین اس واسطے مشروط ہوئی کہ عادت الٰہی یوں جاری ہوئی
ہے کہ مراد نہیں ملتی جب تک مراد پانے والوں کو نہ دیکھے جیسے انسان کو علم نہیں حاصل
ہوتا مگر علماء کی صحبت سے اور اسی قیاس پر ہیں اور پیشے یعنی جیسے آہنگری بدون
صحبت آہنگر یا نجاری بدون صحبت نجار کے نہیں آتی ف مولانا نے ارشاد کیا کہ جریان
سنت اللہ کا بھید یہ ہے کہ انسان اس نہج پر مخلوق ہوا ہے کہ یہ اپنے کمالات کو حاصل
نہیں کر سکتا بدون اپنی ابنائے جنس کی مشارکت اور معاونت کے بخلاف اور حیوانات کے
کہ اُن کے کمالات پیدائشی ہیں اور کسبی نہایت کمتر ہیں چنانچہ تیرنا حیوانات میں پیدائشی
کمال ہے اور انسان کو بدون سیکھے نہیں آتا وَلَا يُشْتَرَطُ فِيْ ذٰلِكَ ظُهُوْرُ الْكَرَامَاتِ
وَالْخَوَارِقِ وَلَا تَرْكُ الْاِكْتِسَابِ لِاَنَّ الْاَوَّلَ ثَمَرَةُ الْمُجَاهَدَاتِ لَا شَرْطُ الْكَمَالِ
وَالثَّانِيْ مُخَالِفٌ لِلشَّرْعِ وَلَا تَغْتَرَّ بِمَا تَفْعَلُهُ الْمَغْلُوْبُوْنَ فِيْ اَحْوَالِهِمْ اِنَّمَا الْمَاْثُوْرُ التَّقَنُّعُ
بِالْقَلِيْلِ وَالْوَرَعُ مِنَ الشُّبُهَاتِ اور شرط نہیں اس میں یعنی بیعت لینے میں ظہور کرامات
اور خوارق عادات کا اور نہ ترک پیشہ وری کا اس واسطے کہ ظہور کرامات اور خوارق عادات
ثمرہ ہے اور مجاہدات اور ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کے اور ترک اکتساب مخالف شرع
ہے اور دھوکہ نہ کھائیو اس سے جو درویش مغلوب الاحوال کرتے ہیں یعنی جو صاحب
حال بسبب غلبہ اپنے حال کے کسب حلال کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہیں اُن کے فعل کو دلیل
نہ پکڑنا ترک کسب پر منقول تو یہی ہے کہ تھوڑے پر قناعت کرنا اور شبہات سے
پرہیز کرنا یعنی مال مشتبہ اور پیشہ مکروہ اور مشتبہ سے بچنا ضرور ہے ف مولانا نے

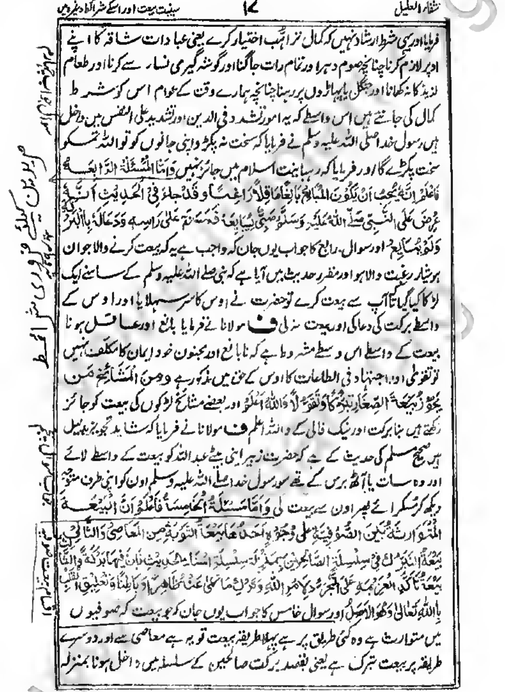

فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہیں کہ کمال ترہّب اختیار کرے یعنی عبادات شاقہ کا اپنے اوپر لازم کرنا چنانچہ صوم دہر اور تمام رات جاگنا اور گوشہ گیری نساء سے کرنا اور طعام لذیذ کا نہ کھانا اور جنگل یا پہاڑوں پر رہنا چنانچہ ہمارے وقت کے عوام اس کو شرط کمال کی جانتے ہیں اس واسطے کہ یہ امور تشدد فی الدین اور تشدید علی النفس میں داخل ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت نہ پکڑو اپنی جانوں کو تو اللہ تمکو سخت پکڑے گا اور فرمایا کہ رہبانیت اسلام میں جائز نہیں وَاَمَّا الْمَسْئَلَۃُ الرَّابِعَۃُ فَاعْلَمْ اَنَّہٗ یَجِبُ اَنْ یَّکُوْنَ الْمُبَایِعُ بَالِغًا عَاقِلًا رَاغِبًا وَقَدْ جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ اَنَّہٗ عُرِضَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَبِیٌّ یُّبَایِعُ فَمَسَحَ عَلٰی رَاْسِہٖ وَدَعَا لَہٗ بِالْبَرَکَۃِ وَلَمْ یُبَایِعْہُ اور سوال رابع کا جواب یوں جان کہ واجب ہے یہ کہ بیعت کرنے والا جوان ہوشیار رغبت والا ہو اور مقرر حدیث میں آیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لڑکا کیا گیا تا آپ سے بیعت کرے تو حضرت نے اوس کا سر سہلایا اور اوس کے واسطے برکت کی دعا کی اور بیعت نہ لی **ف** مولانا نے فرمایا بالغ اور عاقل ہونا بیعت کے واسطے اس واسطے مشروط ہے کہ نابالغ اور مجنون خود ایمان کا مکلف نہیں تو تقوٰی اور اجتہاد فی الطاعات کا اوس کے حق میں مذکور ہے وَمِنَ الْمَشَائِخِ مَنْ یُّجَوِّزُ بَیْعَۃَ الصِّغَارِ تَبَرُّکًا وَّتَفَؤُّلًا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور بعضے مشائخ لڑکوں کی بیعت کو جائز رکھتے ہیں بنا برکت اور نیک فالی کے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ شاید تجویز بدلیل ہے صحیح مسلم کی حدیث کے ہے کہ حضرت زبیر اپنے بیٹے عبد اللہ کو بیعت کے واسطے لائے اور وہ سات یا آٹھ برس کے تھے سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اون کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر مسکرائے پھر اون سے بیعت لی وَاَمَّا الْمَسْئَلَۃُ الْخَامِسَۃُ فَاعْلَمُوْا اَنَّ الْبَیْعَۃَ الْمُتَوَارِثَۃَ بَیْنَ الصُّوْفِیَّۃِ عَلٰی وُجُوْہٍ اَحَدُھَا بَیْعَۃُ التَّوْبَۃِ مِنَ الْمَعَاصِیْ وَالثَّانِیْ بَیْعَۃُ التَّبَرُّکِ فِیْ سِلْسِلَۃِ الصَّالِحِیْنَ بِمَنْزِلَۃِ سِلْسِلَۃِ اَسْنَادِ الْحَدِیْثِ فَاِنَّ فِیْھَا بَرَکَۃً وَالثَّالِثُ بَیْعَۃُ تَاکِیْدِ الْعَزِیْمَۃِ عَلَی التَّجَرُّدِ لِاَمْرِ اللّٰہِ وَتَرْکِ مَا نُھِیَ عَنْہُ ظَاھِرًا وَّبَاطِنًا وَتَعْلِیْقِ الْقَلْبِ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَھُوَ الْاَصْلُ اور سوال خامس کا جواب یوں جان کہ جو بیعت کہ صوفیوں میں متوارث ہے وہ کئی طریق پر ہے پہلا طریقہ بیعت توبہ ہے معاصی سے اور دوسرے طریقہ پر بیعت تبرک ہے یعنی بقصد برکت صالحین کے سلسلہ میں داخل ہونا بمنزلہ

مرید بننے کیلئے ضروری شرائط

سلسلہ اسناد حدیث ہے کہ اس میں البتہ برکت ہے اور تیسرا طریقہ بیعت تاکد عزیمت یعنی عزم مصمم کرنا واسطے خلوص امر الٰہی اور ترک مناہی کے ظاہر اور باطن سے اور تعلیق دل کی اللہ جل شانہ سے اور یہی تیسرا طریقہ اصل ہے وَاَمَّا الْاَوَّلَانِ فَالْوَفَاءُ بِالْبَيْعَةِ فِيْهِمَا تَرْكُ الْكَبَائِرِ وَعَدَمُ الْاِصْرَارِ عَلَى الصَّغَائِرِ وَالتَّمَسُّكُ بِالطَّاعَاتِ الْمُؤَكَّدَةِ مِنَ الْوَاجِبَاتِ وَالسُّنَنِ الرَّوَاتِبِ وَالنَّكْثُ بِالْاِخْلَالِ فِيْمَا ذُكِرَ اور پہلے دونوں قسم کے طریقوں میں بیعت کا پورا کرنا عبارت ہے ترک کبائر سے اور نہ اڑ جانا صغائر پر اور طاعات مذکورہ پر چنگل مارنا از قسم واجبات اور مؤکدہ سنتوں کی اور عہد شکنی عبارت ہے خلل ڈالنے سے اس میں جن کو ہم نے مذکور کیا یعنی ارتکاب کبائر اور اصرار علی الصغائر اور طاعات پر مستعد نہ ہونا بیعت شکنی ہے ۔ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَالْوَفَاءُ الْبَقَاءُ عَلٰى هٰذِهِ الْهِجْرَةِ وَالْمُجَاهَدَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ مُتَنَوِّرًا بِنُوْرِ السَّكِيْنَةِ وَيَصِيْرَ ذٰلِكَ دَيْدَنًا لَهٗ وَخُلُقًا وَجِبِلَّةً فَعِنْدَ ذٰلِكَ قَدْ يُرَخَّصُ فِيْمَا اَبَاحَهُ الشَّرْعُ مِنَ اللَّذَّاتِ وَالْاِشْتِغَالِ بِبَعْضِ مَا يُحْتَاجُ اِلٰى طُوْلِ التَّعَهُّدِ كَالتَّدْرِيْسِ وَالْقَضَاءِ وَالنَّكْثُ بِالْاِخْلَالِ فِيْ ذٰلِكَ اور تیسرے طریقہ میں پورا بیعت کا عبارت ہے مدام ثابت رہنے سے اس ہجرت اور مجاہدہ اور ریاضت پر یہاں تک کہ روشن ہو جاوے اطمینان کے نور سے اور ہو اوس کی عادت اور خو اور جبلی ہو جاوے بلا تکلف تو اس حالت کے نزدیک گاہے اوس کو اجازت دی جاتی ہے اوس میں جس کو شرع نے مباح کیا ہے از قسم لذات کے اور مشغول ہونا بعضے اوس کاموں سے جن میں طول مدت کی طرف حاجت ہوتی ہے جیسے درس کرنا علوم دین کا قضا اور بیعت شکنی عبارت ہے اوسکی خلل اندازی سے قبل از نورانیت دل وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ السَّادِسَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ تَكْرَارَ الْبَيْعَةِ مِنَ الرَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاثُوْرٌ وَكَذٰلِكَ عَنِ الصُّوْفِيَّةِ اَمَّا مِنَ الشَّخْصَيْنِ فَاِنْ كَانَ بِظُهُوْرِ خَلَلٍ فِيْمَنْ بَايَعَهُ فَلَا بَاْسَ وَكَذٰلِكَ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَوْ غَيْبَتِهِ الْمُنْقَطِعَةِ وَاَمَّا بِلَا عُذْرٍ فَاِنَّهٗ يُشْبِهُ الْمُتَلَاعِبَ وَيَذْهَبُ بِالْبَرَكَةِ وَيَصْرِفُ قُلُوْبَ الشُّيُوْخِ عَنْ تَعَهُّدِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور چھٹے سوال کے جواب میں معلوم کر کہ تکرار بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور اسیطرح حضرات صوفیہ سے لیکن دو پیروں سے بیعت کرنا سو اگر بسبب ظہور خلل کے ہو اوس پیر میں جس

طریق اول و دوم

طریق سوم

والقضاء و غیرہما

مسئلہ تکرار بیعت

جواب سوال ششم

سے بیعت کر چکا ہے تو کچھ مضائقہ نہیں اور اسی طرح اوس کی موت کے بعد یا اوس کی غیبت منقطعہ کے بعد کہ اوس کی توقع ملاقات کی باقی نہیں رہی اور بلا عذر تو دوسرے مرشد سے بیعت کرنا مشابہ ہے کھیل کے اور ہر جگہ بیعت کرنا برکت کو کھوتا ہے اور مرشدوں کے دلوں کو اوس کی تعلیم اور تہذیب سے پھیرتا ہے واللہ اعلم یعنی اوسکو ہرجائی اور دم خیالی سمجھ کر اوس پر التفات نہیں فرماتے ہیں۔ واما المسئلۃ السابعۃ فاعلموا ان اللفظ المأثور عن السلف عند البیعۃ ان یخطب الشیخ الخطبۃ المسنونۃ

جواب سوال ہفتم

اور ساتویں سوال کا جواب معلوم کر کہ لفظ منقول سلف سے بیعت کے نزدیک یہ ہے کہ مرشد خطبہ مسنون پڑھے وهی الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم اور خطبہ مسنون یہ ہے یعنی الحمد للہ سے آخر تک ترجمہ اس کا یہ ہے سب تعریف اللہ کو ہم اوس کی حمد کرتے ہیں اور اوس سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت اوس سے چاہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کی اپنے نفوس کی بدیوں سے اور اپنے اعمال کی برائیوں سے جس کو اللہ نے ہدایت کی اوسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو بہکایا اوس کو کوئی راہ بتانے والا نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں اوس کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ کے اور اوس کی کہ محمد بندہ ہے اللہ کا اور اوس کا رسول رحمت بھیجے اللہ اوس پر اور اوس کی آل اور اس کے اصحاب پر اور برکت کرے اور سلامتی عنایت فرما دے ثم یلقنہ الایمان الاجمالی فیقول قل آمنت باللہ وبما جاء من عند اللہ علی مراد اللہ وآمنت برسول اللہ وبما جاء من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتبرأت من جمیع الادیان وجمیع العصیان واسلمت الآن واقول اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

پھر بعد خطبہ مذکورہ کے مرشد مرید کو ایمان اجمالی تلقین کرے سو یوں کہے کہ کہہ ایمان لایا میں اللہ پر اور جو اللہ کے نزدیک سے آیا رسول کی مراد پر صلے اللہ علیہ وسلم اور بیزار ہوا میں سب دینوں سے سوائے اسلام کے بیزار ہوا سب گناہوں سے

ورمیں اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا اور کہتا ہوں میں کہ گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اوس کا بندہ ہے اور اس کا رسول ثُمَّ يَقُوْلُ قَدْ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهٖ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ اِنِ اسْتَطَعْتُ اِلَيْهِ سَبِيْلًا پھر مرشد کہے مرید سے کہہ کہ میں نے بیعت کی رسول اللہ صلے اللہ سے اون کے خلفاء کیواسطے سے پانچ امر پر اوس کی گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ اور مقرر محمد رسول ہے۔ اوس کا بندہ اور نماز کے قائم کرنے پر اور زکوٰۃ کے دینے پر اور رمضان کے صوم پر اور بیت اللہ کے حج پر اگر مجھ کو استطاعت ہوگی اوس کی راہ کی **ف** استطاعت سبیل سے مراد زاد اور راحلہ ہے۔ ثُمَّ يَقُوْلُ قُلْ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهٖ عَلٰى اَنْ لَّا اُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا اَسْرِقَ وَلَا اَزْنِيَ وَلَا اَقْتُلَ وَلَا اٰتِيَ بِبُهْتَانٍ اَفْتَرِيْهِ بَيْنَ يَدَيَّ وَرِجْلَيَّ وَلَا اَعْصِيَهٗ فِيْ مَعْرُوْفٍ پھر مرشد مرید سے کہے کہہ کہ بیعت کی میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بواسطہ خلفاے حضرت کے اسپر کہ شریک نہ کرونگا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری نہ کروں گا اور زنا نہ کروں گا اور قتل نہ کرونگا اور بہتان کو نہ لاؤں گا اپنے دونوں پاؤں کے درمیان سے اسکو افترا کرکے اور نافرمانی رسول کریم کی نہ کروں گا امر مشروع میں **ف** اس مضمون کی بیعت قرآن مجید میں منصوص ہے ثُمَّ يَتْلُو الشَّيْخُ هَاتَيْنِ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا پھر مرشد ان دو آیتوں کو پڑھے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ سے آخر تک یعنی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور تلاش کرو اللہ کی طرف وسیلہ اور جہاد کرو اسکی راہ میں تاکہ تم فلاح پاؤ مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھ سے اے نبی وہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے اللہ سبحانہ کا دست قدرت اور رحمت اُن کے ہاتھوں پر ہے جس نے بیعت کو توڑا یہی بات ہے کہ اس نے اپنی ذات کی مضرت کے واسطے بیعت کو توڑا اور جس نے پورا کیا اوسکو جو اللہ سے عہد کیا سو قریب اُس کو

۱؎ یہ کہنا ہے نفس سے یعنی اپنی جی سے بہتان کسی پر نہ بناؤں گا ۱۲ ۲؎ قولہ الوسیلۃ ما یتوسل بہ الی ثوابہ والقرب منہ من فعل الطاعات وترک المعاصی من وسل الی کذا اذا تقرب بہ فی الحدیث [illegible]

اجر عظیم عنایت کرے گا **ف** پہلی آیت میں وسیلہ سے مراد بیعت مرشد
ہے مولانا نے حاشیے میں فرمایا کہ ہمنے اپنے جد امجد حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ
کے ایک مرید سے سنا کہ اُنکے ہمعصر ایک عالم نے ان سے بیعت کے سنت یا بدعت
ہونے میں گفتگو کی جد امجد نے واسطے مشروعیت بیعت کے اس آیت سے استدلال کیا
اور فرمایا کہ یہ ممکن نہیں کہ وسیلہ سے ایمان مراد لیجیے اسواسطے کہ خطاب اہل ایمان سے
ہے چنانچہ یاایہا الذین آمنوا اسپر دلالت کرتا ہے اور عمل صالح بھی مراد نہیں ہوسکتا ہے کہ
وہ تقوی میں داخل ہے اسواسطے کہ تقوی عبارت ہے امتثال اوامر اور اجتناب نواہی سے
اسواسطے کہ قاعدہ عطف کا مغایرت بین المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہے اور
اسیطرح جہاد بھی مراد نہیں ہوسکتا بدلیل مذکور یعنی تقوی میں داخل ہے پس متعین ہوگیا
کہ وسیلے سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہے پھر اُس کے بعد مجاہدہ اور ریاضت ہے ذکر
اور فکر میں تا فلاح حاصل ہو کہ عبارت ہے وصول ذات پاک سے واللہ اعلم ثُمَّ یَدْعُوْ لِنَفْسِہٖ
لِلتِّلْمِیْذِ وَالْحَاضِرِیْنَ فَیَقُوْلُ بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَنَفَعَنَا وَاِیَّاکُمْ پھر مرشد دعا کرے
اپنی ذات کے واسطے اور مرید کے واسطے اور حاضرین کیواسطے سو یوں کہے کہ اللہ تعالی برکت
کرے ہمارے اور تمہارے واسطے اور نفع پہنچاوے ہمکو اور تمکو ثُمَّ اِنْ اَرَادَ اَنْ یُّلَقِّنَہٗ
فَیَقُوْلُ قُلِ اخْتَرْتُ الطَّرِیْقَۃَ النَّقْشَبَنْدِیَّۃَ وَالْقَادِرِیَّۃَ وَالْچِشْتِیَّۃَ الْمَنْسُوْبَۃَ
اِلَی الشَّیْخِ الْاَعْظَمِ وَالْقُطْبِ الْاَفْخَمِ خواجہ نقشبند اَوِ الشَّیْخِ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ
الجیلانی او الشیخ معین الدین السجزی اللّٰھم ارزقنا فتوحھا واحشرنا فی زمرۃ اھلھا برحمتک یا ارحم
الراحمین اور اسمیں کچھ مضائقہ نہیں کہ مرید کو یوں تلقین کرے سو کہے تو کہہ کہ میں نے اختیار
کیا طریقہ نقشبندیہ جو منسوب ہے طرف شیخ اعظم اور قطب افخم خواجہ نقشبند کے یا طریقہ قادریہ
اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی طرف یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا جو
منسوب ہے شیخ معین الدین سجزی یعنی سیستانی کی طرف خداوندا ہمکو فتوح اس طریقے کے عنایت
کر اور ہم کو اس طریقے کے دوستوں کے گروہ میں محشور کر اپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین سَمِعْتُ
سَیِّدِی الْوَالِدَ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَنَامٍ فَبَایَعْتُہٗ
فَاَخَذَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ بِیَدِہٖ بِیَدِیْ فَاَمَّا الْمُصَافَحَۃُ عِنْدَ الْبَیْعَۃِ عَلٰی ھٰذِہِ الصِّفَۃِ
سنا میں نے والد بزرگوار سے فرماتے تھے کہ میں نے دیکھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

بیعت ہوتے وقت سلاسل اور ان کا نام لینا

خواب میں بیعت کا طریق سکھانا

وسلم کو خواب میں سو میں نے آپ سے بیعت کی سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں دست مبارک میں کر لیا سو میں نے تو اسی طرح جیسے خواب میں دیکھا مصافحہ کرنا ہو بیعت لینے کے وقت **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعضے اکابر مرید سے فرماتے ہیں کہ اپنا داہنا ہاتھ پھیلا وے پھر بیعت لینے والا اسپر اپنا داہنا ہاتھ رکھتا ہے اسیطرح عمرو بن العاص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اَمَّا مُبَايَعَةُ النِّسَاءِ فَبِاَنْ يَّاْخُذَ النَّبِيُّ طَرْفَ ثَوْبٍ وَالَّتِيْ تُبَايِعُ طَرْفَ الْاٰخَرِ واللہ اعلم اور عورتوں کی بیعت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت کرنے والی دوسرا کنارہ اسکا پکڑے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ بیعت زبانی بھی عورتوں سے جائز ہے بدون کپڑے کے جیسا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کرتے تھے ۔

فصل تیسری

ص مریدین کی تعلیم و تربیت

اس فصل میں مرید کی ترتیب اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہے لِتَرْبِيَةِ السَّالِكِيْنَ دَرَجَاتٌ مُتَرَتِّبَةٌ فَاَوَّلُ مَا يَجِبُ اَنْ تَتَغَيَّرَ فِيْهِ الْعَقِيْدَةُ فَاِذَا رَغِبَ امْرُءٌ فِيْ سُلُوْكِ طَرِيْقِ اللّٰهِ فَمِنْ اَوَّلِهٖ تَصْحِيْحُ الْعَقَائِدِ عَلٰى نَحْوِ عَقِيْدَةِ السَّلَفِ الصَّالِحِ مِنْ اِثْبَاتِ وَاجِبٍ وَاحِدٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مُتَّصِفٌ بِجَمِيْعِ صِفَاتِ الْكَمَالِ مِنَ الْحَيٰوةِ وَالْعِلْمِ وَالْقُدْرَةِ وَالْاِرَادَةِ وَغَيْرِهَا وَمِمَّا وَصَفَ اللّٰهُ بِهٖ نَفْسَهٗ وَثَبَتَ بِهِ النَّقْلُ عَنِ الْمُخْبِرِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ سالکوں کی تربیت کیواسطے درجات ہیں علی الترتیب سو اول جس کا سنوارنا واجب ہے وہ عقیدہ ہے تو جب کوئی شخص راہ خدا کے چلنے میں راغب ہو تو حکم کر اسکو اول عقائد کے صحیح کرنیکا موافق عقائد سلف صالح کے یعنی ثابت کرنا واجب الوجود کا جو واحد ہے کوئی معبود برحق نہیں سوائے اوس کے موصوف ہے جمیع صفات کمال سے حیات میں اور علم اور قدرت اور ارادے میں اور سوائے انکے اور صفات میں کہ حقتعالٰی نے اپنی ذات پاک کو وصف کیا ہے ساتھ انکے اور نقل اوسکی ثابت ہوئی مخبر صادق علیہ الصلوۃ والسلام سے اور صحابہ اور تابعین سے مُنَزَّهٌ مِنْ جَمِيْعِ سِمَاتِ النَّقْصِ وَالزَّوَالِ مِنَ الْجِسْمِيَّةِ وَالتَّحَيُّزِ وَالْعَرَضِيَّةِ وَالْجِهَةِ وَالْاَلْوَانِ وَالْاَشْكَالِ ۔ ایسا واحد ہے جو پاک ہے نقصان اور زوال کی سب نشانیوں سے مجسم ہونے سے اور احتیاج مکانی اور عرض اور جہت میں ہونے اور الوان اور اشکال سے یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ ہے وَاَمَّا وَرَدَ مِنَ الْاِسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ وَالضَّحْكِ وَاِثْبَاتِ الْيَدَيْنِ فَنُؤْمِنُ بِهٖ عَلَى الْجُمْلَةِ وَنَكِلُ تَفْصِيْلَهٗ اِلَى اللّٰهِ

تعالیٰ نعلم البتۃ انہ لیس کمثلہ نقصانا بالتحیز وغیرہ بل لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع البصیر ونعلم انہ شیٔ ثابت بہ تعالیٰ کما اثبتہ فی محکم کتابہ اور وہ جو وارد ہوا ہے استواء علی العرش اور ضحک اور اثبات یدین کا سو اسپر ہم ایمان رکھتے ہیں مجمل بلا تفصیل پھر اوسکی تفصیل کو خدا کے علم پر تفویض کرتے ہیں یعنی وہی خوب جانتا ہے کہ کیا مراد ہے استواء علی العرش سے اور اتنا تو ہم بالیقین جانتے ہیں کہ اوس کے استواء وغیرہ میں ہمارا اتصاف بالحیز وغیرہ نہیں بلکہ خدا کے مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سمیع اور بصیر ہے اور جانتے ہیں ہم کہ استواء علی العرش ایک چیز ثابت ہے اللہ تعالیٰ کیواسطے چنانچہ اوس نے اپنی کتاب محکم میں اسکو ثابت کیا ہے **ف** مترجم کہتا ہے صفات متشابہ میں یعنی استواء وغیرہ میں قدما سلف سے یہی منقول ہے کہ اسپر مجمل ایمان لائیے اور تاویل نہ کیجیے اور تفسیر اسکی علم الٰہی پر سپرد کیجیے امام مالک نے فرمایا کہ استواء علی العرش معلوم ہے اور کیفیت اوسکی مجہول ہے اور اوس میں سوال کرنا بدعت ہے اور یہی راہ اسلم ہے کہ مبادا تاویل میں غیر حق کو حق قرار دینا پڑے ثم اثبات النبوۃ للانبیاء علیہم السلام عموما ونبوۃ سیدنا ومولانا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام خصوصا ووجوب اتباعہ فی کل ما امر ونہی وتصدیقہ فی کل ما اخبر من صفات اللہ ومن المعاد الجسمانی والجنۃ والنار والحشر والحساب والرؤیۃ والقیامۃ وعذاب القبر وغیر ذلک مما ثبت بہ النقل وصحت بہ الروایۃ پھر بعد توحید کے اثبات نبوت انبیاء علیہم السلام کی علی العموم ونبوت سیدنا ومولانا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی علی الخصوص اور ثابت کرنا آنحضرت صلعم کی اتباع کا جس میں کہ آپ نے امر کیا اور نہی کی اور تصدیق آپکی جمیع اخبار میں یعنی منجملہ صفات ربانی اور معاد جسمانی اور جنت اور نار اور حشر اور حساب اور رویت الٰہی اور قیامت اور عذاب قبر اور سوائے انکے اور امور میں چنانچہ حوض کوثر اور صراط اور میزان جسکی نقل سے ثابت ہے اور روایت اوسکی صحیح ہے ثم یتلوہ النظر فی اجتناب الکبائر والندم من الصغائر پھر بعد تصحیح عقائد کے نظر لاحق ہو کبائر کے اجتناب اور صغائر سے شرمندہ ہو ہمیں والحق الکبیرۃ کل ذنب اوعد علیہ بالنار او العذاب الشدید فی القرآن او السنۃ الصحیحۃ للعرف عند اھل الحدیث او سمی مرتکبہ کافرا کقولہ من ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر فرق ما بیننا وبین المشرکین الصلوٰۃ فمن ترکھا فقد کفر اوشرع علے

سلہ یعنی مثلاً ہم ایک تخت یا کرسی پر بیٹھیں تو مکانیت اور جگہ کا گھیرنا لازم آتا ہے ویسا اسکے استواء میں نہیں لازم آتا وہ پاک ہے مکانیت وغیرہ صفات نقصان سے ۱۲ ق

وَکَبِیْرَۃٌ کَالزِّنٰی وَالسَّرِقَۃِ وَقَطْعِ الطَّرِیْقِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ اَوْ کَانَ مُسَاوِیًا اَوْ اَکْثَرَ شَرًّا مِنْ هٰذِهِ الْمَذْكُوْرَاتِ فِیْ مَفْسَدَتِهٖ بِصَرِیْحِ الْعَقْلِ اور حق یہ ہے کہ کبیرہ وہ گناہ ہے جس پر وعید ہو دوزخ کی یا عذاب شدید کی قرآن یا حدیث صحیح میں جو اہل حدیث کے نزدیک معروف ہو یا اس کے مرتکب کو کافر کہا ہو جیسا کہ حدیث میں فرمایا کہ جس نے نماز کو عمداً ترک کیا وہ کافر ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ فرق مابین مسلمین اور مابین مشرکین کے نماز ہے سو جس نے اسکو چھوڑا وہ کافر ہے یا کبیرہ وہ ہے جسکے مرتکب پر شرع میں حد مقرر ہو چنانچہ زنا اور چوری اور راہ زنی اور شراب کا پینا یا وہ گناہ برابر یا زیادہ ہو برائی میں کبائر مذکورہ سے صریح عقل کی حکم میں فَمِنْهَا الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی عِبَادَۃً وَّاسْتِعَانَۃً فِی الرِّزْقِ وَالشِّفَاءِ وَغَیْرِهِمَا وَاِلَی التَّوْبَۃِ مِنْهُمَا الْاِشَارَۃُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ سو منجملہ کبائر اکبر الکبائر اشراک باللہ ہے یعنی خدا کے ساتھ ساجھا لگانا عبادت میں اور استعانت میں یعنی غیر خدا سے مدد مانگنی روزی اور شفاء وغیرہما میں اور غیر کی عبادت میں اور استعانت کی توبہ کی طرف اشارہ ہے حق تعالیٰ کے اس قول میں اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ف مولانا نے حاشیہ اس کتاب میں فرمایا کہ مدد مانگنی روزی اور شفا میں ہمارے زمانہ میں شائع ہے بہ نسبت قبور اور اموات کے

مترجم کہتا ہے شرک فی العبادۃ یہ ہے کہ جو امور کہ بطور عبادت کے واسطے جناب خدا کے واسطے مخصوص ہیں ان کو غیر خدا کے واسطے کرنا جیسا کہ علی مرتضیٰ کا روزہ رکھنا یا کسی کو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا نام بطور اسم الٰہی کے ذکر کرنا یا قبور کے گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور جو فرمایا کہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ اشراک فی العبادت اور اشراک فی الاستعانۃ کی توبہ کا اشارہ ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہے تخصیص اور حصر کو یعنی خاص کر تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص کر تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں پھر جب عبادت اور استعانت حق تعالیٰ کو خاص ہوئی تو سوائے خدا کے اور دن کی عبادت کرنا یا کسی سے مدد مانگنا روزی اور شفاء وغیرہ میں ہرگز جائز نہیں وجہ تخصیص عبادت کی ظاہر ہے اور وجہ اختصاص استعانت کی یہ ہے کہ مدد کرنا تین صفت پر موقوف ہے ایک علم دوسری قدرت تیسری رحمت اسواسطے کہ جو غیر کی حاجت کو نہ جانے کیونکر اوسکی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت نہ ہو تو کسطرح حاجت روائی کر سکے اور اگر علم اور قدرت دونوں ہوں لیکن اگر رحمت اور شفقت نہ ہو محتاج پر تو کیونکر اعانت کا قصد

حالانکہ صفات ثلاثہ مخصوص بخدائے علیم و قدیر و رحیم ہیں لہٰذا استعانت غیر خدا سے
جائز نہیں بعضے گور پرست کہتے ہیں کہ اولیا کو حق تعالیٰ نے علم اور قدرت عطا کی ہے تو ان
سے استعانت کیونکر ممنوع ہوگی تو انکا جواب یہ ہے کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن یا حدیث
یا اجماع امت سے ثابت کرو کہ اولیاء اللہ کو ایسا علم محیط ہے کہ دور اور نزدیک اور غیب
اور شہادت اُن کے نزدیک برابر ہے ہر لحظہ سارے عالم کی حاجات سے مطلع ہیں مشکلکشائی
کی قدرت رکھتے ہیں سو اسکا اثبات ہرگز ممکن نہیں تو انکی کج بحثیوں کا کلام بھی لائق
التفات کے نہیں ہے حقتعالیٰ اپنے کرم سے فہم صحیح عنایت فرماوے اور کج روی اور کج
تصدیق کاہن وغیرہ
فہمی سے بچاوے آمین وَمِنْهَا تَصْدِيقُ الْكَاهِنِ اور منجملہ کبائر تصدیق کرنا ہے کاہن کا
ف کاہن عرب میں کچھ لوگ تھے کہ جنوں سے دریافت کرکے اخبار غیبی لوگوں کو
بتاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے اور کاہن کے مانند ہے منجم اور رمّال اور جفار اور شنازبین
کی تصدیق کرنا اسواسطے کہ علم غیب مخصوص بذات حق ہے جو اس کا دعوی کرے وہ
بدلیل قرآن اور حدیث اور اجماع کے جھوٹا ہے وَمِنْهَا سَبُّ الرَّسُوْلِ وَالْقُرْآنِ
بد گفتن بر پیغمبر و فرشتگان
وَالْمَلٰئِكَةِ وَاِنْكَارُهَا وَالْاِسْتِهْزَاءُ بِهَا وَكَذَا اِنْكَارُ ضَرُوْرِيَّاتِ الدِّيْنِ اور منجملہ اکبر الکبائر کے
پیغمبر اور قرآن اور فرشتوں کو بد کہنا اور انکار کرنا اور تمسخر کرنا ان حضرات سے اور اسی طرح
ضروریات دین کا انکار کرنا ف مولانا نے فرمایا ضروریات دین وہ امور ہیں جو قرآن مجید اور
ترک نماز
حدیث مشہور اور اجماع متواتر سے ثابت ہوں وَمِنْهَا تَرْكُ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ
اور منجملہ کبائر نماز اور زکوٰۃ اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہے وَمِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ
قتل ناحق
حَقٍّ وَمِنْهُ قَتْلُ الْاَوْلَادِ وَقَتْلُ الْاِنْسَانِ نَفْسَهٗ اور منجملہ کبائر ہے جان ناحق کا
قتل کرنا اور قتل ناحق میں اولاد کا قتل کرنا انسان کو اپنی جان کا قتل کرنا داخل ہے
زنا وغیرہ
وَمِنْهَا الزِّنَاءُ وَاللِّوَاطَةُ وَشُرْبُ الْمُسْكِرِ وَالسَّرِقَةُ وَقَطْعُ الطَّرِيْقِ وَالْغَصْبُ وَالْغُلُوْلُ
وَالشَّهَادَةُ الزُّوْرُ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَعُقُوْقُ
الْوَالِدَيْنِ وَقَطْعُ الرَّحِمِ وَتَطْفِيْفُ الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ وَالرِّبٰوا وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَ
الْكِذْبُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَنِكَاحُ الْمَحَارِمِ وَالْقِيَادَةُ بَيْنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَاءِ وَالسِّعَايَةُ عِنْدَ السُّلْطَانِ لِيَقْتُلَ اَوْ يَنْهَبَ وَتَرْكُ الْهِجْرَةِ مِنْ دَارِ الْكُفْرِ وَمُوَالَاةُ
الْكُفَّارِ وَالْفَسَادُ وَالسِّحْرُ فَكُلُّ ذٰلِكَ مِنَ الْكَبَائِرِ اور منجملہ کبائر زنا اور اغلام اور رشے

دالی چیز کا پینا اور چوری اور رہزنی اور غضب اور غنیمت کا مال چرانا اور جھوٹی گواہی دینا اور جھوٹی قسم کھانا اور پاکدامن عورت کو زنا کا عیب لگانا اور یتیم کا مال کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنا انکی خدمت نہ کرنا اور حق برادری نہ ادا کرنا اور ناپ اور تول میں کمی کرنا پورا نہ دینا اور بیاج کھانا اور جہاد میں کفار کی صف جنگ سے بھاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا اور معاملات فیصل کرنے میں رشوت لینا اور محارم سے نکاح کرنا اور مردوں عورتوں کے درمیان میں کٹنا پن کرنا اور حاکم سے چغلخوری کرنا تاکہ وہ قتل کر یا لوٹ لے اور دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنا اور کافروں سے دوستی کرنا انکا خیر خواہ ہونا اور جوا کھیلنا اور جادو کرنا سو یہ سب کبائر میں داخل ہیں

تفصیل تحقیق کبائر

ف مولانا نے فرمایا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ کبائر ستر کے قریب ہیں اور سعید بن جبیر رح نے کہا کہ قریب سات سو کے ہیں اور انسب یہ ہے کہ کبائر کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے مفسدہ منصوصہ پر تو اگر اقل مفاسد سے کم ہو تو صغیرہ ہے اور نہیں تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عز الدین بن سلام ہے اور شیخ ابو طالب مکی نے فرمایا کہ میں نے کبائر کی احادیث کو جمع کیا تو میں نے سترہ کبائر مصرح پائے چار گناہ دل میں شرک اور گناہ پر جم جانیکی نیت اور رحمت الٰہی سے ناامید ہونا اور قہر خدا سے بیخوف ہونا اور چار گناہ زبان میں جھوٹی گواہی دینا اور پاکدامنوں کو زنا کا عیب لگانا اور جھوٹی قسم کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ میں شراب پینا اور یتیم کا مال کھانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرمگاہ میں زنا اور اور لواطت اور دو گناہ ہاتھ میں ناحق قتل اور چوری اور ایک گناہ پاؤں میں یعنی جہاد میں صف جنگ سے بھاگنا اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی والدین کی نافرمانی حق تعالیٰ بکرم سے ہمکو ان گناہوں سے بچاوے آمین وَالصَّغِيْرَةُ كُلُّ مَا نُهِيَ عَنْهُ الشَّرْعُ اَوْ خَالَفَ مَشْرُوْعًا اَوْ دَفَعَ طَرِيْقَةً مَامُوْرَةً فِي الدِّيْنِ اور گناہ صغیرہ وہ ہے جس سے شرع نے روک دیا یعنی بعد کبائر مذکورہ یا کہ امر مشروع کی مخالف یا رفع ہو دین کے طریقہ ماموره کا ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِيْ اَرْكَانِ الْاِسْلَامِ مِنَ الطَّهَارَةِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ فَيُقِيْمُهَا عَلٰى مَا اَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رِعَايَةِ الْاَبْعَاضِ وَالْاٰدَابِ وَالْهَيْئَاتِ وَالْاَذْكَارِ پھر اجتناب کبائر اور ندامت صغائر کے بعد نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام میں از قسم طہارت اور صلوٰۃ اور صوم اور زکوٰۃ اور حج کی تو ان امور کو

بموجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کرے رعایت البعاض اور آداب اور
ہیئات اور اذکار سے ف مولانا نے فرمایا کہ ابعاض سے مراد یہاں وہ امور ہیں
جو ارکان وغیرہ کو شامل ہوں از قسم امور متاکدہ سو ان میں سے بعضے فقہا کے نزدیک
بعضا امر واجب ہے اور دوسرے فقیہ کے نزدیک سنت موکدہ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ
فِي الْمَعَاشِ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَاللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَالصُّحْبَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَفِي الْعُقَدِ الْمَنُوْطَةِ
مِنَ النِّكَاحِ وَالْمَلَكَةِ وَالْأَوْلَادِ وَالْمُعَامَلَاتِ مِنَ الْبَيْعِ وَالْهِبَةِ وَالْإِجَارَةِ فَيُصَحِّحُهَا
عَلَى السُّنَّةِ مِنْ غَيْرِ مَيْلٍ إِلَى الْهَيْنَةِ وَلَا اعْوِجَاجٍ پھر ارکان اسلام کی اقامت کے بعد نظر کرنا
چاہیے ضروریات معاش منجملہ اکل اور شرب اور لباس اور کلام اور صحبت خلق وغیر
ذلک کی اور نظر کرنا چاہیے امور خانگی میں منجملہ حقوق نکاح اور حقوق ممالیک اور حقوق
اولاد کے اور نظر کرنا چاہیے معاملات میں از قسم بیع اور ہبہ اور اجارہ کے تو ان کو
صحیح اور ٹھیک کرے بروجہ سنت بدون سستی اور بے کجروی کے ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ
فِي الْأَذْكَارِ الْمَأْمُوْرِ بِهَا فِي الْأَوْقَاتِ مِنَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَوَقْتِ النَّوْمِ وَغَيْرِهَا وَتَهْذِيْبِ
الْأَخْلَاقِ مِنَ الرِّيَاءِ وَالْعُجْبِ وَالْحَسَدِ وَالْحِقْدِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَى التِّلَاوَةِ وَذِكْرِ الْآخِرَةِ
وَالْمُوَاظَبَةِ عَلٰى مَجَالِسِ الْعِلْمِ وَحِلَقِ الذِّكْرِ وَالْمَسَاجِدِ فَإِذَا تَأَدَّبَ بِهٰذِهِ الْآدَابِ حَانَ
أَنْ يَّشْتَغِلَ بِالْأَشْغَالِ الْبَاطِنَةِ وَيَجْتَهِدَ فِي تَعْلِيْقِ الْقَلْبِ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ دَائِمًا وَالنَّظَرِ
إِلَيْهِ بِبَصَرِ الْقَلْبِ وَإِنَّمَا تَرَكْنَا بَيَانَ هٰذِهِ الْأُمُوْرِ الْمُقَدَّمَةِ اسْتِكْثَارًا لَهَا وَاعْتِمَادًا
عَلٰى فَهْمِ الطَّالِبِ الصَّادِقِ الْمُتَتَبِّعِ لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْفِقْهِ وَالْكُتُبِ الْمُتَوَسِّطَةِ فِي
السُّلُوْكِ مِثْلِ رِيَاضِ الصَّالِحِيْنَ وَالْمُخْتَصَرَةِ فِي الْعَقِيْدَةِ كَالْعَقَائِدِ الْعَضُدِيَّةِ
مَنْ لَّمْ يَتَيَسَّرْ لَهٗ تَتَبُّعُهَا فَلْيَأْخُذْهَا مِنْ عَالِمٍ وَاللهُ أَعْلَمُ پھر بعد ضروریات معاش وغیرہ
کے نظر کرنا چاہیے ان اذکار میں جو اوقات مخصوصہ یعنی صبح اور شام اور وقت خواب وغیر
ذلک میں ماموربہیں پھر نظر کرنا چاہیے آراستگی اخلاق میں منجملہ ریا اور پندار اور حسد اور
کینہ وغیرہا کی اور مواظبت اور دوام کرنا چاہیے تلاوت قرآن اور آخرت کی یاد پر اور
مجالس علم اور ذکر اللہ کے حلقوں پر اور مساجد پر پھر جب کہ سالک ان آداب کو رہ کی
ساتھ متادب ہوگیا تو اب وقت آیا اشغال باطنی کے اشتغال کا اور ہمیشہ اللہ عزوجل
کی ساتھ دل لگائے رہنے کی کوشش کرنے کا اور اسی ہی کو تاکتے رہنے کا دل کی بینائی سے

ف مولانا نے فرمایا عرب بولتے ہیں فلانی حسین ملکہ ہے جبکہ وہ اپنی لونڈی غلاموں سے حسن سلوک کرتا ہو حدیث میں وارد ہے لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ یعنی جو ممالیک سے بدسلوکی کرے جنت میں نہ داخل ہوگا ۱۲ منہ

شعبہ تفصیل ایمانیہ

اور ہم نے تو امور مقدمہ کا بیان علی وجہ التفصیل ان کو بہت جان کر چھوڑ دیا اور طالب صادق کے فہم پر بھروسہ کر کے جو طالب کہ قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسطہ سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب مختصرہ عقائد مانند عقیدہ عضدیہ کا واقف اور متجسس ہے اور جس کو تتبع اور علم ان کتابوں کا میسر ہو وہ کسی عالم سے دریافت کرے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ جس امور کو مؤلف قدس سرہٗ نے کثیر جان کر ترک کیا اُن کو ہم مجملاً بیان کرتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور چند شاخیں ہیں اور مراد یہاں ایمان سے ورع اور تقوی کا مرادف ہے تو سالک کو مراعات ان شعب ایمانیہ کی ضرور ہے چنانچہ ان کا بیان یوں ہے کہ خدا کا ایمان لانا اور اس کی صفات کا اور اسکے غیر کو حادث جاننا اور اس کے ملائکہ کا اور اُس کی کتابوں کا اور اُس کے رسولوں کا اور تقدیر کا اور پچھلے دن کا ایمان لانا اور حق تعالی سے محبت رکھنا اور غیر حق سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا بلا دخل نفسانیت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا اور اُنکی تعلیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا تو حضرت کی تعلیم ہی میں داخل ہے اور آنحضرت کی سنت کی پیروی کرنا اور اعمال کو خالص اللہ ہی کو واسطے کرنا اور ترک ریا اور نفاق تو اخلاص ہی میں داخل ہے اور خدا سے خوف رکھنا اور اُس کی رحمت سے امیدوار رہنا اور گناہوں سے توبہ کرتے رہنا اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب میں صابر رہنا اور قضائے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خرد پر اور گھمنڈ اور پندار کا ترک اور حسد اور کینہ کا ترک اور غضب کا ترک در حقیقت تواضع ہی میں داخل ہے اور توحید ربانی کرنا ناحق رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کمتر رتبہ تلاوۃ کا دس آیتیں ہیں اور متوسط رتبہ سو آیتیں ہیں اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلی رتبہ میں داخل ہے اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذاکر رہنا اور استغفار تو ذکر ہی میں داخل ہے اور لغو سے دور رہنا اور حسی اور حکمی طہارت کرنا اور اجتناب نجاست تو تطہیر ہی میں داخل ہے اور ستر عورت یعنی چھپانے کی چیز کو چھپا رکھنا اور فرض اور نفل نماز کا پڑھنا اور اسی طرح فرض اور نفل زکوۃ ادا کرنا اور لونڈی غلام

کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور اطعام اور ضیافت سخاوت ہی میں داخل ہے اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور اعتکاف میں بیٹھنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالدین یعنی ایسے ملک اور بستی کو چھوڑنا جہاں اپنا دین قائم نہ رہ سکے اور اسی میں ہجرت بھی داخل ہے اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے کفارات کو ادا کرنا اور نکاح سے عفت حاصل کرنا اور عیال کے حقوق کو ادا کرنا اور ماں باپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کی تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی غلاموں کو مالکوں کی اطاعت کرنا اور مالکوں کو لونڈی غلاموں پر مہربانی اور شفقت کرنا اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کی اطاعت کرنا اور خلق میں اصلاح کرتے رہنا اور خوارج اور باغیوں کا قتال تو اصلاح بین الناس میں داخل ہے اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تو نیکی کی اعانت میں داخل ہے اور حدود کو جاری رکھنا اور جہاد کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا جہاد ہی میں داخل ہے اور امانت کا ادا کرنا اور خمس کا دینا تو ادائے امانت میں داخل ہے اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنے کے اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے میں سختی نہ کرنا اور حسن معاملہ میں داخل ہے مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر اور ترک تبذیر اور اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ مال کو برباد کرنا انفاق المال فی حقہ میں داخل ہے اور سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کو دعائے خیر دینا اور اپنی برائی سے لوگوں کو بچانا اور ضرر نہ پہنچانا اور لہو لعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا مترجم کہتا ہے شیخ جلال الدین سیوطیؒ نے اسی طرح شعبہ ایمانیہ کی تفصیل نقایۃ العلوم میں فرمائی ہے واللہ اعلم

اشغال قادریہ

فصل چوتھی

فِی اَشْغَالِ الْمَشَائِخِ الْجِیْلَانِیَّۃِ وَھُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِیْقَۃِ الشَّیْخِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ یہ فصل مشائخ جیلانیہ یعنی قادریہ کے اشغال میں ہے قادریہ امام طریقت شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی کے

لوگ ہیں خدا راضی رہے ان سے اور اُن کے سب تابعین سے ف مصنف نے انتباہ میں فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب حضرت محی الدین غوث الاعظم کی تصنیف ہیں اور مجالس ستین اُن کا ملفوظ ہے اور اصل طریقہ قادریہ اُس میں مفصل موجود ہے فَاَوَّلُ مَا یُلَقِّنُوْنَہُ الْجَھْرُ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْمُرَادُ بِالْجَھْرِ ھُوَ غَیْرُ الْمُفْرِطِ فَلَا مُنَافَاۃَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ مَا نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیْثُ قَالَ اِرْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فَاِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اَلْحَدِیْثَ سو پہلا شغل جس کو مشائخ قادریہ تلقین کرتے ہیں ذکر اللہ ہے جہر سے یعنی بلند آواز سے ذکر کرنا اور مراد اس جہر سے یہ ہے کہ افراط سے نہ ہو تو اس تقریر سے کچھ مخالفت نہ ہی اس کے جواز میں اور اس میں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس طرح کہ اعتدال اختیار کرو اور نرمی کرو اپنی جانوں پر کہ تم بہرا اور غائب کو پکارتے ف پوری حدیث یوں ہے بروایت ابوموسی اشعری کہ تم سمیع اور بصیر کو پکارتے رہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے اور جس کو تم پکارتے ہو وہ تم سے قریب تر ہے اونٹ کی گردن سے انتہی یہ تمثیل ہے شدت قرب سے والا حق تعالی حبل الورید سے بھی قریب تر ہے

نشعر اتصالی بے تکیف بے قیاس ٭ ہست ربّ الناس را با جان ناس ٭

کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ فَمِنْہُ اِسْمُ الذَّاتِ اِمَّا بِضَرْبَۃٍ وَّاحِدَۃٍ وَصِفَتُہٗ اَنْ یَّقُوْلَ اللّٰہُ بِالشِّدِّ وَالْمَدِّ وَالْجَھْرِ بِقُوَّۃِ الْقَلْبِ وَالْحَلْقِ جَمِیْعًا ثُمَّ یَلْبَثُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْہِ نَفَسُہٗ ثُمَّ یَفْعَلُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا سو منجملہ ذکر جہری کی اسم ذات ہے خواہ ایک ضرب سے ہو اور طریقہ ایک ضربی کا یہ ہے کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور درازی اور بلندی سے دل اور حلق دونوں کی قوت کے ساتھ کہے پھر ٹھہر جاوے یہاں تک کہ ذاکر کی سانس اپنے ٹھکانے پر آجاوے پھر اسی طرح بار بار ذکر کرے وَاِمَّا بِضَرْبَتَیْنِ وَصِفَتُہٗ اَنْ یَّجْلِسَ جِلْسَۃَ الصَّلٰوۃِ وَیَضْرِبَ الْجَلَالَۃَ مَرَّۃً فِی الرُّکْبَۃِ الْیُمْنٰی وَمَرَّۃً فِی الْقَلْبِ وَیُکَرِّرُ ذٰلِکَ بِلَا فَصْلٍ وَیَنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ الضَّرْبُ لَا سِیَّمَا الْقَلْبِیُّ بِقُوَّۃٍ وَشِدَّۃٍ لِیَتَأَثَّرَ الْقَلْبُ وَیَجْتَمِعَ الْخَاطِرُ خواہ ذکر دو ضربی ہو اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کی نشست پر بیٹھے اور اسم ذات کو ایک بار دہنے زانوں میں اور دوسری بار دل میں ضرب

---

[1] قولہ اربعوا ای اعتدلوا یقال ربع فقام مقام ارفقوا بہا بالاجتناب عن الجہر المفرط ۱۲ مولانا عبد العزیز قدس سرہ ۱۲

کرے اور اس کو بار بار بلا فصل کرے اور مناسب یہ ہے کہ ضرب خصوصاً قلبی قوت اور سختی کے ساتھ ہونا دل پر اثر ہو اور خاطر یکسو ہو جاوے پریشان خاطری اور وسواس مندفع ہو وَ اَمَّا بِثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ مُتَرَبِّعًا فَيَضْرِبَ مَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُمْنٰى وَمَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُسْرٰى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَلْيَكُنِ الثَّالِثُ اَشَدَّ وَاَجْهَرَ خواہ ذکر سہ ضربی ہو اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ چارزانوں بیٹھے تو ایک بار داہنے زانوں میں اور دوسری بار بائیں زانوں میں اور تیسری بار دل میں ضرب کرے اور چاہیے کہ تیسری ضرب سخت تر اور بلند تر ہو وَاَمَّا بِاَرْبَعِ ضَرَبَاتٍ وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ مُتَرَبِّعًا وَيَضْرِبَ مَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُمْنٰى وَمَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُسْرٰى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَمَرَّةً اَمَامَهٗ وَلْيَكُنِ الرَّابِعُ اَشَدَّ وَاَجْهَرَ خواہ ذکر چہار ضربی ہو اس کا طریقہ یہ ہے کہ چارزانوں بیٹھے اور ایک بار داہنی زانوں میں اور دوسری بائیں زانوں میں اور تیسری بار دل میں اور چوتھی بار اپنے سامنے ضرب کرے اور چاہیے کہ چوتھی ضرب سخت اور بلند تر ہو وَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ وَهُوَ كَلِمَةُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيُغْمِضَ عَيْنَيْهِ وَيَقُوْلَ لَا كَاَنَّهٗ يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهٖ ثُمَّ يَمُدُّهَا حَتّٰى يَبْلُغَ اِلَى الْمَنْكِبِ الْاَيْمَنِ فَيَقُوْلَ اِلٰهَ كَاَنَّهٗ يُخْرِجُهَا مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ ثُمَّ يَضْرِبَ بِاِلَّا اللّٰهُ بِالشِّدَّةِ وَالْقُوَّةِ وَيُلَاحِظَ نَفْيَ الْمَحْبُوْبِيَّةِ وَالْمَقْصُوْدِيَّةِ اَوِ الْوُجُوْدِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِثْبَاتَهَا لَهٗ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى منجملہ ذکر جہری کے نفی اور اثبات ہے اور وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا کلمہ ہے اور طریقہ اس کا یہ ہے کہ بطور نماز وبقبلہ بیٹھے اور اپنی آنکھ بند کرے اور لَا کہے گویا اپنی ناف سے اس کو نکالتا ہے پھر اس کو کھینچے یہاں تک داہنے مونڈھے تک پہنچے پھر الٰہ کہے گویا اس کو دماغ کی جھلی سے نکالتا ہے پھر اِلَّا اللّٰهُ کو دل پر شدت اور قوت سے ضرب کرے اور محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کی نفی غیر حق سے ملاحظہ کرے اور اثبات اس کا ذات مقدس میں دھیان کرے ف مولانا نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ اور مقصود اعتبار سے مراتب ذاکرین کے مختلف ہے

طریقہ ذکر نفی و اثبات

یعنی مبتدی نفی محبوبیت کی تصور کرے اور متوسط نفی مقصودیت کے اور منتہی نفی وجود کی وَلَعَلَّكَ تَقُوْلُ مَا الْحِكْمَةُ فِي اشْتِرَاطِ الضَّرَبَاتِ وَالتَّشْدِيْدَاتِ وَمُرَاعَاتِ اَمَاكِنِهَا فَاَقُوْلُ جُبِلَ الْاِنْسَانُ عَلَى التَّوَجُّهِ اِلَى الْجِهَاتِ وَالْاِصْغَاءِ اِلَى اِيْقَاعِ النَّغَمَاتِ وَاَنْ تَدُوْرَ فِيْ نَفْسِهِ الْاَحَادِيْثُ وَالْخَطَرَاتُ فَوَضَعُوْا اَهْلُ الْوَضْعِ سَدَّ التَّوَجُّهِ اِلَى غَيْرِ نَفْسِهٖ وَكَبْحًا عَنْ خُطُوْرِ الْخَطَرَاتِ الْخَارِجِيَّةِ لِيَتَدَرَّجَ مِنْهُ اِلَى مَحْضِ التَّوَجُّهِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اور شاید کہ تو کہے اے سالک کہ کیا حکمت ہے ضربات اور تشدیدات کی شرط کرنے میں اور کیا فائدہ ہے ان کے مکانات کی مراعات میں تو میں جواب میں کہتا ہوں کہ انسان مخلوق ہے جہات مختلفہ کی طرف متوجہ ہونے پر اور آوازوں کی طرف کان لگانے پر اور اس پر مجبول ہے کہ اس کے دل میں احادیث اور خطرات گھوماں کریں تو علمائے طریقت نے یہ طریقہ نکالا اپنے غیر کی طرف متوجہ ہونے سے روک دینے کا اور خطرات بیرونی کے آنے سے باز رکھنے کا تا آہستہ آہستہ اپنی ذات سے بھی توجہ ٹوٹ کر اس کا دھیان فقط اللہ پاک سے لگ جاوے ف مولانا حاشیہ میں فرماتے ہیں اور اسی طرح پیشوایان طریقت نے جلسات اور ہیئات واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کئے ہیں مناسبات مخفیہ کے سبب سے جن کو مرد صافی الذہن اور علوم حقہ کا عالم دریافت کرتا ہے بعضی صورت میں کسر نفسی ہے اور بعضے جلسے میں خشوع اور خضوع ہے اور بعضے میں جمعیت خاطر اور دفع وسواس ہے اور بعضے میں نشاط ہے اسی بھید کی جہت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوکھ پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونے کو منع فرمایا کہ یہ اہل نار کی شکل ہے اور اسلئے کہ اس ہیئت میں اکثر کاہلی اور فتور نشاط ہوتا ہے اور وہ منافی ہے سرگرمی عبادات کا تو اسکو یاد رکھنا چاہیے یعنی ایسی امور کو مخالف شرع یا داخل بدعت سیئہ نہ سمجھنا چاہیے جیسا بعضے کم فہم سمجھتے ہیں وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَجْتَمِعَ اَهْلُ السُّلُوْكِ حَلْقَةً بَعْدَ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ الْجَمْعِيَّةِ فَفِيْ ذٰلِكَ مَا لَا تُوْجَدُ فِي الْوَحْدَةِ اور لائق ہے کہ اہل سلوک مجتمع ہوں حلقہ کرکے بعد نماز فجر اور عصر کے ذکر الٰہی کرنے کے واسطے بطریق جمعیت کہ اس اجتماع میں فوائد ہیں جو تنہائی میں حاصل نہیں ہوتے فَاِذَا ظَهَرَ عَلَى الطَّالِبِ اَثَرُ الْمَيْلِ اِلَى الْجَذْبِ وَشُوْهِدَ فِيْهِ نُوْرُهُ اُمِرَ بِالذِّكْرِ

خفی والمراد من هذا الاثر انبعاث الشوق واطمینان القلب باسم الله وانتفاء
حادیث النفس وایثار الله تعالی علی کل ما عداه پھر جب طالب پر اس
ذکر جلی کا اثر ظاہر ہو اور اس کا نور اس میں دکھائی دے تو اس کو ذکر مخفی کا حکم کیا جائے اور
ذکر جلی کے اثر سے انبعاث شوق مراد ہے یعنی شوق کا ابھرنا اور نام خدا سے دل میں چین آنا اور
حادیث نفس یعنی وساوس کا دور ہونا اور حق تعالیٰ کو اس کے ماسوا پر مقدم رکھنا
ومن تواظب علی ذکر اسم الذات فی کل یوم ولیلة اربعة آلاف مرة مع تقدیم الشروط
التی اسلفناها واستمر علی ذلک شهرین او نحوا من ذلک فانه یشاهد فیه الاثر
لا محالة سواء کان غبیا او ذکیا ------- اور جو شخص مواظبت کرے اسم
ذات پر ہر دن میں چار ہزار بار مع التقدیم اُن شرطوں کے جن کو ہم اول مذکور کر چکے ہیں اور دو
مہینے یا ماسوا اس کے اس ذکر پر مداومت کرے تو اس میں یہ اثر البتہ مشاہدہ کریگا خواہ ذاکر کم فہم ہو
خواہ تیز فہم واما الذکر الخفی فمنه اسم الذات مع امهات الصفات وصفته ان
یغمض عینیه ویضم شفتیه ویقول بلسان القلب الله سمیع الله بصیر الله
علیم کانه یخرجها من سرته الی صدره ومن صدره الی دماغه الی العرش ثم ینزل
الله علیم الله بصیر الله سمیع هابطا علی تلک المنازل کما صعد علیها فهذه
دورة واحدة ثم یفعل هکذا وهکذا ومن اهل هذا الشان من یزید
الله قدیرا اور منجملہ ذکر خفی تو اسم ذات ہے اور ان صفات کے ساتھ جو اصول ہیں اور طریقہ
اس کا یہ ہے کہ اپنی دونوں آنکھوں اور دونوں لبوں کو بند کرے اور دل کی زبان سے
کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا اُن کو اپنی ناف سے نکالتا ہے اپنے سینہ تک اور اپنے سینے
سے نکالتا ہے اپنے دماغ تک اور دماغ سے نکالتا ہے عرش تک پھر یوں کہے اللہ علیم اللہ
بصیر اللہ سمیع اترتا ہوا ان ہی منزلوں پر جیسا کہ ان پر چڑھا تھا درجہ بدرجہ تو یہ ایک
دورہ ہوا پھر اسی طرح بار بار کیا کرے اور اسی طریقہ کے بعض لوگ اللہ قدیر کو بھی زیادہ
کرتے ہیں ف توضیح اس کی یوں ہے کہ اللہ سمیع دل سے کہے ناف سے سینہ تک چڑھے اپنی
تصور میں پھر اللہ بصیر کہکر سینے سے دماغ تک پہونچے پھر وہاں سے اللہ علیم کہکر عرش
تک پہنچے پھر یہی الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ اترے یعنی اللہ علیم کہتا ہوا عرش سے دماغ پر
ٹھہرے اور اللہ بصیر کہکر دماغ سے سینہ تک ٹھہرے پھر اللہ سمیع کہتے ہوئے ناف تک ٹھہر جاوے

بیان ذکر خفی ازانجملہ دور قادریہ

اسی طرح سو بار کرتا رہے اور اگر اللہ قدر کو زیادہ کرے تو تیسری بار آسمان تک پہونچے اور چوتھی بار عرش تک وَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ وَصِفَتُهٗ اِمَّا الذِّكْرُ فِي الْجَهْرِ وَاِمَّا اَنْ يَكُوْنَ مُنْبَسِطًا مُطَّلِعًا عَلٰى اَنْفَاسِهٖ فَاِذَا اَخْرَجَ النَّفْسَ بِطَبِيْعَتِهٖ مِنْ غَيْرِ قَصْدٍ وَّاِرَادَةٍ قَالَ مَعَ خُرُوْجِهٖ بِلِسَانِ الْقَلْبِ لَا اِلٰهَ وَاِذَا اَدْخَلَ قَالَ مَعَ دُخُوْلِهٖ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ الْاَكَابِرُ وَهٰذَا پَاسْ اَنْفَاسْ وَلَهٗ اَثَرٌ عَجِيْبٌ فِيْ نَفْيِ الْخَوَاطِرِ وَزَوَالِ حَدِيْثِ النَّفْسِ اور منجملہ ذکر خفی نفی اور اثبات ہے اور طریقہ اس کا یا اس طرح ہے جو ذکر جلی میں مذکور ہو چکا یا اس طرح پر ہے کہ ذکر میں ادا اور ہوشیار ہو جیسے اپنے ہونہار آگاہ رہے پھر جب دم باہر نکلے گا تو خود بخود بدون اپنے ارادہ اور قصد کے تو اس کے باہر ہونے کے ساتھ ہی دل کی زبان سے کہے لا الٰہ پھر جب سانس اندر کو جائے خود بخود تو اندر جاتے کیساتھ ہی الا اللہ کہے طریقت کے بزرگوں نے کہا ہے کہ اس ذکر کا نام پاس انفاس ہے اور اس کا بڑا اثر ہے نفی خطرات اور وسواس کے دور ہو جانے میں چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہے شعر اگر تو پاس داری پاس انفاس ٭ بسلطانی رسانندت ازین پاس شعر تا بجاروب لا نروبی راہ ٭ نرسی در مقام الا اللہ ٭ رباعی در ذات مقدست کسی را نسبت ٭ در عین جلال ہیچکس آگہ نیست ٭ سرمایۂ رہروان کہ راہش طلبند ٭ جز گفتن لا الٰہ الا اللہ نیست ٭ فَاِذَا ظَهَرَ اَثَرُ ذِكْرِ الْخَفِيِّ وَوُجِدَ فِي الطَّالِبِ نُوْرُهٗ اُمِرَ بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْاَثَرِ الشَّوْقُ وَغَلَبَةُ الْحُبِّ وَانْصِرَافُ عِنَانِ عَزِيْمَتِهٖ اِلَى الْفِكْرِ وَاِيْثَارُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاجْتِمَاعُ الْهِمَّةِ عَلٰى طَلَبِهٖ وَوِجْدَانُ الْحَلَاوَةِ فِي السُّكُوْتِ وَالنَّفْرَةُ عَنِ الْكَلَامِ وَالْاِشْتِغَالُ بِاَمْرِ الدُّنْيَا پھر جب ذکر خفی کا اثر ظاہر ہو اور طالب میں اس کا نور معلوم ہو تو اس کو مراقبہ کرنے کا امر کیا جاوے اور ذکر خفی کے اثر سے شوق مراد ہے اور غالب ہونا محبت الٰہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھیرنا فکر کی جانب اور تقدیم اللہ عزوجل کی اور ہمت کا جم جانا اسی کی طلب پر اور حلاوت پانا چپ رہنے میں اور گفتگو اور اشتغال امر دنیاوی سے نفرت کا ہونا وَاَمَّا الْمُرَاقَبَةُ فَهِيَ عِنْدَهُمْ عَلٰى اَنْوَاعٍ كَثِيْرَةٍ يَجْمَعُهَا اَمْرٌ وَهُوَ اَنْ يَتَلَفَّظَ بِاٰيَةٍ اَوْ كَلِمَةٍ بِاللِّسَانِ اَوْ يَتَخَيَّلَهَا فِي الْجَنَانِ ثُمَّ يَفْهَمُ مَعْنَاهَا فَهْمًا جَيِّدًا ثُمَّ يَتَصَوَّرُ كَيْفَ هٰذَا الْمَعْنٰى وَمَا صُوْرَةُ تَحَقُّقِهٖ ثُمَّ يَجْمَعُ الْخَاطِرَ عَلٰى تِلْكَ الصُّوْرَةِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ خَطْرَةٌ سِوَاهَا حَتّٰى يَتَحَقَّقَ الْاِسْتِغْرَاقُ فِيْهَا وَنَوْعُ ذُهُوْلٍ عَمَّا سِوَاهَا اور مراقبہ تو بزرگان طریقت کے نزدیک بہت اقسام

پاس انفاس

ہے اور جامع ان اقسام کثیرہ کا ایک امر ہے وہ یہ ہے کہ ایک آیت قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے کہے یا اس کا دل میں خیال کرے اور اس کے معنی کو خوب طرح بوجھے پھر تصور کرے کہ یہ مدعا کیونکر ہے اور اس کی تحقیق اور ثبوت کی کیا صورت ہے پھر اسی صورت پر خاطر کو جمع کرے اس طرح پر کہ سوائے اس کے کوئی خطرہ نہ آوے یہاں تک کہ اس میں استغراق محقق ہو اور ایک طرح کی ربودگی اور غفلت اس کے ما سوائے حاصل ہو مترجم کہتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ لفظ کے مفہوم میں اس طرح ڈوب جانا کہ سوائے اس کے کوئی چیز دھیان میں نہ رہے اسکو مراقبہ کہتے ہیں وَالْاَکْمَلُ فِیْہِ قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ اور اس مراقبہ کی وہ حدیث ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تو عبادت کرے اللہ کی گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے سو اگر تو اس کو نہ دیکھ سکے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجھ کو دیکھتا ہے وَیَتَلَفَّظُ السَّالِکُ اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ اَوْ یَجْعَلُ فِی الْخَیَالِ اَوْ یَتَصَوَّرُ حُضُوْرَہٗ تَعَالٰی وَنَظَرَہٗ وَمَعِیَّتَہٗ تَصَوُّرًا جَیِّدًا مُسْتَقِیْمًا مَعَ تَنْزِیْہِہٖ عَنِ الْجِہَۃِ وَالْمَکَانِ حَتّٰی یَسْتَغْرِقَ فِیْ ھٰذَا التَّصَوُّرِ تو اپنی زبان سے کہے اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی یا اس کو دل میں خیال کرے بدون تلفظ کے پھر اللہ تعالیٰ کی حضوری اور نظر اور اس کی معیت یعنی ساتھ ہونے کو خوب مضبوط تصور کرے باوجود پاک ہونے اس ذات مقدس کے جہت اور مکان سے یہاں تک تصور کو جماوے کہ اس میں ڈوب جاوے اَوْ یَتَصَوَّرُ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ وَیَتَصَوَّرُ مَعِیَّتَہٗ قَائِمًا اَوْ قَاعِدًا اَوْ مُضْطَجِعًا فِی الْخَلْوَۃِ وَالْجَلْوَۃِ وَالشِّدَّۃِ وَالنِّعْمَۃِ یا اس آیت کا تصور کرے وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ یعنی حق تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں کہ تم ہو اور اس کے ساتھ ہونے کو دھیان کرے بیٹھے اور کھڑے اور لیٹے تنہائی اور لوگوں کی ملاقات میں اور مشغولی اور بیکاری میں وَمِثْلُہٗ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ اَوْ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی اَوْ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ اَوْ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ اَوْ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ اَوْ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ [illegible] مُرَاقَبَاتٌ مُفِیْدَۃٌ لِتَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یا آیت پڑھے فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ یعنی جدھر تم متوجہ ہو تو وہاں اللہ کی ذات ہے یا یہ آیت پڑھے اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی یعنی انسان کو نہیں معلوم کہ اللہ اس کو دیکھتا ہے یا [illegible]

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ یعنی ہم قریب تر ہیں انسان کی رگ گردن سے اس آیت کا تصور کرے وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ یعنی اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے یا اس آیت کا دھیان کرے اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ یعنی البتہ میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھکو ہدایت کرے گا یا اس کا مراقبہ کرے هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ یعنی حق تعالےٰ اول ہے اس سے پہلے کوئی چیز نہیں آخر ہے جو بعد فنائے عالم باقی رہے گا ظاہر ہے باعتبار اپنی صفات اور افعال کے باطن ہے باعتبار اپنی ذات کے کہ اسکی حقیقت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا سو یہ مراقبات اللہ عزوجل کے ساتھ دل متعلق ہونے کیواسطے مفید ہیں وَاَمَّا الْمُفِيْدَةُ لِقَطْعِ الْعَلَائِقِ وَالتَّجَرُّدِ التَّامِّ وَالشُّكْرِ وَالْمَحْوِ فَهِيَ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۵ وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّتَصَوَّرَ نَفْسَهٗ قَدْ مَاتَ وَصَارَ رَمَادًا تَذْرُوْهُ الرِّيَاحُ وَالسَّمَاءُ قَدِ انْشَقَّتْ وَكُلُّ شَيْءٍ قَدْ بَطَلَ تَرْكِيْبُهٗ وَهَيْئَتُهٗ وَيَتَصَوَّرَ اللّٰهَ بَاقِيًا مَوْجُوْدًا فَيَنْفِيْ عَلٰى هٰذَا التَّصَوُّرِ مَلِيًّا فَاِنَّهٗ يُفِيْدُ الْمَحْوَ اور وہ مراقبہ جو قطع علائق اور پورے مجرد ہو جانے اور بیہوشی اور فنا کیلئے مفید ہے وہ مراقبہ اس آیت کا ہے كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یعنی جو زمین پر ہے وہ نیست نابود ہونے والا ہے اور باقی رہیگی تیرے رب کی ذات جو بڑائی اور بزرگی والا ہے اور اسکے مراقبہ کا طریقہ یہ ہے کہ آپکو تصور کرے کہ مر گیا اور ایسی راکھ ہو گیا کہ جسکو ہوائیں اڑاتی ہیں اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل مٹ گئی اور اللہ کو باقی اور موجود دھیان کرے سو اس تصور پر دیر تک قائم رہے تو یہ نیستی اور نابودی کو مفید ہو گا ف ایسے تصورات کی سند وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امیر المومنین علی مرتضیٰ سے مروی ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ وَاذْكُرْ بِا هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ یعنی ای علی کہہ کہ خداوندا مجھ کو ہدایت کر اور سیدھا چلا اور ہدایت سے اپنی راہ کو چلنے کے لئے اور راستی سے تیر کی راستی کو دھیان کر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر المومنین سید اولیا کو وہ طریقہ سکھایا جس سے بتدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان پہونچ جاوے تو اس کو یاد رکھنا چاہیئے کذا فی الحاشیۃ العزیزیہ وکذالک اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلَاقِيْكُمْ اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ اور اسی طریقہ مذکورہ سے اس آیت کا مراقبہ نیستی کا باعث ہے اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ آخر آیت

تک یعنی مقرر جس موت سے کہ تم بھاگتے ہو وہ تم کو ملنے والی ہے جہاں کہیں کہ تم ہوگے موت تم کو پاویگی اگرچہ تم اونچے یا مضبوط برجوں میں ہو فَاِذَا ظَهَرَ اَثَرُ الْمُرَاقَبَةِ فِي الطَّالِبِ وَشُوْهِدَ نُوْرُهٗ اُمِرَ بِالتَّوْحِيْدِ الْاَفْعَالِيْ پھر جب اثر مراقبہ کا طالب میں ظاہر ہو اور اس کا نور مشاہدہ ہو تو اس کو توحید افعالی کا امر کیا جاوے **ف** توحید افعالی یہ ہے کہ ہر فعل کو جو عالم میں ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجھے نہ زید و عمرو سے تاکہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے نہ توقع سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شعر دریں نوعی از شرک پوشیدہ ہست ٭ کہ زیدم بیازرد و عمرم نجست

وَاعْلَمْ اَنَّ الشَّارِعَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رَغَّبَ وَحَثَّ عَلٰى شَيْئَيْنِ عَلَى الذِّكْرِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ مَا يُتَلَفَّظُ بِهٖ وَعَلَى الْفِكْرِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ الْمُرَاقَبَةُ اور جان رکھ اے مخاطب کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو چیز پر ترغیب و آمادگی دلائی ایک ذکر پر اور مراد ذکر سے وہ ہے جو زبان سے بولا جاوے اور دوسرے فکر پر اور مراد اس سے مراقبہ ہے قَالَ بَعْضُ الْمَشَائِخِ مِمَّا جَرَّبْنَا لِلْكَشْفِ الْوَقَائِعِ الْاٰتِيَةِ عَلٰى مَا هِيَ عَلَيْهِ اَنْ يَّعْتَكِفَ الطَّالِبُ فِيْ خَلْوَةٍ وَّيَغْتَسِلَ وَيَلْبَسَ اَحْسَنَ لِبَاسِهٖ وَيَتَطَيَّبَ وَيَجْلِسَ عَلَى السَّجَّادَةِ وَيَضَعَ مُصْحَفًا مَفْتُوْحًا عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَمُصْحَفًا مَفْتُوْحًا عَلٰى يَسَارِهٖ وَمُصْحَفًا كَذٰلِكَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمُصْحَفًا كَذٰلِكَ خَلْفَهٗ ثُمَّ يَدْعُو اللّٰهَ اَنْ يَّكْشِفَ عَلَيْهِ الْوَاقِعَةَ الْفُلَانِيَّةَ بِجُهْدِ هِمَّتِهٖ ثُمَّ يَشْرَعُ فِيْ اِسْمِ الذَّاتِ مِنْ غَيْرِ غَمْضِ الْعَيْنِ فَيَضْرِبُ مَرَّةً فِي الْمُصْحَفِ الْاَيْمَنِ وَمَرَّةً فِي الْاَيْسَرِ وَمَرَّةً خَلْفَهٗ وَمَرَّةً بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَجِدَ فِيْ نَفْسِهِ انْشِرَاحًا وَّنُوْرًا وَّيُوَاظِبُ عَلٰى ذٰلِكَ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَّنَحْوَهَا مَعَ الْخَلْوَةِ فَاِنَّهٗ يَكْشِفُ عَلَيْهِ الْبَتَّةَ قُلْتُ هٰذَا مَا قِيْلَ وَفِيْ قَلْبِيْ مِنْهُ شَيْءٌ لِمَا فِيْهِ مِنْ اِسَاءَةِ الْاَدَبِ بِالْمُصْحَفِ بعضے مشائخ نے کہا جس کا ہم نے تجربہ کیا ہے وقائع آئندہ کے کشف ہونے پر ٹھیک ٹھیک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت میں اعتکاف کرے اور غسل کرے اور اپنا عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگاوے اور مصلے پر بیٹھے اور کھلا ایک مصحف اپنے داہنے رکھے اور کھلا ایک مصحف اپنے بائیں رکھے اور اسیطرح ایک مصحف اپنے آگے اور اسیطرح ایک مصحف اپنے پیچھے رکھے پھر حق تعالیٰ سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلانے واقع کو اسپر ظاہر کردے پھر اسم ذات کے ذکر میں شروع کرے بدون آنکھ بند کرنیکے تو ایک بار داہنے مصحف پر ضرب لگادے اور ایک بار بائیں پر اور ایک بار پیچھے اور ایکبار آگے ضرب لگادے یہانتک کہ وہ اپنے دل میں کشائش

اور نور کو پاوے اور سات دن مانند اسکے اسپر مداومت کرے خلوت کیساتھ تو البتہ اُس پر
کشف حال ہوگا میں کہتا ہوں کہ ایسا ہی کہا ہے کہنے والوں نے میرے دل میں اس کو کچھ تردد ہے
سو واسطے اسمیں بے ادبی ہے مصحف مجید کے تمہ والذی اختارہ سیدی الوالد فی ھذا الباب
ان یذکر اللہ تعالی بھذہ الاسماء یا علیم یا مبین یا خبیر مع رعایۃ الشروط المذکورۃ
اما کما ذکرنا فی الذکر بضربۃ واحدۃ او بثلث ضربات واللہ اعلم

اور کشف واقعہ آئندہ میں جو طریقہ ہمارے والد ماجد نے پسند کیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر
کرے ان اسمائے ثلثہ سے یا علیم یا مبین یا خبیر شروط مذکورہ کی مراعات کے ساتھ یا اس طرح
جیسے ہم نے ذکر یک ضربی میں بیان کیا ہے یا اسطرح جیسا ذکر سہ ضربی میں ہے واللہ اعلم ف مولانا
نے فرمایا شروط مذکورہ سے خلوت اور لباس و غسل اور خوشبو لگانا اور مصلے پر بیٹھنا بدون مصاحبت
کے کرنے کے مراد ہے وقولہ ومما جربناہ لکشف الارواح بعد ھذہ الشروط المذکورۃ
ان یضرب فی الجانب الایمن سبوح وفی الایسر قدوس وفی السماء رب الملائکۃ
فی القلب والروح اور مشائخ نے کہا ہے کہ جو طریقہ کشف ارواح کے واسطے ہمارا مجرب
ہے شروط مذکورہ کیساتھ وہ یہ ہے کہ داہنے طرف سبوح کی ضرب لگاوے اور
بائیں طرف قدوس کی اور آسمان کی طرف رب الملائکۃ کی ضرب لگاوے اور دل میں والروح
کی ولتحصیل الامور المہمۃ الصعبۃ بعد ھذہ الشروط ان تصلی فی اللیل ما قدر
لہ ثم یضرب فی الایمن یا حی وفی الایسر یا وھاب یفعل ذلک الفا اور امور مہمہ مشکلہ
کے حاصل کرنے کے واسطے انہی شروط مذکورہ کیساتھ یہ طریقہ ہے کہ تہجد کی نماز پڑھے جسقدر اس
کے واسطے مقدر ہو پھر داہنی طرف یا حی کی ضرب لگاوے اور بائیں طرف یا وہاب کی اسی طرح
ہزار بار کرے ولانشراح الصدر ودفع البلاء ان یضرب اللہ فی قلب ولا الہ
الا ھو کما ذکرنا فی النفی والاثبات والحی فی الجانب الایمن والقیوم فی الایسر اور
انشراح خاطر اور دور کرنے بلا کا یہ طریقہ ہے کہ اللہ کی ضرب دل میں لگاوے لا الہ الا ھو
کی اسطرح ضرب لگاوے جیسا کہ نفی اور اثبات میں بیان کیا اور الحی کی ضرب داہنی
طرف اور القیوم کی ضرب بائیں طرف لگاوے واذا اراد ان یدعو اللہ عزوجل بشفاء
مریض او دفع جوع او تحصیل شرف او قہر عدو فلیطلب الاسم

ل صحیح قول یا حضرت [illegible] بھی حاصل ہے ۱۲ ی

برائے شفاء مرض وغیرہ

الناسب بحاجته من الاسماء الحسنى فيذكره بذلك الاسم بضرب الاثنين او ثلث
ضربات او اربع فيقول يا شافي او يا صمد او يا رزاق او يا مذل الى غير ذلك والله اعلم
واحكم اور جب اللہ عز وجل سے دعا کرنے کا ارادہ کرے بیماری کی شفا یا دفع گرسنگی کا یا
کشائش رزق کا یا مغلوبی دشمن کا تو چاہیے کوئی اسم الٰہی موافق اپنی حاجت کے اسمائے حسنیٰ
سے طلب کرے سو اس نام کو دو ضرب یا تین ضرب یا چار ضرب کیساتھ ذکر کرے یوں کہے
شفاء بیمار میں یا شافی یا دفع گرسنگی میں یا صمد یا کشائش رزق میں یا رزاق یا دفع دشمن میں یا
مذل و رسوا اسکے اور اسمائے الٰہی کو موافق اپنے مطالب کے بطریق مذکور ذکر کرے واللہ اعلم واحکم

فصل پانچویں

مشائخ چشتیہ کے عشق میں دیا

فی اشغال المشائخ الجشتیة وهم اصحاب امام الطریقة خواجہ معین الدین
حسن الجشتی وجشت قریة نسبتهم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنهم اجمعین یہ فصل ہے
مشائخ چشتیہ کے اشغال میں اور وہ امام طریقہ خواجہ معین حسن چشتی کے مرید ہیں اور چشت
خواجہ معین الدین کے پیروں کے گاؤں کا نام ہے خدا راضی ہو ان سے اور ان کے
سب پیروں سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اس امت کے عمدہ
اولیا میں سے ہیں ان کے ہاتھ پر ہزاروں کفار ہنود مسلمان ہوئے منقول ہے کہ جب خواجہ کا انتقال
ہوا تو آپکی پیشانی مبارک پر نقش ظاہر ہوگیا حبیب اللہ مات فی حب اللہ یعنی خدا کا دوست خدا
کی محبت میں مرگیا وقالوا جاء علی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ
دلنی علی اقرب الطرق الی اللہ وافضلها عند اللہ واسهلها علی عبادہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علیک بملازمة الذکر فی الخلوة فقال علی کرم اللہ وجهه کیف
اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غمض عینیک واسمع منی
ثلث مرات فالنبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلث مرات وعلی یسمع
ثم قال علی کرم اللہ وجهه لا الہ الا اللہ ثلث مرات والنبی صلی اللہ علیہ وسلم
یسمع ثم لقن علی کرم اللہ وجهه الحسن البصری وهکذا حتی وصل الینا وهذا
الحدیث انما وجدناه عند هؤلاء المشائخ وعلی قوانین اهل الحدیث فیه بحث
طف اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ امام اولیا علی مرتضیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

اور کہا یا رسول اللہ مجھ کو راہ بتائیے جو سب راہوں سے زیادہ تر قریب ہے اللہ کی طرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کے نزدیک اور اس کے بندوں پر آسان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم کر لے مداومت ذکر کی خلوت میں سو علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کیونکر ذکر کروں یا رسول اللہ فرمایا کہ اپنی آنکھوں کو بند کر اور مجھ سے سن تین بار سو آنحضرت نے فرمایا لا الٰہ الا اللہ اور علی مرتضیٰؓ سنتے تھے پھر علی مرتضیٰؓ نے تین بار لا الٰہ الا اللہ کہا اور آنحضرت اس کو سنتے تھے پھر علی مرتضیٰ نے یہ طریقہ حسن بصریؒ کو تعلیم کیا اسی طرح درجہ بدرجہ مرشد کو مرشد ہم تک پہنچا مصنف نے فرمایا کہ اس حدیث کو تو ہمنے فقط ان مشائخ چشتیہ کے پاس پایا اور اہل حدیث کے قوانین پر تو اس میں طویل بحث ہے ف مولانا نے فرمایا بحث کی یہ وجہ ہے کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب ہے اور بشدت منقطع ہے اس واسطے کہ ملاقات حسن بصریؒ کی مرتضیٰ سے باعتبار تاریخ کے ثابت نہیں اور رکاکت الفاظ اس پر علاوہ مترجم کہتا ہے فی الواقع کتب اسماء الرجال سے اتصال اس روایت کا مشکل ہے لیکن اولیائے چشت رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن ظن اسکو مقتضی ہے کہ اس حدیث کو پایۂ اعتبار سے بتشہیر انقطاع ساقط نہ کیجے اس واسطے کہ امام اعظم ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک بشرط عدالت رواۃ حدیث مرسل بھی حجت ہے واللہ اعلم فَاِذَا اَرَادَ الشَّیْخُ اَنْ یُّلَقِّنَ تِلْمِیْذَہٗ اَمَرَہٗ اَنْ یَّصُوْمَ یَوْمًا فَاِنْ کَانَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ فَهُوَ اَوْلٰی ثُمَّ یَاْمُرُہٗ بِالْاِسْتِغْفَارِ عَشَرَ مَرَّاتٍ وَالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشَرَ مَرَّاتٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ فِیْ مُحْکَمِ کِتَابِہٖ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ فَاجْتَهِدْ اَنْ لَّا یَاْتِیَ عَلَیْکَ زَمَانٌ اِلَّا وَاَنْتَ ذَاکِرٌ وَاعْلَمْ اَنَّ قَلْبَکَ مَوْضُوْعٌ تَحْتَ ثَدْیِکَ الْاَیْسَرِ بِاِصْبَعَیْنِ عَلٰی صُوْرَۃِ زَہْرِ الصَّنَوْبَرِ وَلَہٗ بَابَانِ بَابٌ فَوْقَانِیٌّ وَّ بَابٌ تَحْتَانِیٌّ پھر جب مرشد ارادہ کرے اپنے مرید کی تلقین کرنے کا تو اس کو امر کرے روزہ رکھنے کا سو اگر پنجشنبہ کا دن ہو تو بہتر ہے پھر اس شخص سے امر کرے دس بار استغفار کرنیکو اور دس بار درود پڑھنے کو پھر مرشد کہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنی مضبوط کتاب میں فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ یعنی اللہ کو یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سو تو اس پر کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدون ذکر کرنے کے تجھکو نہ گذرے اور معلوم کر لے طالب کہ تیرا دل رکھا ہے تیرے بائیں چھاتی کے نیچے دو انگل پر بصورت شگوفہ چلغوزہ[لہ] کے اور اسکے دو دروازہ ہیں ایک دروازہ اوپر کا بڑا اور دوسرا نیچے کا ہے ف مصنف نے حاشیے میں فرمایا کہ باب فوقانی سے وہ مراد ہے

[لہ] کتب لغت سے معلوم ہوا کہ چلغوزہ چیڑ کے درخت کو کہتے ہیں اور یہی درخت صنوبر ہے اور بعضوں نے صنوبر درخت سرو ناز کو بھی کہا ہے ۱۲

سلسلہ چشتیہ میں بیعت کا طریقہ

جو جسم سے ملا ہے اور باب تحتانی سے وہ مراد ہے جو روح سے متصل ہے اَمَّا الْبَابُ الْفَوْقَانِيُّ
فَفَتْحُهُ بِالذِّكْرِ الْجَلِيِّ وَأَمَّا التَّحْتَانِيُّ فَفَتْحُهَا بِالذِّكْرِ الْخَفِيِّ دل کے اوپر کے دروازے کی کشائش
تو ذکر جلی سے ہوتی ہے اور نیچے کے دروازہ کی کشادگی ذکر خفی سے ہوتی ہے فَإِذَا أَرَدْتَ
الذِّكْرَ الْجَلِيَّ فَاجْلِسْ مُتَرَبِّعًا وَخُذِ الْعِرْقَ الَّذِي يُسَمّٰى كَيْمَاسَ بِإِبْهَامِ قَدَمِكَ الْيُمْنٰى
وَالَّتِي تَلِيهَا وَسَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّهُ يَقُولُ هُوَ عِرْقٌ فِي بَطْنِ الرُّكْبَةِ
يَهْبِطُ مِنْ جَانِبِ الْفَخِذِ وَأَخْذُهُ بِهٰذِهِ الْكَيْفِيَّةِ يُفِيدُ نَفْيَ الْخَوَاطِرِ وَجَمْعَ الْهِمَّةِ وَ
يُسَخِّنُ الْقَلْبَ تَسْخِينًا عَجِيبًا پھر جب تو ذکر جلی کا ارادہ کرے تو چار زانوں بیٹھ اور پکڑ اُس رگ
کو جس کا کیماس نام ہے اپنے داہنے پاؤں کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کو داب کر اور
میں نے اپنے والد مرشد قدس سرہ سے سنا کہتے کہ کیماس وہ رگ ہے زانوں کے تلے ران کی
جانب سے اتری ہے اور اس کا اس طرح سے پکڑنا نفی وساوس اور جمعیت ہمت کو مفید
اور دل کو گرم کر دیتا ہے عجب گرمی کیساتھ وَاجْلِسْ جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ
بِاجْتِمَاعِ الْعَزِيمَةِ ثُمَّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ بِالشِّدَّةِ وَالْمَدِّ لِإِخْرَاجِ الْقُوَّةِ مِنْ دَاخِلِ الْقَلْبِ وَ
أَخْرِجْ لَفْظَةَ لَا مِنَ السُّرَّةِ وَامْدُدْهَا إِلَى الْمَنْكِبِ الْأَيْمَنِ وَلَفْظَةَ إِلٰهَ مِنْ أُمِّ الدِّمَاغِ تُشِيرُ
بِذٰلِكَ أَنَّكَ أَخْرَجْتَ حُبَّ مَنْ سِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ بَاطِنِكَ وَأَلْقَيْتَهُ خَلْفَكَ
فَتَنَفَّسْ نَفَسًا آخَرَ فَاضْرِبْ إِلَّا اللّٰهُ فِي الْقَلْبِ بِالشِّدَّةِ وَالْقُوَّةِ بطریق مذکور بیٹھ بطور
نشست نماز کے رو بقبلہ حضور دل سے ہمت کو جمع کر کے پھر کہہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ سختی اور کشش کی کیساتھ
اور قوت کو دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ لَا کا ناف سے نکال اور اسکو کھینچ داہنے مونڈھے
تک اور لفظ اِلٰہ کا دماغ کی جڑ سے اشارہ کرے تو اس تصور سے گویا تو نے غیر خدا کی محبت
کو اپنے اندر سے نکالا اور اسکو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈالا پھر دوسرا دم لے سو اِلَّا اللّٰہ کو دل میں سختی اور
اور قوت کیساتھ ضرب کر يُلَاحِظُ الْمُبْتَدِئُ نَفْيَ الْمَعْبُودِيَّةِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمُتَوَسِّطُ
نَفْيَ الْمَقْصُودِيَّةِ وَالْمُنْتَهِي نَفْيَ الْوُجُودِ اور اس نفی اور اثبات سے مبتدی ملاحظہ کرے معبودیت
کا غیر خدا سے اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منتہی نفی وجود کا وَالشَّرْطُ الْأَعْظَمُ فِي هٰذَا
الذِّكْرِ جَمْعُ الْهِمَّةِ وَهُوَ الْمَعْنٰى وَيَنْبَغِي لِصَاحِبِ الذِّكْرِ الْجَلِيِّ أَنْ لَا يُقِلَّ الطَّعَامَ
جِدًّا بَلْ يَكْفِيهِ أَنْ يُخَلِّيَ رُبْعَ الْمَعِدَةِ وَيَنْبَغِي أَنْ يَأْكُلَ شَيْئًا مِنَ الدَّسَمِ لِئَلَّا يَتَشَوَّشَ

ذکر جلی کا طریقہ

ذکر نفی اثبات کا مخصوص طریقہ

سلہ ظاہراً ابتدائے عبارت عربی یہ رہ گیا ہے یعنی او اجلس ہو تو یہ چاہئے و الا فقط لفظ مستقبل القبلۃ بعد لفظ متربعا کے لکھنا کفایت کرتا لہذا اس مطلب کے لئے کہ جو مترجم نے بیان زیادہ کیا واللہ اعلم ۱۲ ق

دبانا غصہ اور شہوت اعظم اس ذکر میں ہمت کا جمع کرنا اور معنی کا بوجھنا ہے اور ذکر جلی کرنے والے
کو لائق یہ ہے کہ کھانے کو نہایت کم نہ کرے بلکہ اس کو کافی ہے کہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے
اور مناسب ہے کہ کچھ چکنائی کھایا کرے تاکہ اس کا دماغ نہ پریشان ہو خشکی کے سبب سے
وَإِذَا أَرَدْتَ پَاسَ أَنْفَاس فَكُنْ مُسْتَيْقِظًا وَاقِفًا عَلَى أَنْفَاسِكَ فَكُلَّمَا خَرَجَ النَّفَسُ
فَكُلَّمَا خَرَجَ النَّفَسُ فَقُلْ مَعَ خُرُوجِهِ لَا إِلٰهَ كَأَنَّكَ تُخْرِجُ مَحَبَّةَ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللّٰهِ
مِنْ بَاطِنِكَ وَإِذَا دَخَلَ النَّفَسُ مَعَ دُخُولِهِ إِلَّا اللّٰهُ كَأَنَّكَ تُدْخِلُ وَتُثْبِتُ مَحَبَّةَ
اللّٰهِ فِي قَلْبِكَ اور جبکہ تو اے سالک پاس انفاس کا ارادہ کرے تو بیدار اور اپنے دمون
پر واقف ہوجا پھر جب دم باہر کو نکلے تو اس کے نکلنے کے ساتھ لا الٰہ کہہ گویا ہر چیز کی
محبت تو سوائے خدا کے اپنے باطن سے نکالتا ہے اور جب دم اندر کی طرف آئے تو
اس کے داخل ہونے کے ساتھ الا اللہ کہہ گویا تو داخل کرتا ہے اور محبت الٰہی کو ثابت کرتا
ہے اپنے دل میں قَالُوا وَالرُّكْنُ الْأَعْظَمُ رَبْطُ الْقَلْبِ بِالشَّيْخِ عَلَى وَصْفِ الْمَحَبَّةِ وَ
وَالتَّعْظِيمِ وَمُلَاحَظَةُ صُورَتِهِ قُلْتُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى مَظَاهِرَ كَثِيرَةٌ فَمَا مِنْ عَابِدٍ غَبِيًّا كَانَ أَوْ
ذَكِيًّا إِلَّا وَقَدْ ظَهَرَ بِحِذَائِهِ صَارَ مَعْبُودًا لَهُ فِي مَرْتَبَتِهِ وَلِهٰذَا السِّرِّ نَزَلَ الشَّرْعُ بِاسْتِقْبَالِ
الْقِبْلَةِ وَالِاسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى
أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ وَسَأَلَ جَارِيَةً
سَوْدَاءَ فَقَالَ أَيْنَ اللّٰهُ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ فَسَأَلَهَا مَنْ أَنَا فَأَشَارَتْ بِأُصْبُعِهَا
نَحْوَ اللّٰهِ أَرْسَلَكَ فَقَالَ هِيَ مُؤْمِنَةٌ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا يَتَوَجَّهَ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ وَأَنْ تَرْبُطَ
قَلْبَكَ إِلَيْهِ وَلَوْ بِالتَّوَجُّهِ إِلَى الْعَرْشِ وَتَصَوُّرِ النُّوْرِ الَّذِي وَضَعَهُ عَلَيْهِ وَهُوَ
أَزْهَرُ اللَّوْنِ كَمِثْلِ لَوْنِ الْقَمَرِ أَوْ بِالتَّوَجُّهِ إِلَى الْقِبْلَةِ كَمَا أَشَارَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيَكُوْنُ كَالْمُرَاقَبَةِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ رکن اعظم
دل کا لگانا اور گانٹھنا ہے مرشد کے ساتھ محبت اور تعظیم کی صفت پر اور اس کی صورت
کا ملاحظہ کرنا میں کہتا ہوں حق تعالیٰ کے مظاہر کثیرہ ہیں سو نہیں کوئی عابد غبی ہو یا ذکی
مگر کہ اس کے مقابل ظاہر ہو کر اس کا معبود ہو گیا ہے بحسب مرتبہ اس کے اور اسی بھید
کے سبب سے روبقبلہ ہونا اور استواء علی العرش کا شرع میں نازل ہوا ہے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے منہ کے سامنے

سلسلہ چشتیہ میں پاس انفاس کا طریقہ

مرشد کی محبت اور
تعظیم

نہو کے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ ہے اس کے درمیان اور اس کے قبلہ کے درمیان میں اور
آنحضرت نے ایک کالی لونڈی سے پوچھا اور فرمایا کہ اللہ کہاں ہے لونڈی نے آسمان کیطرف
اشارہ کیا پھر حضرتؐ نے اس سے پوچھا کہ میں کون ہوں تو اس نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا
مراد اس کی یہ ہے کہ خدا نے تجھکو بھیجا ہے پس فرمایا اپنے کہ یہ ایماندار ہے تو اے سالک تجھے
بحمد اللہ نہیں اس میں کہ تو متوجہ نہ ہو مگر اللہ ہی کی طرف اور اپنا دل نہ لگا وے مگر اسی
سے اگرچہ ہو عرش کی طرف متوجہ ہو کر اور اس نور کا تصور کرکے جس کا حق تعالیٰ نے عرش
پر رکھا ہے اور وہ نہایت روشن رنگ ہے چاند کے رنگ کے مانند یا قبلے
کی طرف متوجہ ہو کر چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے تو یہ
اس حدیث کا گویا مراقبہ ہوگا واللہ اعلم **ف** مصنف رحؒ نے حاشیے میں فرمایا کہ حق تعالیٰ کی عالم
مثال میں تجلی ہے تو ہر شخص اپنی استعداد کے مناسب اس کو ادراک کرتا ہے مترجم
کہتا ہے تجلی اور عالم امثال کی حقیقت کتب صوفیہ میں مفصل مذکور ہے یہ رسالہ مختصر
لائق اس کی تفصیل کی نہیں فَاِذَا تَنَوَّرَ الطَّالِبُ بِنُوْرِ الذِّكْرِ اَمَرَهُ بِالْمُرَاقَبَةِ وَهِيَ مُشْتَقَّةٌ
مِنْ تَرْقِيْبٍ سُمِّيَتْ بِهٰذَا الْاِسْمِ لِاَنَّ الطَّالِبَ يُرَاقِبُ قَلْبَهٗ اَوْ يُرَاقِبُ اللّٰهَ كَمَا
اَنَّ اللّٰهَ يُرَاقِبُهٗ فَيَقُوْلُ بِلِسَانِهٖ اَوْ يَتَخَيَّلُ بِقَلْبِهِ اللّٰهُ حَاضِرِيْ اللّٰهُ نَاظِرِيْ[1] اللّٰهُ
شَاهِدِيْ اللّٰهُ مَعِيْ اَوْ اَلَا اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ اَوْ كَاَنَّهٗ حَاضِرٌ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ
تُشَاهِدُهٗ پھر جب طالب رنگین ہو جاوے ذکر کے نور سے تو مرشد اس کو مراقبہ
کرنے کا امر کرے اور مراقبہ رقیب بمعنی محافظ اور نگہبان سے مشتق ہے اس کا نام مراقبہ
اس واسطے رکھا گیا کہ سالک بعضے مراقبات میں اپنے دل کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہے
یا بعضے مراقبات میں اللہ تعالیٰ کا مراقب ہوتا ہے جیسا اللہ اس کی حفاظت کرتا ہو تو مراقبہ
کرنیکے وقت زبان سے کہے یا اپنے دل سے خیال کرے اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی
اللہ معی یا اس کا مراقبہ کرے اَلَا اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ یعنی آگاہ ہو جا کہ اللہ سب چیز کو گھیرے
ہے یا اس کا مراقبہ کرے کہ گویا کہ اللہ حاضر ہے تیرے درمیان اور تیرے قبلہ کے درمیان میں
اور تو اسکو مشاہدہ کرتا ہے قَالَ الْمَشَائِخُ مَنْ اَرَادَ الدُّخُوْلَ فِي الْاَرْبَعِيْنِيَّةِ يَلْزَمُهٗ مُرَاعَاتُ
اُمُوْرٍ دَوَامُ الصِّيَامِ وَدَوَامُ الْقِيَامِ وَتَقْلِيْلُ الْكَلَامِ وَالطَّعَامِ وَالْمَنَامِ وَالصُّحْبَةِ مَعَ
الْاَنَامِ وَالْمُوَاظَبَةُ عَلَى الْوُضُوْءِ فِيْ حَالَاتِ الْيَقْظَةِ وَعِنْدَ الْمَنَامِ وَرَبْطُ الْقَلْبِ مَعَ الشَّيْخِ

---

[1] لے مراد [illegible] ۱۲

على الدوام وترك الغفلة أساسا حتى تكون عنده من الحرام فإذا أدخل في الخلوة رجله اليمنى تعوذ وسمى وقرأ سورة الناس ثلث مرات وإذا أدخل الرجل اليسرى قال اللهم أنت وليي في الدنيا والآخرة كن لي كما كنت لمحمد صلى الله عليه وسلم وارزقني محبتك اللهم وارزقني حبك واشغلني بجمالك واجعلني من المخلصين اللهم احرق بجذبات ذلك يا أنيس من لا أنيس له رب لا تذرني فردا وأنت خير الوارثين

شارح چشتیہ نے فرمایا جو چلے میں داخل ہونیکا ارادہ کرے اس کو چند امور کی رعایت کرنا لازم ہے ہمیشہ روزہ رکھنا اور سدا قیام شب کرنا اور بولنے اور کھانے اور سونے اور صحبت خلق کو کم کر دینا اور ہمیشہ باوضو رہنا جاگنے اور سونے کے حالات میں اور مرشد کیساتھ ہمیشہ دل کو لگائے رکھنا اور غفلت کو بالکل ترک کرنا یہانتک کہ اس کے نزدیک غفلت از قسم حرام کے ہو جائے پھر جب حجرے میں داہنا پاؤں داخل کرے تو أعوذ بالله من الشيطان الرجيم اور بسم الله الرحمن الرحيم کہے اور قل أعوذ برب الناس کو تین بار پڑھے اور جب بایاں پاؤں داخل کرے تو اللهم سے آخر تک دعا کرے یعنی خداوند تو میرا کارساز ہے دنیا اور آخرت میں مددگار ہو جا جیسا تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا مددگار و کارساز تھا اور مجھ کو اپنی محبت دے الٰہی مجھ کو اپنی حب نصیب کر اور اپنے جمال کے ساتھ مشغول کر لے اور مجھ کو عباد مخلصین میں کر ڈال الٰہی میرے نفس کو مٹا ڈال اپنی ذات کی کششوں سے اے انیس اسکے جسکا کوئی انیس نہیں اے رب مجھکو نہ چھوڑ تو تنہا اور تو بہتر وارثین ہے فيقوم على المصلى ويقول إني وجهت وجهي للذي فطر السماوات والأرض حنيفا وما أنا من المشركين إحدى وعشرين مرة ثم يركع ركعتين في الأولى آية الكرسي وفي الثانية آمن الرسول ثم يسجد سجدة طويلة ويجتهد في الدعاء ثم يقول يا فتاح خمس مائة مرة ثم يشتغل بالأذكار التي ذكرناها پھر مصلے پر کھڑا ہو اور إني وجهت وجهي للذي فطر السموت والأرض حنيفا وما أنا من المشركين کو اکیس بار پڑھے یعنی میں نے اپنا منہ متوجہ کیا یکسو ہو کر اس کی طرف جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکین میں داخل نہیں پھر دو رکعت پڑھے پہلی رکعت میں آیۃ الکرسی پڑھے اور دوسری رکعت میں آمن الرسول پھر لنبا سجدہ کرے اور دعا میں خوب کوشش کرے پھر پانچسو بار یا فتاح کہے پھر ان اذکار میں مشغول ہو جن کو ہم ذکر کر چلے ہیں یعنی ذکر جلی اور پاس انفاس اور مراقبات [illegible]

اِذَا دَخَلَ الْمَقْبَرَۃَ قَرَأَ سُوْرَۃَ اِنَّا فَتَحْنَا فِیْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَجْلِسُ مُسْتَقْبِلًا اِلَی الْمَیِّتِ
مُسْتَدْبِرَ الْکَعْبَۃِ فَیَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْمُلْکِ فَیُکَبِّرُ وَیُھَلِّلُ وَیَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْفَاتِحَۃِ اِحْدٰی عَشَرَ مَرَّۃً
الْفَاتِحَۃِ اِحْدٰی عَشَرَ مَرَّۃً ثُمَّ یَقْرُبُ مِنَ الْمَیِّتِ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ
مَرَّۃً ثُمَّ یَقُوْلُ یَا رُوْحُ یَضْرِبُہٗ فِی السَّمَآءِ وَیَا رُوْحُ یَضْرِبُہٗ فِی الْقَلْبِ حَتّٰی یَجِدَ
اِنْشِرَاحًا وَّنُوْرًا ثُمَّ یَنْتَظِرُ لِمَا یَفِیْضُ مِنْ صَاحِبِ الْقَبْرِ عَلٰی قَلْبِہٖ اور مشائخ چشتیہ نے
فرمایا کہ جب قبرستان میں داخل ہو تو سورۂ انا فتحنا دو رکعت میں پڑھے پھر میت کی
سامنے ہوکر کعبہ معظمہ کو پشت دے کر بیٹھے پھر سورۂ ملک پڑھے اور اللّٰہُ اکبر اور لا الٰہ
الا اللّٰہ کہے اور گیارہ بار سورۂ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو جاوے پھر کہے یا رب یا رب — کشف قبور و استفادہ باطن
اکیس بار پھر کہے یا روح اور اسکو آسمان میں ضرب کرے اور یا روح الروح کی دل میں ضرب
لگاوے یہانتک کہ کشائش اور نور پاوے پھر منتظر رہے اس کا جس کا فیضان صاحب
قبر سے ہو کے دل پر وَلِلْجِشْتِیَّۃِ صَلٰوۃٌ تُسَمّٰی صَلٰوۃَ الْمَعْکُوْسِ لَمْ نَجِدْ مِنَ السُّنَّۃِ وَ
اَقْوَالِ الْفُقَھَآءِ مَا نَشُدُّ بِھَا اِیَّاہُ فَلِذٰلِکَ حَذَفْنَاھَا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ اور چشتیوں کے
یہاں ایک نماز ہے جس کو صلوٰۃ المعکوس کہتے ہیں ہم نے سنت مصطفویہ اور اقوال فقہا — صلوٰۃ المعکوس
سے ایسی اصل اس کی نہیں پائی جس سے ہم اس کی تقویت کریں اسی واسطے ہم نے اس کو
ذکر نہ کیا اور علم اس کے جواز اور عدم جواز کا خدا کے نزدیک ہے وَلَھُمْ صَلٰوۃٌ تُسَمّٰی صَلٰوۃَ
کُنْ فَیَکُوْنُ اور چشتیہ کے یہاں ایک نماز ہے جس کو صلوٰۃ کن فیکون کہتے ہیں **ف** صلوٰۃ کن — صلوٰۃ کن فیکون
فیکون اس واسطے کہتے ہیں کہ مطلب برآری میں اس کی تاثیر نہایت جلد اور قوی ہے
قَالُوْا مَنْ اِعْتَرَضَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ صَعْبَۃٌ فَلْیَرْکَعْ کُلَّ لَیْلَۃٍ مِنْ لَیَالِی الْاَرْبِعَاءِ وَالْخَمِیْسِ
وَالْجُمُعَۃِ رَکْعَتَیْنِ یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی الْفَاتِحَۃَ مَرَّۃً وَالْاِخْلَاصَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَفِی الثَّانِیَۃِ
الْفَاتِحَۃَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَالْاِخْلَاصَ مَرَّۃً وَیَقُوْلُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ اَیْ آسَانْ کُنَنْدَۂ دُشْوَارِیْھَا
وَاَیْ رَوْشَنْ کُنَنْدَۂ تَارِیْکِیْھَا مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَیَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَیُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَیَدْعُو اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ فَاِذَا کَانَتِ
الثَّالِثَۃُ فَعَلَ ھٰذَا ثُمَّ حَسَرَ الْعِمَامَۃَ عَنْ رَاْسِہٖ وَجَعَلَ کُمَّہٗ فِیْ عُنُقِہٖ وَبَکٰی وَدَعَا
اللّٰہَ اِلٰی خَمْسِیْنَ مَرَّۃً فَاِنَّہٗ لَا بُدَّ یُسْتَجَابُ لَہٗ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ مشائخ چشتیہ نے صلوٰۃ کن فیکون
کے بیان میں کہا ہے کہ جس کو سخت حاجت پیش آوے تو چاہیے کہ ہر رات میں کو لیالی ثلثہ یعنی

چہارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کی راتوں میں دو رکعتیں ادا کرے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ ایک
اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ سو بار پڑھے اور دوسری رکعت میں فاتحہ سو بار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ ایکبار اور سو
بار یوں کہے اے آسان کنندۂ دشواریہا و اے روشن کنندۂ تاریکیہا سو بار اور استغفار کرے
سو بار اور درود پڑھے سو بار اور حقتعالیٰ سے دعا کرے بحضور قلب پھر جب تیسری رات
ہو تو بھی یہی کرے جو مذکور ہوا پھر پگڑی یا ٹوپی کو سر سے اتارے اور اپنی آستین کو اپنی گردن
میں ڈالے اور روئے اور حقتعالیٰ سے دعا کرے پچاس بار تو بالضرور انشاء اللہ تعالیٰ دعا اس کی
مستجاب ہوگی واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ بعض ناواقفوں نے اعتراض کیا ہے آستین
گردن میں ڈالنا کیونکر جائز ہوگا حالانکہ ادعیۂ ماثورہ میں یہ ثابت نہیں ہم جواب دیتے
ہیں کہ قلب ردا یعنی چادر کا الٹنا پلٹنا نماز استسقا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے
تا حال عالم کا بدل جاوے تو اسی طرح آستین گردن میں ڈالنا امر مخفی کے اظہار کیواسطے
یعنی تضرع کے یا واسطے اشعار گردش حال کے حصول مقصود سے کیونکر جائز نہ ہوگا

فصل چھٹی

فِي اَشْغَالِ الْمَشَائِخِ النَّقْشْبَنْدِيَّةِ وَهُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِيقَةِ خَوَاجَه بَهَاءِ الدِّيْنِ نَقْشْبَنْدِ
الْبُخَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ یہ فصل ہے مشائخ نقشبندیہ امام طریقت خواجہ
بہاء الدین نقشبند بخاری کے مریدین اللہ راضی ہو ان سے اور انکے سب مریدوں سے قَالُوْا طَرِيْقُ
الْوُصُوْلِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثٌ اَحَدُهَا الذِّكْرُ مِنْهُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ وَهُوَ الْمَاثُوْرُ عَنْ مُتَقَدِّمِيْهِمْ
نقشبندیہ نے کہا کہ اللہ تک پہونچنے کی تین راہیں ہیں ایک تو ذکر ہے سو منجملہ ذکر کے نفی اور
اثبات ہے اور وہی منقول ہے متقدمین نقشبندیہ سے وَصِفَتُهُ اَنْ يَّنْتَهِزَ فُرْصَةً مِّنَ
التَّشْوِيْشَاتِ الْخَارِجِيَّةِ كَالْاِسْتِمَاعِ اِلَى اَحَادِيْثِ النَّاسِ وَالدَّاخِلِيَّةِ كَالْجُوْعِ الْمُفْرِطِ وَالْغَضَبِ
وَالْاَلَمِ وَالشِّبَعِ الْمُفْرِطِ ثُمَّ يَذْكُرُ الْمَوْتَ وَيُحْضِرُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰى مِمَّا
صَدَرَ مِنْهُ مِنَ الْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَضُمُّ شَفَتَيْهِ وَيُغَمِّضُ عَيْنَيْهِ وَيَحْبِسُ نَفَسَهُ فِيْ بَطْنِهِ وَيَقُوْلُ
بِالْقَلْبِ لَا يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهِ اِلَى الْاَيْمَنِ يَمُدُّهَا حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى مَنْكِبِهِ ثُمَّ يُحَرِّكُ مِنْكَبَهُ
اِلَى الرَّاسِ فَيَقُوْلُ اِلٰهَ ثُمَّ يَضْرِبُ فِيْ قَلْبِهِ بِالشِّدَّةِ اِلَّا اللّٰهُ اور طریق نفی و اثبات کے ذکر کا
یہ ہے کہ فرصت کو غنیمت جانے تشویشات بیرونی سے چنانچہ لوگوں کی گفتگو سننا اور تشویشات

مشائخ سلسلہ نقشبندیہ کے مختص معمول (۷)

اشغال نقشبندیہ متعلق نفی و اثبات

سلسلہ نقشبندیہ میں طریقہ ذکر ذکر حبس دم

دنی سے چنانچہ گرسنگی زائد اور غضب اور درد اور سیری بہت پھر موت کو یاد کرے اور
ور میں اس کو اپنے سامنے کرے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے ان گناہوں کی جو اس سے
صادر ہوئے پھر دونوں لبوں اور دونوں آنکھوں کو بند کرے اور دم کو اپنے پیٹ میں حبس
کرے اور دل سے کہے لا اس کو اپنی ناف سے داہنی طرف نکالے اور کھینچے یہاں تک اپنے مونڈھے
تک پہونچے مونڈھے کو سر کی طرف جھکا وے اور ہلا وے اور کہے إلٰہ پھر ضرب لگا وے
اپنے دل میں سخطی إِلَّا اللّٰہُ کی ف مصنف قدس سرہٗ کے بھائی حضرت شاہ اہل اللہ
نے چار باب میں فرمایا کہ مبادی سلوک میں اسم ذات ہے ہر روز بارہ ہزار بار اور
نفی اور اثبات ہر ایک ایک ہزار بار یکبار مواظبت کرنا آثار عجیب و غریب کا مثمر ہے
فَإِنَّ لِحَبْسِ النَّفَسِ خَاصِيَّةً عَجِيبَةً فِي تَسْخِينِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ الْعَزِيمَةِ وَهَيَجَانِ الْعِشْقِ وَقَطْعِ أَحَادِيثِ النَّفْسِ وَ
يَتَدَرَّجُ فِي الْحَبْسِ لِئَلَّا يَشُقَّ عَلَيْهِ وَالْمُرَادُ بِالْحَبْسِ غَيْرُ الْمُفْرِطِ فَبَيْنَهُ يَبِينُ مَا أُمِرُوا بِهِ جُوكِيَّةٌ جوگی بازن نقشبندیہ نے فرمایا کہ
حبس نفس یعنی دم گھونٹنے کی عجیب خاصیت ہے باطن کے گرم کر دینے اور جمعیت عزیمت اور عشق کی ابھارنے
اور وساوس کے قطع کرنے میں اور بتدریج اندک اندک حبس دم کی مشق کرے تا اس پر
گران نہ ہو جاوے اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور حبس دم سے حبس غیر مفرط مراد ہے
نوبت حصر نفس تک نہ پہونچے تو نقشبندیہ کے حبس دم میں اور حبس کو جوگی بتاتے ہیں فرق بعید ہے
ف مصنف قدس سرہٗ نے فرمایا رباعی حاشا کہ اکابرہ جو گیہ روند بہ اثبات مقالات دیا
ہیں بکنند حبس نفس و حصر نفس دارد فرق ٭ حبس نفس است آنچہ لنکاش بدہند
وَكَذَلِكَ لِعَدَدِ الْوِتْرِ خَاصِيَّةٌ عَجِيبَةٌ فَيَقُولُ أَوَّلًا هٰذِهِ الْكَلِمَةَ مَرَّةً فِي نَفَسٍ وَاحِدٍ ثُمَّ
يَقُولُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فِي نَفَسٍ وَاحِدٍ وَهٰكَذَا إِلٰى أَنْ يَتَدَرَّجَ حَتّٰى يَصِلَ إِلَى إِحْدٰى وَعِشْرِينَ
مَعَ الْمُرَاعَاةِ عَلٰى عَدَدِ الْوِتْرِ۔۔۔۔۔۔ اور حبس دم کے مانند شمار طاق کی بھی عجیب
خاصیت ہے تو اول اسی کلمہ توحید کو ایک بار ایک دم میں کہے پھر تین بار ایک دم میں کہے اسی
طرح درجہ بدرجہ چند روز کی مشق میں اکیس بار تک پہنچے طاق عدد کی مراعات کیسا تھ یعنی اول
بار ایک بار اور دوسری بار تین بار اور تیسری بار پانچ بار اور چوتھی بار سات بار علیٰ ہذا القیاس

وَالشَّرْطُ الْأَعْظَمُ مُلَاحَظَةُ نَفْيِ الْمَعْبُودِيَّةِ أَوِ الْمَقْصُودِيَّةِ أَوِ الْوُجُودِ مِنْ غَيْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِثْبَاتُهَا
لَهُ تَعَالٰی عَلٰی وَجْهِ التَّأْكِيدِ وَاجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ لَا كَمَا يَدُورُ فِي النَّفْسِ مِنَ الْخَطَرَاتِ وَالْأَحَادِيثِ

سلطہ تفسیر بر صحت طریق نفی اثبات

اور شرائط نفی واثبات ذکر میں ملاحظہ کرنا ہے نفی معبودیت یا نفی مقصودیت یا نفی وجود کا غیر اللہ تعالیٰ سے اور اثبات معبودیت وغیرہ کا حق تعالیٰ کے واسطے بر وجہ تاکید اور اجتماع خاطر اس طرح جیسے دل میں خطرات اور باتوں کے خیالات گھومتے پھرتے ہیں وَمَنْ بَلَغَ اِلَى اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً وَلَمْ يُفْتَحْ لَهٗ بَابٌ مِنَ الْجَذْبِ وَانْصِرَافِ الْبَاطِنِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَبَ الْاِشْتِغَالُ بِاسْمِهٖ. وَالنُّفْرَةُ عَنِ الْاَشْغَالِ الْاُخْرٰى فَلْيَعْرِفْ اَنَّ عَمَلَهٗ لَمْ يُقْبَلْ فَلْيَسْتَانِفْ بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ مِنَ الثَّلٰثَةِ اِلَى اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ اور جو شخص کہ اکیس بار تک پہنچا اور اس کے واسطے جذب یعنی کشش ربانی اور خدا کی طرف گردش باطن کا دروازہ نہ کھلا تو اس کو اس کے اسم کی مشغولی واجب ہوئی اور نفرت اشغال دیگر سے لازم آئی تو چاہیے کہ وہ معلوم کرے کہ اس کا عمل مقبول نہ ہوا تو بشروط مذکورہ اس کو پھر از سر نو تین سے شروع کرنا چاہیے اکیس بار تک وَمِنْهُ الْاِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ كَلِمَةٌ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ وَاِنَّمَا اسْتَخْرَجَهٗ خَوَاجَهْ مُحَمَّدْ بَاقِيْ اَوْ مَنْ يَّقْرُبُ مِنْهُ الزَّمَانَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

اور منجملہ ذکر کے اثبات مجرد ہے یعنی فقط اللہ کا لفظ ذکر کرے بدون نفی اور اثبات وغیرہ کے اور گویا کہ یہ ذکر متقدمین نقشبندیہ کے نزدیک نہ تھا اس کو تو خواجہ محمد باقی نے یا ان کے کسی قریب العصر نے نکالا ہے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ اثبات مجرد شریعت میں کہیں ثابت نہیں اس واسطے کہ ذات بحت کا تصور عوام کو ممکن نہیں بلکہ شرع میں اسم ذات بعض صفات یا بعض محامد کے ساتھ یا بعض ادعیہ کے ساتھ وارد ہوا ہے سَمِعْتُ سَيِّدِيْ الْوَالِدَ يَقُوْلُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ اَفْيَدُ لِلسُّلُوْكِ وَالْاِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ اَفْيَدُ لِلْجَذْبِ۔

طریقہ اثبات مجرد

میں نے اپنے والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ نفی اور اثبات سلوک کے واسطے مفید تر ہے اور اثبات مجرد جذب اور کشش کے واسطے زیادہ تر مفید ہے وَصِفَتُهٗ اَنْ يُخْرِجَ لَفْظَةَ اللّٰهِ مِنْ سُرَّتِهٖ بِالشِّدَّةِ التَّامَّةِ وَيَعْلُوَ بِهَا حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى اُمِّ دِمَاغِهٖ مَعَ الْحَبْسِ وَالتَّدْرِيْجُ فِي الزِّيَادَةِ حَتّٰى اَنَّ مِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُهَا فِيْ نَفَسٍ وَاحِدٍ اَلْفَ مَرَّةٍ وَقَدْ رَاَيْتُ امْرَاَةً مِنْ مُخْلِصَاتِ سَيِّدِي الْوَالِدِ تَقُوْلُهَا اَلْفَ مَرَّةٍ فِيْ نَفَسٍ وَاحِدٍ وَاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اَيْضًا اور طریقہ اثبات مجرد کا یہ ہے کہ اللہ کے لفظ کو اپنی ناف سے بشدت تمام نکالے اور اس کو کھینچے یہاں تک کہ اس کے دماغ کی جھلی تک کہ اس کے دماغ کی جھلی تک پہونچے حبس دم کے ساتھ اور اندک اندک زیادہ کرتا جائے

یہانتک کہ بعضے نقشبندی ایک دم میں اس کو ہزار بار کہتے ہیں اور البتہ میں نے ایک عورت کو جو مرشد کے مریدوں سے تھی دیکھا کہ اسم ذات کو ایک دم میں ہزار بار کہتی تھی اور اس سے اکثر بھی وَسَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّهُ يَحْكِي عَنْ نَفْسِهِ أَنَّهُ كَانَ فِي الْبِدَايَةِ يَقُولُ النَّفْيَ وَالْإِثْبَاتَ فِي نَفَسٍ وَاحِدٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ اور میں نے اپنے والد مرشد سے سنا اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتدائے سلوک میں نفی اور اثبات کو ایک دم میں دو سو بار کہتے تھے واللہ اعلم وَثَانِيْهِمَا الْمُرَاقَبَةُ اور دوسرا طریقہ وصول الی اللہ کا مراقبہ ہے ف مصنف قدس سرہ نے حاشیہ میں فرمایا کہ حقیقت مراقبہ بوجہیکہ شامل جمیع افراد آں باشد آنست کہ توجہ قوت درا کہ باقبال تمام بسوئے صفات حضرت حق نمودن یا بسوئے حالت انفکاک روح از جسد یا مثل آن تا آنکہ عقل و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن جہد گردد و آنچہ مقصود است بمنزلہ محسوس نصب العین گردد وَصِفَتُهَا أَنْ يَحْبِسَ النَّفَسَ تَحْتَ السُّرَّةِ حَبْسًا يَسِيْرًا ثُمَّ يَتَوَجَّهُ بِمَجَامِعِ إِدْرَاكِهِ إِلَى الْمَعْنَى الْمُجَرَّدِ الْبَسِيْطِ الَّذِيْ يَتَصَوَّرُهُ كُلُّ أَحَدٍ عِنْدَ إِطْلَاقِ اسْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ قَلَّ مَنْ يُجَرِّدُهُ عَنِ اللَّفْظِ فَلْيَجْهَدْ هٰذَا الطَّالِبُ أَنْ يُجَرِّدَ الْمَعْنَى عَنِ الْأَلْفَاظِ وَيَتَوَجَّهُ إِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ مُزَاحَمَةِ الْخَطَرَاتِ وَالْاِلْتِفَاتِ [illegible] وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْجِزُ عَنْ هٰذَا النَّحْوِ مِنَ الْإِدْرَاكِ فَمِنَ الْمَشَايِخِ مَنْ يَأْمُرُ مِثْلَهُ بِالدُّعَاءِ وَصِفَتُهُ أَنْ لَا يَزَالَ يَدْعُو اللّٰهَ بِقَلْبِهِ يَقُولُ يَا رَبِّ أَنْتَ مَقْصُوْدِيْ قَدْ تَبَرَّأْتُ إِلَيْكَ عَنْ كُلِّ مَا سِوَاكَ وَنَحْوُ ذٰلِكَ مِنَ الْمُنَاجَاتِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْمُرُهُ بِتَخَيُّلِ الْخَلَاءِ الْمُجَرَّدِ أَوِ النُّوْرِ الْبَسِيْطِ فَيَتَدَرَّجُ الطَّالِبُ مِنْ هٰذَا التَّخَيُّلِ إِلَى التَّوَجُّهِ الْمَذْكُوْرِ اور طریقہ مراقبہ یہ ہے کہ دم کو بند کرے ناف کے نیچے تھوڑا سا پھر اپنے جمیع حواس مدرکہ سے متوجہ ہو معنی مجرد و بسیط کی طرف جس کو ہر شخص اللہ کے نام بولنے کے وقت تصور کرتا ہے ولیکن ایسے لوگ کمتر ہے جو اس معنی بسیط کو لفظ سے خالی کرسکیں تو طالب کوشش کرے اس معنی بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور اس کی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت خطرات اور التفات ماسوا اللہ کے اور بعضے لوگوں سے اس قسم کا ادراک نہیں ہوسکتا ہے سو بعضے مشائخ تو ایسے شخص کو اس طرح کی دعا بتلاتے ہیں اور طریقہ اس دعا کا یہ ہے کہ ہمیشہ دل سے کیا کرے یوں کہے اے رب تو ہی میرا مقصود ہے میں بیزار ہوا آیا تیری طرف تیرے ماسوا سے اور مانند اس کے کوئی اور

ایک سانس میں ہزار بار اسم ذات کہنا) و وصول الی اللہ کا دوسرا طریقہ مراقبہ [illegible]

مناجات کرے اور بعضے مشائخ شخص مذکور کو خلائے مجرد یا نور بسیط کے خیال کر نیکو فرماتے ہیں تو طالب اس تخیل سے توجہ مذکور کی طرف بتدریج پہونچ جاتا ہی مترجم کہتا ہے خلائے مجرد سے یہ مراد ہے کہ سارے عالم کے مکان کو جمیع اجسام سے خالی تصور کرے اور نور بسیط سادہ روشنی سے عبارت ہے وثالثہا الرابطۃ بالشیخ اور تیسرا طریقہ وصول الی اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پہنچانا ہے اپنے مرشد کے ساتھ حرف

مولانا نے فرمایا حق یہ ہے کہ سب راہوں سے یہ راہ زیادہ قریب تر ہے گاہی مرید میں قابلیت نہیں ہوتی تو اس کی مزید محبت سے مرشد اس میں تصرف کرتا ہے مشائخ طریقت نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سو اگر تم سے نہ ہو سکے تو ان کے ساتھ صحبت رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہیں عارف باللہ شیخ عبدالرحیم قدس سرہٗ نے فرمایا کہ مشائخ طریقت کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ پہلے تو عمل کرنا چاہیے کامل بیداری اور ہوشیاری سے جو ایک پرتو ہے تجلی ذاتی کے اظلال سے تاکہ تعلق کونین سے مخلصی حاصل ہو جائے سو اگر یہ نہ ہو سکے تو ان لوگوں سے تعلق بہم پہنچانا چاہیے جو اس پرتو سے مشرف ہوتے ہیں جو اپنے نفوس اور علائق ماسوا سے نجات پا گئے اور اس آیت قرآنی میں کونوا مع الصادقین یعنی سچوں کے ساتھ رہو ایک طرح کا اس میں اشارہ ہے اور رابطہ مرشد کامل شہود ذاتی کا واصل ہو تو اس کی توجہ سے اندک زمانے میں وہ حاصل ہوتا ہے جو سالہا سال کی محنت میں حاصل نہیں ہوتا ہے اور کیا خوب کہا ہے **شعر** آنکہ بہ تبریز یافت یک نظر از شمس دیں ٭ طعنہ زند بر دو صد چلہ و سی اربعین

وشرطہا ان یکون الشیخ قوی التوجہ دائم الیاد داشت فاذا صحبہ خلی نفسہ عن کل شیء الا محبتہ وینتظر لما یفیض منہ ویغمض عینیہ او یفتحہما وینظر بین عینی الشیخ فاذا افاض شیء فلیتبعہ بمجامع قلبہ ولیحافظ علیہ واذا غاب الشیخ عنہ یتخیل صورتہ بین عینیہ بوصف المحبۃ والتعظیم فتفید صورتہ ما تفید صحبتہ اور رابطہ مرشد کی شرط کا یہ ہے کہ مرشد قوی التوجہ ہو یادداشت کی مشق دائمی رکھتا ہو پھر جب ایسے مرشد کی صحبت کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز کے تصور اور خیال سے خالی کر ڈالے سوا اسکی محبت کے اور اس کا منتظر رہے جس کا اسکی طرف سے فیض آوے اور دونوں آنکھیں بند کر لے یا انکو کھول دے

مرشد سے رابطہ اور اعتقاد

مرشد سے فیض حاصل کرنے کا طریقہ

اور مرشد کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں تکی لگاوے پھر جب کسی چیز کا فیض
آوے تو اس کے پیچھے پڑ جاوے اپنے دل کی جمعیت سے اور چاہیئے کہ اُس فیض کی
محافظت کرے اور جب مرشد اس کے پاس نہ ہو تو اس کی صورت کو اپنی دونوں
آنکھوں کے درمیان خیال کرتا رہے بطریق محبت اور تعظیم کے تو اس کی خیالی صورت
وہ فائدہ دیگی جو اسکی صحبت فائدہ دیتی تھی ف مولانا نے فرمایا مرشد کی شرط ہے
کہ واصل بمقام مشاہدہ اور نورانی بتجلیات ذاتیہ ہو جس کے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل
ہو بموجب اس حدیث صحیح کے هُمُ الَّذِيْنَ اِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ یعنی اولیاء اللہ وہ
ہیں جن کے دیکھنے سے خدا یاد پڑے اور جن کی محبت فوائد صحبت کے مفید ہو بموجب
اس حدیث کے هُمْ جُلَسَاءُ اللّٰهِ کہ اولیاء اللہ جلیس ہیں خدا کے اور بمقتضائے اس
متفق کے هُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ یعنی اولیاء اللہ ایسی قوم ہے
جن کا جلیس اور ہم صحبت بدبخت نہیں ہوتا مترجم کہتا ہے خواجہ نقشبند یہ رحمۃ اللہ
علیہ نے بموجب احادیث مذکورہ کے ولی کی علامت بتائی اُس قول میں رباعی
با ہر کہ نشستی ونشد جمع دلت ، وز تو نرمید صحبت آب و گلت ، زنہار ز صحبتش
گریزاں میباش ، ورنہ کند روح عزیزاں بحلت ، خلاصہ یہ ہے کہ جسکی صحبت سے دنیا
سرد ہو اور ہر طرف سے دل ٹوٹ کر حضرت حق سے متعلق ہو جائے تو اسکی صحبت
اور محبت اکسیر اعظم ہے اور جب دنیا دل سے نہ منقطع ہوئی تو ضیع اوقات ہے اور اس
کی صحبت سے تنہائی بہتر ہے پس واجب ہے کہ غلو عوام پر دھوکہ نہ کھاوے ہر
شیخ سے بیعت نہ کرے بلکہ طریقت کی بیعت اس مرشد کامل مکمل سے کرے
جس کی ولایت کی علامات ظاہر اور باہر ہوں مولوی روم علیہ الرحمۃ نے فرمایا
ہے شعر اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ، پس بہر دستے نباید داد دست ،
اعتقاد اور محبت مرشد کی عمدہ چیز ہے لیکن افراط اور تفریط ہر امر میں معیوب ہے ایسی
افراط بھی بہتر نہیں جس میں صورت پیر پرستی کی نوبت پہنچے اور شریعت محمدیہ کی مخالفت ہو
جاوے حق تعالیٰ ہر امر میں صراط مستقیم پر قائم رکھے آمین سَمِعْتُ سَيِّدِيْ الْوَالِدَ
يَقُوْلُ لَا يَجِبُ عَلَى السَّالِكِ اِذَا كَانَ عَلٰى هَيْئَةٍ وَحَصَلَ لَهٗ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا الْمَعْنٰى
اَنْ لَا يُخْبِرَ بِذٰلِكَ الدَّهْمَاءَ فَاِنْ كَانَ تَابِعًا لَهُمْ نَفَعَهُمْ وَاِنْ كَانَ تَابِعًا الرَّسْمَ اور والد

اہل اللہ کی صحبت کی برکات

مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے سالک پر واجب ہے کہ جب کسی شکل اور ہیئات کے پر ہو اور اسی کو اس بات سے کوئی حال حاصل ہو اس شکل کو نہ بدل ڈالے پس اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھے اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا نہ ہو جاوے وَمِنَ الْمَشَائِخِ مَنْ كَانَ يَأْمُرُ بِتَخَيُّلِ الْقَلْبِ مَكْتُوبًا عَلَيْهِ اِسْمُ اللّٰهِ بِالذَّهَبِ اور بعضے وہ مشائخ ہیں جو سالک کو بتلاتے ہیں دل میں اسم اللہ کو سونے سے لکھا ہوا خیال کرنے کا سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُوْلُ أَمَرَنِي خَوَاجَهْ هَاشِمُ الْبُخَارِيُّ بِكِتَابَةِ اسْمِ الذَّاتِ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ فَأَكْثَرْتُ مِنْهَا وَأَخَذَتْ بِمَجَامِعِ قَلْبِي حَتّٰى إِنِّي كُنْتُ مَشْغُوْلًا بِكِتَابَةِ كِتَابٍ فَكَتَبْتُ اسْمَ الذَّاتِ عَلٰى نَحْوٍ مِّنْ أَرْبَعَةِ أَوْرَاقٍ وَمَا شَعَرْتُ اور والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ مجھ کو خواجہ ہاشم بخاری نے اسم ذات کے لکھنے کو فرمایا اور میں دس برس کا تھا میں نے اس کے لکھنے کی کثرت کی اور اس کی تحریر میں نے اپنے دل میں جمالی یہاں تک کہ ایک کتاب کے لکھنے میں مشغول تھا تو اسم ذات کو میں بقدر چار ورق کے لکھ گیا اور مجھ کو کچھ خبر نہ ہوئی ف مولانا نے فرمایا کہ میں نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ کتاب مذکور ملا عبد الحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ تھا شرح عقائد کے حاشیہ خیالی پر وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ رَأَيْتُ خَوَاجَهْ خُرْدْ يَكْتُبُ بِإِبْهَامِهِ عَلٰى أَصَابِعِهِ الْأَرْبَعِ شَيْئًا فِي مَجْلِسِهِ وَكَلَامِهِ وَشَأْنِهِ كُلِّهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَتَبْتُ اسْمَ الذَّاتِ فِي بِدَايَةِ أَمْرِي فَصَارَتْ دِيْدَنًا لَا أَسْتَطِيْعُ الْاِنْفِكَاكَ عَنْهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ اور والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ میں نے خواجہ خرد یعنی خواجہ محمد باقی کو دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے اپنی چاروں انگلیوں پر کچھ لکھتے تھے اپنی نشست اور بات کرنے اور سب کاموں میں تو میں نے اُن سے پوچھا تو فرمایا کہ میں نے اسم ذات ابتدائے سلوک میں لکھا تھا اور اب مجھ کو ایسی عادت ہو گئی ہے کہ میں اس کے چھوڑنے پر قادر نہیں ہوں واللہ اعلم وَلِلنَّقْشَبَنْدِيَّةِ كَلِمَاتٌ عَلَيْهَا بِنَاءُ طَرِيْقَتِهِمْ بَعْضُهَا إِشَارَةٌ إِلٰى هٰذِهِ الْأَشْغَالِ وَبَعْضُهَا عَلٰى شُرُوْطِ تَأْثِيْرِهَا فَلْنَذْكُرْهَا اور مشائخ نقشبندیہ کے چند اصطلاحات ہیں جن پر ان کے طریقے کی بنا ہے بعضی اصطلاحوں میں تو ان ہی اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بعضی ان کی تاثیر کی شرطوں پر تو ہم کو ان کا ذکر کرنا چاہیے هُوْشْ دَرْ دَمْ نَظَرْ بَرْ قَدَمْ سَفَرْ دَرْ وَطَنْ خَلْوَتْ دَرْ انْجُمَنْ يَادْ كَرْدْ بَازْ گَشْتْ نِگَهْدَاشْتْ يَادْ دَاشْتْ قرطنی کاہے

(فصل) نقشبندیہ

ثَمَانِیَۃٌ تُؤْثَرُ عَنْ خَوَاجَہ عَبْدُ الْخَالِقِ الْغُجْدَوَانِیْ وَبَعْدَہَا ثَلٰثَۃٌ تُؤْثَرُ عَنِ الْخَوَاجَہ نَقْشْبَنْدْ وُقُوْفٌ زَمَانِیٌّ وَوُقُوْفٌ قَلْبِیٌّ وَوُقُوْفٌ عَدَدِیٌّ (۱) ہوش دردم (۲) نظر بر قدم (۳) سفر در وطن (۴) خلوت در انجمن (۵) یاد کرد (۶) بازگشت (۷) نگہداشت (۸) یادداشت تو یہ آٹھ کلمات خواجہ عبدالخالق غجدوانی سے منقول ہیں اور ان کے بعد تین اصطلاحیں خواجہ نقشبند سے مروی ہیں (۱) وقوف زمانی (۲) وقوف قلبی (۳) وقوف عددی اَمَّا ہُوْشْ دَرْ دَمْ فَمَعْنَاہُ التَّیَقُّظُ فِیْ کُلِّ نَفَسٍ فَلَا یَزَالُ مُتَیَقِّظًا مُتَفَحِّصًا عَنْ نَفْسِہٖ فِیْ کُلِّ نَفَسٍ ہَلْ ہُوَ غَافِلٌ اَوْ ذَاکِرٌ وَہٰذَا طَرِیْقُ التَّدْرِیْجِ اِلٰی دَوَامِ الْحُضُوْرِ وَہٰذَا لِلْمُبْتَدِیْ فَاِذَا تَوَسَّطَ فِی السُّلُوْکِ فَیَکُوْنُ مُتَفَحِّصًا عَنْ نَفْسِہٖ فِیْ کُلِّ طَائِفَۃٍ مِّنَ الزَّمَانِ مِثْلَ اَنْ یَّتَأَمَّلَ بَعْدَ کُلِّ سَاعَۃٍ ہَلْ دَخَلَتْ عَلَیْہِ فِیْہَا غَفْلَۃٌ اَوْ لَا فَاِنْ دَخَلَتْ غَفْلَۃٌ اِسْتَغْفَرَ وَعَزَمَ عَلٰی تَرْکِہَا فِی الْمُسْتَقْبَلِ وَہٰکَذَا حَتّٰی یَصِلَ اِلَی الدَّوَامِ وَیُسَمّٰی ہٰذَا الْاَخِیْرُ بِوُقُوْفٍ زَمَانِیٍّ وَاسْتَخْرَجَہٗ خَوَاجَہ نَقْشْبَنْدُ لِمَا رَاٰی اَنَّ التَّوَجُّہَ اِلٰی عِلْمِ الْعِلْمِ فِیْ کُلِّ نَفَسٍ یُشَوِّشُ ہٰذَا الْمُتَوَسِّطَ فَاِنَّمَا اللَّائِقُ بِہِ الْاِسْتِغْرَاقُ فِی التَّوَجُّہِ اِلَی اللّٰہِ بِحَیْثُ لَا یُزَاحِمُہٗ عِلْمُ ہٰذَا التَّوَجُّہِ تو ہوش دردم کے معنی ہوشیاری اور بیداری ہے ہر دم کہ سالک ہمیشہ بیدار اور متجسس رہے اپنی ذات سے ہر سانس میں کہ وہ غافل ہے یا ذاکر اور یہ طریقہ ہے بتدریج دوام حضور کے حاصل کرنے کا اور اس طرح کی ہوشیاری مبتدی کے کے واسطے مخصوص ہے پھر جب آگے بڑھے اور سلوک کے درمیان میں آوے تو چاہیے کھوج کرتا رہے اپنی ذات کا تھوڑی مدت میں اس طرح کہ تامل کرے ہر ساعت کے بعد کہ اس ساعت میں غفلت آئی یا نہیں سو اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کرے اور آئندہ کو اس کے چھوڑنے کا ارادہ کرے اسی طرح مدام تفحص کرتا رہے یہاں تک کہ دوام حضور کو پہنچ جاوے اور یہ پچھلے طریق کی ہشیاری مسمّٰی بوقوف زمانی ہے اس کو خواجہ نقشبند نے استخراج کیا اس واسطے کہ انھوں نے معلوم کیا متوجہ ہونا علم العلم یعنی دانست کو دریافت کرنا ہر دم میں سالک متوسط کے حال کو پریشان کرتا ہے اسکے مناسب تو استغراق ہے توجہ الی اللہ میں اس طرح پر کہ اس کو اپنے متوجہ ہونے کی دانست مزاحم حال نہو۔ ف مترجم کہتا ہے ہر دم کا محاسبہ عبارت ہے ہوش دردم

ہوش دردم ①

سے سو یہ مبتدی کے مناسب ہے نہ متوسط کے اور قدرے مدت کا محاسبہ جس کا نام وقوف زمانی ہے لائق بمرتبہ متوسط ہے مولانا نے فرمایا کہ وقوف زمانی کو صوفیہ محاسبہ کہتے ہیں حدیث میں وارد ہے کہ ہوشیار وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو دبایا اور مابعد موت کے واسطے عمل کیا اور امیر المومنین عمر فاروقؓ نے خطبہ میں فرمایا کہ اپنی جان کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جاوے اور ان کو وزن کرو قبل اسکے کہ وزن کئے جاویں اور مستعد ہو جاؤ عرض اکبر کے واسطے یعنی خدا کا سامنا جو قیامت میں ہوگا اُس دن تم سامنے کئے جاؤ گے تمہاری کوئی چیز نہ چھپ سکے گی اَمَّا النَّظْرُ بَرْ قَدَمْ فَمَعْنَاهُ اَنَّ السَّالِكَ يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْظُرَ فِيْ حَالِ مَشْيِهٖ اِلَّا اِلٰى قَدَمَيْهِ وَلَا فِيْ حَالِ قُعُوْدِهٖ اِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِنَّ النَّظَرَ اِلَى النُّقُوْشِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالْاَلْوَانِ الْعَجِيْبَةِ يُفْسِدُ عَلَيْهِ حَالَهٗ وَيَمْنَعُهٗ بِمَا هُوَ بِسَبِيْلِهٖ وَفِيْ حُكْمِهِ الْاِسْتِمَاعُ اِلٰى اَصْوَاتِ النَّاسِ وَاَحَادِيْثِهِمْ سَمِعْتُ سَيِّدِيَ الْوَالِدَ يَقُوْلُ هٰذَا بِالنِّسْبَةِ اِلَى الْمُبْتَدِيْ اَمَّا الْمُنْتَهِيْ يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَّتَاَمَّلَ فِيْ حَالِهٖ عَلٰى قَدَمِ اَيِّ نَبِيٍّ هُوَ اِذْ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ مَنْ يَكُوْنُ عَلٰى قَدَمِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَلَهُ الْجَامِعِيَّةُ التَّامَّةُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ عَلٰى قَدَمِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلٰى هٰذَا الْقِيَاسِ فَاِذَا عَرَفَ مَتْبُوْعَهٗ فَلْتَكُنْ اَحْوَالُهٗ وَوَارِدَاتُهٗ مُنَاسِبَةً بِوَارِدَاتِ مَتْبُوْعِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور نظر بر قدم سے تو یہ مراد ہے کہ سالک پر واجب ہے کہ اپنے چلنے پھرنے کے وقت کسی چیز پر نظر نہ ڈالے سوائے اپنے قدم کے اور نہ اپنے بیٹھنے کی حالت میں دیکھے مگر اپنے آگے اس واسطے کہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور تعجب انگیز رنگوں کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے اور اس سے روکتا ہے جسکی طلب میں ہے اور حکم نظر میں ہے لوگوں کی آوازوں اور انکی باتوں کی طرف کان لگانا اپنے والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ یہ یعنی نظر کو نیچے رکھنا بہ نسبت مبتدی کے ہے اور منتہی پر تو واجب ہے کہ تامل کرے اپنے حال میں کہ کس نبی کے قدم پر ہے اس واسطے کہ بعضے اولیا سید المرسلین محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم پر ہوتے ہیں اور انکی پوری جامعیت کمالات کی حاصل ہوتی ہے اور بعض ولی موسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہے وعلی ہذا القیاس جس نے پہچانا

② نظر برقدم

ـــ اصل سند محاسبی کی یہ آیت کریمہ ہے سورہ حشر کی وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ اور حدیث شریف میں اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ ۱۲

منتہی اپنے پیشوا کو پہچان لے تو چاہیئے کہ اس کے حالات و واقعات اپنے پیشوا کے واقعات کے ساتھ مناسب ہوں واللہ اعلم أَمَّا سَفَر دَر وَطَن فَمَعْنَاهُ الْاِنْتِقَالُ مِنَ الصِّفَاتِ الْبَشَرِيَّةِ الْخَسِيْسَةِ إِلَى الصِّفَاتِ الْمَلَكِيَّةِ الْفَاضِلَةِ فَيَجِبُ عَلَى السَّالِكِ أَنْ يَتَفَحَّصَ عَنْ نَفْسِهٖ هَلْ فِيْهِ بَقِيَّةُ حُبِّ الْخَلْقِ فَإِذَا عَرَفَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ اِسْتَأْنَفَ التَّوْبَةَ وَعَلِمَ أَنَّ ذٰلِكَ صَنَمٌ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَعْنِيْ نَفَيْتُ عَنْ قَلْبِي الشَّيْءَ الْفُلَانِيَّ وَأَثْبَتُّ حُبَّ اللّٰهِ مَكَانَهٗ وَذٰلِكَ لِأَنَّ عُرُوْقَ الْمَحَبَّةِ فِيْ دَاخِلِ الْقَلْبِ كَثِيْرَةٌ خَفِيَّةٌ لَا يُمْكِنُ أَنْ تُسْتَخْرَجَ إِلَّا بِالتَّفَحُّصِ الْبَالِغِ وَيَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يَتَفَحَّصَ هَلْ فِيْ قَلْبِهٖ حَسَدٌ لِأَحَدٍ أَوْ حِقْدٌ أَوْ اِعْتِرَاضٌ فَيَكْنُسُهٗ بِمُدَاوَمَةِ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ اور سفر در وطن کا تو مطلب نقل کرنا ہے صفات خبیثہ سے صفات ملکیہ فاضلہ کیطرف تو سالک پر واجب ہے (٤) کہ اپنے نفس کا متفحص ہے کہ آیا اس میں کچھ حب خلق باقی ہے پھر جب اسکو جان جائے تو سر نو سے توبہ کرے اور جانے کہ یہ میرا بت ہے اس واسطے کہ تجھ کو جو خدا سے باز رکھے وہ فی الواقع تیرا بت ہے پھر کہے لا الہ الا اللہ لا الہ سے ارادہ کرے کہ میں نے فلانی چیز کی محبت کو نفی کر دیا اور الا اللہ سے قصد کرے کہ اللہ کی محبت میں نے اس کے مقام پر ثابت کر دی اور وجہ اسکی یہ ہے کہ غیر خدا کی محبت کی رگیں دل کے اندر بہت چھپی ہوئی ہیں انکا نکالنا ممکن نہیں مگر کمال تفحص اور تلاش سے اور سالک پر واجب ہے کہ تلاش کرے کہ آیا اسکے دل میں کسی کا حسد یا کسی کا کینہ یا اعتراض موجود ہے تو اسکو کر دیا کرے اس کلمہ کی مداومت سے ف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے اللہ کی محبت کا خالص مزہ چکھا تو اس نے اسکو طلب دنیا سے باز رکھا اور سب لوگوں سے اسکو وحشت

أَمَّا خَلْوَت دَر اَنْجُمَن فَمَعْنَاهُ أَنْ يَشْتَغِلَ بِقَلْبِهٖ بِالْحَقِّ فِي الْأَحْوَالِ كُلِّهَا مِنَ الذَّهَابِ وَالْكَلَامِ وَالْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالنَّوْمِ فَيَجِبُ أَنْ تَحْصُلَ التَّذَكُّرُ مَلَكَةَ التَّوَجُّهِ إِلَى الْحَقِّ فِيْ وَقْتِ الْاِشْتِغَالِ بِهٰذِهِ الْأَشْغَالِ كُلِّهَا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَإِلَيْهِ الْإِشَارَةُ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ رِجَالٌ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ أَيِ الْحَقُّ أَنَّ التَّوَسُّعَ فِيْ زِيِّ الْفُقَرَاءِ وَدَوَامَ التَّعَلُّقِ بِاللّٰهِ يَكُوْنُ خَالِيًا مُطْلَقًا بِالرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ فَالْأَوْلٰى أَنْ يَكُوْنَ الزِّيُّ زِيَّ الْعُلَمَاءِ وَالشَّبَابَةِ وَالْاِجْتِهَادِ فِي الطَّاعَاتِ وَيَكُوْنَ الْقَلْبُ مَعَ الْحَقِّ دَائِمًا قَالَ الْخَوَاجَةُ عَلِيُّ الرَّامِيْتَنِيُّ بِالْفَارِسِيَّةِ شعر

(۷) خلوت در انجمن

از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش	این چنین زیبا روش کو میبود اندر جہاں

اور خلوت انجمن کا یہ مطلب ہے، کہ دل سے خدا کیساتھ مشغول رہے اپنے جمیع حالات میں پڑھنے میں اور کلام کرنے میں اور کھانے اور پینے میں اور چلنے میں تو سالک کو واجب ہے کہ خدا کیطرف متوجہ رہنے کا ملکہ یعنی قوت راسخہ بہم پہنچاوے ان اشغال مذکورہ کی مشغولی کے وقت خواجہ نقشبندیہ رحمہ نے فرمایا کہ اسیطرف اشارہ ہے حق تعالیٰ کے قول کہ مرد لوگ ہیں جن کو سوداگری اور خرید فروخت ذکر اللہ سے غافل نہیں کرتی مترجم کہتا ہے دل بیار و دست بکار گویا اسی آیت کا ترجمہ ہے بلکہ حق یہ ہے کہ بلباس فقرا نشان مند ہونا اور ہمیشہ بذکر متعلق خدا رہنا اسی طرح پر کہ لوگوں پہ مخفی نہ رہے اسمیں اکثر دکھانے اور سنانے کا مظنہ ہے تو بہتر یہ ہے کہ وضع اور لباس تو علم اور دیانت اور اجتہاد فی الطاعات والوں کا سا ہو اور دل ہمیشہ حق جل شانہ کے ساتھ رہے چنانچہ خواجہ علی رامتینی رحہ نے یہی مضمون فارسی کی بیت میں ادا کیا یعنی اندر سے آشنا رہ اور باہر سے بیگانے کے مانند ایسی پیاری چال کمتر ہے جہاں میں ف مترجم کہتا ہے مصنف حقانی نے حق فرمایا کہ اس زمانے میں دفع ریا کاری کے واسطے اس سے بہتر کوئی وضع نہیں یا خدا کے واسطے کہ علماء کی وضع اور لباس اختیار کرے اور باحق رہے اکثر عوام کو اس کے ساتھ عقیدت نہ ہوگی یہی گمان کریں گے کہ یہ ملا ہیں کتاب کے کیڑے ان کو درویشی اور ولایت سے کیا نسبت بخلاف لباس فقرا کے یا مطلق ترک لباس کے حکایت ایک شخص نے خواجہ نقشبندؒ سے پوچھا کہ کاروبار کی عین مشغولی میں توجہ الی اللہ رکھنا اور غافل نہ ہونا کیونکر متصور ہو اس پر کیا دلیل ہے خواجہ علیہ الرحمۃ نے اس آیت سے استدلال کیا کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

(۸) یاد کرد

وَ اَمَّا يَادْ كَرْدْ فَمَعْنَاهُ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اِمَّا بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ اَوْ بِالْاِثْبَاتِ الْمُجَرَّدِ كَمَا مَرَّ تَفْصِيْلُهٗ اور یاد کرد سے مراد ذکر اللہ ہے یا بہ نفی و اثبات یا باثبات مجرد چنانچہ اسکی تفصیل مذکور ہو چکی ف یاد کرد سے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ اس ذکر کو تکرار کرتا رہے جسکو مرشد سے سیکھا ہے یہانتک کہ حق جل شانہ کی حضوری حاصل ہو جاوے خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا کہ مقصود ذکر سے یہ ہے کہ دل ہمیشہ حضرت کے ساتھ حاضر رہے بوصف محبت اور تعظیم کے اسواسطے کہ ذکر یعنی یاد دفع غفلت کا

نام ہے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَاَمَّا بَازْگَشْت فَمَعْنَاهُ اَنْ یَّرْجِعَ بَعْدَ کُلِّ طَائِفَةٍ مِّنَ الذِّکْرِ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَوْ خَمْسَ مَرَّاتٍ اِلَى الْمُنَاجَاةِ فَیَدْعُوَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِمَجَامِعِ هِمَّتِهٖ یَا رَبِّ
اَنْتَ مَقْصُوْدِیْ تَرَکْتُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ لَکَ اَتْمِمْ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ وَارْزُقْنِیْ وُصُوْلَکَ
ثُمَّ سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّهٗ یَقُوْلُ هٰذَا شَرْطٌ عَظِیْمٌ فِی الذِّکْرِ
فَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَّغْفُلَ السَّالِکُ عَنْهُ فَاِنَّا لَمْ نَجِدْ مَا وَجَدْنَا
اِلَّا بِبَرَکَةِ هٰذَا اور بازگشت یعنی رجوع کرنا اور پھرنا اس سے عبارت ہے
کہ تھوڑے ذکر کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کرے سو یوں دعا
کرے اللہ عز و جل سے بحضور دل کہ اے میرے رب تو ہی میرا مقصود ہے میں نے
دنیا آخرت کو چھوڑا تیرے ہی واسطے اپنی نعمت کو مجھ پر پورا کر اور پورا وصال اپنا
مجھکو نصیب فرما والد مرشد قدس سرہ سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ یہ شرط عظیم ہے
ذکر میں تو لائق نہیں کہ سالک اس سے غافل ہو اس واسطے کہ جو ہمنے پایا اسی کی برکت سے (٧)
پایا اور مولانا نے فرمایا کہ ذاکر جب کلمہ طیبہ کو دل سے کہے تو اسکے بعد اسیطرح کہے الٰہی
تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری رضا میرا مطلوب یعنی اس ذکر سے تو ہی مقصود ہے اسواسطے
کہ یہ کلمہ ہر خاطر نیک اور بد کا نافی ہے تو دم بدم اخلاص تازہ کرے ذکر کو خالص کرنا
چاہئے تاکہ باطن ماسوائے حق سے صاف ہو جاوے اور اگر ذاکر ایسا اخلاص نہ پاوے
تو دعائے مذکور کو بطریق تقلید مرشد کیا کرے تو مرشد کی برکت سے اسکو انشاء اللہ تعالیٰ
اخلاص حاصل ہو جاوے گا اور بازگشت اخلاص حاصل کرنا اسواسطے ذکر میں شرط
عظیم ٹھہرا کہ ذاکر کے دل میں وسوسہ آتا ہے سرور خاطر سے تو اس پر مغرور ہو جاتا ہے اور
اسی کو مقصود ذکر قرار دیتا ہے حالانکہ اس کے حق میں یہ زہر سے زیادہ تر مضر ہے
وَاَمَّا نِگَاه دَاشْت فَهُوَ عِبَارَةٌ عَنْ طَرْدِ الْخَطَرَاتِ وَاَحَادِیْثِ النَّفْسِ فَیَنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ السَّالِکُ
مُتَیَقِّظًا فَلَا یَدَعُ خَطْرَةً تَخْطُرُ فِیْ قَلْبِهٖ قَالَ خَوَاجَه نَقْشْبَنْد یَنْبَغِیْ اَنْ یَّصُدَّهَا
السَّالِکُ فِیْ اَوَّلِ مَا یَظْهَرُ لِاَنَّهَا اِذَا ظَهَرَتْ مَالَتْ اِلَیْهَا النَّفْسُ وَاِذَا تَمَکَّنَتْ فَیَعْسُرُ
زَوَالُهَا فَهٰذَا عَزِیْزٌ تَحْصِیْلُ مَلَکَةِ خُلُوِّ تَوَجُّهِ الذِّهْنِ عَنْ خُطُوْرِ الْخَطَرَاتِ
وَاَحَادِیْثِ النَّفْسِ اور نگاہ داشت تو عبارت ہے خطرات اور احادیث نفس کے ہانکنے اور
دور کرنے سے تو سالک کو لائق ہے کہ بیدار اور ہوشیار رہے سو کسی خیال اور خطرے (٨)

کو اپنے دل میں نہ چھوڑے کہ خطور کر سکے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو لائق ہے کہ خطرے کو اسکے ابتداء ظہور میں روک دے اس واسطے کہ جب ظاہر ہو چکے گا تو نفس اس کیطرف مائل ہوجاویگا اور وہ نفس میں اثر کریگا پھر اسکا دور کرنا مشکل ہوگا تو یہ معنی نگاہداشت طریقہ ہے، حاصل کرنے ملکۂ خلو تختۂ ذہن کا خطرات اور وساوس کے خطور کرنے سے ف مولانا نے فرمایا کہ خطرے کو ساعت دو ساعت بھی دل میں نہ رکھنا چاہیئے بزرگوں کے نزدیک یہ امر مہم ہے اور اور اولیائے کاملین کو یہ دولت تا زمانِ دراز حاصل رہتی ہے وَاَمَّا یَادْدَاشْتْ فَعِبَارَۃٌ عَنِ التَّوَجُّہِ الصِّرْفِ الْمُجَرَّدِ عَنِ الْاَلْفَاظِ وَالتَّخَیُّلَاتِ اِلٰی حَقِیْقَۃِ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ وَالْحَقُّ اَنَّہٗ لَا یَسْتَقِیْمُ اِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ التَّامِّ وَالْبَقَاءِ السَّابِغِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور یاد داشت تو عبارت ہے توجہ صرف سے جو خالی ہے الفاظ تخیلات سے واجب الوجود کی حقیقت کی طرف اور حق بات یہ ہے کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل نہیں ہوتا مگر فنائے تام اور بقائے کامل کے بعد واللہ اعلم خلاصہ یہ کہ یاد داشت ذات مقدس کے دھیان کا نام ہے جو بلا ذریعہ الفاظ اور تخیلات کے ہو یہ دولت منتہیان کو البتہ حاصل ہوتی ہے جَعَلَنَا اللّٰہُ مِنْھُمْ بِرَحْمَتِہِ الْوَاسِعَۃِ اٰمِیْنَ وَاَمَّا وُقُوْفٌ زَمَانِیٌّ فَقَدْ ذَکَرْنَا تَفْسِیْرَہٗ اور وقوف زمانی کی تفسیر کو تو ہم نے ہوش دردم کی تفسیر میں بیان کیا یعنی بعد ہر ساعت کے تامل کرنا کہ غفلت آئی یا نہیں در صورت غفلت استغفار کرنا اور آئندہ کو اسکے ترک پر ہمت باندھنا وَاَمَّا وُقُوْفٌ عَدَدِیٌّ فَھُوَ الْمُحَافَظَۃُ عَلٰی عَدَدِ الْوِتْرِ وَقَدْ مَرَّ بَیَانُہٗ اور وقوف عددی تو عدد طاق کی محافظت کرنے کا نام ہے اور اس کا بیان ہو چکا یعنی ذکر کو طاق کرنا نہ جفت وَاَمَّا وُقُوْفٌ قَلْبِیٌّ فَمَعْنَاہُ التَّوَجُّہُ اِلَی الْقَلْبِ الَّذِیْ ھُوَ مَوْضُوْعٌ اِلَی الْجَانِبِ الْاَیْسَرِ تَحْتَ الثَّدْیِ وَالْحِکْمَۃُ فِیْ ھٰذَا التَّوَجُّہِ کَالْحِکْمَۃِ فِیْ مُرَاعَاۃِ الضَّرَبَاتِ عِنْدَ الْجَلَالِیَّۃِ اور وقوف قلبی عبارت ہے اس قلب کی طرف جو بائیں طرف چھاتی کے نیچے موضوع ہے اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہے جیسے ضربات کی رعایت میں حکمت ہے مشائخ قادریہ کے نزدیک یعنی تا اپنے غیر کے سوا توجہ باقی نہ رہے اور خطرات بیرونی کا دل میں دخل نہ ہوتا بتدریج خدا ہی میں توجہ

(۷)

یاد داشت

وقوف زمانی

وقوف قلبی

حضور ہو جاوے ف مولانا نے فرمایا توجہ دلی اس طرح پر ہو کہ اس پر واقف رہے
اثنائے ذکر میں اور دل کو ذکر حق سے مشغول کرے اور اس کو ذکر اور اس کے مفہوم
مہمل اور بیکار نہ چھوڑے خواجہ نقشبندیہ نے حبس نفس اور رعایت عدد کو ذکر میں
لازم نہیں فرمایا اور وقوف قلبی تو انکے نزدیک اثنائے ذکر میں لازم ہے چنانچہ رابطہ
مرشد اور مراقبات لازم ہیں بلکہ مقصود ذکر سے دفع غفلت ہے اور یہ حاصل نہیں
ہوتا بدون وقوف قلبی کے اور کیا خوب کسی نے کہا ہے شعر عَلَى بَيْضِ قَلْبِكَ كُنْ
كَأَنَّكَ طَائِرٌ ۞ فَمِنْ ذٰلِكَ الْأَحْوَالُ فِيكَ تَوَلَّدُ یعنی اپنے دل کے انڈے پر پرندے
کی طرح ہو جا اس واسطے کہ اس لزوم سے تجھ میں القول ۱۲ حالات عجیبہ پیدا ہونگے وَلِلنَّقْشَبَنْدِيَّةِ
تَصَرُّفَاتٌ عَجِيبَةٌ مِنْ جَمْعِ الْهِمَّةِ عَلَى مُرَادٍ فَيَكُونُ عَلَى وَفْقِ الْهِمَّةِ وَالتَّأْثِيرِ فِي الطَّالِبِ
وَدَفْعِ الْمَرَضِ عَنِ الْمَرِيضِ وَإِفَاضَةِ التَّوْبَةِ عَلَى الْعَاصِي وَالتَّصَرُّفِ فِي قُلُوبِ النَّاسِ
حَتَّى يُحِبُّوا وَيُعَظِّمُوا وَفِي مَدَارِكِهِمْ حَتَّى تَتَمَثَّلَ فِيهَا وَاقِعَاتٌ عَظِيمَةٌ وَالْاِطِّلَاعِ
عَلَى نِسْبَةِ أَهْلِ اللّٰهِ مِنَ الْأَحْيَاءِ وَأَهْلِ الْقُبُورِ وَالْإِشْرَافِ عَلَى خَوَاطِرِ
النَّاسِ وَمَا يَخْتَلِجُ فِي الصُّدُورِ وَكَشْفِ الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبَلَةِ وَدَفْعِ الْبَلِيَّةِ
النَّازِلَةِ وَغَيْرِهَا وَنَحْنُ نُنَبِّهُكَ عَلَى نُمُوذَجٍ مِنْهَا اور نقشبندیوں کے عجائب تصرفات
ہیں ہمت باندھنا کسی مراد پر پس ہوتی ہے وہ مراد ہمت کے موافق اور طالب میں تاثیر کرنا
اور بیماری کو مریض سے دفع کرنا اور عاصی پر توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگوں کے دلوں میں
تصرف کرنا تاکہ وہ محبوب اور معظم ہو جاویں یا ان کے خیالات میں تصرف کرنا
تا ان میں واقعات عظیمہ متمثل ہوں اور آگاہ ہو جانا اہل اللہ کی نسبت پر زندہ
ہوں یا اہل قبور اور لوگوں کے خطرات قلبی پر اور جو ان کے سینوں میں خلجان
کرتا ہے اس پر مطلع کرنا اور وقائع آئندہ کا مکشوف ہونا اور بلائے نازل کو
دفع کر دینا اور سوائے ان کے اور بھی تصرفات ہیں اور ہم تجھکو اے کتاب کے دیکھنے والے
ان میں سے بعض تصرفات پر آگاہ کرتے ہیں بطریق نمونے کے وَاعْلَمْ أَنَّ التَّصَرُّفَاتِ
عِنْدَ كُبَرَائِهِمْ أَصْحَابِ الْفَنَاءِ فِي اللّٰهِ وَالْبَقَاءِ بِهِ فَلَهَا شَأْنٌ عَظِيمٌ وَأَمَّا عِنْدَ مَنْ دُونَهُمْ
فَالتَّأْثِيرُ فِي الطَّالِبِ أَنْ يَتَوَجَّهَ الشَّيْخُ إِلَى نَفْسِهِ النَّاطِقَةِ وَيُصَادِمَهَا بِالْهِمَّةِ التَّامَّةِ
الْقَوِيَّةِ إِلَى أَنْ يَسْتَغْرِقَ فِي نِسْبَتِهِ بِالْجَمْعِيَّةِ وَهٰذَا بَعْدَ أَنْ تَكُونَ نَفْسُ الشَّيْخِ

حَامِلَةٌ لِنِسْبَةٍ مِّنْ نِّسَبِ الْقَوْمِ وَكَانَتْ مَلَكَةً رَاسِخَةً فِيْهَا فَتَنْتَقِلُ نِسْبَتُهٗ اِلَى الطَّالِبِ عَلٰى حَسَبِ اِسْتِعْدَادِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّقْرِنُ بِهٰذَا التَّوَجُّهِ الذِّكْرَ وَالضَّرْبَ عَلٰى قَلْبِ الطَّالِبِ وَاِذَا غَابَ الطَّالِبُ فَهُمْ يَتَخَيَّلُوْنَ صُوْرَتَهٗ وَيَتَوَجَّهُوْنَ اِلَيْهَا اور اس قسم کے تصرفات کاملین نقشبندیوں کے نزدیک جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے لوگ ہیں تو انکی ادنیٰ شان عظیم ہے اور اکابر کے سوا باقی متوسلین کے نزدیک طالب میں تاثیر کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ مرشد طالب کے نفس ناطقہ کی طرف متوجہ ہو کر اپنی پوری قوی ہمت سے ٹکرائے پھر ڈوب جائے اپنی نسبت میں جمعیت خاطر سے اور یہ تصرف اس کے بعد ہوگا کہ نفس مرشد کسی نسبت کا حامل ہو ان بزرگوں کی نسبتوں میں سے اور اس نسبت کا اسکو ملکہ راسخہ ہو کہ ہر دم اس کے قابو میں ہو پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہوگی اسکی لیاقت اور استعداد کے موافق اور بعضے نقشبندی اس توجہ کے ساتھ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانے کو بھی ملا دیتے ہیں اور جب کہ طالب غائب ہو تو اس کی صورت کو خیال کرتے ہیں اور اسکی طرف متوجہ ہوتے ہیں یعنی غائب کو توجہ دیتے ہیں اس کی صورت کو خیال کر کے وَاَمَّا الْهِمَّةُ فَعِبَارَةٌ عَنْ اِجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ وَتَاَكُّدِ الْعَزِيْمَةِ بِصُوْرَةِ التَّمَنِّيْ وَالطَّلَبِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي الْقَلْبِ خَاطِرٌ سِوٰى هٰذَا الْمُرَادِ كَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ اَثِقُ بِهٖ اَنَّ مِنَ الشُّيُوْخِ مَنْ يَّشْتَغِلُ بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَيَعْنِيْ بِهٖ لَا رَادَّ لِهٰذِهِ الْاٰفَةِ اَوْ لَا رَازِقَ اَوْ مَا يُنَاسِبُ هٰذَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّهُ الْفَاعِلُ لِهٰذَا الْفِعْلِ اور ہمت تو عبارت ہے اجتماع خاطر اور قصد کے مضبوط ہو جانے سے بصورت آرزو اور طلب کے اس طرح پر کہ دل میں کوئی خطرہ نہ سماوے سوا اس مراد کے جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے اور مجھکو خبر دی اس نے جس پر مجھکو اعتماد ہے کہ بعضے شیوخ نفی اور اثبات میں مشغول ہوتے ہیں اور لا الٰہ الا اللہ سے یہ ارادہ کرتے ہیں کہ کوئی اس آفت کا ٹالنے والا نہیں اور کوئی رزق دینے والا نہیں یا اسکے مناسب جو مدعا ہو سوائے اللہ کے ف مولانا نے فرمایا مخبر موثوق سے مراد آخون محمد دلیل ہیں اور بعضے مشائخ سے مجددی مشائخ مراد ہیں وَاَمَّا دَفْعُ الْمَرَضِ فَعِبَارَةٌ اَنْ يَّتَخَيَّلَ نَفْسَهُ الْمَرِيْضَ وَاَنَّ بِهٖ هٰذَا الْمَرَضَ وَيَجْمَعُ الْهِمَّةَ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِيْ قَلْبِهٖ خَطْرَةٌ

طریق تاثیر در طالب یعنی توجہ دادن

تفسیر ہمت

سلب امراض

دُوْنَ هٰذَا فَإِنَّ الْمَرَضَ يَنْتَقِلُ إِلَيْهِ وَهٰذَا مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ اور بیماری کا دور کرنا اس سے عبارت ہے کہ مرد صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے اور یہ جانے کہ یہ بیماری مجھ میں ہے اور اس پر ہمت کو جمع کرے اس طرح پر کہ اسکے دل میں کوئی خطرہ نہ آوے سوائے اس تصور کے تو مریض کی بیماری اس شخص کی طرف منتقل ہو جاوے گی اور یہ امر عجائبات قدرت اور صنعت ایزدی سے ہے اسکے خلق میں ف مولانا نے فرمایا کہ سلب مرض کا دو طریقہ ہے ایک تو یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جاوے یا کوئی گناہ میں مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کر کے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف متوجہ بخشوع دل ہو اور زبان سے بھی کہے اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ اور اس مناجات اور تضرع کے درمیان میں کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلائے معصیت زائل ہو جاوے اور دوسرا طریقہ وہ ہے جو مصنف قدس سرہ نے ارشاد کیا وَاَمَّا إِفَاضَةُ التَّوْبَةِ فَصُوْرَتُهٗ اَنْ يَّتَخَيَّلَ نَفْسَ ذٰلِكَ الْعَاصِيْ بَعْدَ اَنْ اَثَّرَ فِيْهِ نَوْعَ تَأْثِيْرٍ كَاَنَّ نَفْسَهٗ اَفَاضَتْ اِلٰى نَفْسِهٖ وَوَقَعَ بَيْنَ النَّفْسَيْنِ اِتِّصَالٌ مَّا ثُمَّ يَتُوْبُ نِيَابَةً عَنْهُ وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَاصِيْ يَتُوْبُ عَنْ قَرِيْبٍ اور افاضہ توبہ کی صورت یہ ہے کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے بعد اسکے کہ کچھ اس میں تاثیر کرے اسطرح پر کہ گویا اسکی ذات اسکی ذات سے مل گئی اور دونوں ذاتوں میں اتصال ہو گیا پھر از سر نو شروع کرے سو اس معصیت سے نادم اور شرمندہ ہو اور حق تعالیٰ سے استغفار کرے تو وہ عاصی جلد توبہ کریگا وَالتَّصَرُّفُ فِيْ قُلُوْبِ النَّاسِ حَتّٰى يُحِبُّوْا وَفِيْ مَدَارِكِهِمْ حَتّٰى يَتَمَثَّلَ فِيْهَا الْوَاقِعَاتُ صُوْرَتُهٗ اَنْ يُّصَادِمَ نَفْسَ الطَّالِبِ بِقُوَّةِ الْهِمَّةِ وَيَجْعَلَهَا مُتَّصِلَةً بِنَفْسِهٖ ثُمَّ يَتَخَيَّلُ صُوْرَةَ الْمَحَبَّةِ اَوِ الْوَاقِعَةِ وَيَتَوَجَّهُ اِلَيْهَا بِجَامِعِ قَلْبِهٖ فَاِنَّ التَّوَجُّهَ اِلَيْهَا يُؤَثِّرُ وَيَظْهَرُ فِيْهِ الْحُبُّ وَتَتَمَثَّلُ لَهُ الْوَاقِعَةُ اور تصرف کرنا لوگوں کے دل میں تا ان میں محبت ہو جاوے یا ان کے محل ادراک میں تصرف کرنا تا ان میں واقعات متمثل ہو جاویں اس کا طریقہ یہ ہے کہ بقوت ہمت طالب کے نفس سے بھڑ جاوے اور اس کو اپنے نفس کے متصل کرلے پھر محبت یا واقعہ کی صورت کو خیال کرے اور اسکی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمعیت سے تو اس میں اثر ہو گا ......

تصرف بقلوب

جسکی طرف متوجہ ہوا اور اس میں محبت ظاہر ہوجاویگی اور واقعہ اس کے ذہن میں صورت پکڑ جاوے گا وَاَمَّا الْاِطِّلَاعُ عَلٰی نِسْبَةِ اَهْلِ اللّٰهِ فَطَرِيْقُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ بَيْنَ يَدَيْهِ اِنْ كَانَ حَيًّا اَوْ عِنْدَ قَبْرِهٖ اِنْ كَانَ مَيِّتًا وَيُفَرِّغُ نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ نِسْبَةٍ وَّيُفْضِيْ بِرُوْحِهٖ اِلٰى رُوْحِ هٰذَا الشَّخْصِ زَمَانًا حَتّٰى يَتَّصِلَ بِهَا وَيَخْتَلِطَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى نَفْسِهٖ فَكُلُّ مَا وَجَدَ فِيْهَا مِنَ الْكَيْفِيَّةِ فَهُوَ نِسْبَةُ هٰذَا الشَّخْصِ لَا مُحَالَةَ

طریقہ اطلاع نسبت اہل اللہ

اور اہل اللہ کی نسبت سے مطلع ہونے کا طریقہ ہے کہ اس کے سامنے بیٹھے اگر وہ زندہ ہو یا اسکی قبر کے پاس بیٹھے اگر وہ مردہ ہو اور اپنی ذاتکو ہر نسبت سے خالی کر ڈالے اور اپنی روح کو اسکی روح تک پہونچاوے چند ساعت یہانتک کہ اسکی روح سے متصل ہو اور ملجاوے پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے پھر جو کیفیت کہ اپنے نفس میں پاوے تو البتہ وہی اس شخص کی نسبت ہے وَاَمَّا الْاِشْرَافُ عَلَى الْخَوَاطِرِ فَطَرِيْقُهٗ اَنْ يُّفَرِّغَ نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ حَدِيْثٍ وَّخَاطِرٍ وَّيُفْضِيْ بِنَفْسِهٖ اِلٰى نَفْسِ هٰذَا الشَّخْصِ فَاِنِ اخْتَلَجَ فِيْ نَفْسِهٖ حَدِيْثٌ مِّنْ قَبِيْلِ الْاِنْعِكَاسِ فَهُوَ خَاطِرُهٗ

طریقہ اشراف خواطر

اور اشراف خواطر یعنی دل کی باتوں کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی کرے اور اپنے نفس کو اس شخص کے نفس تک پہونچادے پھر اگر اسکے دل میں کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق پرتو پڑنے کے تو وہی بات اسکے دل کی ہے وَاَمَّا كَشْفُ الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبِلَةِ فَطَرِيْقُهٗ اَنْ يُّفَرِّغَ نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا انْتِظَارَ مَعْرِفَةِ هٰذِهِ الْوَاقِعَةِ فَاِذَا انْقَطَعَ عَنْهُ كُلُّ حَدِيْثٍ وَّكَانَ الْاِنْتِظَارُ كَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ جَعَلَ يَرُوْحُ بِنَفْسِهٖ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اَوِ السَّافِلِ بِقَدْرِ اسْتِعْدَادِهٖ وَيَتَجَرَّدُ اِلَيْهِمْ فَاِنَّهٗ عَنْ قَرِيْبٍ يَّنْكَشِفُ عَلَيْهِ الْاَمْرُ بِهَتْفِ هَاتِفٍ اَوْ رُؤْيَةِ وَاقِعَةٍ فِي الْيَقْظَةِ اَوْ رُؤْيَا فِي الْمَنَامِ

طریقہ کشف وقائع آئندہ

اور وقائع آئندہ کے کشف کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دل کو خالی کرے ہر چیز سے سوائے اس واقعے کو دریافت کے انتظار کے پھر جب اس کے دل سے ہر خطرہ منقطع ہو جاوے اور انتظار اس مرتبہ پر ہو جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے تو اپنی روح کو ساعت بساعت ملاء اعلیٰ یا اسفل کی طرف بلند کرنا شروع کرے

بقدر اپنی استعداد کے اور ان ہی کی طرف یکسو ہو جاوے تو جلد اس پر حال کھل جاوے گا
خواہ ہاتف کی آواز سے یا جاگتے میں اس واقعے کو دیکھکر یا خواب میں ف ملاء اعلیٰ ملائکہ
کروبین کو کہتے ہیں جو مقربین بارگاہ صمدیت ہیں اور محل اسرار قضا و قدر ہیں اور ملاء سافل وہ
فرشتے ہیں جو مراتب میں ان سے کم ہیں وأما دفع البلية النازلة فطريقه أن يتخيل تلك البلية
بصورتها المثالية ويتخيل مصادمتها ودفعها بقوة ثم يجمع همته على ذلك
ويربو بنفسه زمانا بعد زمان إلى حيز الملإ الأعلى أو السافل ويتجرد
إليهم فعما عن قريب تندفع والله أعلم اور بلائے نازلہ کے دفع کرنے
کا یہ طریقہ ہے کہ اس بلا کو اسکی صورت مثالی کے ساتھ خیال کرے اور اسکی
مصادمت اور دفع کرنے کو بقوت تمام خیال کرے پھر اپنی ہمت کو اس پر مجتمع کرے اور
اپنی روح کو ساعت بساعت ملاء اعلیٰ یا ملاء سافل کے مکان کی طرف بلند کرے اور
ان ہی کی طرف یکسو ہو جاوے تو عنقریب وہ دفع ہو جاوے گی واللہ اعلم وشرط
هذه التصرفات وما يجري مجراها اتصال نفس المؤثر بنفس المؤثر فيه والإلمام
بها والإفضاء إليها وأصحاب التجريد من غواشي البدن يعرفون هذا الاتصال
ويقدرون على تحصيله والله أعلم وهذا الذي ذكرناه من الأشغال
هو الذي كان يختاره سيدي قدس سره اور ایسے تصرفات کی شرط اور جو ان
کے قائم مقام ہیں متصل کرنا ہے اثر دینے والے کے نفس کو اس کے نفس سے جس میں تاثیر کرنا
منظور ہے اور ملا دینا اسکے ساتھ اور اس تک پہنچا دینا اور جو لوگ کہ بدن کے حجابوں
سے پاک ہو گئے ہیں وہ اس اتصال کو پہنچانتے ہیں اور اسکے واصل کرنے پر قادر
ہیں واللہ اعلم اور یہ جو اشغال ہمنے مذکور کئے وہ ہیں جن کو ہمارے والد مرشد پسند کرتے
تھے وللشيخ أحمد السرهندي أشغال أخرى فلنذكرها بالإجمال اعلم أن الله
تعالى خلق في الإنسان ست لطائف هي حقائق مغفرة ولم يجعلها كما هو ظاهر
كلام الشيخ وأتباعه أوجهات واعتبارات للنفس الناطقة فهي تسمى باعتبار
تلبسها غيبا وباعتبار رجوعها إلى غير ذلك وهو الذي اختاره سيدي الوالد و
صور في صورها فرسم دائرة وقال هي القلب ثم دائرة أخرى في طرف
الدائرة فقال هي الروح إلى أن رسم الدائرة السادسة

وَقَالَ هِيَ أَنَا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بَعْضُهَا فِي الْبَعْضِ وَيَسْتَدِلُّ عَلٰى ذٰلِكَ بِالْحَدِيْثِ الدَّائِرِ عَلٰى أَلْسِنَةِ الصُّوْفِيَّةِ: إِنَّ فِيْ جَسَدِ ابْنِ آدَمَ قَلْبًا وَفِي الْقَلْبِ رُوْحًا إِلٰى آخِرِهِ وَلَمْ أَحْفَظْ لَفْظَهُ" اور شیخ احمد مجدد الف ثانی کے طریقہ میں اور اشغال ہیں تو چاہیے کہ ہم اُن کو مجمل ذکر کریں معلوم کر حق تعالیٰ نے انسان میں تو چھ لطیفے پیدا کئے ہیں جن کے حقائق جدا جدا ہیں بذات خود چنانچہ یہی ظاہر ہوتا ہے شیخ موصوف کے اور ان کے تابعین کے کلام سے بالطائف متحد جہات اور اعتبارات ہیں نفس ناطقہ کے تو وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار سے مسمیٰ بقلب ہے اور دوسرے اعتبار سے اس کا روح نام ہے وعلیٰ ہذا القیاس باقی لطائف اور یہی قول ہمارے والد مرشد کا مختار ہے اور مجھکو ان لطائف کی صورت بنا دی تو اول ایک دائرہ یعنی کنڈل بنایا اور کہا کہ یہ دل ہے پھر اس دائرہ کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور کہا کہ یہ روح ہے یہانتک کہ چھٹا دائرہ لکھا اور کہا کہ یہ میں ہوں یعنی حقیقت انسانی جس کو آدمی عربی میں أَنَا سے تعبیر کرتا ہے اور فارسی میں مَنْ اور ہندی میں میں بولتا ہے۔

اور میں نے والد سے سنا فرماتے تھے کہ بعض لطائف بعض کے اندر ہیں اور اس مدعا پر اس حدیث سے استدلال کرتے تھے جو صوفیوں کی زبان پر دائر اور مشہور ہے کہ مقرر ابن آدم کے جسم میں دل ہے اور دل میں روح ہے تا آخر لطائف سنا اور مجھ کو اس حدیث کے الفاظ محفوظ نہیں ف مولانا نے فرمایا حدیث مذکور کی اہل حدیث کے نزدیک کچھ اصل ثابت نہیں وَبِالْجُمْلَةِ فَعَرْضُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ السَّرْهِنْدِيِّ أَنَّ كُلَّ لَطِيْفَةٍ مِّنْ تِلْكَ اللَّطَائِفِ لَهُ ارْتِبَاطٌ بِعُضْوٍ مِّنَ الْجَسَدِ فَالْقَلْبُ تَحْتَ الثَّدْيِ الْأَيْسَرِ بِإِصْبَعَيْنِ وَالرُّوْحُ تَحْتَ الثَّدْيِ الْأَيْمَنِ بِحِذَاءِ الْقَلْبِ وَالسِّرُّ فَوْقَ الثَّدْيِ الْأَيْمَنِ مَائِلًا إِلٰى وَسَطِ الصَّدْرِ وَالْخَفِيُّ فَوْقَ الثَّدْيِ الْأَيْسَرِ مَائِلًا إِلَى الْوَسَطِ وَالْأَخْفٰى فَوْقَ الْخَفِيِّ وَالسِّرِّ فِي الْوَسَطِ وَالنَّفْسُ فِي الْبَطْنِ الْأَوَّلِ مِنَ الدِّمَاغِ وَفِيْ كُلٍّ مِّنْ هٰؤُلَاءِ الْأَعْضَاءِ حَرَكَةٌ نَبْضِيَّةٌ فَالشَّيْخُ يَأْمُرُهُمْ بِحِفْظِ تِلْكَ الْحَرَكَةِ وَتَخَيُّلِ ذِكْرِ اسْمِ الذَّاتِ ثُمَّ يَأْمُرُهُمْ بِالنَّفْيِ مَادًّا لِلَفْظِ لَا عَلَى اللَّطَائِفِ كُلِّهَا وَضَارِبًا بِلَفْظَةِ إِلَّا اللّٰهُ عَلَى الْقَلْبِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ اور خلاصہ یہ کہ شیخ احمد سرہندی

اشغال طریقہ مجددیہ

کی غرض یہ ہے کہ ان لطائف میں سے ہر لطیفہ کو تعلق اور ارتباط ہے بدن کے بعض اعضا سے تو قلب کا تعلق بائیں چھاتی کے نیچے دو انگل پر ہے روح کا ارتباط داہنی چھاتی کے نیچے بمقابلہ دل کے ہے اور سر کا تعلق داہنی چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف جھکتے ہوئے اور خفی بائیں چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف مائل ہے اور اخفی کا مقام خفی کے اوپر ہے اور سر وسط میں ہے اور نفس کا مقام دماغ کے بطن اول میں ہے اور ہر ایک عضو میں اعضائے مذکورہ سے نبض کے مانند حرکت ہے تو شیخ ممدوح اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت کو اسم ذات خیال کرنے کا امر فرماتے ہیں پھر نفی اور اثبات کا امر کرتے ہیں لا کی لفظ پھیلاتے ہوئے جمیع لطائف مذکورہ پر اور الا اللہ کے لفظ کو دل پر ضرب لگا کر واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ شیخ مجدد کے تابعین کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ ہر لطیفے کا نور جدا اور رنگ علیحدہ ہے تو قلب کا نور زرد ہے اور روح کا نور سرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے اور خفی کا نور سیاہ ہے اور اخفی کا نور سبز ہے اور سر کا مقام قلب اور اخفی کے مابین ہے اور اخفی سب لطائف میں الطف اور احسن ہے اور روح الطف ہے قلب سے مشائخ مجددیہ میں معمول ہے کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے میں لطائف مذکورہ سے القا کرتے ہیں اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس پاتا ہے اور اس کے ساتھ اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے میں درجہ بدرجہ ارشاد فرماتے ہیں اور لطیفے کے ذکر قوی ہونے کے بعد نفی اور اثبات کو تعلیم کرتے ہیں کہ خیال کی زبان سے زیر ناف سے کلمہ لا کو دماغ تک پہنچا دے اور کلمہ الٰہ کو داہنے مونڈھے پر پستان راست پر پہنچا دے اور کلمہ الا اللہ کو لطائف خمسہ پر پھیرتا ہوا دل پر ضرب کرے

فصل ساتویں

بیان حقیقت نسبت

مَرْجِعُ الطُّرُقِ كُلِّهَا إِلَى تَحْصِيلِ هَيْئَةٍ نَفْسَانِيَّةٍ تُسَمّٰى عِنْدَهُمْ بِالنِّسْبَةِ لِأَنَّهَا انْتِسَابٌ وَارْتِبَاطٌ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِالسَّكِيْنَةِ وَبِالنُّوْرِ مرجع مشائخ کے طریقوں کا ہیئات نفسانی کی تحصیل ہے جس کو صوفی نسبت کہتے ہیں اس واسطے کہ نسبت اللہ عزوجل کی انتساب اور ارتباط سے عبارت ہے اور ان کے نزدیک

مسمیٰ بہ سکینہ اور نور ہے وَحَقِیقَتُہَا کَیفِیَّةٌ حَالَّةٌ فِی النَّفْسِ النَّاطِقَةِ مِنْ بَابِ التَّشَبُّہِ
بِالْمَلَائِکَةِ اَوِ التَّطَلُّعِ الْجَبَرُوْتِ اور نسبت کی حقیقت اور ماہیت کیفیت ہے جو نفس
ناطقہ میں حلول کر گئی ہے از قسم تشبہ بفرشتگاں اطلاع یا ناظر عالم جبروت کے وَتَفْصِیْلُہٗ
اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا دَاوَمَ عَلَی الطَّاعَاتِ وَالطَّہَارَاتِ وَالْاَذْکَارِ حَصَلَ لَہٗ صِفَةٌ
قَائِمَةٌ بِالنَّفْسِ النَّاطِقَةِ وَمَلَکَةٌ رَاسِخَةٌ لِہٰذَا التَّوَجُّہِ فَہٰذَانِ
جِنْسَانِ لِلنِّسْبَةِ تَحْتَ کُلٍّ مِنْہُمَا اَنْوَاعٌ کَثِیْرَةٌ اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ
بندے نے جب طاعات اور طہارات اور اذکار پر مداومت کی تو اس کو ایک صفت
حاصل ہو جاتی ہے جس کا قیام نفس ناطقہ میں ہے اور اس توجہ سے ملکہ راسخہ
پیدا ہو جاتا ہے صفت قائمہ سے تشبیہ ملکوت مراد ہے اور ملکہ توجہ سے تطلع
جبروت مقصود ہے تو نسبت کی یہ دونوں جنسیں ہیں ہر جنس کے نیچے انواع کثیرہ داخل ہیں
فَمِنْہَا نِسْبَةُ الْمَحَبَّةِ وَالْعِشْقِ فَتَکُوْنُ الْمَحَبَّةُ صِفَةً رَاسِخَةً فِی الْقَلْبِ سو منجملہ
انواع مذکورہ کے محبت اور عشق کی نسبت ہے تو اس میں محبت کی صفت محکم ہو جاتی
ہے قلب کے اندر وَمِنْہَا نِسْبَةُ کَسْرِ النَّفْسِ وَالتَّبَرِّیْ عَنْ حُظُوْظِہَا وَکَانَ
سَیِّدِیْ الْوَالِدُ یُسَمِّیْہَا نِسْبَةَ اَہْلِ الْبَیْتِ اور منجملہ انواع مذکورہ نفس شکنی
اور بیزاری لذات کی نسبت ہے اور والد مرشد اس کو نسبت اہلبیت کہتے تھے
وَمِنْہَا نِسْبَةُ الْمُشَاہَدَةِ وَہِیَ مَلَکَةُ التَّوَجُّہِ اِلَی الْمُجَرَّدِ الْبَسِیْطِ وَبِالْجُمْلَةِ
فَلِلْحُضُوْرِ مَعَ اللّٰہِ اَلْوَانٌ بِحَسَبِ اقْتِرَانِ مَعْنًی مِنَ الْمَحَبَّةِ اَوْ کَسْرِ النَّفْسِ
اَوْ غَیْرِہِمَا بِالْیَادْدَاشْتِ وَالنَّفْسُ تَقُوْمُ بِہَا مَلَکَةٌ رَاسِخَةٌ مِنْ ہٰذَا اللَّوْنِ
وَتُسَمّٰی تِلْکَ الْمَلَکَةُ نِسْبَةً وَالنِّسَبُ کَثِیْرَةٌ جِدًّا وَصَاحِبُ السِّرِّ یُدْرِکُ
کُلَّ نِسْبَةٍ وَیَلْتَحِقُ بِہَا وَالْغَرَضُ مِنَ الْاِشْتِغَالِ تَحْصِیْلُ نِسْبَةٍ وَالْمُوَاظَبَةُ
عَلَیْہَا وَالْاِسْتِغْرَاقُ فِیْہَا حَتّٰی تَکْتَسِبَ النَّفْسُ مِنْہَا مَلَکَةً رَاسِخَةً اور منجملہ ان
کے مشاہدے کی نسبت ہے وہ عبارت ہے ملکہ توجہ سے مجرد وبسیط کی طرف
یعنی ذات مقدس کی طرف متوجہ رہنا اسی کا نام نسبت مشاہدہ ہے حاصل کلام بالاجمال
یہ ہے کہ حضور مع اللہ رنگ برنگ ہے بحسب اتصال معنی محبت یا نفس
شکنی یا ان کے غیر کی یادداشت کے ساتھ اور نفس انسانی میں اس رنگ مخصوص کا

ملکۂ راسخہ یعنی کیفیت قویہ قائم ہو جاتی ہے اور یہی ملکہ اور کیفیت مسمّی بہ نسبت ہے اور نسبتیں نہایت بکثرت ہیں اور صاحب اسرار ہر نسبت کو علیحدہ علیحدہ دریافت کرتا ہے اور ہر اشغال قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہا سے غرض اس نسبت کی تحصیل ہے اور اس پر دوام اور مواظبت کرنا اور اس میں ڈوبے رہنا تاکہ نفس اس مواظبت اور مشق دائمی سے ملکۂ راسخہ پیدا کرلے **ف حاشیۂ** منہیہ میں ارشاد ہوا کہ مصنف نے اول طریق کا مآل کار بیان کیا کہ نسبت ہے پھر اس کو دو قسم پر تقسیم کیا پھر تطلع الی الجبروت کے چند اصناف شمار کئے پھر ان اصناف کا قاعدہ کلیہ بتایا سو اس کو تامل کر تاکہ تو راہ یاب ہو وَلَا تَظُنَّنَّ اَنَّ النِّسْبَةَ لَا تَحْصُلُ اِلَّا بِهٰذِهِ الْاَشْغَالِ بَلْ هٰذِهٖ طُرُقٌ لِتَحْصِيْلِهَا مِنْ غَيْرِ حَصْرٍ فِيْهَا وَغَالِبُ الرَّاْيِ عِنْدِيْ اَنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِيْنَ كَانُوْا يُحَصِّلُوْنَ السَّكِيْنَةَ بِطُرُقٍ اُخْرٰى فَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْبِيْحَاتِ فِي الْخَلْوَةِ مَعَ الْمُحَافَظَةِ عَلٰى شَرِيْطَةِ الْخُشُوْعِ وَالْحُضُوْرِ وَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلَى الطَّهَارَاتِ وَذِكْرِ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ وَمَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِلْمُطِيْعِيْنَ مِنَ الثَّوَابِ وَلِلْعَاصِيْنَ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ فَيَحْصُلُ انْفِكَاكٌ عَنِ اللَّذَّاتِ الْحِسِّيَّةِ وَالْاِقْلَاعُ عَنْهَا وَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلٰى تِلَاوَةِ كِتَابِ اللّٰهِ وَالتَّدَبُّرِ فِيْهِ وَاسْتِمَاعِ كَلَامِ الْوَاعِظِ وَمَا فِي الْحَدِيْثِ مِنَ الرَّقَائِقِ وَبِالْجُمْلَةِ فَكَانُوْا يُوَاظِبُوْنَ عَلٰى هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ مُدَّةً كَثِيْرَةً فَتَحْصُلُ مَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ وَهَيْئَةٌ نَفْسَانِيَّةٌ فَيُحَافِظُوْنَ عَلَيْهَا بَقِيَّةَ الْعُمُرِ وَهٰذَا الْمَعْنٰى هُوَ الْمُتَوَارِثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طُرُقِ مَشَايِخِنَا لَا شَكَّ فِيْ ذٰلِكَ وَاِنِ اخْتَلَفَتِ الْاَلْوَانُ وَاخْتَلَفَتْ طُرُقُ تَحْصِيْلِهَا اور یہ گمان نہ کیجیو کہ نسبت مذکورہ نہیں حاصل ہوتی مگر ان ہی اشغال سے بلکہ حق یہ ہے کہ یہ اشغال بھی اس کی تحصیل کا ایک طریق ہیں ان ہی میں کچھ انحصار نہیں اور میرے نزدیک ظن غالب یہ ہے کہ حضرات صحابہ اور تابعین سکینہ یعنی نسبت کو اور ہی طریقوں سے حاصل کرتے تھے سو منجملہ ان طرق تحصیل کے مواظبت ہے صلوات اور تسبیحات پر خلوت میں شرط خشوع اور حضور کی محافظت کے ساتھ اور منجملہ اس کے طہارت پر اور موت کی یاد پر جو لذات کی کاٹنے والی ہے محافظت کرنا اور جو حق تعالےٰ نے مطیعوں کے واسطے ثواب مہیا کیا ہے اور جو گنہگاروں کے واسطے عذاب معین

فرمایا اس کو ہمیشہ یاد رکھنا تو اس مواظبت اور یاد کے سبب لذات حسیہ سے انفکاک
اور انقطاع حاصل ہو جاتا تھا اور منجملہ اس کے مواظبت ہے قرآن مجید کی تلاوت
پر اور اس کے معانی میں غور کرنے پر اور نصیحت کرنے والے کی بات سننے پر اور
ان احادیث میں تامل کرنے پر جن سے دل نرم ہو جاتا ہے خلاصہ یہ کہ حضرات صحابہؓ
اور تابعین اشیاء مذکورہ پر بمدت کثیرہ مواظبت اور دوام کرتے تھے تو ان کو تقرب
الی اللہ کا ملکۂ راسخہ اور ہیئات نفسانیہ حاصل ہو جاتی تھی اور اسی پر محافظت کیا کرتے
تھے بقیہ عمر میں اور یہی مقصود متوارث ہے شارع سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے بوراثت چلا آیا ہمارے مرشدوں کے طریق میں اس میں کچھ شک نہیں اگرچہ
الوان مختلف ہیں اور تحصیل نسبت کے طریقے رنگ برنگ ہیں ف مولانا نے فرمایا کہ
میں نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ قول فیصل اس بات میں یہ ہے کہ نسبت صحابہ
اور تابعین کی نسبت احسانیہ ہے اور وہ نسبت طہارت اور نسبت سکینہ سے مرکب ہے
برکات عدالت اور تقوی اور سماحت کے اختلاط کے ساتھ تو ان کے کلام کا محل اصلی
اور ان کے خاص اور عام کا مطمح اولیٰ یہی ہے تو تجھ کو لائق ہے کہ ان حضرات کے
احوال اور اقوال کو اسی پر جو ہم نے بتایا محمول کیجیو چنانچہ ان کے قصص اور حکایات اسی
کے شاہد ہیں اور میں نے سنا مصنف سے فرماتے تھے کہ ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کی
ارواح کو میں نے مشاہدہ کیا کہ ایک دوسرے کے دامن میں چنگل مارے ہے اور
ان کا سلسلہ عالم ارواح میں خطیرۃ القدس کے ساتھ بنہج عجیب و رسوخ غریب متصل ہے اور
ہم نے مشاہدہ کیا کہ ان کا قول عالم ارواح کے باطن در باطن میں زیادہ تر ہے خارج کی
نسبت واللہ اعلم مترجم کہتا ہے حضرت مصنف محقق نے کلام دلپذیر اور تحقیق عدیم النظیر سے
شبہات ناقصین کو جڑ سے اکھاڑ دیا بعضے نادان کہتے ہیں کہ قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ کے
اشغال مخصوصہ صحابہ اور تابعین کے زمانے میں نہ تھے تو بدعت سیئہ ہوئے خلاصہ جواب
یہ ہے کہ جس امر کے واسطے اولیائے طریقت رضی اللہ عنہم نے یہ اشغال مقرر کئے
ہیں وہ امر زمان رسالت سے اب تک برابر چلا آیا ہے گو طریق اس کی تحصیل کے
مختلف ہیں تو فی الواقع اولیائے طریقت مجتہدین شریعت کے مانند ہوئے مجتہدین
شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرائے

اشغال صوفیہ پر اعتراض کا جواب

اور اولیائے طریقت نے باطن شریعت کی تحصیل کے جس کو طریقت کہتے ہیں قواعد مقرر فرمائے تو یہاں بدعت سیئہ کا گمان سراسر غلط ہے ہاں یہ البتہ ہے کہ حضرات صحابہ کو بسبب صفائے طبیعت اور حضور خورشید[1] رسالت کے تحصیل نسبت میں ایسے اشغال کی حاجت نہ تھی بخلاف متاخرین کے کہ ان کو بسبب بعد زمان رسالت کے البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت ہوئی جیسے صحابۂ کرام رض کو قرآن اور حدیث کے فہم میں قواعد صرف و نحو کے دریافت کی حاجت نہ تھی اور اہل عجم اور بالفعل عرب اس کے محتاج ہیں واللہ اعلم۔

سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّہٗ یَذْکُرُ وَاقِعَۃً لَہٗ طَوِیْلَۃً رَاٰی فِیْہَا الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ فَقَالَ سَاَلْتُ عَلِیًّا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ عَنْ نِسْبَتِیْ ھَلْ ھِیَ الَّتِیْ کَانَتْ عِنْدَکُمْ فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِیْ بِالْاِسْتِغْرَاقِ فِیْہَا وَتَاَمَّلَ جَلًّا ثُمَّ قَالَ ھِیَ ھِیَ بِلَا فَرْقٍ والد مرشد قدس سرہ سے میں نے سنا اپنے طویل خواب ذکر کرتے تھے جس میں حسنین اور سید الاولیا علی مرتضی رضی اللہ عنہم کو دیکھا تو فرمایا کہ میں نے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا اپنی نسبت سے کہ آیا یہ وہی نسبت ہے جو تم کو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاصل تھی تو مجھ امر کیا نسبت میں استغراق کرنے کا اور خوب تامل کیا پھر فرمایا نسبت وہی ہے بلا فرق ثُمَّ لَعَلَّہٗ یَجِبُ الْمُدَاوَمَۃُ عَلَی السَّکِیْنَۃِ احوال رَفِیْعَۃً تَنُوْبُہٗ مَرَّۃً وَمَرَّۃً فَلْیَغْتَنِمْہَا السَّالِکُ وَلْیَعْلَمْ اَنَّہَا عَلَامَاتُ قُبُوْلِ الطَّاعَاتِ وَتَاْثِیْرِہَا فِیْ صَمِیْمِ النَّفْسِ وَسُوَیْدَاءِ الْقَلْبِ پھر معلوم کرنا چاہیے نسبت پر مداومت کرنے والے کے حالات رفیع الشان نوبت بنوبت ہوتے ہیں گاہے کوئی اور کبھی کوئی سالک ان حالات رفیعہ کو غنیمت جانے اور معلوم کرے کہ حالات مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس اور دل کے اندر اثر کرنے کے علامات ہیں وَمِنْہَا اِیْثَارُ طَاعَۃِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَلٰی جَمِیْعِ مَا سِوَاہُ عَلَیْہِ فَقَدْ اَخْرَجَ مَالِکٌ فِی الْمُوَطَّا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیَّ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ حَائِطٍ لَہٗ فَطَارَ دُبْسِیٌّ فَطَفِقَ یَتَرَدَّدُ یَلْتَمِسُ مَخْرَجَہٗ فَاَعْجَبَہٗ ذٰلِکَ فَجَعَلَ یُتْبِعُہٗ بَصَرَہٗ سَاعَۃً ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی صَلٰوتِہٖ فَاِذَا ھُوَ لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَقَالَ قَدْ اَصَابَتْنِیْ فِیْ

---

[1] مثال اس کی ایسی ہے کہ جب تک آفتاب نکلا ہوا ہے ہر چیز پڑھ سکتا ہے آدمی اور جب آفتاب غروب ہو گیا تو حاجت روشنی کی شمع کی پڑھنے کے لئے پس صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت میں آفتاب رسالت طلوع کئے ہوئے تھا کچھ حاجت اشغال کی رضوان اللہ کے لئے نہ تھی فقط ایک قطرہ ڈالنے سے جو فیض یا کمال پیدا ہو جاتا تھا صاحب حدیث بعد حاصل نہیں ہوتا ورا سے بھی تکہ

"جو آفتاب عالمتاب غروب ہوا حاجت پڑی ان اشغال کی اس ملکہ حضوری کے حاصل کرنے کیلئے"

مرسم سادہ

سألنی ہذا فتنۃ ثم جاء الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فذکر لہ الذی اصابہ فی حائطہ من الفتنۃ وقال یا رسول اللّٰہ ہو صدقۃ للّٰہ فضعہ حیث شئت وقصۃ سلیمان علیہ السلام المشار الیہا فی قولہ عز من قائل فطفق مسحا بالسوق والاعناق مشہورۃ معلومۃ منجملہ احوال رفیعہ کے مقدم رکھنا ہے طاعات الٰہی کا اس جمیع ماسوا پر اور اس پر غیرت کرنا سو البتہ امام مالک نے موطا میں عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت کی کہ ابو طلحہ انصاری اپنے باغ میں نماز پڑھتے تھے تو ایک چڑیا خوش رنگ اڑی سو ادھر ادھر جاتی پھرتی تھی اور نکل جانے کی راہ تلاش کرتی تھی یعنی درخت ایسے پیچاں اور زمین پر جھکے ہوئے تھے کہ اس کا نکلنا دشوار ہوا تو ابو طلحہؓ کو یہ امر خوش معلوم ہوا تو ایک ساعت اپنی نظر کو اس کے ساتھ دوڑایا کئے پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوئے تو یہ معلوم نہ رہا کہ کتنی پڑھی تھی تو یہ کہا کہ یہ میرا مال یعنی باغ میرے حق میں فتنہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرتؐ سے یہ قصہ نقل کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ باغ خیرات ہے اللہ کی راہ میں اس کو رکھئے اور دیکھئے جہاں کہیں چاہئے اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ جس کا اس آیت میں اشارہ ہے فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ مشہور اور معلوم ہے مترجم کہتا ہے قصہ مذکور مجملا یوں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایک بار گھوڑوں کے دیکھنے میں ایسے مشغول ہوئے کہ آفتاب ڈوب گیا نماز عصر قضا ہو گئی تو فرمایا کہ گھوڑوں کی پنڈلیاں اور گردنیں کاٹی جاویں خلاصہ یہ ہے کہ اہل کمال کے نزدیک طاعت حق ہر امر پر مقدم ہوتی ہے اگر احیاناً کسی چیز کی مشغولی نے طاعت حق میں خلل ڈالا تو غیرت اہل کمال اس چیز کو دفع کرنے کو مقتضی ہوتی ہے چنانچہ ابو طلحہؓ نے عمدہ باغ خیرات کر دیا اور حضرت سلیمان نے گھوڑوں کو مروا ڈالا ومنہا غلبۃ الخوف من اللّٰہ تعالٰی بحیث یظہر علی ظاہر البدن والجوارح لہ آثار اخرج الحفاظ فی الاصول ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال سبعۃ یظلہم اللّٰہ فی ظلہ الی ان قال ورجل ذکر اللّٰہ خالیا ففاضت عینا وفی الحدیث ان عثمان رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قام علی قبر فبکی حتی ابتلت لحیتہ وکان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا صلی باللیل ازیز کازیز المرجل اور منجملہ حالات رفیعہ مذکورہ کے اللہ تعالیٰ کا خوف ہے اس

اس طرح پر کہ اس کا اثر بدن اور جوارح پر ظاہر ہو جاتا ہے حفاظ حدیث نے اصول میں یہ حدیث روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخصوں کو اللہ تعالے اپنے سایۂ رحمت میں رکھے گا یہانتک کہ پانچواں شخص[۱] فرمایا کہ وہ مرد ہے جس نے اللہ کو خالی مکان میں یاد کیا پھر اس کی دونوں آنکھیں آنسوؤں سے بہنے لگیں اور حدیث میں وارد ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر کھڑے ہوئے تو اتنا روئے کہ ڈاڑھی تر ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب تہجد کی نماز پڑھتے تھے تو سینہ مبارک سے جوش کی آواز آتی تھی دیگ کے جوش کرنے کی طرح یعنی رونے کی ایسی آواز آتی تھی سینہ مبارک سے جیسے ہانڈی سَن سَن بولتی ہے ف مولانا نے فرمایا حدیث میں وارد ہے کہ دوزخ میں نہ داخل ہوگا وہ مرد جو رویا اللہ کے خوف سے یہانتک کہ دودھ[۲] تھن میں پھر جاوے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرد کثیر البکا تھے آنکھیں نہ تھمتی تھیں آنسوؤں سے جب کہ وہ قرآن پڑھتے تھے اور جبیر بن مطعمؓ نے کہا کہ جب میں نے یہ آیت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنی اَمْ خُلِقُوا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ تو گویا میرا قلب اڑ گیا خوف سے وَمِنْهَا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ قَدْ اَخْرَجَ الْحُفَّاظُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَاَنَّهٗ قَالَ لَنْ يَبْقٰى بَعْدِيْ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ اَوْ تُرٰى لَهٗ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَبِهٖ فُسِّرَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور منجملہ حالات رفیعہ سچا خواب ہے حافظان حدیث نے روایت نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب نیک مرد سے نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور آنحضرت نے فرمایا نہ باقی رہے گا میرے بعد نبوت سے مگر مبشرات صحابہ نے کہا اور مبشرات کیا ہیں یا رسول اللہ فرمایا

---

[۱] اسکے آگے یہ ہے کہ جس دن کہ نہیں سایہ ہوگا مگر سایہ اسکا ایک تو امام عادل اور دوسرا جوان کہ نشو و نما پایا اس نے اللہ کی عبادت میں اور وہ شخص کہ دل اسکا مسجد میں لگا رہتا ہے جب نکلتا ہے مسجد سے یہانتک کہ پھر آوے مسجد میں اور وہ دو شخص کہ محبت رکھتے ہیں آپس میں اور جمع بھی ہوتے ہیں محبت پر اور جدا بھی ہوتے ہیں محبت پر یعنی حاضر و غائب محبت یکساں رکھتے ہیں اور وہ شخص کہ یاد کیا اللہ کو تنہائی میں پس جاری ہوگئیں آنکھیں اسکی آنسوؤں سے اور وہ شخص کہ بلایا اسکو ایک عورت حسب جمال والی نے پس کہا اس نے کہ میں ڈرتا ہوں اللہ سے اور وہ شخص کہ دیا کچھ صدقہ پس پوشیدہ دیا اسکو یہانتک کہ نہ جانا بائیں ہاتھ اسکے نے یعنی اسطرح کچھ دیا کہ داہنے ہاتھ والے کو دیا تو بائیں ہاتھ والے کو خبر نہ ہوئی اسکی یہ حدیث بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے مشکوٰۃ

[۲] اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہیں جیسے دودھ کا تھنوں میں پھر جانا محال ہے ایسا ہی اس کا دوزخ میں جانا محال ہے ۱۲ منہ

نیک خواب جس کو نیک مرد دیکھے یا اس کے واسطے دوسرا نیک مرد سچا خواب دیکھے وہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے: اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ ان کیواسطے بشارت ہے زندگانی دنیا میں تفسیر کیا گیا ہے برویائے صالحہ بھی اس آیت کی ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ بشارت دنیاوی سے سچے خواب مراد ہے ف مولانا نے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سالکوں کے خواب کی تعبیر فرمایا کرتے تھے تا اینکہ بعد نماز صبح کے جلوس فرماتے اور ارشاد کرتے کہ تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے تو اگر کوئی خواب بیان کرتا تو آنحضرت اس کی تعبیر فرماتے۔ ف وَالْمُرَادُ بِالرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ رُؤْيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ أَوْ رُؤْيَةُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ أَوْ رُؤْيَةُ الصَّالِحِينَ وَالْأَنْبِيَاءِ ثُمَّ رُؤْيَةُ الْمَشَاهِدِ الْمُعَظَّمَةِ كَبَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ رُؤْيَةُ الْوَقَائِعِ الْآتِيَةِ الْمُسْتَقْبَلَةِ فَتَقَعُ كَمَا رَأَى أَوِ الْمَاضِيَةِ عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهِ أَوْ رُؤْيَةُ الْأَنْوَارِ وَالطَّيِّبَاتِ كَشُرْبِ اللَّبَنِ أَوِ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ كَمَا هُوَ مَذْكُورٌ فِي كِتَابِ الرُّؤْيَا مِنَ الْأُصُولِ وَرُؤْيَةُ الْمَلَائِكَةِ فَفِي الْحَدِيثِ إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَهَرَتْ ظُلَّةٌ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ إِلَى آخِرِ الْقِصَّةِ اور رویائے صالحہ سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت ہے خواب میں یا دیکھنا جنت و نار کا یا دیکھنا صالحین اور انبیاء علیہم السلام کا اس کے بعد مکانات متبرکہ کا خواب میں دیکھنا جیسے بیت اللہ محترم یا مسجد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکھنا یا بیت المقدس کا اس کے بعد رتبہ ہے وقائع آئندہ کا دیکھنا کا کہ مطابق رویت کے واقع ہوں یا وقائع گزشتہ کا دیکھنا ٹھیک ٹھیک یا انوار اور طیبات کا دیکھنا جیسے دودھ اور شہد اور گھی کا پینا چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الرویا میں مذکور ہے اور اسی طرح فرشتوں کا دیکھنا جاگنے کی حالت میں حدیث میں وارد ہے کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا ایک رات تو ایک سائبان ظاہر ہوا جس میں چراغ سے تھے تا آخر قصہ ف قصہ مذکورہ مجملاً صحیحین کی روایت سے یوں ہے کہ اُسید بن حضیر تہجد کے وقت سورۃ بقرہ پڑھتے تھے تو ایک سائبان آسمان کی طرف سے جس میں چراغوں کے مانند روشنی تھی اتنا قریب آگیا کہ ان کا گھوڑا بھڑکنے لگا انھوں نے یہ قصہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تجھ کو معلوم ہے کہ وہ

کیا تھا انھوں نے کہا کہ نہیں فرمایا کہ وہ فرشتے تھے تیرے قرآن کی آواز سنکر قریب ہوئے تھے اگر تو پڑھے جاتا تو صبح کے وقت ان کو لوگ دیکھ لیتے وہ مخفی نہ ہوتے مترجم کہتا ہے رویت نبوی جمیع مقامات سے اس واسطے مقدم ہوئی کہ صحیحین میں ابی ہریرہؓ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھکو خواب میں دیکھا اس نے مجھکو فی الواقع دیکھا اس واسطے کہ شیطان میری صورت نہیں پکڑ سکتا مولانا نے فرمایا کہ دودھ اور شہد کے مانند سفید کپڑوں کا بھی خواب ہے احمد ترمذی نے عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی کسی نے ورقہ بن نوفل کا حال رسول علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھا تو خدیجۃ الکبریٰ نے کہا کہ اس نے تو آپ کی تصدیق نبوت کی تھی ولیکن وہ مر گیا قبل آپ کے ظہور کے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نے فرمایا کہ میں نے اس کو خواب میں دیکھا اس پر سفید پوشاک تھی اور اگر وہ دوزخی ہوتا تو اس پر لباس سفید نہ ہوتا وَمِنْهَا الْفِرَاسَةُ الصَّادِقَةُ وَالْخَاطِرُ الْمُطَابِقُ لِلْوَاقِعِ فَقَدْ جَآءَ فِی الْخَبَرِ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ اور منجملہ حالات رفیعہ فراست صادقہ ہے اور وہ خاطر جو مطابق ہے واقع کے سو البتہ حدیث میں آیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ بواسطے نور الٰہی کے نظر کرتا ہے مترجم کہتا ہے کہ فراست صادقہ سے ٹھیک اٹکل مراد ہے —

وَمِنْهَا اِجَابَةُ الدُّعَآءِ وَظُهُوْرُ مَا يَطْلُبُهٗ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِجُهْدِ هِمَّتِهٖ وَاِلَيْهِ الْاِشَارَةُ فِی الْحَدِيْثِ رُبَّ اَغْبَرَ وَاَشْعَثَ ذِیْ طِمْرَيْنِ لَا يُعْبَاُ بِهٖ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ وَبِالْجُمْلَةِ فَهٰذِهِ الْوَقَائِعُ وَاَمْثَالُهَا دَالَّةٌ عَلٰى صِحَّةِ اِيْمَانِ الرَّجُلِ وَقُبُوْلِ طَاعَاتِهٖ وَسِرَايَةِ النُّوْرِ فِیْ صَمِيْمِ قَلْبِهٖ فَلْيَغْتَنِمْهَا اور منجملہ حالات رفیعہ کے دعا کا قبول ہونا ہے اور ظاہر ہونا اس کا جس کا اللہ سے طالب ہو اپنی ہمت کی کوشش سے اور اسی کی طرف اشارہ حدیث میں ہے کہ بعضا شخص غبار آلودہ پریشان مو پرانے پھٹے کپڑوں والا جس کو کوئی خیال میں نہیں لاتا اگر وہ قسم کھا بیٹھے اللہ کے بھروسے پر تو حق تعالے اس کی قسم کو سچا کر دے یعنی خدا کے نزدیک اس کی ایسی وجاہت ہے کہ جیسا اس نے کہا ویسا ہی کر دے خلاصہ کلام یہ ہے کہ ایسے حالات بلند دلالت کرتے ہیں مرد کی صحت ایمان پر اور اس کی طاعات کے قبول ہونے پر اور نور سرایت کر جانے پر اس کے قلب کے باطن میں تو سالک ان کو غنیمت جانے

ثُمَّ بَعْدَ حُصُوْلِ النِّسْبَةِ عُرُوْجٌ آخَرُ وَهُوَ الْفَنَاءُ فِی اللّٰهِ وَالْبَقَاءُ بِهٖ وَالْحَقُّ عِنْدِیْ اَنَّهٗ لَیْسَ مُتَوَاتِرًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ الْمَشَایِخِ بِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ بَلْ هُوَ مَوْهِبَةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰی یَهَبُهٗ مَنْ یَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ مِنْ غَیْرِ تَوَارُثٍ وَمِمَّا یَشْهَدُ لِهٰذَا الْمَعْنٰی مَا رُوِیَ اَنَّ خَوَاجَهْ نَقْشَبَنْد سُئِلَ عَنْ سِلْسِلَةِ شُیُوْخِهٖ فَقَالَ لَمْ یَصِلْ اَحَدٌ اِلٰی جَذْبَةٍ فَاَوْصَلَتْنِیْ اِلَی اللّٰهِ قَضِیَّةٌ لِمَا وَرَدَ جَذْبَةٌ مِّنْ جَذَبَاتِ اللّٰهِ تُوَازِیْ عَمَلَ الثَّقَلَیْنِ هٰذَا مَعَ اَنَّ سِلْسِلَةَ شُیُوْخِهٖ مَعْلُوْمَةٌ وَمَعْرُوْفَةٌ فَمَنْ شَاءَ هٰذَا الْعُرُوْجَ فَلْیَرْجِعْ اِلٰی سَائِرِ كُتُبِنَا وَاللّٰهُ الْهَادِیْ پھر بعد حاصل ہونے نسبت کے دوسرا عروج اور ترقی ہے اور وہ عبارت ہے فنافی اللہ اور بقا باللہ سے اور میرے نزدیک واقعی یہ امر ہے کہ مرتبہ فنا و بقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بواسطہ مشائخ سند متصل سے متواتر نہیں بلکہ یہ تو خدا کی داد ہے جس کو اپنے بندوں میں سے چاہے عنایت کرے بدون توارث کے اور اس مدعا کا شاہد وہ امر ہے جو خواجہ نقشبند رح سے منقول ہے کہ کسی نے ان کے پیروں کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا کوئی شخص اللہ تعالیٰ تک اپنے سلسلے کے واسطے سے نہیں پہنچا بلکہ مجھ کو کشش ربانی ہوگئی سو اس نے مجھ کو اللہ تک پہنچا دیا یہ کلام مطابق ہے اس حدیث مروی کے کہ کششوں ربانیہ سے ایک کشش جن اور انسان کے عمل کے مطابق ہے اس کو یاد رکھنا باایں ہمہ خواجہ نقشبند رح کے مرشدوں کا سلسلہ معروف اور مشہور ہے سو اس امر کی جو زیادہ تحقیق چاہے یعنی فنا اور بقا کے وہبی ہونے کی نہ کسبی ہونے کی تو ہماری اور کتابوں کی طرف رجوع کرے اللہ جل شانہ رہنما ہے ف مصنف قدس سرہٗ نے حاشیہ منہیہ میں فرمایا کہ اس مقدمہ کو ہم نے کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں مفصل بیان کیا ہے جسکو شوق ہو وہ اس کتاب کو دیکھے

فصل آٹھویں

(اعمال مجربہ خاندانی حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ)

فِیْ شَیْءٍ مِّنْ فَوَائِدِ سَیِّدِی الْوَالِدِ قُدِّسَ سِرُّهٗ اس فصل میں والد مرشد قدس سرہ کے بعضے فائدے مذکور ہیں یعنی حضرت مصنف رح کے خاندانی اعمال مجربہ کا اس میں ذکر ہے اَوْصَانِیْ سَیِّدِی الْوَالِدُ قُدِّسَ سِرُّهٗ بِمُوَاظَبَةِ یَا مُغْنِیْ كُلَّ یَوْمٍ مِائَةً وَّاَلْفَ مَرَّةٍ وَسُوْرَةِ الْمُزَّمِّلِ اَرْبَعِیْنَ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ

تَسْتَطِعْ فَاَحَدَ عَشَرَ مَرَّةً وَقَالَ هٰذَانِ مُجَرَّبَانِ لِلْغِنَى الْقَلْبِيِّ وَالظَّاهِرِ كِلَيْهِمَا والد مرشد قدس سرہ نے مجھ کو وصیت کی یا مغنی کی مواظبت کی ہر دن گیارہ سو بار اور سورہ مزمل پڑھنے کی چالیس بار[1] سو اگر نہ ہو سکے تو گیارہ بار اور فرمایا کہ دونوں عمل غنائے دلی اور ظاہری دونوں کے واسطے مجرب ہیں وَاَوْصَانِيْ بِمُوَاظَبَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ يَوْمٍ وَنِلْنَا بِهَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا اور مجھ کو وصیت کی درود کی ہمیشگی پر ہر روز اور فرمایا کہ اسی کی سبب ہم نے پایا جو پایا[2] ...... وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِذَا جَاءَكَ مَنْ يَّتَاَلَّمُ ضِرْسُهُ اَوْ رَاْسُهُ اَوْ وَجَعُهُ الرِّيَاحُ فَخُذْ لَوْحًا طَاهِرًا وَضَعْ عَلَيْهِ رَمْلًا طَاهِرًا وَاكْتُبْ بِمِسْمَارٍ اَبْجَدْ هَوَّزْ حُطِّيْ وَشُدَّ بِالْمِسْمَارِ عَلَى الْاَلِفِ وَاقْرَءِ الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَصَاحِبُ الْاَلَمِ وَاضِعٌ اُصْبُعَهُ عَلٰى مَوْضَعِ الْاَلَمِ بِقُوَّةٍ ثُمَّ اِسْئَلْهُ هَلْ شُفِيْتَ فَاِنْ شُفِيَ بِهَا وَاِلَّا نَقَلْتَ الْمِسْمَارَ اِلَى الْبَآءِ وَقَرَاْتَ الْفَاتِحَةَ مَرَّتَيْنِ وَسَاَلْتَهُ كَالْاُوْلٰى فَاِنْ شُفِيَ بِهَا وَاِلَّا نَقَلْتَ الْمِسْمَارَ اِلَى الْجِيْمِ وَقَرَاْتَ الْفَاتِحَةَ ثَلٰثًا وَهٰكَذَا وَلَا تَصِلُ اِلٰى اٰخِرِ الْحُرُوْفِ اِلَّا وَقَدْ شَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اور سنا میں نے والد مرشد سے فرماتے تھے کہ جب کوئی تیرے پاس اپنے دانت کے درد یا سر کے درد سے نالاں آوے یا اس کو ریاح ستاتے ہوں تو ایک تختی یا پٹڑی پاک لے اور اس پر پاک ریتا ڈالے اور ایک کیل یا کھونٹی سے اس پر ابجد ہوز حطی لکھ اور کیل کو الف پر زور سے داب اور ایک بار سورۂ فاتحہ پڑھ اور درد والا آدمی اپنی انگلی کو درد کے مقام پر زور سے رکھے رہے پھر اس سے پوچھ کہ تجھکو آرام ہو گیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہے اور نہیں تو کیل کو دوسرے حرف یعنی بے کی طرف نقل کرے اور دوبارہ سورہ فاتحہ پڑھے اور پوچھے پہلی بار کی طرح کہ صحت ہوئی یا نہیں اگر صحت ہو گئی تو فہو المراد اور نہیں تو جیم کی طرف کیل کو نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے اور اسی طرح ہر حرف پر کیل سے دابتا جائے اور سورہ فاتحہ کو ہر بار پڑھتا

---

[1] اور بعض مشائخ سے پڑھنا سورۂ مزمل کا اکتالیس بار بھی منقول ہے اور بعض سے نماز میں پڑھنا اسکا اسطرح کہ عشاء کے بعد دو رکعتوں میں اکتالیس بار پڑھے اسطرح اکیس بار پہلی رکعت میں اور بیس بار دوسری رکعت میں اور مولوی فخر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ میں مجرب اسکا ایک طریق یہ ہے کہ بعد سنت فجر کے ایک بار اور بعد ہر نماز کے پنجگانہ میں سے دو دو بار کہ سب روز میں گیارہ بار ہو جاوے اور اس فقیر کو ان سب طرق کی اجازت ہے اور جو چاہے پڑھے اسکو میری طرف سے اجازت ہے جَرَّبْتُ هٰذَا الْعَمَلَ فَوَجَدْتُهٗ كَذٰلِكَ

[2] شفاء العلیل میں کچھ فائدے درود شریف کے اور الفاظ اس کے بیش لکھے ہیں جو چاہے اس میں سے دیکھ لے اور صلوٰۃ کا ستر بار ہر روز پڑھنا قضائے حوائج کیلئے ایک بزرگ سے مجھکو پہنچا ہے اسکی بھی اجازت ہے جو چاہے سو پڑھے

جادے تو آخر حرف تک تو نہ پہونچے گا مگر یہ کہ خدا اس کے اندر ہی شفا عنایت کرے گا

برائے دفع ہر حاجت و واپسی غائب و شفاء مریض

وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِذَا عَنَّتْ لَكَ حَاجَةٌ أَوْ كَانَ لَكَ غَائِبٌ فَأَرَدْتَ أَنْ يَّرْجِعَهُ اللّٰهُ سَالِمًا غَانِمًا أَوْ كَانَ لَكَ مَرِيْضٌ فَأَرَدْتَ أَنْ يَّشْفِيَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاقْرَأْ سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ إِحْدٰى وَأَرْبَعِيْنَ مَرَّةً بَيْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَفَرْضِهِ اور میں نے والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ جب تجھ کو کوئی حاجت پیش آوے یا کوئی شخص تیرا غائب ہو اور تو چاہے کہ حق تعالے اس کو صحت بخشے تو سورہ فاتحہ کو اکتالیس بار فجر کی سنت اور فرض کے درمیان میں پڑھ ف مولانا نے حاشیہ میں فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام منقول ہے کہ جو فاتحۃ الکتاب کو چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھے اور محموم یعنی تپ والے کے منہ پر چھینٹا مارے تو حق تعالے اس کو فائدہ بخشے

برائے کاٹے ہوئے سگ دیوانہ

وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ عَضَّهُ الْكَلْبُ الْمَجْنُوْنُ وَخِيْفَ عَلَيْهِ الْجُنُوْنُ فَاكْتُبْ لَهُ هٰذِهِ الْآيَةَ عَلٰى أَرْبَعِيْنَ كِسْرَةً مِنَ الْخُبْزِ إِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّأَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا وَمُرْهُ أَنْ يَّأْكُلَ كُلَّ يَوْمٍ كِسْرَةً اور میں نے سنا ان ہی حضرت سے فرماتے تھے جس کو باؤلا کتا کاٹے اور اس کو دیوانہ ہو جانے کا خوف ہو تو اس آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ إِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا سے لفظ رُوَيْدًا تک اور اس سے کہدے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے

برائے دفع فاقہ

وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اور میں نے ان حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورہ واقعہ کو ہر رات پڑھے اس کو فاقہ نہیں ہوتا مترجم کہتا ہے یہ عمل حدیث کے موافق ہے واللہ اعلم عہ

بیدار شدن از خواب

وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ عِنْدَ نَوْمِهِ إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ إِلٰى اٰخِرِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَسَأَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْ يُّوْقِظَهُ فِيْ أَيِّ سَاعَةٍ أَرَادَ أَيْقَظَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهَا اور میں نے ان حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے سونے کے وقت اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سورہ کہف کے آخر تک پڑھے اور اللہ تعالے

له اور اس فقیر کو ایک بزرگ سے پہونچا ہے کہ جس لڑکے کو مسان کی بیماری ہو تو سیر ... اکتالیس بار ساتھ وصل میم بسم اللہ کو ساتھ الحمد کے پڑھ کر چالیس روز تک دم کیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ وہ مرض اس کا جاتا رہیگا اور اگر فرصت نہو تو تین بار کا پڑھنا بھی کفایت کرتا ہے ۱۲ منہ اور سنا اس فقیر نے اپنے استاد مولانا اسحٰق صاحب رحمۃ اللہ سے فرماتے تھے جس کو باؤلا کتا کاٹے تو ایک ٹکڑا بابات کا تھوڑے سے گڑ میں لپیٹ کر کھلا دے تو انشاء اللہ تعالے زہر اس کا کبھی اثر نہ کرے گا ۱۲ ق عہ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ نے حزب البحر کی شرح میں حدیث سے یا کسی صحابی سے لکھا ہے کہ جو کوئی لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سو بار روز پڑھ لیا کرے اس کو فاقہ نہیں ہوگا ۱۲ ق

عمل حفظ اطفال

برائے امان از ہر آفت

سے یہ دعا کرے کہ اس کو جگا دے جس وقت کا ارادہ کرے تو حق تعالیٰ اس کو جگا دیگا اسی وقت مترجم کہتا ہے سورہ کہف کی آیات مذکورہ یہ ہیں .... اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۝ قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۝ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ یہ عمل حدیث کے موافق ہے چنانچہ دارمی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے کذا فی الحاشیہ لعزیزی سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اُکْتُبْ هٰذِهٖ التَّعْوِیْذَةَ وَعَلِّقْهَا فِیْ عُنُقِ الطِّفْلِ یَحْفَظُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَیْنٍ لَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور سنا میں نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اس تعویذ کو لکھ اور لڑکے کی گردن میں لٹکا حق تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے گا بسم اللہ آخر تک تعویذ مذکور ہے ترجمہ اس کا یہ ہے کہ بواسطہ کلمات الٰہیہ کے جو اپنی تاثیر میں پورے ہیں میں پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان اور کاٹنے والے کیڑے اور نظر لگانے والے کی آنکھ کی شر سے میں نے پناہ پکڑی دس لاکھ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے قلعہ میں سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ هٰذَا الدُّعَاءُ اَمَانٌ مِّنْ کُلِّ اٰفَةٍ یَقْرَؤُهٗ صَبَاحًا وَّمَسَاءً بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَاْ لَمْ یَکُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَّاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ۝ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَهُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اور سنا میں نے ان سے فرماتے تھے کہ یہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر تک امان اور پناہ ہے ہر آفت سے پڑھا کرے اس کو صبح اور شام ترجمہ اس کا یہ ہے کہ شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے خداوندا تو میرا رب ہے اور کوئی معبود برحق نہیں سوائے تیرے تجھی پر میں نے بھروسا کیا اور تو ہی مالک ہے عرش عظیم کا اور نہ بچاؤ ہے گناہ ۝

سے اور نہ قوت ہے بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند اور بزرگ ہے جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا میں گواہی دیتا ہوں اس کی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور مقرر اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کو گھیر لیا ہے اور ہر چیز کو شمار میں کر لیا ہے گن کر خداوندا میں پناہ مانگتا ہوں اپنی ذات کی برائی سے اور ہر چلنے والے جاندار کی برائی سے جس کی چوٹی کو تو تھامنے ہے یعنی تیرے قبضۂ قدرت میں ہے مقرر میرا رب صراطِ مستقیم پر ہے اور تو ہر چیز کا نگہبان ہے البتہ میرے کام کا بنانے والا اللہ ہے جس نے قرآن اتارا اور وہ نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے سو اگر وہ نہ مانیں اور گردن کشی کریں تو کہہ مجھکو اللہ کافی ہے کوئی معبود برحق نہیں سوائے اُس کے اُسی پر میں نے اعتماد اور بھروسا کیا اور وہی مالک ہے عرش عظیم کا وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ خَافَ ذَا سُلْطَانٍ فَلْیَقُلْ کٓہٰیٰعٓصٓ کُفِیْتُ حٰمٓ عٓسٓقٓ حُمِیْتُ وَلْیَقْبِضْ کُلَّ اِصْبَعٍ مِنَ الْیَدِ الْیُمْنٰی عِنْدَ کُلِّ حَرْفٍ مِنَ اللَّفْظِ الْاَوَّلِ مِنَ الْیُسْرٰی عِنْدَ کُلِّ حَرْفٍ مِنَ الثَّانِیْ ثُمَّ لِیَفْتَحْہُمَا جَمِیْعًا فِیْ وَجْہِ مَنْ یَّخَافُ مِنْہُ اور میں نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سے ڈرے اس کو چاہیے یوں کہے کٓہٰیٰعٓصٓ کُفِیْتُ حٰمٓ عٓسٓقٓ حُمِیْتُ اور چاہیے کہ دہنے ہاتھ کی ہر انگلی کو بند کرے لفظ اول کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائیں ہاتھ کی ہر انگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف کے نزدیک پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند کئے چلا جاوے پھر دونوں کو کھول دے اس کے سامنے جس سے ڈرتا ہے مترجم کہتا ہے لفظ اول سے کٓہٰیٰعٓصٓ اور لفظ ثانی سے حٰمٓ عٓسٓقٓ مراد ہے یعنی جب کاف کہے تو داہنے ہاتھ کی ایک انگلی بند کرے پھر جب ہا کہے یعنی دوسرا حرف بولے تو دوسری انگلی بند کر لے اور یائے تحتانیہ کے بعد تیسری انگلی اور عین کے بعد چوتھی اور صاد کے بعد پانچویں بند کر لے اور علی ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھ ایک ایک انگلی بائیں ہاتھ کی بند کرے

برائے حفظ از ظالم

وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ سِتُّ اٰیَاتٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ تُسَمّٰی بِاٰیَاتِ الشِّفَاءِ یَکْتُبُہَا لِلْمَرِیْضِ فِیْ اِنَاءٍ یَمْحُوْہَا بِالْمَاءِ وَیَشْرَبُ وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِہَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ فِیْہِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ہُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَاِذَا مَرِضْتُ فَہُوَ یَشْفِیْنِ قُلْ ہُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ہُدًی وَّشِفَاءٌ اور میں نے سنا حضرت والد ماجد سے فرماتے تھے کہ چھ آیتیں ہیں قرآن کی جن کا آیات شفا نام ہے بیمار کے واسطے ان کو ایک برتن

آیات شفا برائے مریض

سی و سہ آیتہ برائے دفع از سحر و محافظت از دزداں و درندگان

میں لکھے اور پانی سے دھو کر پلا دے آیات مذکورہ وَیَشْفِ سے آخر تک ہیں ...... وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَۃً تَنْفَعُ مِنَ السِّحْرِ وَتَکُوْنُ حِرْزًا مِّنَ الشَّیْطَانِ وَاللُّصُوْصِ وَالسِّبَاعِ اَرْبَعُ اٰیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الْبَقَرَۃِ وَاٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ وَاٰیَتَانِ بَعْدَهَا اِلٰی خَالِدُوْنَ وَثَلٰثٌ مِّنْ اٰخِرِ الْبَقَرَۃِ وَثَلٰثٌ مِّنَ الْاَعْرَافِ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ اِلٰی مُحْسِنِیْنَ وَاٰخِرُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ وَعَشْرُ اٰیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الصّٰفّٰتِ اِلٰی لَازِبٍ وَاٰیَتَانِ مِنْ سُوْرَۃِ الرَّحْمٰنِ یَامَعْشَرَ الْجِنِّ اِلٰی تَنْتَصِرَانِ وَاٰخِرُ الْحَشْرِ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَاٰیَتَانِ مِنْ قُلْ اُوْحِیَ وَاَنَّہٗ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا اِلٰی شَطَطًا نُھٰن وَهِیَ الْاٰیَاتُ الْمُسَمَّاۃُ بِثَلٰثٍ وَّثَلٰثِیْنَ اٰیَۃً وَکَانَ سَیِّدِی الْوَالِدُ یَزِیْدُ عَلَیْهَا الْفَاتِحَۃَ وَقُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَّالْمُعَوِّذَتَیْنِ وَیُلْحِقُ مِنْ اَوَّلِ السُّوْرَۃِ قُلْ اُوْحِیَ اِلٰی شَطَطًا اور میں نے والد مرشد سے سنا فرماتے تھے تینتیس آیتیں ہیں کہ جادو کے اثر کو دفع کرتی ہیں اور شیطان اور چوروں اور درندے جانوروں سے پناہ ہو جاتی ہے چار آیتیں سورہ بقرہ کے اول کی اور آیۃ الکرسی اور دو آیتیں اس کے بعد کی خَالِدُوْنَ تک اور تین آیتیں آخر سورہ بقرہ کی یعنی لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ سے آخر تک اور تین آیتیں سورہ اعراف کی اِنَّ رَبَّکُمُ سے مُحْسِنِیْنَ تک اور سورہ بنی اسرائیل کی پچھلی آیت قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ سے آخر تک اور دس آیتیں صَافَّاتِ کے اول سے لَازِبٍ تک اور دو آیتیں سورہ رحمٰن کی یَامَعْشَرَ الْجِنِّ سے تَنْتَصِرَانِ تک اور آخر سورہ حشر کی لَوْ اَنْزَلْنَا سے آخر تک اور دو آیتیں سورہ جن یعنی قُلْ اُوْحِیَ کی وَاَنَّہٗ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا سے شَطَطًا تک تو یہی آیات مذکورہ تینتیس آیت سے مسمیٰ ہیں اور ہمارے والد مرشد آیات مذکورہ پر سورہ فاتحہ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس زیادہ کرتے تھے اور سورہ جن سے اول آیت یعنی قُلْ اُوْحِیَ سے شَطَطًا تک لیتے تھے

مترجم کہتا ہے حضرت مصنف قدس سرہ نے آیات مذکورہ کا پتہ بتایا بطور اختصار کے کہ واقف سمجھ لے مگر ناواقفوں کے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیت ممدوحہ کو یہاں پورا ذکر کر دیجئے کہ تلاش کرنی پڑے الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ ج هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ

يُؤْمِنُونَ بِمَآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ أُولٰئِكَ
عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ
لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۚ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ
عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ
إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ
الْعَظِيمُ ۝ لَآ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۖ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ
وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝
اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّورِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَآؤُهُمُ
الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمٰتِ ۗ أُولٰئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا
خٰلِدُونَ ۝ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ
يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۖ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
آمَنَ الرَّسُولُ بِمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ
وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ ۚ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا
وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِنْ نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۖ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ
وَارْحَمْنَا ۚ أَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِينَ ۝ إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا ۙ
وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرٰتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ
اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا
وَادْعُوهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ۝ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ
أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ
سَبِيلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ
لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ۝ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِيٰتِ
ذِكْرًا ۝ إِنَّ إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ

المشارق ۝ انا زینا السماء الدنیا بزینة الکواکب ۝ وحفظا من کل شیطان
مارد ۝ لا یسمعون الی الملا الاعلی ویقذفون من کل جانب ۝ دحورا ولهم عذاب
واصب ۝ الا من خطف الخطفة فاتبعه شهاب ثاقب ۝ فاستفتهم اهم اشد
خلقا ام من خلقنا انا خلقناهم من طین لازب ۝ یا معشر الجن والانس ان استطعتم
ان تنفذوا من اقطار السموت والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان ۝ فبای
آلاء ربکما تکذبان ۝ یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران ۝ لو انزلنا
هذا القرآن علی جبل لرایته خاشعا متصدعا من خشیة الله وتلک الامثال
نضربها للناس لعلهم یتفکرون ۝ هو الله الذی لا اله الا هو عالم الغیب و
الشهادة هو الرحمن الرحیم ۝ هو الله الذی لا اله الا هو الملک القدوس السلام
المؤمن المهیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان الله عما یشرکون ۝ هو الله الخالق
الباری المصور له الاسماء الحسنی یسبح له ما فی السموت والارض وهو
العزیز الحکیم قل اوحی الی انه استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرآنا
عجبا یهدی الی الرشد فامنا به ولن نشرک بربنا احدا ۝ وانه تعالی جد
ربنا ما اتخذ صاحبة ولا ولدا ۝ وانه کان یقول سفیهنا علی الله شططا ۝ ق
یقول اذا ظهر مرض الحصبة فخذ خیطا ازرق واقرأ سورة الرحمن وکلما مررت
علی قوله تعالی فبای آلاء ربکما تکذبان ۝ فاعقد عقدة وانفث فیها وعلق
الخیط فی عنق الصبی یعافه الله تعالی من ذلک المرض اور میں نے حضرت والد
مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ جب چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے اور
اس پر سورہ رحمٰن پڑھ اور ہر بار کہ فبای آلاء ربکما تکذبان پر پہنچے تو ایک گرہ
دے اور اس پر پھونک ڈال اور تاگے کو لڑکے کی گردن میں باندھ دے حق تعالیٰ اسکو
اس بیماری سے آرام دے گا وسمعته یقول اسماء اصحاب الکهف
امان من الغرق والحرق والنهب والسرق الٰهی بحرمة یملیخا مکسلمینا کشفوطط
اذرفطیونس کشافطیونس تبیونس یوانس بوس وکلبهم قطمیر وعلی الله
قصد السبیل ومنها جائر اور سنا میں نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اصحاب
کہف کے نام امان ہیں ڈوبنے اور جلنے اور غارتگری اور چوری سے الٰہی سے آخر تک دعا کرے

برائے چیچک

نام اصحاب کہف برائے امان از غرق و آتش زدگی و غارتگری و دزدی و برائے حاجت روائی

وسمعتہ یقول اذا عرضت لک حاجۃ فاقرأ یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع الفا ومائتی مرۃ اثنا عشر یوما فان اللہ یقضی حاجتک ہذہ عزائم اجازنی سیدی الوالد بھا فی جملۃ ما اجازنی اور سنا میں نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ جب تجھ کو کوئی حاجت درپیش آوے تو یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع کو بارہ سو بار پڑھ بارہ دن تک کہ حقتعالیٰ تیری حاجت برلاویگا اور ان اعمال مذکورہ کو اول فصل سے یہانتک مجھ کو میرے والد مرشد نے اجازت دی ہے منجملہ اور اعمال کے کہ جنمیں مجھکو اجازت فرمائی ہے لقضاء الحاجات المہمۃ یرکع اربع رکعات یقرأ فی الاولی بعد الفاتحۃ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین مائۃ مرۃ وفی الثانیۃ رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین مائۃ مرۃ وفی الثالثۃ وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد مائۃ مرۃ وفی الرابعۃ قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل مائۃ مرۃ ثم یسلم ویقول رب انی مغلوب فانتصر مائۃ مرۃ ۱

برائے حاجت روائی

حاجات مشکل کے بر آنے کے واسطے چار رکعتیں پڑھے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فاستجبنا لہ ونجینہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین کو سو بار پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین سو بار پڑھے اور تیسری رکعت میں بعد فاتحہ کے وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد سو بار پڑھے اور چوتھی رکعت میں بعد فاتحہ کے قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل سو بار پڑھے پھر سلام پھیرکر کے رب انی مغلوب فانتصر سو بار ف مولانا نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ یہ چار دں آیتیں اسم اعظم ہیں کہ جن کے وسیلے سے جو سوال کرے پالے اور جو دعا کرے قبول ہو اور مجھ کو تعجب آتا ہے اُس شخص سے کہ بواسطہ انکے دعا کرے

نماز برائے قضائے حاجات

۱؎ صلوٰۃ الحاجۃ جو حدیث شریف میں آئی ہے وہ ظفر جلیل وغیرہ کتب حدیث میں مذکور ہے پڑھنا اسکا سب سے افضل ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے ۲؎ جناب مولانا عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ نے بیچ تفسیر سورۂ انبیا کے تحت آیت وذا النون اذ ذہب مغاضبا الآیۃ کے لکھا ہے کہ مشائخ معتبرین نے واسطے دفع ہر غم و اندوہ کے آیت لا الہ الا انت سبحانک الآیۃ پڑھنا باتفاق مجرب ہے اور طریق اسکے پڑھنے کے دو ہیں ایک تو یہ کہ سوا لاکھ بار بہیئت اجتماعی ایک مجلس میں پڑھے دوسری یہ کہ ایک شخص تن تنہا اس آیت کو تین سو بار بعد نماز عشاء کے تاریک مکان میں بیٹھ کر ساتھ شرائط طہارت اور استقبال قبلہ پڑھے اور پیالہ پانی کا بھر کر اپنے پاس رکھ لیوے اور بعد اس پانی میں ہاتھ ڈالے اگر اپنے بدن اور منہ پر پھیرتا رہے تین روز یا سات یا چالیس روز اسی ترکیب سے پڑھے انتہی اور ظفر جلیل میں درضمن دعاؤں دفع غم کے قول حضرت امام جعفر صادق کا بیچ فضائل ان چاروں آیتوں کے خوب لکھا ہے جو چاہے دیکھ لے ۱۲

اور قبول ہو فائدہ جلیلہ حضرت شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب میں فرمایا کہ جو عمل کہ حصول ہر مطلب میں جلالی ہو یا جمالی حکم میں کبریت احمر کے ہے اور اسکو اسم اعظم شمار کیا ہے وہ یہ آیت ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا ذوالنون علیہ السلام کی ہے کہ مچھلی کے پیٹ میں فرمائی جو مسلمان جس مطلب کے واسطے اس آیت سے دعا کریگا قبول ہوگی اور حق یہ ہے کہ یہ دعا نہایت مجرب التاثیر اور کامل سریع الاثر ہے جس امر میں چاہے اس آیت سے دعا کرے اور مشایخ اسکی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق رکھتے ہیں اور طریقہ دعا کا انھوں سے باقسام متعددہ ذکر کیا ہے آسان تر دو طریقے ہیں ایک یہ کہ بارہ دن تک بنیت حصول مطلب بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہو سکے تو بارہ سو بار پڑھے اول اور آخر چند بار درود پڑھ لے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے خلاصہ یہ کہ اسکی قوت تاثیر میں کچھ شک نہیں اسواسطے کہ ایسا کوئی عمل نہیں کہ جس کی صحت قرآن مجید سے بھی ہو اور صحیح حدیث سے بھی اور مشائخ کے اقوال سے بھی سوائے اس کے قرآن میں اس کی شان میں وارد ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِمَنْ یَّخْبِطُهُ الشَّیْطٰنُ یَقْرَأُ فِیْ اُذُنِهِ الْیُمْنٰی سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی كُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝ اور جسکو شیطان باؤلا کر ڈالے یعنی جسپر آسیب کا خلل ہو تو اسکے بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی كُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝ وَاَیْضًا یُؤَذِّنُ فِیْ اُذُنِهٖ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَیَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ وَالْمُعَوِّذَاتِ وَاٰیَةَ الْكُرْسِیِّ وَالطَّارِقِ وَاٰخِرَ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَسُوْرَةِ الصّٰفّٰتِ كُلَّهَا فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَحْتَرِقُ اور دفع آسیب کا یہ عمل بھی ہے کہ اسکے کان میں سات بار اذان دے اور سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورہ طارق یعنی والسماء والطارق اور سورہ حشر کی آیتیں یعنی ہو اللہ الذی سے آخر تک اور سورہ صافات ساری پڑھے آسیب جل جاوے گا وَاَیْضًا یَقْرَأُ فِیْ اُذُنِهٖ اَفَحَسِبْتُمْ اِلٰی اٰخِرِ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور آسیب زدہ کیواسطے یہ بھی عمل ہے کہ اس کے کان میں آخر سورہ مومنین کی یہ آیتیں پڑھے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعٰلَی اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۝

لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ۝ وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَا بُرْھَانَ لَہٗ بِہٖ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ وَاَیْضًا یَقْرَاُ عَلٰی مَاءٍ طَاھِرٍ الْفَاتِحَۃَ وَاٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ وَخَمْسًا مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَۃِ الْجِنِّ وَیَرُشُّ بِہٖ وَجْھَہٗ فَاِنَّہٗ یُفِیْقُ وَاِذَا حَسَّ بِالْجِنِّیِّ فِیْ مَکَانٍ فَرَشَّ مِنْ ذٰلِکَ الْمَاءِ فِیْ نَوَاحِ الْمَکَانِ فَاِنَّہٗ لَا یَعُوْدُ اِلَیْہِ

اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہے کہ پاک پانی پر سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور پانچ آیتیں اول سورہ جن کی پڑھے اور اس پانی کا اس کے منہ پر چھینٹا مارے کہ ہوش میں آ جاوے گا اور جب کسی مکان میں جن معلوم ہو سو اسی پانی سے اس مکان کی نواحی[1] میں چھینٹے مارے تو وہاں پھر نہ آویگا مترجم کہتا ہے سورۂ جن کی آیت مذکورہ یہ ہیں قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ یَّھْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّہٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا ۝ وَّاَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ سَفِیْھُنَا عَلَی اللّٰہِ شَطَطًا ۝ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ۝ وَلِاِلْمَامِ الشَّیْطَانِ بِالْبَیْتِ وَرَجْمِھِمْ بِالْحِجَارَۃِ یَقْرَاُ ھٰذِہِ الْاٰیَاتِ اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا ۝ وَّاَکِیْدُ کَیْدًا اِلٰی رُوَیْدًا ۝ عَلٰی اَرْبَعِ مَسَامِیْرَ تَتْلُوْ عَلٰی کُلِّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ مَرَّۃً ثُمَّ تَدْفِنُھَا فِیْ اَرْبَعَۃِ اَطْرَافِ ذٰلِکَ الْبَیْتِ اور واسطے قرب ہونے شیطان کے گھر سے اور انکے پتھر پھینکنے کے یہ آیت پڑھے اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا ۝ وَّاَکِیْدُ کَیْدًا ۝ فَمَھِّلِ الْکٰفِرِیْنَ اَمْھِلْھُمْ رُوَیْدًا ۝ چار لوہے کی کیلوں پر ہر کیل پر پچیس پچیس بار پھر ان کو گھر کے چاروں کونوں میں ٹھونک دے وَاَیْضًا یَکْتُبُ اَسْمَاءَ اَصْحٰبِ الْکَھْفِ فِیْ جُدْرَانِ الْبَیْتِ اور یہ بھی دفع جن کا عمل ہے کہ اصحاب کہف کے نام گھر کی دیواروں میں لکھے وَلِلْعَقِیْمَۃِ یَکْتُبُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ فِیْ رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ ثُمَّ یُعَلِّقُ فِیْ عُنُقِھَا وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِہِ الْجِبَالُ اِلٰی جَمِیْعًا وَاَیْضًا یَقْرَاُ عَلٰی اَرْبَعِیْنَ قَرَنْفُلًا عَلٰی کُلِّ وَاحِدٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَوْ کَظُلُمٰتٍ اِلٰی نُوْرٍ ۝ تَاْکُلُ کُلَّ یَوْمٍ وَّاحِدًا وَّابْتَدَاَتْ مِنْ وَقْتِ فَرَاغِھَا مِنْ غُسْلِ الْحَیْضِ وَیُوَاقِعُھَا زَوْجُھَا فِیْ تِلْکَ الْاَیَّامِ اور عقیمہ یعنی بانجھ عورت کے واسطے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے یہ آیت لکھے وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِہِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِہِ الْاَرْضُ اَوْ کُلِّمَ بِہِ الْمَوْتٰی بَلْ لِّلّٰہِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا

[1] یعنی اطراف ۱۲

ایضاً عمل برائے آسیب زدہ و برائے دفع آزار نظر ایضاً برائے عقیمہ

پھر اس تعویذ کو اس کی گردن میں باندھے اور یہ بھی عقیمہ کیواسطے ہے کہ چالیس لونگوں پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ط ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ط اِذَآ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ہ اور ایک لونگ کو ہر دن کھاوے اور شروع کرے حیض کے غسل کی ہونے سے اور ان دنوں میں اسکا زوج اس سے صحبت کرتا رہے **ف** مولانا نے فرمایا اور شرائط اس عمل کی یہ ہیں کہ لونگ رات کو کھاوے اس پر پانی نہ پیوے

برائے دفع اسقاط جنین

وَالَّتِیْ تَمْلِصُ جَنِیْنًا یَّاخُذُ خَیْطًا مُّعَصْفَرًا عَلٰی مِقْدَارِ طُوْلِهَا وَیُعْقَدُ عَلَیْهِ تِسْعَ عُقَدٍ یَنْفُثُ فِیْ كُلِّ مِّنْهَا وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلٰی مُحْسِنُوْنَ ہ وَقُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اِلٰی اٰخِرِهَا اور جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی ہو تو ایک تاگا کسم کا رنگا اسکے قد کے برابر لے اور اس پر نو گرہیں لگا دے اور ہر گرہ پر وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَلَا تَكُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْكُرُوْنَ ہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور پھونکدے

برائے دردزہ

الَّتِیْ ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ یُكْتَبُ فِیْ رُقْعَةٍ وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ ہ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اَهْیًا اَشَرَاهِیًا وَیُلَفُّ الرُّقْعَةُ فِیْ ثَوْبٍ طَاهِرٍ وَّتُعَلِّقُهَا فِیْ فَخِذِهَا الْیُسْرٰی فَاِنَّهَا تَلِدُ سَرِیْعًا قُلْتُ حَفِظْتُ مِنْ كِتَابِ الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ عَنِ الْاَعْمَشِ اَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ دُعَاءُ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ مَعْنَاهُ یَا حَیُّ قَبْلَ كُلِّ شَیْءٍ وَیَا حَیُّ بَعْدَ كُلِّ شَیْءٍ اور جس عورت کو دردزہ ہو یعنی لڑکا پیدا ہونے کا درد تکلیف دے تو پرچہ کاغذ میں یہ آیت لکھے وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ ہ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ہ اَهْیًا اَشَرَاهِیًا اور اس پرچہ کو پاک کپڑے میں لپیٹے اور اسکی بائیں ران میں باندھے تو وہ جلد جنے گی میں کہتا ہوں مجھ کو یاد ہے جلال الدین سیوطی کی کتاب در منثور سے بروایت اعمش کہ یہ کلمہ یعنی اھیا اشراھیا جناب موسی علیہ السلام کی دعا ہے معنی اس کے یہ کہ اے زندہ قبل ہر چیز کے اور اے زندہ بعد ہر چیز کے **ف** مترجم کہتا ہے اِھیا بکسر ہمزہ واِشراھیا بفتح ہمزہ و شین لفظ یونانی ہے یعنی وہ ازلی کہ کبھی اس کو زوال نہیں اور اشر اھیا کہنا بدون ہمزہ کے خطا ہے بزعم علمائے یہود کذا فی القاموس مولانا نے فرمایا کہ اگر اول سورۃ سے حقت تک شیرینی پر پڑھے اور حاملہ کو کھلا وے تو جلد جنے الیٰ

برائے زنے کہ ولد نرینہ نزاید تا بنکہ فرزند نرینہ نزاید ۱۲

لا تلد الا انثى يكتب قبل ان يمضي على حبلها ثلثة اشهر على رق الغزال بالزعفران
وماء الورد هذه الآية الله يعلم ما تحمل كل انثى وما تغيض الارحام وما تزداد
وكل شيء عنده بمقدار ه عالم الغيب والشهادة الكبير المتعال ه وهذه الآية
يا زكريا انا نبشرك الآية ه ثم يكتب يحيى مريم وعيسى ابنا صالحا طويل العمر
بحق محمد وآله اور جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے
سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے اس آیت کو لکھے الله يعلم ما تحمل كل
انثى وما تغيض الارحام وما تزداد ط وكل شيء عنده بمقدار ه عالم الغيب
والشهادة الكبير المتعال ه اور اس آیت کو لکھے يا زكريا انا نبشرك بغلام اسمه
يحيى لم نجعل له من قبل سميا پھر یہ لکھے يحيى مريم وعيسى ابنا صالحا طويل العمر
بحق محمد وآله یعنی پھر اس تعویذ کو حاملہ باندھے رہے واخبرني من اثق به بالمقالة
لا يعيش لها ولد بان تاخذ نانخواه والفلفل الاسود ويقرأ عليهما عند ظهيرة يوم
الاثنين اربعين مرة سورة الشمس يبدأ كل مرة بالصلوة على النبي صلى الله
عليه وسلم ويختم بها تاكلها المرأة كل يوم من حملها الى فطام الولد

ایضاً برائے فرزند نرینہ

اور اس شخص نے جس پر مجھ کو اعتماد ہے خبر دی کہ جس عورت کا لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو
اجوائن اور کالی مرچ لے دونوں چیزوں پر دوشنبے کے دن دوپہر کو چالیس بار سورۃ
والشمس پڑھے ہر بار درود پڑھکر شروع کرے اور اسی پر ختم کرے اسکو ہر روز عورت
کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھڑانے تک واخبرني
ايضا التي لا تلد الا انثى ان يخط خطا مستديرا على بطنها سبعين مرة في كل مرة
يقول مع ادارة الاصبع يا متين اور یہ بھی اسی شخص معتمد نے مجھے خبر دی کہ جو عورت
سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اس کے پیٹ پر گول لکیر کھینچے ستر بار ہر بار انگلی

گول لکیر یعنی دائرہ ۱۲۵

کے پھیرنے کے ساتھ ثم نعود الى الكلام الاول فنقول من تلك العزائم الصحيح الذي
اصابه عين عائشة يخط خطا مستديرا بالسكين وهو يقرأ آية الكرسي وهذه
الآيات قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا ه ويحق الله
الحق بكلمته ولو كره المجرمون ه ويريد الله ان يحق الحق بكلماته
ويقطع دابر الكافرين ليحق الحق ويبطل الباطل ولو كره المجرمون ه

وَيَمْحُو اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ہ ثُمَّ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ يَا حَفِيْظُ يَا رَقِيْبُ يَا وَكِيْلُ يَا كَفِيْلُ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ج وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ہ ثُمَّ يَرْكُزُ السِّكِّيْنَ فِيْ وَسْطِ الدَّائِرَةِ وَيَقُوْلُ رَكَزْتُهَا فِيْ قَلْبِ الْعَائِنَةِ ثُمَّ يَسْتُرُهَا تَحْتَ صَحْفَةٍ اَوْ قَعْبٍ پھر ہم رجوع کرتے ہیں پہلے کلام کی طرف تو کہتے ہیں ان ہی عزیمتوں سے یعنی جنکی والد ماجد نے اجازت دی ہے یہ عمل ہے اس لڑکے کے واسطے جس کو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگ گئی ہو اس عورت کو ڈائن اور ڈٹھیا بھی کہتے ہیں ایک گول لکیر چھری سے کھینچے آیۃ الکرسی اور ان آیتوں کو پڑھتے ہوئے وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ہ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِيْنَ ہ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ہ وَيَمْحُو اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ہ پھر یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَّامَّةٍ يَا حَفِيْظُ يَا رَقِيْبُ يَا وَكِيْلُ يَا كَفِيْلُ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ پھر چھری کو کنڈل کے اندر گاڑ دے اور کہے کہ میں نے چھری ٹھونک دی نظر لگانے والے کے دل میں پھر اسکو ڈھک دے رکابی کے نیچے یا قعب کے نیچے یعنی طباق کے نیچے وَاَيْضًا مَنْ قَالَ لِلْعَائِنِ اَوِ السَّاحِرِ يَا فُلَانُ وَدَعَاهُ بِاسْمِهٖ وَقْتَ اِصَابَتِهٖ اَوْ وَقْتَ حِكَايَتِهٖ عَنْ نَفْسِهٖ بَطَلَ عَمَلُهٗ اور یہ بھی ہے کہ جو نظر لگانیوالے یا جادوگر کو کہے یا فلانے اور اس کا نام لیکر پکارے نظر لگانے کے وقت یا اس وقت جب خود اسکا ذکر کرے تو اس کا اثر باطل ہو جاویگا

اعمال برائے چشم زخم ساحرہ کہ در ہندی ڈائن ڈٹھیا گویند

وَاَيْضًا اِذَا تَحَقَّقَ الْعَيْنُ وَالْعَائِنُ اُمِرَ اَنْ يَّغْسِلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فِيْ اِنَاءٍ وَّصُبَّ ذٰلِكَ الْمَاءُ عَلَى الْمَعْيُوْنِ بَرَاءٌ مِّنْ سَاعَتِهٖ قُلْتُ اَخْرَجَ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا اَمْرَهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِعَائِنٍ قَرِيْبًا مِّنْ هٰذِهِ الْكَيْفِيَّةِ اور یہ بھی ہے کہ جب نظر لگانا اور نظر کا لگانیوالا ثابت ہو جاوے تو اسکے منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں اور اسکی شرم گاہ کے دھونے کو کہے ایک برتن میں اور اس پانی کو اسپر چھڑکے جس پر نظر لگی تو اسی دم اچھا ہو جاوے میں کہتا ہوں امام مالک نے موطا میں روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لگانے والے کو اسیطرح کے مانند

ایضاً برائے چشم زخم

حکم کے مانند حکم یعنی شرم گاہ وغیرہ کے دھونے کا ف مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر غالب ہوتی اور جب کوئی تم سے دھلاوے تو دھو دو یعنی اگر دفع نظر کیواسطے کوئی تم سے درخواست کرے کہ منہ وغیرہ دھو دیجئے تو دھو دینا چاہیئے کہ شاید تمہاری ہی نظر لگ گئی ہو اور اس کا برا ماننا عیب ہے اور روایت ہے کہ عثمانؓ نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو فرمایا کہ اسکی ٹھوڑی میں کالا ٹیکہ لگا دو کہ اسکو نظر نہ لگے مترجم کہتا ہے کہ جو لڑکے کے کالا ٹیکہ لگا دیتے ہیں معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہیں ہے واللہ اعلم

وَاَيْضًا اُذْرُعْ مِنْ خَيْطٍ طَاهِرٍ ثَلٰثَةَ اَذْرُعٍ وَاتْرُكْ عَيْنَ مَنْ تَحْفَظُهٗ ثُمَّ اقْرَأْ هٰذِهِ الْعَزِيْمَةَ عَلَى الْمَعْيُوْنِ ثُمَّ اُذْرُعْ ثَانِيًا فَاِنْ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَهُوَ مَعْيُوْنٌ فَكَرِّرِ الْعَمَلَ ثَلٰثًا يَذْهَبُ اَثَرُ الْعَيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَتَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِيْ فِيْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ اَوْ فُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانَةَ بِعِزِّ عِزِّ اللّٰهِ وَبِنُوْرِ عَظَمَةِ وَجْهِ اللّٰهِ بِمَا جَرٰى بِهِ الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِلٰى خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَمْتُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِيْ فِيْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ اَشْرَاهِيَا بَرَاهِيَا اَذُوْنَيَا اَصْبَاؤُتْ اٰلْ شَدَّايْ عَزَمْتُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِيْ فِيْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ هَمَّتْ هَمَّتْ اَنْهَمَتْ يَا قَنْطَا ع النَّجَا بِالَّذِيْ لَا يَقْوٰى عَلَيْهِ اَرْضٌ وَلَا سَمَاءٌ اُخْرُجِيْ يَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ كَمَا اُخْرِجَ يُوْسُفُ مِنَ الضِّيْقِ وَجُعِلَ لِمُوْسٰى ع فِي الْبَحْرِ طَرِيْقٌ وَاِلَّا فَاَنْتِ بَرِيْئَةٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ تَعَالٰى بَرِيْءٌ مِنْكِ اُخْرُجِيْ يَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِاَلْفِ اَلْفِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ اُخْرُجِيْ يَا نَفْسَ السُّوْءِ بِاَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ط فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا ط وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ط حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور یہ بھی چشم زخم کا عمل ہے کہ ایک پاک تاگا لیں

ہاتھ ناپ اور اسکے پاس رکھ جو نظر زدہ ہے پھر یہ عزیمت یعنی عزمت علیک سے آخر تک پڑھ جس پر نظر لگی ہے پھر اس تاگے کو دوسری بار ناپ سو اگر تین ہاتھ سے بڑھ جاوے یا کم ہو جاوے تو معلوم کر کہ اسکو نظر لگی ہے تو اس عمل کو بیس دو تین بار کر کر کہ نظر کا اثر دور ہو جائے گا طریقہ عزیمت کا یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کو تین بار پڑھے اور سورہ فاتحہ کو تین بار پڑھ کر عزیمت مذکورہ شروع کرے اور بجائے فلان بن فلانۃ کے اس کا اور اس کی ماں کا نام لے

برائے مسحور و مریض مایوس العلاج •

وَلِلْمَسْحُوْرِ وَالْمَرِيْضِ الَّذِيْ أَعْيَا الْأَطِبَّاءَ مَرَضُهُ يَكْتُبُ فِيْ إِنَاءٍ صِيْنِيٍّ أَبْيَضَ يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ يَا حَيُّ فَيَمْحُوْهُ بِالْمَاءِ وَيَشْرَبُ إِلَى أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا قُلْتُ وَرَأَيْتُ سَيِّدِيْ الْوَالِدَ يَزِيْدُ عَلَيْهِ الْفَاتِحَةَ اور جس پر جادو کا اثر ہو اور اس بیماری کے واسطے جس کی بیماری نے طبیبوں کو عاجز کر دیا ہو چینی کے سفید برتن میں یہ اسم لکھے یا حی حین[1] لا حی فی دیمومۃ ملکہ و بقائہ یا حی پھر اسکو پانی سے دھو کر چالیس دن پیئے میں کہتا ہوں میں نے حضرت والد مرشد کو دیکھا کہ اس اسم پر سورہ فاتحہ زیادہ کرتے تھے

برائے گم شدہ

وَعَنْ ضَاعَ لَهٗ شَيْءٌ فَقَالَ يَا حَفِيْظُ مِائَةَ مَرَّةٍ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ وَنُقْصَانٍ ثُمَّ قَرَأَ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ إِلَى يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَتِسْعَ عَشْرَةَ مَرَّةً رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَا ضَاعَ اور جس کی کوئی چیز کھوئی جاوے پھر کہے یا حفیظ ایک سو انیس بار بدون زیادتی اور کمی کے پھر یہ آیت يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمٰوٰتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ ایک سو انیس بار پڑھے تو حق تعالیٰ اسکی گم ہوئی چیز کو اسکے پاس پھر لاوے گا

برائے شناختن دزد

وَلِمَعْرِفَةِ السَّارِقِ يَتَقَابَلُ اثْنَانِ وَيُمْسِكَانِ الْإِبْرِيْقَ بَيْنَهُمَا وَيَجْعَلَانِ بَيْنَ أَصَابِعِهِمَا السَّبَّابَتَيْنِ وَيَكْتُبُ اسْمَ الْمُتَّهَمِ فِي الْإِبْرِيْقِ وَيَقْرَأُ سُوْرَةَ يٰسٓ إِلَى مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ فَإِنْ كَانَ هُوَ الَّذِيْ سَرَقَ دَارَ الْإِبْرِيْقُ وَإِنْ لَمْ يَدُرْ فَلْيَمْحُ اسْمَهٗ وَلْيَكْتُبْ اسْمَ غَيْرِهٖ وَهٰكَذَا حَتّٰى يَدُوْرَ قُلْتُ وَيَجِبُ عَلٰى مَنِ اطَّلَعَ عَلَى السَّارِقِ بِأَمْثَالِ هٰذِهٖ أَنْ لَا يَجْزِمَ بِسَرِقَتِهٖ وَلَا يَشْتِمَهٗ فَاحِشَةً بَلْ يَتَّبِعَ الْقَرَائِنَ الخ وَإِنَّمَا هِيَ طَرِيْقُ اتِّبَاعِ الْقَرَائِنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اور چور کے پہچاننے کیواسطے دو شخص آمنے سامنے

---

[1] یعنی اے زندہ اس وقت کہ نہیں تھا کوئی زندہ قائم ہے تو بیچ بادشاہت ہمیشگی اپنی کے بقا اپنی کے کہ زندہ اچھا کر دے اس بیمار کو ۱۲

برائے شناختن دزد

بیٹھیں اور بدھنی کو اپنے درمیان تھانبے رہیں اور اسکو کلمے کی دو انگلیوں سے اٹھائے رہیں اور جس پر چوری کی تہمت ہو اس کا نام بدھنی میں لکھے اور سورہ یٰسین کو من المکرمین تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدھنی گھوم جاویگی پھر اگر نہ گھومے تو اس کا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہیں تک پڑھے اور اسی طرح ہر شخص متہم کا نام لکھتا جاوے یہانتک کہ گھومے میں کہتا ہوں کہ جو شخص یہ عمل یا ایسا کوئی اور عمل کرکے چور پر مطلع ہوجائے تو اس پر واجب ہے کہ اسکے چرانے پر یقین نہ کرے اور اسکو بدنام نہ کرے بلکہ قرائن کی پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع قرائن کا ایک طریقہ ہے حقتعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا اور نہ پیچھے پڑ اس چیز کے جس کا تجھ کو یقین نہیں مقرر کان اور آنکھ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جائیگا وَاِذَا اَبَقَ لَكَ اٰبِقٌ فَاكْتُبْ فِيْ قِرْطَاسٍ وَّاجْعَلْهُ فِيْ غِلَافٍ وَّاتْرُكْهُ فِيْ بَيْتٍ مُّظْلِمٍ وَّضَعْهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ وَهِيَ الْفَاتِحَةُ وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ ثُمَّ اكْتُبْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَنْ فِيْهِنَّ فَاجْعَلْ اَللّٰهُمَّ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِيْهِمَا عَلٰى عَبْدِكَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ اَضْيَقَ مِنْ خَلْقِهٖ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ثُمَّ اكْتُبْ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ اِلٰى فَمَالَهٗ مِنْ نُّوْرٍ وَّمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ اِلٰى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اور اگر تیرا غلام بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھ اور اس کو کسی چیز میں لپیٹ کر اندھیری کوٹھری میں دو پتھروں کے بیچ میں رکھدے یعنی سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کو لکھ پھر اللّٰھم سے یا ارحم الرحمین تک لکھ پھر یہ آیت لکھ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ سے آخر تک

وَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ يُّنْجِحَ اللّٰهُ حَاجَتَكَ فَاقْرَأْ سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ بِاَنْ تُوْصِلَ مِيْمَ الْبَسْمَلَةِ بِلَامِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ تَبْلُغُ اٰمِيْنَ يَوْمَ الْاَحَدِ بَيْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَفَرْضِهٖ سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَالْيَوْمَ الثَّانِيْ سِتِّيْنَ وَهٰكَذَا تَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ عَشَرَةً حَتّٰى يَكُوْنَ يَوْمَ السَّبْتِ عَشَرَ مَرَّةً اور جب تو چاہے کہ حقتعالی تیری مراد بر لاوے تو سورۂ فاتحہ کو پڑھ اس طرح کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی میم کو الحمد للہ کے لام سے ملا دے یک شنبے کے دن سے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان میں شروع کرے ستر بار اور دوسرے دن اسی وقت ساٹھ اور تیسرے دن پچاس بار اسیطرح ہر روز دس دس بار پڑھے وَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَرٰى فِيْ مَنَامِكَ مَا فِيْهِ تَخَرُّجُ مِمَّا اَنْتَ فِيْهِ مِنَ الضِّيْقِ فَتَوَضَّأْ وَالْبَسْ ثِيَابًا طَاهِرَةً وَنَمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ عَلٰى يَمِيْنِكَ وَاقْرَأْ وَالشَّمْسِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَاللَّيْلِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ بَدَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ سُوْرَةَ التِّيْنِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلِ اَللّٰهُمَّ اَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ كَذَا وَكَذَا اِذَا جَعَلَ لِيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ مَا اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰى اِجَابَةِ دَعْوَتِيْ فَاِنْ رَاَيْتَ مَا يَسُرُّكَ وَاِلَّا فَافْعَلْ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَاِنْ رَاَيْتَ وَاِلَّا فَفِي الثَّالِثَةِ اِلَى السَّابِعَةِ لَا يَعْضُلُهَا الْاَمْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَرَّبَهَا جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِنَا اور جب تو چاہے کہ اپنے خواب میں وہ حال دیکھے جس میں تیری نکاسی ہے اس تنگی سے جس میں تو مبتلا ہے تو وضو کر اور پاک کپڑے پہن اور قبلہ رو داہنی کروٹ پر لیٹ اور سورۂ والشمس کو سات بار اور سورۂ واللیل کو سات بار اور قل ہو اللہ کو سات بار پڑھ اور دوسری روایت میں قل ہو اللہ کے عوض سورہ والتین کا سات بار پڑھنا آیا ہے پھر یوں کہے خداوند مجھکو میرے خواب میں ایسا اور ایسا دکھلا دے اور میرے اس حال میں کشادگی اور نکاسی کر دے اور میرے خواب میں وہ چیز دکھلا دے جس سے میں اپنی دعا کے قبول ہو جانے کو دریافت کر جاؤں تو اگر تو اسی رات وہ چیز خواب میں دیکھے جس سے کہ تو چاہتا ہے تو خواب ہوا اور نہیں تو اسی طرح دوسری رات کو سوئے مطلب حاصل ہو فہو المراد اور نہیں تو تیسری رات بھی اسی طرح کر ساتویں رات تک انشاء اللہ تعالی ساتویں کے آگے نہ بڑھے گا کہ حال کھل جائیگا اس عمل کا ہمارے صحبت والوں نے تجربہ کیا ہے وَفِي الْمَحْمُوْمِ اَنْ يَكْتُبَ وَيُعَلِّقَ عَلٰى عَضُدِهٖ [illegible]

سَرِيْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بَرَاءَةٌ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ
اِلٰى اُمِّ مِلْدَمٍ الَّتِيْ تَاْكُلُ اللَّحْمَ وَتَشْرَبُ الدَّمَ وَتَهْشِمُ الْعَظْمَ اَمَّا بَعْدُ يَا
اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ كُنْتِ مُؤْمِنَةً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كُنْتِ يَهُوْدِيَّةً
فَبِحَقِّ مُوْسَى الْكَلِيْمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاِنْ كُنْتِ نَصْرَانِيَّةً فَبِحَقِّ الْمَسِيْحِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا
السَّلَامُ اَنْ لَا تَمُتِّيْ لِفُلَانَةٍ لَحْمًا وَلَا تَشْرَبِيْ لَهٗ عَظْمًا وَتَحَوَّلِيْ عَنْهُ اِلٰى مَنِ اتَّخَذَ
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وَاِلَّا فَاَنْتِ بَرِيْئَةٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى
وَاللّٰهُ تَعَالٰى بَرِيْئٌ مِنْكِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَسَلَّمَ جسکو تپ آتی ہو اسکا افسون یہ ہے کہ ایک کاغذ میں لکھے اور اس کے
بازو میں باندھے جلد اچھا ہو جاوے گا اللہ تعالیٰ کے حکم سے بسم اللہ سے آخر تک
لکھے ف اُمِّ مِلْدَم عرب کی زبان میں تپ کی کنیت ہے اور بجائے فلاں بن
فلانہ کے مریض کا اور اس کی ماں کا نام لکھے وَاَيْضًا يُقْرَأُ كُلَّ يَوْمٍ بَعْدَ صَلٰوةِ
الْعَصْرِ سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور یہ بھی عمل ہے دفع تپ کا کہ ہر روز عصر کی افسون برائے تپ
نماز کے بعد سورہ مجادلہ تین بار پڑھے تب جاوے پر وَلِمَنْ بِهِ الْخَنَازِيْرُ يَعْقِدُ عَلٰى سَيْرٍ
مِنَ الْاَدِيْمِ عَلٰى مِقْدَارِ طُوْلِ الْمَرِيْضِ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ عُقْدَةً يَنْفُثُ فِيْ كُلِّ عُقْدَةٍ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَةِ اللّٰهِ وَقُوَّةِ اللّٰهِ وَعَظَمَةِ
اللّٰهِ وَبُرْهَانِ اللّٰهِ وَسُلْطَانِ اللّٰهِ وَكَنَفِ اللّٰهِ وَجِوَارِ اللّٰهِ وَاَمَانِ اللّٰهِ وَحِرْزِ
اللّٰهِ وَصُنْعِ اللّٰهِ وَكِبْرِيَاءِ اللّٰهِ وَنَظَرِ اللّٰهِ وَعَطَاءِ اللّٰهِ وَجَلَالِ اللّٰهِ وَكَمَالِ
اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ اور جسکی گردن میں کنٹھ
مالا ہو تو چمڑے کے تسمے پر جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس گرہ دے اور ہر گرہ پر برائے خنازیر
یہ دعا پھونکے یعنی بسم اللہ سے آخر تک۔ وَلِمَنْ ظَهَرَتْ عَلٰى بَدَنِهِ الْحُمْرَةُ يُرْقٰى
بِهٰذَا الدُّعَاءِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّيُشِيْرُ بِالسِّكِّيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الْحَكِيْمِ
الْكَرِيْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ

۱؎ معمول ہو۔ شاہ عبدالعزیز [illegible] تپ کے دفع کیلئے [illegible] گلے میں باندھتے [illegible]
[illegible] دفع [illegible] سلامٌ قولًا من ربٍّ رحیم ۲

أَيَّتُهَا الْحُمْرَةُ جَاءَتْكَ جُنُودٌ مِّنَ السَّمَاءِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ أَيَّتُهَا الرِّيحُ أَجِيبِي دَاعِيَ اللّٰهِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَمَا لَهٗ مِنْ مَّنْجَاءٍ وَّمَا لَهٗ مِنْ ظَهِيرٍ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِالثَّنَاءِ الطَّيِّبِ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُ يَكْفِيكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ كُلِّ آفَةٍ تَعْتَرِيكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِينَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اور جس کے بدن پر سرخ بادہ ظاہر ہو وہ افسوں کرے اس دعا سے سات بار اور اشارہ کرتا جاوے پڑھنے کے وقت چہرہ پر سے وہ دعا بسم اللہ سے آخر تک ہے وَلِمَنْ يَّشْكُو بَصَرَهٗ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَةَ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوبَةٍ اور جو ضعف بصارت سے نالاں ہوں وہ یہ آیت پڑھا کرے بعد ہر نماز فرض کے فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ وَلِمَنِ ابْتُلِيَ بِالصَّرْعِ يَأْخُذُ لَوْحًا مِّنَ النُّحَاسِ فَيَنْقُشُ فِيهِ أَوَّلَ سَاعَةٍ مِّنْ يَّوْمِ الْأَحَدِ فِي طَرَفٍ مِّنْهُ يَا قَهَّارُ أَنْتَ الَّذِي لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهٗ يَا قَهَّارُ وَفِي الطَّرَفِ الْآخَرِ يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ بِقَهْرِ عِزِّ سُلْطَانِهٖ يَا مُذِلُّ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِينُ اور جو مرگی میں مبتلا ہو تو تانبے کی ایک تختی لے سو اس میں یکشنبہ کی پہلی ساعت میں اس تختی کے ایک طرف یہ کھدواے يَا قَهَّارُ أَنْتَ الَّذِي لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهٗ يَا قَهَّارُ اور دوسری طرف یہ کھدواے يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ بِقَهْرِ عِزِّ سُلْطَانِهٖ يَا مُذِلُّ اور اللہ توفیق دینے والا ہے اور مددگار یعنی اعمال کا اثر بتوفیق امداد اعانت ربانی

برائے باد سرخ

برائے ضعف بصر

برائے دفع مرگی

فصل نویں

آداب عالم حقانی

مصنف قدس سرہٗ نے عالم ربانی یعنی عالم حقانی جو علم ظاہر اور علم باطن دونوں سے کامل ہے اس کے آداب اس فصل میں ارشاد کئے ہیں قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ حق تعالیٰ نے فرمایا سو کیوں نہیں نکلتے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم حاصل کریں اور تا اپنی قوم کو خدا کی نافرمانی سے ڈراویں جب ان کی طرف پلٹ جاویں شاید وہ پرہیز کریں نافرمانی سے ف مولانا نے فرمایا یعنی طالبان علوم دین کو چاہیے

کہ اپنی نہایت سعی اور عمدہ غرض فقاہت سے رہنمائی قوم کی اور ڈرانا انکا ٹھہراویں اور ڈرانے کو اس واسطے خاص کر ذکر فرمایا نہ مژدہ رسانی کو ڈرانا اہم ہے رہنمائی سے اور اس آیت میں دلیل ہے اسپر کہ تفقہ اور تذکیر فرض کفایہ ہے یعنی ہر قوم اور ہر شہر اور ہر گاؤں میں چند لوگوں پر علم دین سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگوں کو سکھانا ضرور ہے اور اگر بعض اہل شہر علم دینی نہ سیکھیں گے تو سب گنہگار ہوں گے اور معلوم ہوا اس آیت سے کہ علم دین سیکھنے سے یہ غرض ہے کہ خود دین پر قائم ہو اور باقی لوگوں کو دین پر لاوے اور یہ نہیں کہ اپنے علم کے گھمنڈ سے لوگوں کو ذلیل جانے اور خلق اللہ کو اپنی طرف جھکا وے دنیا حاصل کرنے کو مترجم کہتا ہے حکیم سنائی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا نظم

علم کز تو ترا نہ بستاند جہل ازان علم بہ بود صد بار
نہ بدان لعنت است بر ابلیس کہ نداند ہمیں یمین و یسار
بل بدان لعنت است کاندر دین علم داند بعلم نکند کار

اَلْعَالِمُ الرَّبَّانِیُّ الَّذِیْ یَکُوْنُ وَارِثَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ هُوَ مَنْ یُحَافِظُ عَلٰی اُمُوْرٍ عالم ربانی اور فقیہ حقانی جو انبیا اور مرسلین کا وارث ہے وہ ہے جو محافظت کرے چند امور پر انا مجملہ مصنف حقانی پانچ امر بیان فرمائے منہا اَنْ یُدَرِّسَ الْعُلُوْمَ مِنَ التَّفْسِیْرِ وَالْحَدِیْثِ وَالْفِقْهِ وَالسُّلُوْكِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ لَیْسَ لَهٗ اَنْ یَّشْتَغِلَ بِالْکَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ منجملہ ان امور کے جن کی محافظت عالم ربانی پر ضرور ہے یہ ہے کہ پڑھاوے علم کو از قسم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور عقائد اور نحو اور صرف کے اور اس کو لازم نہیں کہ علم کلام اور اصول اور منطق سے مشغول ہے حق تعالیٰ نے سورہ جمعہ میں فرمایا کہ اللہ وہ ہے جس نے بن پڑھوں میں رسول بھیجا ان ہی میں سے یعنی وہ بھی امی ہے خواندہ نہیں تلاوت کرتا ہے ان پر آیات اپنی اور پاک کرتا ہے انکو اور سکھاتا ہے ان کو کتاب یعنی قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث ف مصنف قدس سرہ نے آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین منحصر ہے قرآن اور حدیث میں اور

فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور حدیث سے مستخرج اور مستنبط ہیں کتاب اور سنت بجائے متن ہیں اور علوم ثلاثہ مذکورہ بجائے شرح کے نحو اور صرف اس واسطے علم دین میں شمار ہوئے کہ فہم کتاب و سنت کا اس پر موقوف ہے اور عطف اصول کلام پر عطف تفسیری ہے اس واسطے کہ کلام کو اصول بھی بولتے ہیں اور اصول سے اصول فقہ اور اصول حدیث مراد نہیں اس واسطے کہ جب حدیث اور فقہ علم دین ہوئے تو ان کے اصول بھی اصول دینیہ میں داخل ہیں مولانا نے حاشیہ میں فرمایا عقائد اور کلام میں فرق یہ ہے کہ عقائد علم باللہ اور اس کی صفات اور افعال سے عبارت ہے دلائل عقلیہ سے خالص ہو کر اور اگر دلائل عقلیہ کہیں مذکور بھی ہوں تو بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور علم کلام میں تو مباحث اور منطق اور امور عامہ اور جوہر اور عرض اور ہیولی اور صورت کے مباحث اور نفس وغیرہ کے مباحث داخل ہیں اور وہ یعنی کلام تو مبنی ہے مقدمات عقلیہ اور دلائل بدعیہ سے وَمَا يَجِبُ فِي التَّدْرِيسِ عَمَّا اَمْكَنَهُ اَشْيَاءُ كَشَرْحِ الْغَرِيبِ لُغَةً اور تدریس میں جس کی مراعات واجب ہے چند چیزیں ہیں (۱) شرح غریب کرنا باعتبار لغت کے یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال ہو جس کے معنی نہ مفہوم ہوتے ہوں تو اس کو بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے وَالْعَوِيصِ الْمُغْلَقِ نَحْوًا (۲) اور جو مشکل مغلق ہو بنا بر قواعد نحویہ کے اس کو بیان کرے یعنی اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب پیچ دار کہ شاگردوں کے ذہن پر صعب ہو تو اس کو موافق صرف و نحو کے حل کر دے وَتَوْجِيهِ الْمَسَائِلِ بِاَنْ يُصَوِّرَهَا بِالْاَمْثِلَةِ الْجُزْئِيَّةِ وَيُبَيِّنَ حَاصِلَهَا (۳) اور توجیہ مسائل کی اس طرح پر کرنا کہ اس کی صورت باندھ دے جزئی مثالوں سے اور ان کا حاصل بیان کرے یعنی اگر کتاب میں قواعد کلیہ مذکور ہوں اور طلبہ کے ذہن میں نہ آتی ہوں تو صاف صاف عبارت سے انکی بعض جزئی مثالیں مذکور کرے اور خلاصہ انکا اس طرح بیان کرے کہ مخاطبین کے ذہن میں آجاوے وَتَقْرِيبُ الدَّلَائِلِ لِتَحْصُلَ النَّتِيجَةُ بِلُزُومِ بَعْضِ الْمُقَدِّمَاتِ لِبَعْضٍ وَاِنْدِرَاجِ بَعْضِهَا فِي بَعْضٍ (۴) اور تقریب دلائل اس طرح پر کرنا کہ نتیجہ حاصل ہو جائے بسبب لازم ہونے بعض مقدمات کے بعض کو اور داخل ہونے بعض مقدمات کے بعض میں یعنی اگر کتاب میں کسی مسئلہ پر دلیل قائم ہو تو اس کے مقدمات پیچیدہ کو اس طرح رواں کرے کہ اگر شرطیات

سے قیاس مرکب ہے تو لزوم بعض مقدمات سے بعض کو اور اگر کلیات سے قیاس مرکب ہے تو بسبب اندراج بعض کے بعض میں نتیجہ حاصل ہو جاوے تقریر دلیل عبارت ہے سوق دلیل سے اس طرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو وَفَوَائِدِ الْقُيُوْدِ فِی التَّعْرِيْفَاتِ وَالْقَوَاعِدِ الْكُلِّيَّاتِ (۵) اور فوائد قیود کے بیان کرنا تعریفات اور قواعد کلیہ میں یعنی تعریف اور قاعدے میں ہر قید کا فائدہ بیان کرے تا حد جامع اور مانع اور غیر مستدرک محصل ہو یعنی فلانی قید اس واسطے مذکور ہوئی کہ فلانی فلانی صورت نکل جاوے جو معرف کے افراد میں نہیں ہے مثلاً کلمے کی تعریف میں لفظ اس واسطے مذکور ہوا کہ دوال اربع سے احتراز ہو جاوے اس واسطے کہ وہ کلمے کے افراد میں نہیں اور اسی طرح سے قواعد کلیہ میں چنانچہ علم اصول میں یوں کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب العمل نہیں تو مرسل غیر ثقہ کی قید سے مرسل ثقہ خارج ہو گیا جیسے سعید بن المسیب کے مراسل امام شافعیؒ کے نزدیک واجب العمل ہیں کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَوُجُوْهُ الْحَصْرِ فِی التَّقْسِيْمَاتِ (۶) اور تقسیمات میں وجوہ حصر کے بیان کرنا یعنی بحسب استقراء یا بدلیل عقلی بیان کرے کہ مطلوب اقسام مذکورہ میں منحصر ہے وَدَفْعُ الشُّبُهَاتِ الظَّاهِرَةِ لِمُخْتَلِفَيْنِ يُرٰى اَنَّهُمَا مُشْتَبِهَانِ اَوْ مُشْتَبِهَيْنِ يُرٰى اَنَّهُمَا مُخْتَلِفَانِ مِنَ الْمَذَاهِبِ وَالتَّوْجِيْهَاتِ وَالْعِبَارَاتِ (۷) اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا جیسے دو مختلف مذہب یا توجیہ یا عبارت کا مشتبہ خیال میں آنا یا دو مشتبہ مذہب وغیرہ کو مختلف گمان کرنا یعنی اگر دو مذہب یا دو توجیہیں یا دو عبارتیں اور اسی طرح دو سوال یا دو جواب جو فی الحقیقت مخالف اور مختلف ہیں وہ ظاہر میں مشتبہ معلوم ہوتے ہوں تو دونوں میں تقریر واضح فرق بیان کرے اس کو تفریق ملتبسین کہتے ہیں اور دو مشتبہ کو مختلف گمان کرے تو اس کے حل اختلافات کو تطبیق مختلفین بولتے ہیں خواہ اختلاف دونوں کا بدلالت مطابقی ہو یا ایک مطابقی اور دوسرا تضمنی یا التزامی وَذِكْرُ مَا يَمْتَنِعُ فِي التَّعْرِيْفَاتِ كَالْاِسْتِدْرَاكِ وَذِكْرِ الْاَخْفٰى وَالْبَرَاهِيْنِ كَجُزْئِيَّةِ الْكُبْرٰى وَسَلْبِ الصُّغْرٰى (۸) اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا چنانچہ لازم آتا اس کا جو تعریفات میں ممتنع ہے جیسے استدراک اور خفی تر کا ذکر کرنا وعلیٰ ہذا القیاس عدم جمع و منع یا لازم آتا اس کا جو براہین میں ممتنع ہے چنانچہ جزئی ہونا کبریٰ اور سالبہ ہونا صغریٰ کا مترجم کہتا ہے استدراک عبارت ہے اس

لفظ سے جو کلام میں زیادہ ہو بلا فائدہ اور تعریف میں اخفی کا لانا چنانچہ نار کی تعریف
میں کہنا ہو اسطقس فوق الاسطقسات او قادح فی اللزوم والاندراج او مخالف بعبارۃ
اخری او بکلام امام من الائمۃ یا دفع کرنا اس کا جو قیاس استثنائی میں قدح ہو لزوم کا اور
قیاس اقترانی میں اندراج کا قادح ہے یا دفع کرنا مخالفت کا اس کتاب کی دوسری
عبارت سے یا کسی امام کے سے وہ امام جو اس فن کے اماموں میں داخل ہو یعنی اگر مصنف کی
عبارت اس کی کتاب کی دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اس فن کے امام کی مخالف
ہو تو اس کی توجیہ کرنا چاہیئے یا منع اور مناقضہ اجمالیہ مصنف کے کلام پر بادی
الرائے میں نظر آتا ہو تا اس کا مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر لشت نہ کھاتا ہو تو
اس کا دفع کرنا ضرور ہے ہکذا صرح المصنف قدس سرہ فی رسالۃ الاخری فالعالم
لا یفید تلامذتہ فائدۃ تامۃ حتی یبین لہم ہذہ الامور وینبہم علیہا فی درسہ
تو عالم اپنے شاگردوں کو فائدہ تامہ کا افادہ نہ کرے گا جب تک ان سے ان امور
مذکورہ کو نہ بیان کر دے، پھر انہی امور پر اثنائے درس میں آگاہ کرتا جاوے تا
ان قواعد مجملہ کی مواقع مخصوصہ میں شرح اور تفصیل ہوتی جائے گویا معقول محسوس ہو گیا
ومنہا ان یلقن الاشغال وقد ذکرناہا بالتفصیل و یعین لہ وقتا یجلس فیہ مع الناس
متوجہا الیہم یلقی علیہم السکینۃ فان حجۃ اللہ تعالی لا تتم الا بالاستطاعۃ
المیسرۃ ومن الثانیۃ الصحبۃ والحث علی الاشغال قولا و فعلا و تصرفا بالقلب
واللہ اعلم والیہ الاشارۃ فی قولہ تعالی و یزکیہم اور منجملہ ان امور
کے جن کی محافظت عالم ربانی پر لازم ہے یہ ہے کہ اشغال طریقت کی تلقین کرے
اور ہم نے ان کو بتفصیل تمام فصول سابقہ میں ذکر کیا ہے اور اس کو ایک وقت
مقرر کرنا چاہیئے جس میں لوگوں کے ساتھ بیٹھے ان کی طرف متوجہ ہو کر ان پر
نسبت ڈالنے کو اس واسطے کہ حجت الٰہی تمام نہیں ہوتی مگر استطاعت ممکنہ سے
اسکے استطاعت میسرہ سے اور قسم ثانی یعنی استطاعت میسرہ سے صحبت ہے
اور رغبت دلانا اشغال پر قول سے اور فعل سے اور دل کے تصرف سے واللہ
اعلم اور اسی کی طرف یعنی صفائی دل برکت صحبت کے اشارہ ہے حق تعالی کے
اس قول میں ویزکیہم یعنی رسول کہ ہم ان کو پاک کرتا ہے اپنے انوار صحبت سے

ومنها ان يتخولهم بالموعظة قال الله تعالى لرسوله صلى الله عليه وسلم فذكر ان نفعت الذكرى وليجتنب القصص فقد روينا في الاصول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه من بعده كانوا يتخولون بالموعظة ورويا في سنن ابن ماجة وغيره ان القصص لم تكن في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا في زمان ابي بكر وعمر رضي الله عنهما ورويا ان الصحابة كانوا يخرجون القصاص من المساجد فعلمنا ان القصص غير موعظة وانه مذموم وانها محمودة۔ اور منجملہ امور مذکورہ کے یہ ہے کہ لوگوں کا خبر گیر رہے وعظ اور نصیحت سے حق تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نصیحت کیا کر اگر نصیحت کرنا فائدہ دے اور وعظ کہنے والے کو چاہیئے کہ قصہ گوئی سے پرہیز کرے کہ مقرر ہم کو روایت پہنچی ہے کتب حدیث میں کہ رسول اللہ صلے اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اُن کے اصحاب ان کے بعد خبر گیری کیا کرتے تھے مسلمین کے وعظ اور نصیحت سے اور ہم کو روایت پہنچی ہے سنن ابن ماجہ وغیرہ میں ہے کہ قصہ خوانی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھی اور نہ ابو بکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں اور ہم کو بروایت ثابت ہوا ہے کہ صحابہ کرام قصہ خوانوں کو مساجد سے نکالدیتے تھے تو ہم نے ان روایات سے معلوم کیا کہ قصہ گوئی اور چیز ہے وعظ اور نصیحت کے سوا اور یہ معلوم ہوگیا کہ قصہ گوئی شرع میں مذموم اور معیوب ہے کہ زمانہ صحابہ میں نہ تھی اور وہ قصہ خوانوں کو نکالدیتے تھے اور وعظ اور نصیحت محمود اور پسندیدہ ہے اس واسطے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہے۔ فالقصص هو ان يذكر الحكايات النادرة ويبالغ في فضائل الاعمال او غيرها بما ليس بحق ولا يقصد في ذلك تدريج تلقينهم وتوبيخهم بل التشوق والاعجاب والتميز عن الناس بالفصاحة وحسن ايراد الحكايات والامثال وبالجملة فالفرق بينهما امر مفهوم وسنحقق له فصلا۔ سو قصہ گوئی سے مراد یہ ہے کہ حکایات عجیبہ نادرہ کو مذکور کرے اور فضائل اعمال یا اسکے غیر کو مبالغہ تام بیان کرے جو بروایت صحیح ثابت نہیں اور اس گفتار سے اسکو یہ مقصود نہیں کہ لوگوں کو اتباع سنت کی تلقین بتدریج کرے اور آہستہ آہستہ ان کو اتباع سنت

کانو گر کردے بلکہ مقصود اظہار زبان آوری اور عجوبہ گفتاری اور لوگوں میں
ممتاز ہونا فصاحت بیانی سے اور حسن ایراد حکایات اور برمحل مثل گوئی سے خلاصہ کلام
یہ ہے کہ قصہ گوئی اور وعظ میں فرق کرنا ضروری امر ہے اور اسکے بعد ہم ایک فصل بیان کرینگے
شرائط تذکیر اور وعظ گوئی میں ف مولانا نے فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسی قصہ کربلا اور قصہ وفات
اور قصہ معراج کا نہایت طویل عرض کرکے نقل کرنا جو بروایت صحیح ثابت نہیں اور اسیطرح
صحابۂ کبار کے قصص صحیح اور غلط روایات کو ملا کر ذکر کرنا جس سے اہل علم کے کان بہرے
ہوجاویں ایسے ہی حکایات مصداق ہیں اس حدیث کے جو صحیح مسلم میں ابوہریرہ
سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پچھلی امت میں کچھ
لوگ ہوں گے جو تم سے ایسی حدیثیں نقل کریں گے کہ تم نے اور تمہارے باپوں نے
نہیں سنیں تو اُن کی صحبت سے آپ کو بچاہیو دور رہیو ومنها الامر بالمعروف
والنهي عن المنكر والوضوء والصلوة بان يرى احدا لا يستوعب الغسل فينادي
ويل للعراقيب من النار ولا يتم الطمانينة فيقول صل فانك لم تصل وفي اللباس
والكلام وغير ذلك قال الله تعالى ولتكن منكم امة يدعون الى الخير ويامرون
بالمعروف وينهون عن المنكر واولئك هم المفلحون والادب فيهما الرفق واللين وانما العنف والتشدد شان الامراء والملوك قال
تعالى وجادلهم بالتي هي احسن اور منجملہ امور مذکورہ کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے وضو میں
اور نماز میں کہ اگر دیکھے کسی کو کہ پاؤں کو پورا نہیں دھوتا تو پکارے کہے کہ عذاب
ہے ایڑیوں کو دوزخ کا یا کوئی تعدیل ارکان بہ طمانینت نہیں کرتا تو کہے کہ نماز پھر
پڑھ البتہ تو نے نماز نہیں پڑھی کذا فی الحدیث اور پوشاک اور گفتگو اور انکے سوا
اور امور میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہیے حق تعالیٰ فرماتا ہے اور چاہیے
کہ تم میں بعضے لوگ دعوت الی الخیر کریں اچھے کام کا امر کریں اور برے کام خلاف شرع سے
روکیں اور وہی لوگ رستگار فلاح یاب ہیں اور امر بالمعروف اور نہی
عن المنکر میں تلطف اور نرم کلامی آداب ہے اور سختی اور جھڑکنا امر
بالمعروف اور نہی عن المنکر میں امرا اور سلاطین کا طریقہ ہے۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے نبی کریم سے مجادلہ کر ان سے اس طریقہ
پر جو نیک تر ہے یعنی تلطف اور نرمی سے ومنها امر اساءة الفقراء وطلبة العلم

بقدر الامکان فان لم یقدر وکان لہ اخوان موافقون خصہم وحثہم علی المواساۃ
فاذا وجدت ہذہ الصفات مجتمعۃ فی شخص واحد فلا تشکن انہ
وارث الانبیاء والمرسلین وانہ الذی یدعی فی الملکوت عظیما
وانہ الذی یدعو لہ خلق اللہ حتی الحیتان فی جوف الماء کما ورد فی الحدیث
فلازمہ لا یفوتک فانہ الکبریت الاحمر واللہ اعلم اور منجملہ امور مذکورہ کے خبر گیری اور حسن سلوک ہے فقراء اور طالب علموں سے بقدر امکان کی اور اگر مقدور نہو اور اس کی برادران دینی موافق مزاج مقدور والے ہوں تو انکو تحریض اور ترغیب دلاوے انکے ساتھ سلوک کرنے کی تو اگر یہ صفات جو مفصل مذکور ہو چکے ایک شخص میں مجتمع ہوں تو ہرگز شک نہ کرنا اس کے وارث الانبیاء والمرسلین ہونے میں اور یہی شخص ملکوت آسمانی میں عظیم الشان مشہور ہے اور ایسے ہی شخص کو خلق اللہ دعا دیتی ہے یہاں تک مچھلیاں پانی کے اندر دعا کرتی ہیں چنانچہ حدیث میں وارد ہے تو اے مخاطب اس کا ساتھ نہ چھوڑیو کہیں ایسے شخص کی صحبت نہ فوت ہو جاوے اس واسطے کہ بلاشک یہ تو کبریت احمر اور اکسیر اعظم ہے واللہ اعلم

ف مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ فضیلت عالم کی عابد پر جیسے میری فضیلت تمہارے ادنی شخص پر اور آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام دو گروہ پر گذرے اور طالبان علم کی فضیلت ذکر کر کے انہیں میں بیٹھے اور فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یعنی میں تعلیم کے واسطے مبعوث ہوا ہوں اور شاید کہ اسمیں بھید یہ ہے کہ علم حقانی فی نفسہ کمال ہے اور ایسی فضیلت ہے جس سے انسان رب العالمین کا مظہر ہو جاتا ہے اور یہی سر ہے خلافت کا اس واسطے کہ اسی کے سبب سے قوت علمیہ اور قوت علیمہ کی تکمیل ہوتی ہے خلق میں اور اسی کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ لہذا اس فصل کے سرے پر مصنف قدس سرہٗ اس آیت کو لایا واعلم ان کل من انتصب منصب الہدایۃ والدعوۃ الی اللہ متی ما اخل فی شیء من ہذہ الامور فان فیہ ثلمۃ حتی یسدہا اور معلوم کر کہ جو شخص ہدایت اور دعوت الی اللہ کی منصب پر قائم ہو واجب کہ وہ خلل انداز ہوگا کسی امر میں مذکورہ سے تو اس میں رخنہ ہے تا اینکہ اسکو بند کرے یعنی اس صفت

کو حاصل کرے تب کامل ہو وے یعنی کامل مطلق فی الواقع وہ ہے جو علم ظاہر اور علم باطن دونوں کا جامع ہو والا نقصان سے خالی نہیں عالم ظاہر تحصیل نسبت باطن کا محتاج ہے اور باطنی نسبت والا کتاب کے حاصل کرنے کا حاجت مند ہے تا جامع النورین اور مجمع البحرین اور یادگار اولیائے سابقین اور وارث الانبیاء والمرسلین ہو جاوے۔ وَاَنَا اُوْصِیْ طَالِبَ الْحَقِّ بِاُمُوْرٍ مِنْهَا اَنْ لَا يَصْحَبَ الْاَغْنِيَاءَ اِلَّا لِدَفْعِ مَظْلِمَةٍ عَنِ النَّاسِ اَوْ بَعْثِ نَمَامَتِهِمْ عَلَى الْخَيْرِ وَهٰذَا هُوَ وَجْهُ التَّوْفِيْقِ بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ الدَّالَّةِ عَلٰى ذَمِّ صُحْبَةِ الْمُلُوْكِ وَبَيْنَ مَا صَحِبَهُمْ كَثِيْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْبَرَرَةِ اور میں وصیت کرتا ہوں طالب حق کو چند امور کی از انجملہ یہ ہے کہ اغنیاء اور امراء کی صحبت نہ رکھے مگر بہ نیت دفع کرنے ظلم کے خلق پر سے یا ان کو مستعد کرنے کے واسطے خیر پر اور یہ وہی وجہ ہے جس سے ان احادیث کے درمیان میں جو صحبت ملوک کی مذمت پر دلالت کرتی ہیں اور درمیان اسکے کہ اکثر علمائے صالحین نے انکی صحبت اختیار کی ہے اتفاق ہو کر تعارض دفع ہوتا ہے۔ وَمِنْهَا اَنْ لَا يَصْحَبَ جُهَّالَ الْمُتَعَبِّدِيْنَ وَلَا الْمُتَقَشِّفَةَ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَلَا الظَّاهِرِيَّةَ مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَلَا الْغُلَاةَ مِنْ اَصْحَابِ الْمَعْقُوْلِ وَالْكَلَامِ بَلْ يَكُوْنُ عَالِمًا صُوْفِيًّا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا دَائِمَ التَّوَجُّهِ اِلَى اللّٰهِ مُنْصَبِغًا بِالْاَحْوَالِ الْعَلِيَّةِ رَاغِبًا فِي السُّنَّةِ مُتَتَبِّعًا لِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰثَارِ الصَّحَابَةِ طَالِبًا لِشَرْحِهَا وَبَيَانِهَا مِنْ كَلَامِ الْفُقَهَاءِ الْمُحَقِّقِيْنَ الْمَائِلِيْنَ اِلَى الْحَدِيْثِ وَمِنَ النَّظَرِ وَاَصْحَابِ الْعَقَائِدِ الْمَاْخُوْذَةِ مِنَ السُّنَّةِ النَّاظِرِيْنَ فِي الدَّلِيْلِ الْعَقْلِيِّ بِرَمَّتِهِ وَاَصْحَابِ السُّلُوْكِ الْجَامِعِيْنَ بَيْنَ الْعُلُوْمِ وَالتَّصَوُّفِ غَيْرِ الْمُتَشَدِّدِيْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَالْمُتَّقِيْنَ زِيَادَةً عَلَى السُّنَّةِ وَلَا يَصْحَبُ اِلَّا مَنِ اتَّصَفَ بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ اور از انجملہ یہ وصیت ہے کہ صحبت نہ اختیار کرے صوفیان جاہل[1] کی اور نہ جاہلان عبادت گزار کی اور نہ فقیہوں کی جو زاہد خشک ہیں اور نہ محدثین ظاہری کی جو فقہ سے عداوت رکھتے ہیں اور نہ اصحاب معقول اور کلام کی جو منقول کو ذلیل سمجھ کر استدلال عقلی میں افراط کرتے ہیں بلکہ طالب حق کو چاہئیے

---

[1] امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں من تصوف ولم یتفقہ فقد تزندق ومن تفقہ ولم یتصوف فقد تفسق ومن جمع بینهما فقد تحقق یعنی جو صوفی ہوا اور فقہ [illegible] صل کی پس بلاشبہ زندیق ہو یعنی بھٹک کافر اس لیے کہ اس میں نہیں ہوتا کہ دین کو برباد کر لیوے اور جو کوئی فقیہ ہوا اور تصوف نہ حاصل کیا پس بلاشبہ زاہد خشک اور بھٹکا ہوا کا ملا ہے اور جس نے جمع کیا تصوف اور فقہ میں پس بلاشبہ محقق ہوا ۱۲ ق

کہ عالم صوفی ہو دنیا کا تارک ہر دم اللہ کو دہیان میں حالات بلند میں ڈوبا سنت مصطفویہ میں راغب حدیث اور آثار صحابہ کرام کا متجسس حدیث اور آثار کی شرح اور بیان کا طالب کرنی والا ان فقیہان محققین کی کلام سی جو حدیث کیطرف مائل ہیں نظر سی اور ان اصحاب عقائد کی کلام سے جنکے عقائد ماخوذ ہیں سنت سے جو ناظر ہیں دلیل عقلی ہیں بطریق تبرع اور عدم لزوم کی اور ان اصحاب سلوک کی کلام سی جو جامع ہیں علم اور تصوف کی تنفر کرنیوالے تہیں اپنے نفوس پر اور نہ وقف کرنیوالی سنت نبویہ پر بڑھکر اور نہ صحبت اختیار کرے مگر اس شخص کی جو متصف بصفات مذکورہ ہی

ف مصنف قدس سرہٗ نی مرد حق پرست کو غایت شفقت سی اہل نقصان کی صحبت سے منع فرمایا تا صحبت ان اشخاص کی راہزن دین نہو حافظ شیراز علیہ الرحمۃ نے فرمایا شعر نخست موعظت پیر صحبت این سخن است ؛ کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید ؛ صوفی جاہل اور عابد بے علم بدعت اور الحاد سے کمتر خالی ہوتا ہے سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا شعر خیالات نادان خلوت نشین ؛ بہم بر کند عاقبت کفر و دین ؛ اور فقیہ زاہد خشک نور باطن اور برکات قلبیہ سی ناواقف اور ظاہری محدثین فہم دقیق اور مغز شریعت سے محروم اور غالیان اصحاب معقول اکثر عقائد اسلامیہ میں متردد ناہنکر اور برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سے بیگانہ بخلاف اس مرد کامل الوجود کے جو کمالات ظاہرہ اور باطنہ کی جامعیت سے مجمع البحار اور مطلع الانوار ہو کر وارث سید الابرار ہو ایسے فرد کامل کی صحبت سے کیمیائی سعادت ہے حق تعالی اپنی رحمت بے غایات سے ہم کو نصیب کرے آمین ثم آمین وَمِنْهَا اَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي تَرْجِيحِ مَذْهَبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضِهَا عَلٰى بَعْضٍ بَلْ يَضَعُهَا كُلَّهَا عَلَى الْقَبُولِ مُجْمَلَةً وَيَتَّبِعُ مِنْهَا مَا وَافَقَ صَرِيحَ السُّنَّةِ وَمَعْرُوفَهَا فَاِنْ كَانَ الْقَوْلَانِ كِلَاهُمَا مُخَرَّجَيْنِ اتَّبَعَ مَا عَلَيْهِ الْاَكْثَرُونَ فَاِنْ كَانَ سَوَاءً فَهُوَ بِالْخِيَارِ وَيَجْعَلُ الْمَذَاهِبَ كُلَّهَا مَذْهَبًا وَاحِدًا مِنْ غَيْرِ تَعَصُّبٍ

اور از انجملہ یہ ہے کہ گفتگو نہ کرے فقہائے کبار کے مذاہب میں ایک کو دوسرے پر ترجیح دیکر بلکہ جمیع مذاہب حقہ کو بالاجمال مقبول جانے اور ان میں سے اس پر چلے جو صریح اور مشہور سنت کے موافق ہو سو اگر کسی صورت میں فقہا کے دو قول اور دونوں ماخوذ مستنبط ہوں سنت سے تو اس قول پر چلے جس پر

اکثر فقہا ہیں اور اگر دونوں طرف کثرت فقہا برابر ہی تو وہ مختار ہے۔ چاہے اس قول پر عمل کرے چاہے دوسرے پر اور ائمہ اربعہ کے مذاہب کو ایک مذہب جانے بدون تعصب کے ف چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک مذاہب اربعہ میں حق دائر ہے لہذا اسکو مجملاً حق جاننے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اسواسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر اذہان میں مذاہب باقیہ کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہو جاتا ہے چنانچہ اسی سبب سے بعضے حنفی امام شافعی کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہیں اور بعضے شافعی متعصب مذہب حنفی پر طعن کرتے ہیں اسی سبب سے افضل الخلق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام سے مجکو افضل نہ کہو واللہ اعلم مصنف نے حاشیہ منہیہ میں فرمایا صریح سنت سے وہ مراد ہے جس کا مطلب ماہرین لغت عرب کے افہام میں متبادر ہو اور معرفت سے مراد وہ ہے جو بخاری اور مسلم میں متفق علیہ ہو یا ترمذی اور ابوداؤد اور انکے سوا اور ائمہ حدیث نے اسکی روایت اور تصحیح کی ہو اور سب مذاہب فقہا کو ایک مذہب کر ڈالنے کا یہ مطلب ہے کہ اسکا اعتقاد کرے کہ فیما بین شافعیہ اور حنفیہ کا اختلاف ویسا ہی جیسے حنفیوں کا اختلاف بعض کیساتھ آپس میں تو وہ شخص درصورت اختلاف مختار ہے یا طالب ترجیح ہو کثرت قائلین سے یا موافق حدیث صریح سے اور مخرج سے مراد وہ ہے جس پر صریح نص نہ دلالت کرے لیکن نص اسکی نظیر میں وارد ہے سو فقہا نے اس پر قیاس کر لیا ہے یا سنت سے قاعدہ کلیہ ظاہر ہوا ہے جس سے جواب اس مسئلہ کا نکلتا ہے یا نص اس طرح پر وارد ہے کہ نص دوسرے مقدمے کیساتھ ملکر جواب مسئلہ کے تئیں مقتضی ہے یا نص اس طرح پر وارد ہے کہ اس حکم کیطرف مشیر ہے مترجم کہتا ہے کہ موافقت حدیث صریح معروف کو جو مرجحات عمل سے قرار دیا سو اس عالم محقق ماہر فی الحدیث کے حق میں ہے جو اسانید اور متون حدیث پر محیط ہے اور معرفت صحیح ناسخ اور منسوخ ہونے پر قادر ہو حدیث صحیح صریح غیر معارض کی متابعت کرتا ہو چنانچہ مصنف قدس سرہ اور سائر علمائے محققین کی تصانیف سے یہ امر مفہوم ہوتا ہے اور وہ کم مایہ مخاطب اس کلام کا نہیں

لہ صحیح یہی ہے اسلئے کفایہ میں لکھا ہے العامی اذا سمع حدیثا لیس لہ ان یاخذ بظاہرہ لجواز ان یکون مصروفا عن ظاہرہ او منسوخا بخلاف المفتی انتہی اور تلویح شرح تحریر میں مولانا عبد العلی لکھتے ہیں لیس للعامی الاخذ بظاہر الحدیث لجواز کونہ مصروفا عن ظاہرہ او منسوخا بل علیہ الرجوع الی الفقہاء اور یہ بات ظاہر ہے کہ اسوقت کے علماء عامیوں میں داخل ہیں چہ جائے کہ جہلاء کما لا یخفی علی الفطامق

جو مشکوٰۃ یا کوئی اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ دریافت کرے اسکو محدث قرار دینا اور شعر تکیہ بر جائی بزرگان نتوان زد بگزاف ،، مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی ،، ومنہا ان لا یتکلم فی ترجیح بعض طرق الصوفیۃ بعضہا علی بعض ولا ینکر علی المغلوبین منہم ولا علی المأولین فی السماع ونحوہ ولا یتبعہ ھو نفسہ الا ماھو ثابت فی السنۃ ویمشی علیہ اصحاب العلوم من المحققین الراسخین واللہ الموفق والمعین۔ اور از انجملہ یہ ہے کہ گفتگو نہ کرے صوفیوں کے طریقوں میں بعض کو بعض پر ترجیح دیکر اور جو ان میں مغلوب الحال ہیں ان پر انکار نہ کرے اور نہ ان پر جو سماع وغیرہ میں تاویل کرتے ہیں اور خود پیروی نہ کرے مگر اسکی جو سنت سے ثابت ہے اور جس پر وہ اہل علم چلے ہیں جو منجملہ محققین راسخین ہیں اور حق تعالی توفیق دینے والا اور مددگار ہے۔ ف اولیائے طریقت کے طریقے حصول نسبت اور وصول الی اللہ کے جامع ہیں پھر یوں کہنا کہ طریقہ نقشبندیہ افضل و راجح ہے قادریہ اور چشتیہ سے یا عکس اسکے کہنا بے فائدہ ہے جسکو سہل معلوم ہوا اور پسند آوے وہ اسکو اختیار کرے اور یہ جو فرمایا کہ سالک مغلوب الحال وغیرہ پر انکار نہ کرے سو بیان ہے خواجہ نقشبند کے قول کا کہ نہ انکار می کنم و نہ این کار می کنم یعنی مغلوبین اہل سماع وغیرہ پر انکار اسواسطے نہیں کہ وہ تاویل سے یہ فعل کرتے ہیں تحلیل حرام صریح نہیں کرتے جو انکا انکار واجب ہو اور پیروی انکی اسواسطے منع فرمائی کہ یہ امر مسنون نہیں چنانچہ حضرت مصنف نے دوسرے رسالہ میں فرمایا خذ ما صفا ودع ما کدر نسبت صوفیہ غنیمت کبری ست و رسوم ایشان ہیچ نمی ارزد

فصل دسویں

اس فصل میں آداب تذکیر اور وعظ گوئی کے مذکور ہیں جسکے بیان کا مصنف قدس سرہ العزیز نے ارادہ کیا کما قال اللہ تعالی لرسولہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فذکر انما انت مذکر وقال لکلیمہ موسی علیہ السلام وذکرھم

---

[1] ظاہراً مغلوبین سے مجاذیب و مغلوب الحال مراد ہیں اور مؤولین فی السماع سے وہ صوفی مراد ہیں کہ سماع میں اظہار شوق الہی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بعض احادیث سے تسمّعنا کا حضرت سے ثابت ہے نہیں مجاذیب تو عدم انکار ظاہر ہے کہ وہ دائرہ تکلیف سے خارج ہیں اور مؤولین کی وجہ عدم انکار کی وہی ہے جو مترجم علیہ الرحمہ نے لکھی لیکن مقلدین مذہب حنفی کو گنجائش قائل ہونے حرمت کے کچھ نہیں ہے کہ در مختار اور بنایہ اور بحر وغیرہ میں تصریح حرمت غنا کی ثابت ہے اگرچہ بعض نے اعراس وغیرہ میں سماع بھی لکھا ہے لیکن تحسین تا عدم اذا اجتمع الحلال مع الحرام کے سماع کرنا درست نہیں ہے ۱۲ واللہ اعلم

بِاَيَّامِ اللّٰهِ فَانْتَبِهْ لِمَا ذُكِرَ وَخُطَبُوْا وَالْكَلَامُ فِيْ صِفَةِ الْمُذَكِّرِ وَكَيْفِيَّةِ التَّذْكِيْرِ وَالْغَايَةِ الَّتِيْ يَنْحُوْهَا الْمُذَكِّرُ اَيْ يَطْلُبُهَا بِتَذْكِيْرِهٖ وَمَا ذَا يُذَكِّرُهٗ وَمَا اٰدَابُ الْمُسْتَمِعِيْنَ وَمَا الْاٰفَاتُ الَّتِيْ تَعْتَرِيْ فِيْ زَمَانِنَا هٰذَا وَمِنَ اللّٰهِ الْاِسْتِعَانَةُ حق تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سمجھایا کر تو ہی مذکر اور واعظ ہے اور اپنے پیغمبر کلام موسیٰ سے فرمایا کہ ان کو یاد دلا ایام سالفہ تو بنص قرآنی سے معلوم ہوا کہ تذکیر و وعظ گوئی دین میں رکن عظیم ہے اور ہمکو چاہیے کہ کلام کریں مذکر کی صفت میں اور تذکیر کی کیفیت میں اور اس غایت میں جو مذکر کا مقصود ہوتی ہے اور کس علم سے وعظ گوئی کی ابتدا ہو اور تذکیر کی کیا ارکان ہیں اور وعظ سننے والوں کے کیا آداب ہیں اور کیا آفتیں ہمارے زمانے کے واعظوں کی وعظ میں پیش آتی ہیں اور اللہ سے درخواست مددگاری کی ہے۔ وَاَمَّا الْمُذَكِّرُ فَلَابُدَّ اَنْ يَّكُوْنَ مُكَلَّفًا عَدْلًا كَمَا اشْتَرَطُوْا فِيْ ذَوِي الرِّوَايَةِ وَالشَّاهِدِ سو مذکر اور واعظ کو ضرور ہے کہ مکلف یعنی مسلمان عاقل بالغ ہو اور عادل یعنی متقی ہو جیسا کہ راوی حدیث و شاہد میں علماء نے تکلیف اور عدالت شرط کی ہے مولانا نے فرمایا کہ لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور صاحب بدعت جیسے شیعہ و خارجی لائق تذکیر نہیں۔ مُحَدِّثًا مُفَسِّرًا عَالِمًا بِجُمْلَةٍ كَافِيَةٍ مِّنْ اَخْبَارِ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ وَسِيَرِهِمْ اور واعظ کو ضرور ہے کہ محدث و مفسر ہو اور سلف صالح یعنی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کی اخبار اور سیرت سے فی الجملہ بقدر کفایت کے واقف ہو۔ وَنَعْنِيْ بِالْمُحَدِّثِ الْمُشْتَغِلِ بِكُتُبِ الْحَدِيْثِ بِاَنْ يَّكُوْنَ قَرَأَ لَفْظَهَا وَفَهِمَ مَعْنَاهَا وَعَرَفَ صِحَّتَهَا وَسُقْمَهَا وَلَوْ بِاِخْبَارِ حَافِظٍ اَوِ اسْتِنْبَاطِ فَقِيْهٍ وَكَذٰلِكَ بِالْمُفَسِّرِ الْمُشْتَغِلِ بِشَرْحِ غَرِيْبِ كِتَابِ اللّٰهِ وَتَوْجِيْهِ مُشْكِلِهٖ وَبِمَا رُوِيَ عَنِ السَّلَفِ فِيْ تَفْسِيْرِهٖ اور محدث سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ کتب حدیث یعنی صحاح ستہ وغیرہا سے شغل رکھتا ہو اسطرح پر کہ حدیث کے الفاظ کو استاد سے پڑھ کر سند حاصل کر چکا ہو اور انکے معانی کو پوچھا ہو اور احادیث کی صحت اور ضعف کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ معرفت صحت اور سقم کی حافظ حدیث یا استنباط فقیہ سے ثابت ہوئی ہو اور اسیطرح مفسر سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آیات مشکلہ کی توجیہ اور تاویل سے واقف ہو اور جو سلف سے تفسیر قرآن روایت ہوئی

لہ اور فرمایا وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی نصیحت کیا کر نصیحت نفع دیتی ہے مومنوں کو ۱۲

مذکر وعظ کہنے والا اور تذکیر وعظ کہنا اور نصیحت کرنا ۱۲ ق

ہے اسکو جانتا ہو وَيُسْتَحَبُّ مَعَ ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ فَصِيْحًا لَا يُكَلِّمُ مَعَ النَّاسِ إِلَّا قَدْرَ فَهْمِهِمْ وَأَنْ يَكُوْنَ لَطِيْفًا ذَا وَجَاهَةٍ وَمُرُوَّةٍ اور اسکے ساتھ مستحب ہے کہ فصیح یعنی صاف ہو گفتگو کرتا ہو لوگوں کیساتھ مگر بقدر انکے فہم کے اور یہ کہ مہربان ہو صاحب وجاہت اور مروت ہو ف مولانا نے فرمایا بالاتر از فہم کی گفتگو اسواسطے منع ہوئی کہ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگوں سے اسقدر جتنا انکی سمجھ میں آوے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور رسول کی لوگ تکذیب کریں یعنی جب لوگ ایسا کلام سنینگے جو انکی عقل میں نہیں آتا ہو تو اسکا انکار کرینگے مترجم کہتا ہے پس معلوم ہوا کہ واعظ کو دقائق تصوف اور مسائل مشکلہ فقہ کی عوام کے روبرو ذکر کرنا بہتر نہیں کہ اسمیں ضلالت کا خوف ہے مولانا نے فرمایا کہ واعظ کی وجاہت یعنی بزرگی اسواسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگوں میں بے حقیقت ہے اسکا کلام اثر نہیں کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ میں مروت یعنی جوانمردی اور حسن سلوک کا عمل اسواسطے مطلوب ہوا کہ جسمیں یہ صفت حاصل نہیں وہ شخص ان لوگوں کا مشابہ ہے جنکا قول فعل کے موافق نہیں تو ایسے شخص کے وعظ سے فائدہ تذکیر کا حاصل نہیں وَأَمَّا كَيْفِيَّةُ التَّذْكِيْرِ أَنْ لَا يُذَكِّرَ إِلَّا غِبًّا وَلَا يَتَكَلَّمُ فِيْهِمْ مَلَالًا بَلْ إِذَا عَرَفَ فِيْهِمُ الرَّغْبَةَ وَيَقْطَعُ عَنْهُمْ وَفِيْهِ رَغْبَةٌ اور کیفیت وعظ گوئی کی یہ ہے کہ وعظ نہ کہے مگر فاصلہ دے کر یعنی ہر روز ہر وقت نہ کہا کرے اور نہ کلام کرے اس حالت میں جب سامعین کو ملال اور افسردگی ہو بلکہ جس وقت وعظ شروع کرے جب لوگوں میں رغبت اور شوق کو دریافت کر لے اور قطع کلام کرے در صورتیکہ ابھی رغبت باقی ہو ف مترجم کہتا ہے اسواسطے کہ سماع بلا رغبت میں تاثیر نہیں ہوتی سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا مصرع از آن بیش بس کن کہ گویند بس ✗ وَأَنْ يَجْلِسَ فِيْ مَكَانٍ طَاهِرٍ كَالْمَسْجِدِ وَأَنْ يَبْدَأَ الْكَلَامَ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْتِمُ بِهِمَا وَيَدْعُوْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عُمُوْمًا وَلِلْحَاضِرِيْنَ خُصُوْصًا اور یہ کہ وعظ کہنے کو پاک مکان میں بیٹھے چنانچہ مسجد میں اور یہ کہ حمد اور درود سے کلام شروع کرے اور ان ہی پر ختم بھی کرے اور دعا کرے اہل ایمان کیواسطے عموما اور حاضر لوگوں کے واسطے خصوصا وَلَا يَتَمَحَّضُ فِي التَّرْغِيْبِ أَوِ التَّرْهِيْبِ فَقَطْ بَلْ هُوَ يَشُوْبُ كَلَامَهُ مِنْ هٰذَا وَمِنْ ذٰلِكَ كَمَا هُوَ سُنَّةُ اللّٰهِ إِنْ إِذَا فِي الْوَعْدِ بِالْوَعِيْدِ وَالْبِشَارَةِ بِالْإِنْذَارِ اور یہ کہ مخصوص نہ کرے کلام کو فقط خوشخبری سنانے اور شوق دلانے میں یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے میں بلکہ کلام کو ملاتا جلاتا رہے

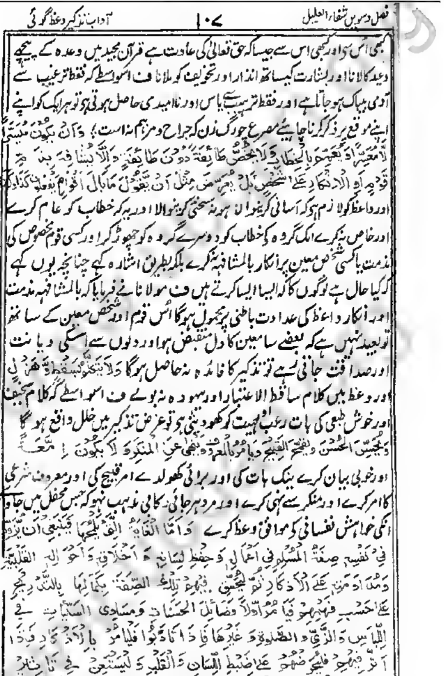

کبھی اُس سے اور کبھی اس سے جیسا کہ حق تعالیٰ کی عادت ہے قرآن مجید میں وعدہ کے پیچھے وعید کا لانا اور بشارت کیساتھ انذار اور تخویف کو ملانا ف اسواسطے کہ فقط ترغیب سے آدمی بیباک ہو جاتا ہے اور فقط ترہیب سے یاس اور ناامیدی حاصل ہوتی ہے تو ہر ایک کو اپنے اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیئے مصرع چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است ؎ وأن يكون متبسما لا معبسا وأن يعمم بالخطاب ولا يخص طائفة دون طائفة وألا يشافه بذم قوم أو الإنكار على شخص بل يعرض مثل أن يقول ما بال أقوام يفعلون كذا وك

اور واعظ کو لازم ہے کہ آسانی کرنیوالا ہو نہ سختی کرنیوالا اور یہ کہ خطاب کو عام کرے اور خاص نہ کرے ایک گروہ کو خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑ کر اور کسی قوم مخصوص کی مذمت یا کسی شخص معین پر انکار بالمشافہہ نہ کرے بلکہ بطریق اشارہ کہے چنانچہ یوں کہے کہ کیا حال ہے لوگوں کا کہ ایسا ایسا کرتے ہیں ف مولانا نے فرمایا کہ بالمشافہہ مذمت اور انکار واعظ کی عداوت باطنی پر محمول ہوگا اُس قوم اور شخص معین کے ساتھ تو بعید نہیں ہے کہ بعضے سامعین کا دل منقبض ہو اور دلوں سے اسکی دیانت اور صداقت جاتی رہے تو تذکیر کا فائدہ نہ حاصل ہوگا ولا يتكلم بسقطات وهزل

اور وعظ میں کلام ساقط الاعتبار اور بیہودہ نہ بولے ف اسواسطے کہ کلام سخیف اور خوش طبعی کی بات رعب اور ہیبت کو کھو دیتی ہے تو غرض تذکیر میں خلل واقع ہوگا ويحسن الحسن ويقبح القبيح ويأمر بالمعروف وينهى عن المنكر ولا يكون إمعة

اور خوبی بیان کرے نیک بات کی اور برائی کھولدے امر قبیح کی اور معروف شرعی کا امر کرے اور منکر سے نہی کرے اور مرد ہرجائی رکابی مذہب نہو کہ جس محفل میں جاوے انکی خواہش نفسانی کے موافق وعظ کرے وأما الغاية التي يلحظها فينبغي أن يزر في نفسه صفة المسلم في أعماله وحفظ لسانه وأخلاقه وأحواله القلبية ومداومته على الأذكار لتتحقق فيهم تلك الصفة بكمالها بالتدريج على حسب فهمهم فيأمرهم أولا بفضائل الحسنات ومساوي السيئات في اللباس والزي والصلاة وغيرها فإذا تأدبوا فليأمر بالأذكار فإذا آنس فيهم فليحرضهم على ضبط اللسان والقلب وليسعى في تأثير هذه في قلوبهم بذكر أيام الله ووقائع من باهر أفعاله ونصرهم وتعذيبه

لِأُمَمِهِمْ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ بِهَوْلِ الْمَوْتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشِدَّةِ يَوْمِ الْحِسَابِ وَعَذَابِ النَّارِ كَذٰلِكَ بِتَرْغِيبَاتٍ عَلٰى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَا اور رعایت وعظ کی جو مقصود ہے سو مناسب یوں ہے کہ اپنے دل میں تصور کرے مسلمان کی صفت کو اسکے اعمال میں اور اسکے حفظ لسان اور اخلاق میں اور اسکے حالات قلبی اور اسکے اذکار کی مداومت میں پھر چاہیئے کہ اسی صفت متخیلہ کو علی وجہ الکمال سامعین میں ثابت اور متحقق کردے اور انکے فہم کے موافق تو پہلے حسنات کی خوبیوں اور سیئات کی برائیوں کا امر کرے لباس اور شکل اور نماز وغیرہ میں پھر جب اسکے خوگر ہو جاویں تو انکو اذکار کی تلقین کرے پھر جب انمیں ذکر کا اثر معلوم ہو تو انکو رغبت اور شوق دلاوے زبان اور دل کے روکنے پر اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے اور انکے دلوں میں ان امور کی تاثیر کرنے میں اعانت چاہیے ایام سابقہ اور وقائع گذشتہ کے ذکر کرنے سے مثل حق تعالی کے افعال ظاہرہ اور اسکی تصریف اور تعذیب جو اگلی امتوں پر دنیا میں ہو چکی ہے پھر استعانت چاہے موت کی دہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم الحساب اور دوزخ کے عذاب ذکر کرنے سے اور اسیطرح ذکر ترغیبات سے استعانت چاہے اسکے موافق جیسا ہم مذکور کر چکے ہیں وَاَمَّا اِسْتِعْدَادُهٗ يَكُنْ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَلٰى تَاوِيْلِهِ الظَّاهِرِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ الْمَعْرُوْفَةِ عِنْدَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَاَقَاوِيْلِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ مِنْ صَالِحِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَبَيَانِ سِيْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور وعظ گوئی کی استعداد کو کتاب اللہ سے چاہیے اسکی ظاہر تاویل یعنی تفسیر کے موافق اور حدیث نبوی سے جو محدثین کے نزدیک معروف ہے) اور صحابہ اور تابعین اور انکے سوا اور مومنین صالحین کے اقوال سے اور سیرۂ نبوی کے بیان کرنے سے ف مولانا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے وہ مراد ہے جو لفظ قرآن کا اندر سے مفہوم عند الاطلاق ہو اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات فاضلہ اور نکات اور لطائف شاعرانہ کو مقام وعظ میں ذکر کرنا ہرگز لائق اور مناسب نہیں اسواسطے کہ سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارے میں فرق نہیں کرتے تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پر محمول کرینگے اور گمراہ ہونگے چنانچہ ہمارے زمانہ کے واعظین میں سے ایک واعظ نے مقطعات قرآنیہ کے معنے میں خوض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کے یہانتک اسکی جہالت کی نوبت پہونچی کہ اس نے طٰہٰ کی تفسیر کی بحساب جمل کہ چودہ عدد ہوئے تو یہ خطاب ہے خدا کا اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہ اے چودھویں رات کے چاند تو غور کر کہ اس واعظ کی جہالت اور بے

بیانی اس کو کہاں کھینچ لے گئی اور یہ فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات اور ان احادیث کا ذکر کرنا جن کی کچھ اصل اہلحدیث کے نزدیک ثابت نہیں جائز نہیں وَلَا يَذْكُرَ الْقَصَصَ الْمُجَازَفَةَ فَإِنَّ الصَّحَابَةَ أَنْكَرُوا عَلَى ذٰلِكَ أَشَدَّ الْإِنْكَارِ وَأَخْرَجُوا أُولٰئِكَ مِنَ الْمَسَاجِدِ وَضَرَبُوهُمْ وَأَكْثَرُ مَا يَكُونُ هٰذَا فِي الْإِسْرَائِيلِيَّاتِ الَّتِي لَا يُعْرَفُ صِحَّتُهَا وَفِي السِّيرَةِ وَشَأْنِ نُزُولِ الْقُرْآنِ اور واعظ کو چاہیئے کہ بیہودہ قصوں کو جو بروایت صحیح ثابت نہیں ہیں ذکر نہ کرے اسواسطے کہ صحابہ کرام نے قصہ خوانی پر سخت انکار کیا ہے اور قصہ خوانوں کو مساجد سے نکالدیا ہے یا ان کو مارا ہے اور یہ دہی قصے اکثر اہل کتاب کی روایات میں ہوتے ہیں جن کی صحت معلوم نہیں اور سیرت اور قرآن کی شان نزول میں وَأَمَّا أَرْكَانُهُ فَالتَّرْغِيبُ وَالتَّرْهِيبُ وَالتَّمْثِيلُ بِالْأَمْثَالِ الْوَاضِحَةِ وَالْقَصَصِ الْمُرَقِّقَةِ وَالنُّكَاتِ النَّافِعَةِ فَهٰذَا طَرِيقُ التَّذْكِيرِ وَالشَّرْحِ اور وعظ کے ارکان تو ترغیب اور ترہیب ہے اور مثال لانا کھلی مثالوں سے اور صحیح قصے دل کے نرم کرنیوالے اور نکات منفعت بخش سو یہ طریقہ ہے تذکیر اور شرح کا وَالْمَسْئَلَةُ الَّتِي يَذْكُرُهَا إِمَّا مِنَ الْحَلَالِ أَوِ الْحَرَامِ أَوْ مِنْ بَابِ آدَابِ الصُّوفِيَّةِ أَوْ مِنْ بَابِ الدَّعَوَاتِ أَوْ مِنْ عَقَائِدِ الْإِسْلَامِ فَالْقَوْلُ الْجَلِيُّ أَنَّ هُنَاكَ مَسْئَلَةً يَعْلَمُهَا وَطَرِيقًا فِي تَعْلِيمِهَا اور جس مسئلے کو واعظ ذکر کرے چاہیئے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ سے یا دعوات کے باب سے یا عقائد اسلام سے پس ظاہر قول یہ ہے کہ بیان کرے واعظ وہ مسئلہ جسکو جانتا ہو اور اسکے سکھانیکا طریق معلوم ہو وَأَمَّا آدَابُ الْمُسْتَمِعِينَ فَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا الْمُذَكِّرَ وَلَا يَلْعَبُوا وَلَا يَنْطِقُوا وَلَا يَتَكَلَّمُوا فِيمَا بَيْنَهُمْ وَلَا يُكْثِرُوا السُّؤَالَ مِنَ الْمُذَكِّرِ فِي كُلِّ مَسْئَلَةٍ بَلْ إِذَا عَرَضَ خَاطِرٌ فَإِنْ كَانَ لَا يَتَعَلَّقُ بِالْمَسْئَلَةِ تَعَلُّقًا قَوِيًّا أَوْ كَانَ دَقِيقًا لَا يَحْتَمِلُهُ فُهُومُ الْعَامَّةِ فَلْيَسْكُتْ عَنْهُ فِي الْمَجْلِسِ الْحَاضِرِ فَإِنْ شَاءَ سَأَلَهُ فِي الْخَلْوَةِ وَإِنْ كَانَ لَهُ تَعَلُّقٌ قَوِيٌّ كَتَفْصِيلِ إِجْمَالٍ وَشَرْحِ غَرِيبٍ فَلْيَنْتَظِرْ حَتّٰى إِذَا انْقَضٰى كَلَامُهُ سَأَلَهُ اور وعظ کی سماعت کرنیوالوں کے آداب سو یہ ہیں کہ مذکر کے سامنے ہوں اور لہو ولعب نہ کریں اور شور نہ مچائیں اور آپس میں وعظ کے اندر باتیں نہ کریں اور ہر امر میں واعظ سے سوال نہ کریں بلکہ اگر سامع کو کوئی خطرہ عارض ہو تو اگر اسکو مسئلہ

مذکورہ کے ساتھ تعلق قوی نہ ہو یا تعلق ہو مگر مسئلہ دقیق ہو جسکو عوام کی فہم نہیں اٹھا سکتی تو اس سوال سے سکوت اختیار کرے حاضرین مجلس میں پھر اگر چاہے تو اسکو خلوت میں پوچھ لے اور اگر اسکو مسئلہ کے ساتھ قوی تعلق ہو جیسے مفصل کرنا مجمل کا اور مشکل لغت کا دریافت کرنا تو منتظر رہے تا اینکہ اسکا کلام آخر ہو تو دریافت کر لے وَلْيُعِدِ الْمُذَكِّرُ كَلَامَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اور چاہیے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے کلام کو تین بار اعادہ کرے

ف بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب کلام فرماتے تھے تو تین[لہ] بار اعادہ فرماتے تھے تا خوب سمجھ میں آجاوے فَإِنْ كَانَ هُنَاكَ أَهْلُ لُغَاتٍ شَتَّى وَالْمُذَكِّرُ يَقْدِرُ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِأَلْسِنَتِهِمْ فَلْيَفْعَلْ ذَٰلِكَ وَلْيَجْتَنِبْ دِقَّةَ الْكَلَامِ وَإِجْمَالَهُ سو اگر مجلس وعظ میں کئی قسم کی بولی والے لوگ ہوں اور واعظ انکی زبان پر قادر ہو تو اسکو یہ کرنا چاہیے یعنی ہر زبان میں کلام کرے اور پرہیز کرنا چاہیے دقیق اور مجمل کلام سے یعنی اسواسطے کہ کلام باریک اور مجمل سے علی العموم فائدہ حاصل نہیں وَأَمَّا الْآفَاتُ الَّتِي تَعْتَرِي الْوُعَّاظَ فِي زَمَانِنَا فَهُوَ عَدَمُ تَمْيِيزِهِمْ بَيْنَ الْمَوْضُوعَاتِ وَغَيْرِهَا بَلْ غَالِبُ كَلَامِهِمُ الْمَوْضُوعَاتُ وَالْمُحَرَّفَاتُ وَذِكْرُهُمُ الصَّلَوَاتِ وَالدَّعَوَاتِ الَّتِي عَدَّهَا الْمُحَدِّثُونَ مِنَ الْمَوْضُوعَاتِ اور وہ آفتیں جو ہمارے زمانہ کے واعظوں کو پیش آتی ہیں سو ان میں سے ایک عدم تمیز ہے درمیان موضوعات اور غیر موضوعات کے بلکہ غالب کلام ان کا موضوعات اور محرفات ہیں اور مذکور کرنا ان کا نمازوں اور دعاؤں کو جن کو اہل حدیث نے موضوعات میں شمار کیا ہے

ف سبب اس کا یہ ہے کہ علم حدیث اور آثار کو اہل حدیث سے سند نہیں کیا اور شوق ہوا وعظ گوئی کا جو روایت اور قصہ کسی کتاب میں عوام فریب پایا اسکو بے تمیزی سے ذکر کر دیا حالانکہ حدیث صحیح میں ثابت ہے کہ جو عمداً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھے گا وہ جہنمی ہے مترجم کہتا ہے کہ اہل ایمان پر واجب ہے کہ بلا تحقیق اور بلا سند حدیث کو حضرت کی طرف نسبت نہ کرے اور سوائے اہل حدیث کی کتابوں مشہور کے ہر کتاب سے حدیث نقل نہ کرے اسواسطے کہ خود جھوٹ باندھنا یا جھوٹی حدیث بے تحقیق نقل کرنا دونوں برابر ہیں عذاب میں وَمِنْهَا مُبَالَغَتُهُمْ فِي شَيْءٍ مِنَ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ اور از آنجملہ مبالغہ ذکر کرنا واعظوں کا کسی شئی میں ترغیب

[لہ] لیکن شارحین حدیث نے یہ لکھا ہے کہ یہ تکرار کلام مہتم بالشان میں ہوتی تھی نہ ہر کلام میں ۱۲ نواب قطب الدین خاں مرحوم

اور ترہیب ہے ف چنانچہ یوں کہنا کہ اگر دو رکعت فلانی فلانی سورۃ سے فلانی دن اور فلانی ساعت میں پڑھے تو تمام عمر کی قضائی نماز کا عذاب دور ہو جاتا ہے جو کوئی بھنگ پیئے اس نے گویا اپنی ماں سے کعبہ معظمہ میں فعل بد کیا حق تعالیٰ بے تمیزی اور بے احتیاطی اور افترا پردازی سے اپنی پناہ میں رکھے آمین وَمِنْهَا قَصَصُهُمْ قِصَّةَ كَرْبَلَا وَالْوَفَاةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَخُطْبَتُهُمْ فِيْهَا اور از انجملہ قصہ کربلا اور وفات کی قصہ خوانی اور اس کے سوائے اور موسموں میں قصہ گوئی اور انمیں خطبہ خوانی کرنا ف اسواسطے کہ ایسے امور کا رواج قرون سالفہ میں نہ تھا اور روایا موضوعہ اور ضعیفہ سے کمتر خالی ہے بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرثیہ تیار ہوتا ہے تا رقت اور گریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا الٹا زمانہ ہو گیا ہے کہ اگر نماز نہ پڑھے اور فرائض ایمانیہ کو ادا کرے اور مساجد میں جمعہ اور جماعت کیواسطے نہ حاضر ہو کوئی اسپر طعن و تشنیع نہیں کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیہ برداری میں جائے اور انکو بدعات میں نہ شریک ہو تو مطعون خلق ہوتا ہے بلکہ اسکے ایمان میں حرف آتا ہے کہ فلانا شخص معاذ اللہ خارجی اور دشمن اہلبیت ہے شعر بریدہ ز اصل کار و پیوستہ بفرع: کم معتقد خدا و لیسا بشرع

فصل گیارھویں

اس فصل میں مصنف قدس سرہ نے اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہے صَحِبْنَا وَتَعَلَّمْنَا لِآدَابِ الطَّرِيْقَةِ وَالسُّلُوْكِ مُتَّصِلَةً اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّنَدِ الصَّحِيْحِ الْمُسْتَفِيْضِ الْمُتَّصِلِ وَاِنْ لَمْ يَثْبُتْ تَعَيُّنُ الْآدَابِ وَلَا تِلْكَ الْاَشْغَالَ ہماری صحبت اور طریقت اور سلوک کے آداب کو سیکھنا متصل ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک صحیح سند اور متصل ہے یعنی مصنف سے تا مبداء رسالت بیچ میں کوئی واسطہ منقطع نہیں اگرچہ تعین ان آداب کا اور تقرر ان اشغال کا ثابت نہیں یعنی باعتبار آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کے اتصال تفصیلی نہیں بلکہ اجمالی ہے فَالْعَبْدُ الضَّعِيْفُ وَلِيُّ اللّٰهِ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ وَاَلْحَقَهُ بِسَلَفِهِ الصَّالِحِيْنَ صَحِبَ اَبَاهُ الشَّيْخَ الْاَجَلَّ عَبْدَ الرَّحِيْمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَرْضَاهُ دَهْرًا طَوِيْلًا وَتَعَلَّمَ مِنْهُ الْعُلُوْمَ الظَّاهِرَةَ وَتَادَّبَ

فی ضبط مصنف سلاسل طریقت

عَلَيْهِ بِآدَابِ الطَّرِيْقَةِ وَرَأٰى مِنْهُ الْكَرَامَاتِ وَسَأَلَهُ عَنِ الْمُشْكِلَاتِ وَسَمِعَ مِنْهُ كَثِيْرًا مِنْ فَوَائِدِ الطَّرِيْقَةِ وَالْحَقِيْقَةِ وَمَا جَرٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى شُيُوْخِهٖ مِنَ الْوَاقِعَاتِ وَالْاَحْوَالِ وَالْكَرَامَاتِ جَزَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَنْهُ وَعَنْ سَائِرِ مُسْتَفِيْدِيْنَ بِهٖ خَيْرًا

تو بندۂ ضعیف ولی اللہ رحمہ نے کہ حق تعالیٰ اس سے عفو کرے اور اس کو اس کے سلف صالحین کے ساتھ ملا دے زمانہ دراز صحبت رکھی اپنے والد شیخ اجل عبد الرحیم① کی خدا راضی ہوا اُن سے اور اُنکو راضی کرے اور اُن ہی سے علوم ظاہر اور آداب طریقت کے سیکھے اور ان ہی سے کرامات دیکھیں اور مشکلات پوچھیں اور ان سے اکثر فوائد طریقت اور حقیقت کے سنے اور جو اُن پر اور انکے مرشدوں پر واقعات اور حالات اور کرامات گذرے اکثر مسموع ہوئے اللہ سبحانہ مولف اور باقی انکے مستفیدوں کی طرف سے انکو نیک بدلا دے

وَصَحِبَ هُوَ شُيُوْخًا كَثِيْرًا اَجَلُّهُمْ ثَلٰثَةٌ اَوَّلُهُمْ خَوَاجَهْ خُرْد صَحِبَ الشَّيْخَ اَحْمَدَ السَّهْرَنْدِيَّ وَالشَّيْخَ اِلٰهْدَادْ وَخَوَاجَهْ حُسَامَ الدِّيْنِ صَحِبُوْا خَوَاجَهْ مُحَمَّدْ بَاقِيْ وَثَانِيْهِمُ السَّيِّدُ عَبْدُ اللّٰهِ صَحِبَ الشَّيْخَ اٰدَمَ الْبَنُوْرِيَّ صَحِبَ الشَّيْخَ اَحْمَدَ السَّهْرَنْدِيَّ صَحِبَ خَوَاجَهْ مُحَمَّدْ بَاقِيْ وَثَالِثُهُمُ الْخَلِيْفَةُ اَبُو الْقَاسِمِ صَحِبَ مُلَّا وَلِيْ مُحَمَّدِنِ الْاَمِيْرَ اَبَا الْعُلٰى

اور شیخ عبد الرحیم بہت مرشدوں کی صحبت میں رہے ہیں بزرگتر ان میں سے تین مرشد ہیں اول خواجہ خورد② ہیں جو شیخ احمد سرہندی اور شیخ الہداد اور خواجہ حسام الدین کی صحبت میں رہے اور تینوں خواجہ محمد باقی کی صحبت میں رہے اور دوسرے مرشد شیخ عبد الرحیم کے سید عبد اللہ② ہیں جو شیخ آدم بنوری کی صحبت میں رہے اور وہ شیخ احمد سرہندی کی صحبت میں رہے اور وہ خواجہ محمد باقی کی صحبت میں رہے اور تیسرے مرشد شیخ عبد الرحیم کے خلیفہ ابو القاسم③ ہیں جو ملا ولی محمد کی صحبت میں رہے اور وہ امیر ابو العلا کی صحبت میں رہے ف سرہند شہر لاہور کے قریب اور بنور بروزن تنور قصبہ ہے سرہند کے توابع سے

نَوَّ الْخَوَاجَهْ مُحَمَّدْ اَمْكَنْكِيْ صَحِبَ اَبَاهُ مَوْلَانَا مُحَمَّدْ دَرْوِيْش صَحِبَ مَوْلَانَا مُحَمَّدْ زَاهِدْ صَحِبَ خَوَاجَهْ عُبَيْدَ اللّٰهِ الْاَحْرَارِ وَالْاَمِيْرُ اَبُو الْعُلٰى صَحِبَ الْاَمِيْرَ عَبْدَ اللّٰهِ صَحِبَ الْاَمِيْرَ يَحْيٰى صَحِبَ خَوَاجَهْ عَبْدَ الْحَقِّ صَحِبَ خَوَاجَهْ عُبَيْدَ اللّٰهِ الْاَحْرَارَ الْمَذْكُوْرَ

شاہ صاحب کے مرشد والد محترم

والد محترم کے مرشدین کرام

پھر خواجہ محمد باقی خواجہ محمد امکنگی کی صحبت میں رہے وہ اپنے باپ مولانا درویش محمد کی صحبت میں رہے وہ مولانا محمد زاہد کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبید اللہ احرار کی صحبت میں رہے اور امیر ابوالعلا امیر عبد اللہ کی صحبت میں رہے وہ امیر برزشی کی صحبت میں رہے اور وہ خواجہ عبد الحق کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبید اللہ مذکور کی صحبت میں رہے وَالْخَوَاجَۃُ اَحْرَارُ صَحِبَ شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ مِنْھُمْ مَوْلٰنَا یَعْقُوْبُ الْجَرْخِیْ وَخَوَاجَۃُ عَلَاءُ الدِّیْنِ الْغُجْدَوَانِیْ صَحِبَا خَوَاجَۃَ نَقْشْبَنْدَ بِلَا وَاسِطَۃٍ وَصَحِبَ الْاَوَّلُ اَیْضًا خَوَاجَۃَ عَلَاءَ الدِّیْنِ عَطَّارَ وَالثَّانِیْ خَوَاجَۃَ مُحَمَّدْ پَارْسَا ھُمَا مِنْ کِبَارِ اَصْحَابِ خَوَاجَۃِ نَقْشْبَنْدٍ اور خواجہ احرار نے بہت شیوخ کی صحبت حاصل کی ان میں سے مولانا یعقوب چرخی اور خواجہ علاء الدین غجدوانی ہیں وہ دونوں خواجہ نقشبند کی صحبت میں رہے بلا واسطہ اور مرشد اول یعنی مولانا یعقوب چرخی خواجہ علاء الدین عطار کی بھی صحبت میں رہے اور دونوں یعنی عطار اور پارسا خواجہ نقشبند کے عمدہ مریدوں میں سے ہیں ف چرخ قریہ ہے غزنین کے توابع سے اور غجدوان بکسر غین معجمہ ایک موضع ہے بخارا کے توابع سے اور نقشبند کمخاب باف کو کہتے ہیں خواجہ نقشبند اور انکے والد یہی پیشہ کرتے تھے وَالْخَوَاجَۃُ نَقْشْبَنْدُ صَحِبَ شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ اَجَلُّھُمْ خَوَاجَۃُ مُحَمَّدُ بَابَا سَمَّاسِیْ ثُمَّ خَلِیْفَتُہُ الْاَمِیْرُ سَیِّدُ کُلَالٍ وَالْخَوَاجَۃُ مُحَمَّدُ صَحِبَ خَوَاجَۃَ عَلِیَّنِ الرَّامِیْتَنِیْ صَحِبَ خَوَاجَۃَ مَحْمُوْدَ اَبَا الْخَیْرِ الْفَغْنَوِیْ صَحِبَ خَوَاجَۃَ عَارِفِ رِیْوَکَرِیْ صَحِبَ خَوَاجَۃَ عَبْدِ الْخَالِقِ الْغُجْدَوَانِیْ صَحِبَ خَوَاجَۃَ یُوْسُفَ الْھَمْدَانِیْ صَحِبَ عَلِیَّ الْفَارْمَدِیَّ اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت میں رہے بزرگتر ان میں خواجہ محمد بابا سماسی اور ان کے خلیفہ امیر سید کلال اور خواجہ محمد بابا سماسی خواجہ علی رامیتنی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ محمود ابوالخیر فغنوی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عارف ریوگری کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی صحبت میں رہے اور وہ خواجہ یوسف ہمدانی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ علی فارمدی کی صحبت میں رہے ف سماس بفتح سین وتشدید میم قریہ ہے طوس کے توابع سے اور رامیتین قصبہ ہے بخارا کے توابع سے اور فغنہ بفتح فا و سکون غین معجمہ قریہ

ہے بخارا کے توابع سے اور ربوگر بکسر رائے مہملہ قصبہ ہے بخارا کے مضافات سے اور فارمد قریہ ہے طوس کے توابع سے صَحِبَ شُیُوخًا کَثِیْرِیْنَ اَجَلُّهُمْ اِثْنَانِ اَحَدُهُمَا الْاِمَامُ اَبُو الْقَاسِمِ الْقُشَیْرِیُّ صَحِبَ اَبَا عَلِیِّ نِ الدَّقَّاقِ صَحِبَ اَبَا الْقَاسِمِ النَّصْرَاٰبَادِیَّ وَاَبُو الْحُسَیْنِ الْحُصْرِیُّ صَحِبَ الشِّبْلِیَّ صَحِبَ سَیِّدَ الطَّائِفَۃِ الْجُنَیْدَ الْبَغْدَادِیَّ وَالثَّانِیْ خَوَاجَہْ اَبُو الْقَاسِمِ الْکُرْکَانِیُّ صَحِبَ اَبَا عُثْمَانَ الْمَغْرِبِیَّ صَحِبَ اَبَا عَلِیِّ نِ الْکَاتِبَ صَحِبَ اَبَا عَلِیِّ نِ الرُّوْدْبَارِیَّ صَحِبَ جُنَیْدَ نِ الْبَغْدَادِیَّ علی فارمدی کی بہت مشائخ کی صحبت میں رہے بزرگتر ان میں سے دو ہیں ایک امام ابوالقاسم قشیری وہ ابوعلی دقاق کی صحبت میں رہے وہ ابوالقاسم قشیری وہ ابوعلی دقاق کی صحبت میں رہے وہ ابوالقاسم نصرآبادی اور ابوالحسین حصری کی صحبت میں رہے اور دونوں یعنی نصرآبادی اور حصری شبلی کی صحبت میں رہے وہ سید الطائفہ جنید بغدادی کی صحبت میں رہے اور دوسرے مرشد علی فارمدی کے ابوالقاسم کرکانی ہیں جو ابوعثمان مغربی کی صحبت میں رہے وہ ابوعلی کاتب کی صحبت میں رہے وہ ابوعلی رودباری کی صحبت میں رہے وہ جنید بغدادی کی صحبت میں رہے

ف ابوالقاسم قشیری رسالہ قشیریہ کے مصنف ہیں جو حقیقت ولایت اور اولیاء اللہ کے بیان میں نہایت عمدہ کتاب ہے قشیر قبیلہ ہے عرب کا اور دقاق بفتح دال و تشدید قاف ہے اور کرگان بضم کاف عربی و تشدید راء کے ہے اور کاف عجمی ایک گاؤں کا نام ہے اور رودباری منسوب بناحیہ کہ انکی آبا کا منشا تھا وَالْجُنَیْدُ الْبَغْدَادِیُّ صَحِبَ خَالَہُ السَّرِیَّ السَّقَطِیَّ صَحِبَ مَعْرُوْفَ الْکَرْخِیَّ صَحِبَ شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ اَجَلُّهُمْ اِثْنَانِ اَحَدُهُمَا الْاِمَامُ عَلِیُّ بْنُ مُوْسَی الرِّضَا صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ مُوْسَی الْکَاظِمَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ جَعْفَرَ نِ الصَّادِقَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ مُحَمَّدَ نِ الْبَاقِرَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ زَیْنَ الْعَابِدِیْنَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ حُسَیْنَ صَحِبَ اَبَاهُ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ صَحِبَ سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَثَانِیْهِمَا دَاوٗدُ الطَّائِیُّ صَحِبَ فُضَیْلًا وَحَبِیْبَانِ الْعَجَمِیَّ وَذَا النُّوْنِ صَحِبُوْا شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَتَبَعِهِمْ اَجَلُّهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ صَحِبَ هُوَ لَآءِ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَنَسٌ

خَادِمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَافِظُ سُنَنِہٖ فَھٰذِہٖ سِلْسِلَۃٌ نَقْشَبَنْدِیَۃٌ لَا شَکَّ فِیْ صِحَّتِہَا وَاتِّصَالِہَا اور جنید بغدادی اپنے ماموں سری سقطی کی صحبت میں رہے بزرگتر ان میں دو مرشد ہیں ایک امام علی بن موسی رضا ہیں وہ اپنے والد امام موسی کاظم کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام جعفر صادق کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام محمد باقر کی صحبت میں رہے والد امام زین العابدین کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام حسین کی صحبت وہ اپنے والد امیر المومنین علی بن ابی طالب کی صحبت میں رہے وہ سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور معروف کرخی کو دوسرے مرشد داؤد طائی ہیں جو فضیل عیاض اور حبیب عجمی اور ذوالنون مصری کی صحبت میں رہا اور تینوں حضرات تابعین اور تبع تابعین میں سے بہت بزرگوں کی صحبت میں رہے بزرگتر ان میں سے حسن بصری ہیں اور تابعین اصحاب کبار کی صحبت میں رہے ان میں سے انس بن مالک ہیں جو خادم تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ان کے احادیث کے حافظ تو یہ سلسلہ ہے صحبت کا اس کی صحت اور اتصال میں کچھ شک نہیں

ف مولانا نے فرمایا کہ میں نے حضرت ولی نعمت یعنی مصنف سے پوچھا کہ شیخ ابو علی فارمدی کو کہ ابو الحسن خرقانی کے ساتھ نسبت رکھتے ہیں اس رسالہ میں کیوں نہ ذکر کیا فرمایا کہ یہ نسبت اویسیت کی ہے یعنی روحی فیض ہے اور اس رسالہ میں غرض یہ ہے کہ نسبت صحبت کی من وعن عالم شہادت میں جو ثابت ہے مذکور ہو لیکن اویسیت کی نسبت قوی اور صحیح ہے شیخ ابو علی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی سے روحی فیض ہے اُن کو نسبت بایزید بسطامی کی روحانیت سے اور ان کو امام جعفر صادق کی روحانیت سے تربیت ہے چنانچہ رسالہ قدسیہ میں خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ نے مذکور کیا وَلِلْاِمَامِ جَعْفَرِ بْنِ الصَّادِقِ اَیْضًا اِنْتِسَابٌ اِلٰی جَدِّہٖ اِلٰی اُمِّہٖ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ . اور امام جعفر صادقؓ کو انتساب ہے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کی طرف بھی اور قاسم بن محمد کو انتساب ہے سلمان فارسی سے ان کو ابی بکر صدیقؓ سے ان کو رسول اللہ

سلسلہ طریقہ کا اتصال حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک

صلی اللہ علیہ وسلم سے وَمِنْهَا سَلَاسِلُ اُخْرٰى اَلْاِتِّصَالُ فِي طَرَفٍ مِنْهَا بِالصُّحْبَةِ وَفِي طَرَفٍ بِالْبَيْعَةِ اَوِ الْخِرْقَةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ فَالْعَبْدُ الضَّعِيفُ وَلِيُّ اللّٰهِ اَخَذَ الطَّرِيقَةَ عَنْ اَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ اللّٰهِ مِنَ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّيْخِ آدَمَ عَنِ الشَّيْخِ اَحْمَدَ السَّهْرَنْدِيِّ عَنْ اَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ عَنْ شَاهِ كَمَالٍ اور ہمارے اور بھی سلاسل ہیں جنکے بعض میں بنا بر صحبت کے اتصال ہے اور بعض میں بنا پر بیعت یا خرقہ پوشی ہے تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے طریقہ لیا اپنے والد شیخ عبد الرحیم سے انھوں نے سید عبد اللہ سے انھوں نے شیخ آدم بنوری سے انھوں نے شیخ احمد سرہندی سے انھوں نے اپنے والد شیخ عبد الاحد سے انھوں نے شاہ کمال سے وَمِنْهَا عَنْ شَيْخِ سِكَنْدَرَ عَنْ جَدِّهِ شَيْخِ كَمَالٍ الْمَذْكُورِ عَنِ السَّيِّدِ فُضَيْلٍ عَنِ السَّيِّدِ كَدَا رَحْمٰنَ عَنِ السَّيِّدِ شَمْسِ الدِّينِ عَارِفٍ عَنِ السَّيِّدِ كَدَا رَحْمٰنِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ شَمْسِ الدِّينِ الصَّحْرَائِيِّ عَنِ السَّيِّدِ عَقِيلٍ عَنِ السَّيِّدِ بَهَاءِ الدِّينِ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنِ السَّيِّدِ شَرَفِ الدِّينِ قَتَّالٍ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِيهِ اِمَامِ الطَّرِيقِ اَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِي الْفَرَجِ الطَّرْطُوسِيِّ عَنْ اَبِي الْفَضْلِ عَبْدِ الْوَاحِدِ التَّمِيمِيِّ عَنْ اَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّمِيمِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الشِّبْلِيِّ بِسَنَدِهِ الْمَذْكُورِ اور شیخ احمد سرہندی کو شیخ سکندر سے بھی طریقہ ملا اور انکو اپنے دادا شیخ کمال مذکور سے انکو سید فضیل سے انکو سید گدا رحمٰن سے انکو سید شمس الدین عارف سے انکو سید گدا رحمٰن بن ابو الحسن سے انکو سید شمس الدین صحرائی سے انکو سید عقیل سے انکو سید بہاؤ الدین سے انکو سید عبد الوہاب سے انکو سید اشرف الدین قتال سے انکو سید عبد الرزاق سے انکو اپنے والد امام طریقہ ابو محمد عبد القادر جیلانی رح سے انکو ابو سعید مخزومی سے انکو ابو الحسن قرشی سے انکو ابو الفضل عبد الواحد تمیمی سے ان کو اپنے باپ شیخ عبد العزیز تمیمی سے ان کو ابو بکر شبلی سے انکو اس سند سے جو قبل اس کے مذکور ہو چکی یعنی جنید بغدادی رح سے تا شاہ ولایت علی مرتضیٰ رض اور شرف الدین کا لقب قتال ہے بسبب نفس کشی کی ریاضت کے مخرم بضم و تشدید را سے مہملہ مشدد دد مفتوحہ بغداد کا ایک کوچہ ہے

شاہ صاحب کا دوسرا سلسلہ طریقت

تَأَدَّبَ شَيْخُنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ عَلٰى رُوْحِ جَدِّهٖ لِأُمِّهٖ الشَّيْخِ رَفِيْعِ الدِّيْنِ مُحَمَّدٍ وَأَجَازَ لَهٗ قَبْلَ أَنْ يُّوْلَدَ بِسِنِيْنَ بِطَرِيْقِ خَرْقِ الْعَادَةِ عَنْ أَبِيْهِ قُطْبِ الْعَالَمِ عَنْ نَجْمِ الْحَقِّ جَابَيْلَدَهٗ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اور نیز ہمارے مرشد شاہ عبد الرحیم ادب آموز ہوئے اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمد کی روح سے اور انھوں نے ان کو اجازت طریقت دی ان کے پیدا ہونے سے چند سال کے پہلے بطریق کرامت کے شیخ رفیع الدین محمد کو اپنے والد قطب عالم سے اور انکو نجم الحق جابیلدہ سے انکو شیخ عبد العزیز سے جو رسالہ عزیزیہ کے مصنف ہیں وَلَهٗ طُرُقٌ اُخْرٰى أَجَازَ لَهُ السَّيِّدُ عَظْمَةُ اللّٰهِ الْأَكْبَرْ اٰبَادِيُّ عَنْ اٰبَائِهٖ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ قَاضِيْ خَانْ يُوْسُفَ النَّاصِحِيِّ عَنْ حَسَنِ بْنِ طَاهِرٍ عَنْ سَيِّدِ رَاجِيْ حَامِدِ شَاهْ عَنِ الشَّيْخِ حُسَامِ الدِّيْنِ الْمَانِكْ فُوْرِيِّ عَنْ خَوَاجَهْ نُوْرِ قُطْبِ الْعَالَمِ عَنْ أَبِيْهِ عَلَاءِ الْحَقِّ بْنِ سَعْدٍ اللَّاهُوْرِيِّ الْبَنْكَالِيِّ عَنْ أَخِيْ سِرَاجِ عُثْمَانَ الْأَوْدِيِّ عَنِ الشَّيْخِ نِظَامِ الدِّيْنِ أَوْلِيَاءَ عَنِ الشَّيْخِ فَرِيْدِ الدِّيْنِ گَنْجِ شَكَرٍ عَنْ خَوَاجَهْ قُطْبِ الدِّيْنِ بَخْتِيَارْ كَاكِيْ عَنْ خَوَاجَهْ مُعِيْنِ الدِّيْنِ السَّنْجَرِيِّ عَنْ خَوَاجَهْ عُثْمَانَ هَارُوْنِيْ عَنْ حَاجِيْ شَرِيْفِ الزَّنْدَنِيِّ عَنْ خَوَاجَهْ مَوْدُوْدِ چِشْتِيْ عَنْ أَبِيْهِ خَوَاجَهْ يُوْسُفَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمْعَانَ چِشْتِيْ عَنْ خَالِهٖ خَوَاجَهْ مُحَمَّدٍ چِشْتِيْ عَنْ أَبِيْهِ خَوَاجَهْ أَبِيْ أَحْمَدَ چِشْتِيْ عَنْ خَوَاجَهْ أَبِيْ إِسْحَاقَ الشَّامِيِّ عَنْ مُمْشَادَ عُلُوِّ الدِّيْنَوَرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُبَيْرَةَ الْبَصْرِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ الْمَرْعَشِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ أَدْهَمَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور شیخ عبد الرحیم کے اور بھی طریق ہیں ان کو اجازت دی سید عظمت اللہ اکبر آبادی نے انکو سند حاصل ہوا اپنے باپ داداؤں سے انکو شیخ عبد العزیز سے انکو قاضی خان یوسف ناصحی سے انکو حسن بن طاہر سے انکو سید راجی حامد شاہ سے انکو شیخ حسام الدین مانکپوری سے انکو خواجہ نور قطب عالم سے انکو اپنے والد علاء الحق بن اسعد سے جو اصل میں لاہوری ہیں اور مسکن میں بنگالی ان کو اخی سراج عثمانؒ اودھی سے انکو

سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء سے انکو شیخ فرید الدین گنجشکر سے انکو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے ان کو حضرت خواجہ معین الدین سنجری یعنی سیستانی سے انکو خواجہ عثمان ہارونی سے انکو حاجی شریف زندنی سے انکو خواجہ مودود چشتی سے انکو اپنے والد خواجہ محمد بن سمعان چشتی سے انکو اپنے ماموں خواجہ محمد چشتی سے ان کو اپنے والد خواجہ ابو احمد چشتی سے ان کو خواجہ ابو اسحق شامی سے انکو ممشاد علو دینوری سے ان کو ابو ہبیرہ بصری سے انکو حذیفہ مرعشی سے انکو ابراہیم بن ادھم سے انکو فضیل بن عیاض سے انکو عبد الواحد بن زید سے انکو حسن بصری سے ان کو امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے انکو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے

ف مولانا نے فرمایا کہ ہارون پورب میں ایک قصبہ ہے آلہ آباد کے قریب اور اودھ ایک شہر ہے پورب میں جس کو اب فیض آباد کہتے ہیں اور سنجری بکسر سین مہملہ و سکون جیم و زائے معجمہ منسوب ہے سنجستان کی طرف معرب ہے سیستان کا اور ہر چند اولیاء جمع ہے ولی کی لیکن حضرت نظام الدین کا اس واسطے لقب ہوا گویا کہ ایک ولی اولیائے کثیر کے مانند ہے چنانچہ قرآن مجید میں ابراہیم علیہ السلام کو امت فرمایا اور اسکی مثالیں بہت ہیں جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہے اور کعب کا لقب احبار اور زندنہ ایک پرگنہ ہے بخارا کے سات پرگنوں میں سے اور ہارون قریہ ہے زندنہ سے آدھ کوس پر اور چشت شہر ہے درہ کوہ میں واقع ہے دو منزل ہرات سے اور اب اسکو شاقلان کہتے ہیں اور مرعش ایک شہر ہے شام کے توابع سے

وَتَادَّبَ سَیِّدِی الْوَالِدُ اَیْضًا بِحَسْبِ الْبَاطِنِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَذٰلِکَ اَنَّہٗ رَاٰہُ فِیْ مُبَشِّرَۃٍ فَبَایَعَہٗ وَعَلَّمَہُ النَّفْیَ وَالْاِثْبَاتَ وَاَیْضًا مِنْ زَکَرِیَّا النَّبِیِّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَاِنَّہٗ عَلَّمَہٗ اِسْمَ الذَّاتِ

اور میرے والد مرشد آداب آموز طریقت کے ہوئے بحسب باطن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی باین طریق کہ آنحضرت کو خواب میں دیکھا سو ان سے بیعت کی اور آپ نے ان کو نفی اور اثبات کی تعلیم فرمائی اور حضرت زکریا پیغمبر سے بھی علیہ الصلوۃ والسلام ادب آموز ہوئے کہ اسم ذات کی انھوں نے تعلیم فرمائی وَاَیْضًا مِنْ رُّوْحِ الْاَئِمَّۃِ الشَّیْخِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ

[illegible]

وَالْخَوَاجَہ بَهَاءِ الدِّيْنِ مُحَمَّدٍ نَقْشَبَنْد وَالْخَوَاجَہ مُعِيْنِ الدِّيْنِ اِبْنِ حَسَنٍ چِشْتِيٍّ وَرَاٰهُمْ وَاَخَذَ مِنْهُمُ الْاِجَازَةَ وَعَرَفَ نِسْبَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ عَلٰى حِدَتِهَا مِمَّا فَاضَ مِنْهُمْ عَلٰى قَلْبِهٖ وَكَانَ يَحْكِيْ لَنَا حِكَايَتَهَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ـ

اور یہ بھی والد مرشد نے فیض پایا ائمہ طریقت کی روح سے یعنی شیخ ابو محمد عبد القادر جیلانی اور خواجہ بہاؤ الدین محمد نقشبند اور خواجہ معین الدین بن حسن چشتی کی روح سے اور انکو خواب میں دیکھا اور ان سے اجازت لی اور ہر بزرگ کی نسبت ان سے علیحدہ علیحدہ دریافت کی جس کا فیض ہوا ان حضرات کی طرف سے انکے دل پر اور حضرت والد ہم سے اسکی حکایت بیان فرماتے تھے حق تعالیٰ ان سے اور ان حضرات سب سے راضی ہو وَاَمَّا الْعُلُوْمُ الظَّاهِرَةُ مِنَ التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ وَالْكَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ فَقَدْ تَعَلَّمْنَا مِنْ سَيِّدِنَا الْوَالِدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ قَرَاَ صِغَارَ الْكُتُبِ عَلٰى اَخِيْهِ اَبِي الرِّضَا مُحَمَّدٍ وَالْكِبَارَ مِنْهَا عَلٰى مِيْرْزَا زَاهِدٍ الْهَرَوِيِّ صَاحِبِ الْحَوَاشِي الْمَشْهُوْرَةِ عَنْ مِيْرْزَا فَاضِلٍ عَنْ مُلَّا يُوْسُفَ الْكَوْسَجِ عَنْ مِيْرْزَا جَانٍ وَغَيْرِهٖ عَنِ الْمُحَقِّقِ مُلَّا جَلَالِ الدَّوَّانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَسْعَدَ وَغَيْرِهٖ عَنْ تَلَامِذَةِ الْعَلَّامَةِ التَّفْتَازَانِيِّ وَالْعَلَّامَةِ الشَّرِيْفِ الْجُرْجَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ

اور علوم ظاہرہ منجملہ تفسیر اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور نحو اور صرف اور کلام اور اصول اور منطق کے سوا انکو ہم نے پڑھا اپنے والد مرشد سے رضی اللہ عنہ اور والد نے چھوٹی کتابیں اپنے بھائی ابو الرضا محمد سے پڑھیں اور بڑی کتابیں میرزا زاہد ہروی سے پڑھیں جو مصنف ہیں حواشی مشہورہ درسیہ کا اور میرزا زاہد نے میرزا فاضل سے انھوں نے ملا یوسف کوسج سے انھوں نے میرزا جان وغیرہ سے انھوں نے محقق ملا جلال دوانی سے انھوں نے اپنے باپ اسعد وغیرہ تلامذہ علامہ تفتازانی اور علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ عنہم ف علامہ تفتازانی اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علما میں مشہور اور معلوم ہے لہٰذا مصنف نے اسکو نہ ذکر فرمایا وَاَجَازَنِيْ لِلْمِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ وَصَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ وَغَيْرِهٖ مِنْ

ارواح مشائخ کی زیارتیں ۱

الصَّالِحُ اَلْبَيْتِ الشَّيْخُ حَاجِیْ مُحَمَّدْ اَفْضَلُ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ
عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ مُحَمَّدْ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ شَيْخِ الطَّرِيْقَةِ الشَّيْخِ اَحْمَدَ
السَّهْرَنْدِيْ بِسَنَدِهٖ الطَّوِيْلِ الْمَذْكُوْرِ فِيْ مَقَامَاتِهٖ وَهٰذَا آخِرُ مَا اَرَدْنَا
اِيْرَادَهٗ فِيْ هٰذِهِ الرِّسَالَةِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا

اور مجھ کو اجازت دی مشکوٰۃ المصابیح اور صحیح بخاری وغیرہ صحاح ستہ کی معنعنہ ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ عبد الاحد سے انھوں نے اپنے والد شیخ محمد سعید سے انھوں نے اپنے دادا شیخ طریقت شیخ احمد سرہندی سے ان کی سند طویل مذکور ہے ان کے مقامات اور تصانیف میں اور یہ تمامی ہے اس مضمون کی جس کے لانے کا ہم نے اس رسالے میں ارادہ کیا تھا اور شکر ہے حق تعالیٰ کا ابتدا میں بھی اور انتہا میں بھی اور ظاہر میں بھی اور باطن میں بھی مترجم کہتا ہے الحمد للہ کہ اس کے حسن توفیق سے ترجمہ قول الجمیل کا چوبیسویں ربیع الآخر سنہ ۱۲۶۰ بارہ سو ساٹھ ہجری میں پورا ہو گیا حق تعالیٰ میری بھول چوک و کج فہمی کو برکت ارواح طیبہ اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کے معاف کرے اور ان حضرات کے نور باطن سے میرے ظلمت کدہ دل کو نورانی فرما دے آمین اور اہل اسلام کو اس ترجمہ سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے پناہ میں رکھے آمین ثم آمین

خاتمہ طبع

الحمد للہ علی نوالہ والصلوٰۃ والسلام علی خیر البریۃ محمد وعلی آلہ وعلی سائر اصحابہ اما بعد یہ کتاب فیض انتساب قول الجمیل تصنیف لطیف عارف کامل عالم فاضل مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی مع ترجمہ موسوم بہ شفاء العلیل محلی خرم علی صاحب بلہوری مرحوم اور فوائد مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی و حواشی مولانا نواب قطب الدین خاں صاحب دہلوی بہ تصحیح مولوی حشمت علی صاحب مرادآبادی مظاہری ثم القاسمی حسب ایما جناب مولوی اسحاق صاحب مالک کتب خانہ رحیمیہ دیوبند ماہ فروری ۴۷ء حلیہ طبع سے مزین ہوئی شائقین و ناظرین مالک مطبع و مصحح و کاتب کو بدعائے خیر یاد فرمائیں

ہر قسم کی عربی اردو فارسی کتب بکفایت ملنے کا پتہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یو پی)

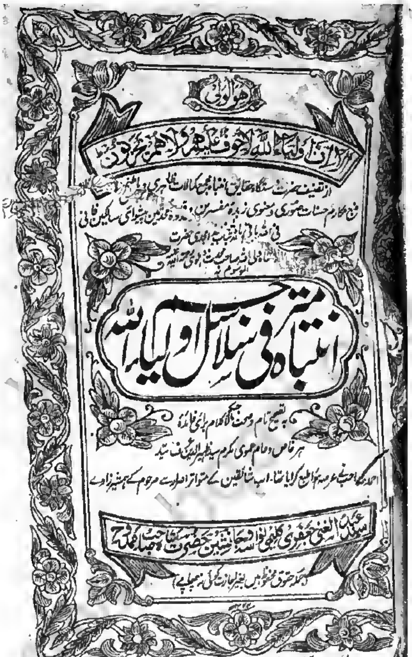

هو الولی

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

از تصنیف حضرت سنگاہ حقایق انتباہ مجمع کمالات ظاہری و [illegible]
منبع مکارم حسنات صوری و معنوی زبدۂ مفسرین و قدوۂ محدثین پیشوائی سالکین فانی
فی اللہ باقی باللہ جناب مجدد الہندی حضرت
شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
الموسوم بہ

انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مترجم

بہ تصحیح تام و صحت کلام برائے فائدہ
ہر خاص و عام مولوی مکرم سید ظہیر الدین عرف سید
احمد صاحب نے عرصہ ہوا طبع کرایا تھا۔ اب شائقین کے متواتر اصرار سے مرحوم کے ہمشیر زادے

سید عبد الغنی جعفری کلیم نواسہ و جانشین حضرت سید صاحب ممدوح

(جملہ حقوق محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی نہ چھاپے)

[illegible] نے آرمی برقی پریس دہلی میں طبع کرایا

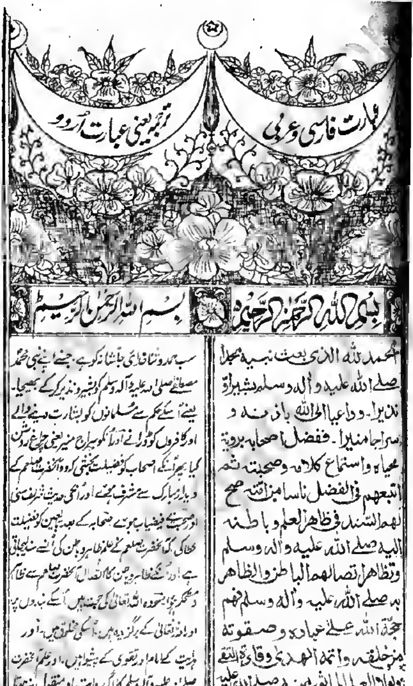

عبارت فارسی و عربی

ترجمہ یعنی عبارت اردو

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی بعث نبیه محمدا صلی الله علیه و آله وسلم بشیرا و نذیرا۔ وداعیا الی الله باذنه و سراجا منیرا۔ ففضل اصحابه برؤیة محیاه واستماع کلامه وصحبته ثم اتبعهم فی الفضل ناسا من امته صح لهم السند فی ظاهر العلم و باطنه الیه صلی الله علیه و آله وسلم وتظاهر اتصالهم الباطن والظاهر به صلی الله علیه و آله وسلم فهم حجة الله علی عباده و صفوته من خلقه وائمة الهدی وقادة التقی ولولا العلم الماثور منه صلی الله علیه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب حمد و ثنا خدائی جل شانہ کو ہے۔ جسنے اپنے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بشیر و نذیر کر کے بھیجا۔ یعنی اسکے حکم سے مسلمانوں کو بشارت دینے والے اور کافروں کو ڈرانے اور انکو سراج منیر یعنی چراغ روشن کیا پھر انکے اصحاب کو فضیلت بخشی کہ وہ آنحضرت صلعم کے دیدار مبارک سے مشرف ہوئے اور انکی حدیث شریف سنی اور صحبت سے فیضیاب ہوئے صحابہ کے بعد تابعین کو فضیلت عطا کی کہ آنحضرت صلعم کے علم ظاہر و باطن کی انہوں نے سند لیجاتی ہے اور جنکے ظاہر و باطن کا اتصال آنحضرت صلعم سے ظاہر و مشتہر ہوا سو وہ اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں اسکے بندوں پر اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ہیں اسکی مخلوق میں۔ اور ہدایت کے امام اور تقوی کے پیشوا ہیں۔ اور علم آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اگر روایت اور منقول نہ ہوتا

وآلہ وسلم بالاسانید والفہم الذی یؤتیہ اللہ عز وجل من شاء فی ذلک العلم لم یعبد اللہ ولم یھتد احد ولا تقرب بشر و صلے اللہ علی افضل خلق محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد می گوید احمد بن عبد الرحیم العمری الدہلوی المعروف بولی اللہ تغمدہ اللہ تعالی ومشائخہ ووالدیہ برحمۃ العظمیٰ۔ این رسالہ ایست مسمی بانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ واسانید وارثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مؤلف برائے تعریف سلاسل مشہورہ کہ این فقیر در ظاہر علم و باطن علم بآن متمسک شدہ وخود را بر طرفے از آن بستہ جعل اللہ تالیفہا خالصا لوجہ الکریم واعاد علیّ وعلی الناس منہا الحظ الجسیم

مقدمہ۔ باید دانست کہ یکے از نعم خدائے تعالی برامت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات آنست کہ ارتباط در سلسلہ ہائی ایشان تا پیغامبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح وثابت است اگرچہ اوائل امت را با واخر امت در بعض امور اختلاف بوده باشد پس صوفیہ صافیہ ارتباط ایشان در زمن اول بصحبت وتعلیم وتادب بآداب تہذیب نفس بودہ است نہ بخرقہ

اسناد سے ہے اور اُس فہم سے جو اللہ تعالےٰ جسے چاہتا ہے بخشتا ہے۔ تو کوئی اللہ تعالےٰ کی عبادت نہ کرتا اور کوئی ہدایت نپاتا۔ اور نہ کوئی بشر مقرب ہوتا۔ اللہ جل شانہٗ کا وصلی اللہ علی افضل خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اِسکے بعد کہتا ہے۔ احمد بن عبد الرحیم عمری دہلوی عرف ولی اللہ خدا اُسکو اور اُس کے مشائخ اور والدین کو اپنی رحمت عظمیٰ میں ڈہانک لیوے۔ یہ رسالہ ہے کہ اسکا نام انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ واسانید وارثی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ تالیف کیا گیا واسطے تعریف اُن سلسلوں مشہورہ کے جن سے یہ فقیر علم ظاہر و باطن میں سند رکھتا ہے۔ خدا اِس تالیف کو خالص لوجہ اللہ کرے۔ اور مجھے اور اور لوگوں کو اِس سے نصیب کامل عطا فرماوے۔

مقدمہ جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں اِس امتِ محمدی پر ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ سلسلوں کا ربط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک صحیح وثابت ہے۔ اگرچہ بعض امور میں اوّل امت اور اواخر امت کا اختلاف ہوا ہو تو حضرات صوفیہ صافیہ جو اول زمانہ میں ہوئے ہیں۔ تو اُن کا ارتباط صحبت اور تعلیم اور نفس کی تہذیب کے آداب سے مؤدب ہونے سے تھا۔ اُس وقت خرقہ

تمام اولیاء کی سلاسل طریقت
کے نسب نامے

مقدمہ در بیان سلاسل وارتباط
قادریہ کے متعلق حسن دعا

سلاسل طریقت کا ربط آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تک ثابت ہے

و بیعت و در زمن سیّد الطائفہ جنید بغدادی رسم خرقہ ظاہر شد بعد از آن رسم بیعت پیدا گشت و ارتباط سلسلۂ بیعت این امور متحقق است و اختلاف صور ارتباط ضرری نکند و خرقہ و بیعت را اصلے ہست از سنت سنیہ اما خرقہ پس اصلش الباس آنحضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمامہ را بعبدالرحمن بن عوف در وقتیکہ امیر لشکر گردانید۔ و اما بیعت پس وجود آن و اعتبار آن از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مستفیض یقینی ست کما لا یخفی و علمائے کرام ارتباط ایشان در زمن اول باستماع احادیث و حفظ آن در وعاء قلب بود بعد از آن بتصنیف کتب و قراۃ و مناولہ۔ و اجازت و وجادہ آن پیدا شد و ارتباط سلسلہ بہمہ این امور صحیح است و اختلاف صور اثری نیست و ہر یکے ازین امور اصلے دارد از سنت سنیہ۔ اما قراۃ پس اصلش قراۃ عبداللہ بن مسعود است و سوال اعرابی و مناولہ اصلش کتابت آنحضرت ست باطراف بلدان و مناولہ صحیفہ بعبداللہ بن جحش و ہمچنین اجازت و وجادہ را اصول است کہ کتب حدیث مبین می شود۔ بالجملہ رسم قدیم صوفیہ است کہ یاران خود را خرقہ می پوشانند از قلنسوہ و عمامہ و قمیص و قبا

اور بیعت نہ تھی اور سیّد الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ کے زمانہ میں خرقہ کی رسم ظاہر ہوئی۔ اور بعد اُسکے بیعت کا دستور جاری ہوا۔ اور ارتباط ان اُمور کے سلسلۂ روشن کا متحقق یعنی صحیح و ثابت ہے اور ارتباط یعنی رابطے کی صورتیں جو مختلف ہیں اُن سے کچھ ضرر نہیں۔ اور خرقہ اور بیعت کی اصل ہے سنت سنیہ تو خرقہ کی اصل تو الباس عمامہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کو عطا فرمایا تھا جب اُنکو امیر لشکر کیا تھا اور بیعت کی اصل خود آنحضرت صلعم سے مستفیض اور متواتر یقینی ہے۔ کچھ پوشیدہ نہیں۔ پس زمانۂ اول میں علمائے کرام کا ارتباط حدیثیں سننے اور اُنکو اپنے دل میں محفوظ کرنا تھا۔ بعد اسکے کتابیں تصنیف ہوئیں اور قراۃ اور مناولہ اور اجازت اور وجادت جاری ہوئی اور سلسلوں کا ارتباط ان سب اُمور میں صحیح ہے۔ اور صورتوں کے اختلاف کا اسمیں کچھ مضائقہ نہیں۔ اور ان سب باتوں کی سنت سنیہ میں اصل ہے چنانچہ قراۃ کی اصل تو حضرت عبداللہ بن مسعود سے اور اعرابی کا سوال اور مناولت کی اصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان لکھنے اطراف بلاد میں اور مناولہ صحیفہ عبداللہ بن جحش اور اسیطرح اجازت اور وجادت کے حیلے ہیں جنکا کتب حدیث میں بیان ہے۔ غرض صوفیہ کی رسم قدیم ہے کہ اپنے یاروں کو خرقہ پہناتے ہیں خواہ کلاہ خواہ عمامہ خواہ قمیص خواہ قبا

سلسلۂ طریقت صحیح و ثابت ہے

تصوف کی اجازت اور خلافت کا عمل

۴

ونہاد و ازار ہر چہ متیسر شود لبسہ وجہ یکے **خرقہ اجازت** چون خواہند کہ محبے را از محبان خود اجازت طریقت دہند واورا نائب خود سازند در تلقین وصحبت باطالبان واخذ بیعت واعطاء خرقہ اورا خرقہ دہند وشرط آن قبولیت این معنیست دیگر **خرقہ ارادت** چون عزیزے در زمرۂ صوفیان داخل شد واعمال ایشان بجد تمام پیش گرفت اورا خرقہ عطا می کنند تا علامت دخول او باشد در طریقۂ صوفیہ وشرط اوردیت جد وجہد است وتفرس استقامت او درین باب۔ سویم **خرقہ تبرک** چون برکسے مہربان شوند کہ برکات عزیزان شامل حال او باشد۔ اورا خرقہ دہند بغیر لاحظہ شرطے پادشاہ باشد یا امیر یا تاجر وہمچنین اخذ بیعت بچند طریق باشد بیعت توبہ از معاصی وآن عام است ہر مسلمان را وبیعت تبرک بدخول در سلسلہ صالحین وآن نیز عام است وبیعت تحکیم کہ شیخ را در سلوک طریقہ مجاہدہ بر خود حکم سازد وبجد تمام این راہ را سلوک نماید وآن مخصوص باصحاب ارادت است ودر ہیئت بیعت اختلاف است جمہور صوفیہ دیار عرب ہیئت بیعت ایشان ست کہ شیخ کف دست راست خود را بر کف دست راست

اقسام خرقہ

اقسام بیعت

در بیان طریقہ بیعت

خواہ چادر خواہ ازار جو کچھ میسر ہو۔ اور اسکے تین طریقے ہیں۔ ایک تو **خرقہ اجازت** کہ جب چاہتے ہیں کہ اپنے کسی دوست کو طریقت کی اجازت دیں۔ اور اسکو اپنا نائب کریں تلقین میں اور صحبت میں کہ طالبوں سے بیعت لے اور خرقہ عطا کرے تو اسکو خرقہ دیتے ہیں۔ سو اسکی شرط ان امور کا قبول کرنا ہے۔ دوسری صورت **خرقہ ارادت** ہے۔ کہ جب کوئی عزیز صوفیوں کے زمرہ میں داخل ہوتا ہے۔ اور انکے سے عمل جد وجہد کے کرنے لگتا ہے۔ اسکو خرقہ عطا کرتے ہیں کہ اسکی صوفیوں میں داخل ہونیکی علامت ہو۔ اور اسکی شرط ان امور میں دیکھ لینا ہے۔ کہ وہ جد وکوشش کرتا ہے۔ ان امور میں اور استقامت رکھتا ہے۔ تیسرا **خرقہ تبرک** ہے کہ جب کسی پر مہربان ہوتے ہیں کہ صوفیوں کی برکات اسکے شامل حال ہوں۔ اسکو خرقہ دیتے ہیں۔ اس میں کچھ شرط نہیں بادشاہ ہو یا امیر سوداگر کوئی ہو اسی طرح بیعت بھی کئی قسم کی ہے۔ ایک بیعت توبہ کہ گناہوں سے توبہ کرے سو وہ عام ہے ہر مسلمان کیواسطے یعنی جس سے چاہے بیعت کرے اور جو چاہے بیعت لے اور ایک بیعت تبرک ہے کہ صالحین کے سلسلہ میں داخل ہو سو وہ بھی عام ہے اور ایک بیعت تحکیم ہے کہ شیخ کو سلوک طریقہ مجاہدہ میں اپنے پر حاکم کرے اور خوب کوشش سے اس رستے چلے سو یہ خاص ہے۔ ارباب ارادت کیساتھ بیعت کے طور میں اختلاف ہے۔ ملک عرب کے کل صوفیوں کی بیعت کی تو یہ صورت ہے۔ کہ شیخ اپنا داہنا ہاتھ مرید کے داہنے ہاتھ پر

عرب حضرات کی بیعت

تصوف

طالب نهد و بریکے با ابہام و اصابع کف دیگر را قبض کند و بعد قراۃ سورۂ فاتحہ و آیات از قرآن عظیم طالب گوید اللهم انی اشهدك و اشهد ملائكتك و انبياءك و اولياءك انی قبلته شیخا فی الله و مرشدا و داعیا و شیخ گوید اللهم انی اشهدك و اشهد ملائكتك و انبياءك و اولياءك انی قبلته ولدا فی الله بعد ازاں دعا کند و آنچہ ضروری باشد وصیت کند و ہمیں بیعت اشارہ واقع شدہ است در آیۃ ید الله فوق ایدیهم و آنچہ والد ایں فقیر را در رؤیا از آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و ایں فقیر را نیز در رؤیا از آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم معلوم کردہ است بیعت آن معانقہ است و دو دست طالب در میان دو دست شیخ باشد و کلمات مبارکہ ماثورہ کہ در حدیث صحیح آمدہ است گویند و در آخر گویند اخترت الطریقة الفلانیة و [illegible] در رسالہ القول الجمیل فی سواء السبیل ذکر کردیم و هذا اوان الشروع فی المقصود

رکھتا ہے اور انگوٹھے اور انگلیوں سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتا ہے۔ اور بعد سورۂ فاتحہ پڑھنے اور قرآن شریف کی آیتیں پڑھنے کے مرید کہتا ہے۔ اللهم انی اشهدك و اشهد ملائكتك و انبياءك و اولياءك انی قبلته شیخا فی الله و مرشدا و داعیا اور شیخ کہتا ہے۔ اللهم انی اشهدك و اشهد ملائكتك و انبياءك انی قبلته ولدا فی الله۔ اسکے بعد دعا کرے اور ضروری باتوں کی وصیت کرے اور اسی بیعت کا اشارہ ہے آیہ کریمہ ید الله فوق ایدیهم میں اور جو طریقہ بیعت اس فقیر کے والد کو خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کا معلوم ہوا ہے اور اس فقیر کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب میں معلوم ہوا ہے۔ اسکی صورت مصافحہ کی ہے کہ دو ہاتھ مرید کے شیخ کے دونوں ہاتھوں میں ہوتے ہیں اور کلمات مبارک جو صحیح حدیث شریف میں وارد ہیں کہتے ہیں۔ اور بعد اسکے کہتے ہیں اخترت الطريقة الفلانية اور اسکا سب ذکر ہم نے کتاب قول الجمیل فی سواء السبیل میں مذکور کردیا ہے۔ اور اب مقصد کے شروع کا وقت ہے۔

فصل

در علم باطن ارتباط ایں فقیر از جہت بیعت و صحبت و خرقہ و فیض توجہ و تلقین بجناب عالیحضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم است تفصیل ایں اجمال آنکہ

فصل

اس فقیر کو ارتباط بیعت صحبت و خرقہ و فیض توجہ و تلقین عالم باطن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ

[illegible]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مثالیہ

بیان صورت مثالیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

این فقیر در واقعه دید که بخدمت آنحضرت صلی اللہ علیه و آله وسلم رسیده است و مقابل آنحضرت صلی اللہ علیه و آله وسلم نشسته آنحضرت صلی اللہ علیه و آله وسلم صورت مثالیه افاضه فرمودند یکے جسمے که جانب اعلیٰ و اسفل او هر دو پیرهن دارد و اعلیٰ آن عریض تر است از اسفل و درمیان اعلیٰ تا اسفل تدریجے است چنانکه در جسم مخروطی می باشد و آن مثال نسبت خاصه آنحضرت است صلی اللہ علیه و آله وسلم دیگر جسمی مدور مثل طبق مستقر در زمین و در وسط آن عودی مرکوز است و آن تمثال نسبت سالکان است که از جذب چندان بهره نیافته اند سوم جسمی شبیه ثانی الا آنکه عود بر زمین قائم است و آن طبق بر و معقد و آن تمثال نسبت مجذوبان است که از مراتب سلوک چندان بهره ندارند و در ضمن نمودن این صورتهاے سه گانه القا فرمودند که نسبت خاصه آنحضرت صلی اللہ علیه و آله وسلم آنست که طبقات مجرده روحانیه و مراتب سفلانیه جسمانیه همه بکمالات مناسبه خود متصف باشند و مراتب روحانیه قوی تر بود و هیچ چیز از مراتب روحانیه نباشد الا که او را در عالم نسمیه خلیفه و نمونه هست

اس فقیر نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور میں حاضر ہوا ہے اور روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھا ہے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مثالیہ دیکھی۔ اوّل تو ایک ایسا جسم کہ اس کا اعلیٰ اور اسفل پیرہن رکھتا ہے۔ اور اعلیٰ اسفل سے زیادہ چوڑا ہے۔ اور درمیان اعلیٰ اور اسفل کے تدریج ہے۔ جیسے جسم مخروطی میں ہوتی ہے۔ اور وہ تمثال (صورت) ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص نسبت کی۔ پھر ایسا معلوم ہوا ایک جسم مدوّر جیسے ایک طباق زمین پر رکھا ہوا ہے۔ اور اس میں ایک لکڑی گڑی ہوئی ہو۔ وہ تمثال سالکوں کی نسبت کی ہے جنہوں نے جذب کا چنداں حصہ نہ پایا ہو تیسرے ایسی شکل جیسی دوسرے سے مشابہ لیکن وہ اس طرح کہ جیسے لکڑی زمین میں گڑی ہوئی اور طباق اسکے اوپر ہو۔ وہ تمثال مجذوبوں کی نسبت کی ہے جنہوں نے سلوک کا چنداں حصہ نہیں پایا۔ اور ان تینوں تمثالوں کے دکھانے کے درمیان یہ بات دل میں ڈالی کہ خاص نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ ہے کہ طبقات مجردہ روحانیہ اور مراتب سفلانیہ جسمانیہ سب اپنے اپنے کمالات مناسبہ کیساتھ متصف ہوں۔ اور مراتب روحانیہ زیادہ قوی ہوں اور مراتب روحانیہ سے کوئی ایسی چیز نہیں جسکا عالم نسمیہ میں خلیفہ اور نمونہ نہیں ہے۔

شد آن کہ محبت ذاتیہ را نمونہ باشد و آن
محبت افعال است و انقیاد روح را خلیفہ
شد و آن سجدہ ظاہر و آنانکہ این جامعیت
نیافتہ اند. دو قسم اند. قسمی مجذوب باشند کہ
تکمیل مراتب روحانیہ کردہ اند دون
مراتب نفسیہ و وسعت درجات ایشان
فوق است فقط و قسمی سالکانند کہ تکمیل
مراتب سافلہ کردہ اند دون المراتب الروحانیہ
و وسعت کمال ایشان درجات تحت
است و بس چون این معرفت جلیلہ
بخاطرم جا گرفت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم تبسم کنان سر از جیب مراقبہ
بیرون آوردند و دو دست خویش
برداشتند و اشارت فرمودند بہ بیعت
و مصافحہ این فقیر برخاست و زانو بزانو
متصل ساختہ و دو دست خود درمیان دو
دست آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نہادہ بیعت کرد و بعد فراغ از بیعت
چشم فرو بستند و این فقیر نیز در حضور
مبارک چشم بستہ متوجہ شد آنگاہ ہمان
نسبت خاصہ کہ سابقاً علم آن دادہ
بودند عطا فرمودند فاحطت بہا علما
و ما تشا درین واقعہ ہیچ کلمہ و کلام درمیان
نیامد. و افاضہ روحانیہ بود با اشارت
و فعل و چون این فقیر بزیارت مدینہ منورہ

مثلاً محبت ذاتیہ کا نمود کیا ہے۔ محبت افعال اور
روح کی اطاعت کا خلیفہ کیا ہے۔ سجدہ ظاہر
اور جن لوگوں کو یہ جامعیت نہیں ملی ہے۔ وہ دو
قسم ہیں۔ ایک قسم تو مجذوب ہیں۔ کہ انہوں نے مراتب
روحانیہ کی تکمیل کی ہے۔ سوائے مراتب نفسیہ کے
اُن کی وسعت درجات فقط فوق ہے۔ اور
دوسری قسم سالک ہیں۔ کہ مراتب سافلہ کی
تکمیل کی ہے۔ سوائے مراتب روحانیہ کے اُنکی
وسعت کمالات فقط درجات تحت ہے اور بس
جب یہ معرفت جلیلہ میری خاطر میں جمی۔ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے سر مبارک
گریبان مراقبہ سے اٹھایا۔ اور اپنے دونو مبارک
ہاتھ اٹھائے اور اشارہ فرمایا بیعت اور مصافحہ کا۔
یہ فقیر اٹھا اور زانو بزانو متصل بیٹھکر اپنے دونو
ہاتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونو
مبارک ہاتھوں میں رکھے اور بیعت کی بعد فراغ
بیعت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی
مبارک آنکھیں بند کیں۔ اور اس فقیر نے بھی اپنی آنکھیں
اُن کے حضور مبارک میں بند کیں۔ اسوقت آپنے
وہی نسبت خاصہ جسکا پہلے علم القا فرمایا تھا عطا
فرمائی تو میں محیط[1] ہوگیا۔ از روے علم کے اور ما شاء
اللہ کہ اس واقعہ میں کچھ کلمہ و کلام درمیان نہ تھا فقط
روحانیہ فیض تھا۔ یا اشارہ اور فعل تھا۔ اور جب
یہ فقیر مدینہ منورہ

فرق دربیان مجذوب و سالک

طریقہ بیعت از آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

[1] یعنی گھر گیا ۱۲

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی روحانیہ

شاہ صاحب کو بکثرت بشارتیں

رسید و مدتے بر قبر مبارک متوجہ شد مراتب جذب و سلوک ہمہ از ابتدا تا انتہا در نظر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم طے کرد آنگاہ این فقیر را بہ بزرگی و حکمت ملقب ساختند و طریقہ عنایت فرمودند۔ و آنچہ در تمام مشکلات داشتم پرسیدم جواب با صواب اکثر آن چیزہا در رسالہ فیوض الحرمین نوشتہ ام و بیان طریقہ در رسالہ ہمعات میسر شد و بعضے از آن جوابہا کہ در فیوض الحرمین مرقوم نیست اینجا نوشتہ شد۔ این فقیر در جناب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کرد۔ بوجہے از کلام روحانی کہ آنحضرت صلعم چہ می فرمایند۔ در فرقۂ شیعہ کہ محبت اہل بیت دعویٰ می کنند و باصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عداوت دارند۔ افاضہ فرمودند کہ مذہب این جماعت باطل است و بطلان مذہب ایشان از تامل در تعریف امام کہ ایشان مقرر کردہ اند ظاہر خواہد شد۔ انتہی۔ بعد افاقت ازان حالت در معنے امام تامل کردہ شد معلوم گشت کہ ایشان می گویند کہ امام معصوم مفترض الطاعت می باشد و وحی باطنی کہ عبارت از القائے حکم الٰہی بر باطن است بطریق اجتہاد یا الہام یا امن از خطا در آن مسئلہ او را اثبات می کنند و می گویند او را خدائے تعالیٰ نصب کردہ است برائے مردمان

پہنچا اور ایک مدت تک روضۂ انور میں متوجہ رہا۔ سب مراتب جذب و سلوک کے ابتدا سے انتہا تک طے کئے۔ آنحضرت نے اس فقیر کو القاب بزرگی و حکمت سے ملقب فرمایا۔ اور ایک طریقہ عنایت فرمایا۔ اور جو جو علم میں مشکلات تھی میں نے پوچھی اور اُسکا جواب باصواب پایا۔ اُن میں سے اکثر میں نے رسالہ فیوض الحرمین میں لکھے ہیں۔ اور طریقہ کا بیان رسالہ ہمعات میں میسر ہوا اور ایک اُن جوابوں میں سے جو رسالہ فیوض الحرمین میں نہیں لکھا اسمیں لکھا ہے وہ یہ ہے۔ کہ اس فقیر نے ایک وجہ روحانی کلام سے حضور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا۔ کہ فرقۂ شیعہ کیواسطے کیا ارشاد ہے کہ یہ اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے عداوت رکھتے ہیں۔ تو افاضہ فرمایا کہ اس جماعت کا مذہب باطل ہے اور ان کے مذہب کا بطلان ظاہر ہو جائیگا جب غور کروگے لفظ امام کی تعریف میں جو انہوں نے مقرر کی ہے۔ انتہی۔ بعد اُس حالت کے افاقہ سے میں نے جو غور کی تو معلوم ہوا کہ یہ کہتے ہیں امام معصوم مفترض الطاعت ہوتا ہے۔ اور وحی باطنی کہ عبارت ہے حکم الٰہی کے القا ہونے سے باطن میں یا الہام یا امن خطا سے اُس مسئلہ میں ثابت کرتے ہیں۔ بطریق اجتہاد کے اور کہتے ہیں۔ کہ اُس کو خدا مقرر کرتا ہے لوگوں کے واسطے۔

ے اسی وجہ شاہ صاحب حکیم امت مصطفیٰ کہے جاتے ہیں۔

بطلان مذہب شیعہ

لہ فیوض الحرمین [illegible]

تا ایشان را احکام الٰہی رسانند و تحقیقت معنے نبوت ہمین خصال رجوع می کنند زیرا کہ بعثۃ اللہ للتبلیغ الاحکام حاصلش ہمین نصب و افتراض طاعت است پس بحقیقت ایشان قائل بختم نبوت نیستند و آئمہ را رضی اللہ عنہم معنی نبوت اثبات می کنند اگرچہ نام نبوت نمی گویند و ھل عقیدۃ اصبح من ذالک و در عالم ظاہر این فقیر را از جہت بیعت و صحبت و خرقہ و اجازت و تلقین اشغال ہمہ این امور یا بعض این امور با جمیع خانوادہائے طریقہ کہ امروز بر روئے زمین مشہور اند یا اکثر آنہا ارتباط واقع شدہ است و الحمد للہ از آنجملہ درین رسالہ سند خانوادہ ہائے مشہورہ می نویسد باجمالہ طریقہ قادریہ مشہورترین طرائق است در عرب و ہندوستان و نقشبندیہ در ہندوستان و ماوراء النہر شہرت تمام دارد و در حرمین نیز شائع شدہ۔ و چشتیہ در ہندوستان بسیار مشہور است و سہروردیہ در نواحی خراسان و کشمیر و سندھ و کبرویہ در توران و کشمیر و شطاریہ در ہندوستان و شاذلیہ در مغرب و مصر و سودان و مدینہ فی الجملہ در مغرب و عیدروسیہ در حضرموت سلسلہ صحبت این فقیر در طریق تہذیب باطن تا حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مستفیض متصل یقینی الوقوع است

کہ انکو احکام الٰہی پہنچاوے اور فی الحقیقۃ نبوت کے معنے یہی خصلتیں ہیں۔ اسواسطے کہ نبی کی تعریف یہی ہے کہ بعثۃ اللہ للتبلیغ الاحکام یعنی اللہ نے اُسکو بھیجا ہے واسطے احکام پہنچانے کے اسکا حاصل یہی مقرر کرنا اور افتراض طاعت ہے تو یہ لوگ درحقیقت ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں اور اماموں رضی اللہ عنہم کے واسطے نبوت ثابت کرتے ہیں۔ اگرچہ نبوت کا نام نہ لیں اس عقیدے سے بھی کوئی اور بدتر عقیدہ ہے۔ اور عالم ظاہر میں اس فقیر کو وجہ سے بیعت و صحبت و خرقہ و اجازت اور تلقین اشغال کے یہ سب امور یا انہیں سے بعضے امور اور سب خانوادوں طریقہ سے جو آج کے دن روئے زمین پر مشہور ہیں یا انہیں سے اکثر سے رابطہ حاصل ہے انہیں سے اس رسالہ میں مشہور خانوادوں کی سند لکھتا ہے۔ حاصل کلام یہ کہ سب طریقوں سے قادریہ طریقہ عرب و ہندوستان میں بہت مشہور ہے۔ اور نقشبندیہ ہندوستان و ماوراء النہر میں بہت مشہور ہے اور حرمین میں بھی شائع ہوا ہے۔ اور چشتیہ طریقہ ہندوستان میں بہت مشہور ہے۔ اور سہروردیہ خراسان و کشمیر و سندھ کے نواح میں۔ اور کبرویہ طریقہ توران و کشمیر میں اور شطاریہ ہندوستان میں اور شاذلیہ مغرب و مصر اور سوڈان کے نواح اور مدینہ میں فی الجملہ مغرب میں اور عیدروسیہ طریقہ حضرموت میں۔ اس فقیر کا سلسلہ صحبت تہذیب باطن کے طرائق میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک مستفیض متصل یقینی الوقوع ہے۔

نام مقامات شہرت طریقہا | ملک عرب میں سلسلہ قادریہ کی شہرت

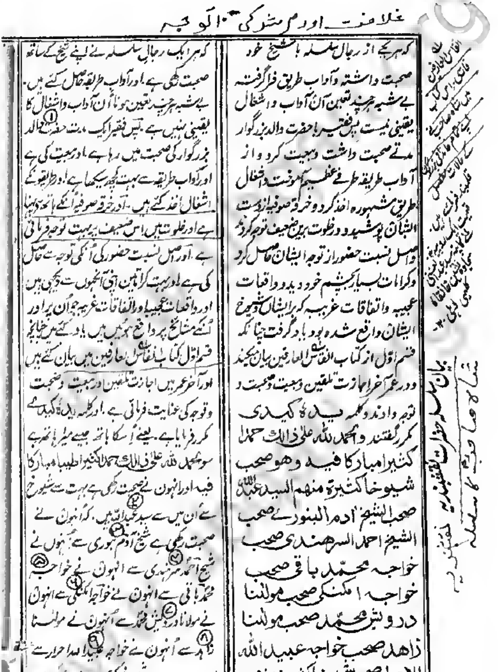

[illegible]

کہ ہر یکے از رجال سلسلہ با شیخ خود
صحبت داشتہ وآداب طریق فرا گرفتہ
بے شبہ ہر چند تعین آن آداب و اشغال
یقینی نیست پس فقیر با حضرت والد بزرگوار
مدتے صحبت داشت و بیعت کرد و از
آداب طریقہ طرفے عظیم آموخت و اشغال
طریق مشہورہ اخذ کرد و خرقہ صوفیہ از دست
ایشان پوشید و در خلوت برین ضعیف توجہ کردند
و اصل نسبت حضور از توجہ ایشان حاصل کرد
و کرامات بسیار بچشم خود دید و واقعات
عجیبہ و اتفاقات غریبہ کہ بر ایشان و شیوخ
ایشان واقع شدہ بود یاد گرفت چنانکہ
قسم اول از کتاب انفاس العارفین بیان میکند
و در عمر آخر اجازت تلقین و بیعت و صحبت و
توجہ دادند و کلمہ یدہ کیدی
مکرر گفتند والحمد للہ علی ذالک حمدا
کثیرا مبارکا فیہ وھو صحب
شیوخا کثیرۃ منھم السید عبد اللہ
صحب الشیخ آدم البنوری صحب
الشیخ احمد السرھندی صحب
خواجہ محمد باقی صحب
خواجہ امکنکی صحب مولنا
درویش محمد صحب مولنا
زاھد صحب خواجہ عبید اللہ
الاحرار صحب شیوخا کثیرۃ منھم

کہ ہر ایک رجال سلسلہ نے اپنے شیخ کے ساتھ
صحبت رکھی ہے اور آداب طریقہ حاصل کئے ہیں۔
بے شبہ ہر چند تعین ہونا اُن آداب واشغال کا
یقینی نہیں ہے۔ پس فقیر ایک مدت حضرت① والد
بزرگوار کی صحبت میں رہا ہے اور بیعت کی ہے
اور آداب طریقہ سے بہت کچھ سیکھا ہے اور طریقوں کے
اشغال اخذ کئے ہیں۔ اور خرقہ صوفیہ انکے ہاتھ سے پہنا
ہے اور خلوت میں اس ضعیف پر بہت توجہ فرمائی
ہے۔ اور اصل نسبت حضور کی انکی توجہ سے حاصل
کی ہے اور بہت کرامتیں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں
اور واقعات عجیبہ و اتفاقات غریبہ جو اُن پر اور
اُنکے مشائخ پر واقع ہوئے ہیں یاد کئے ہیں چنانچہ
قسم اول کتاب انفاس العارفین میں بیان کئے ہیں
اور آخر عمر میں اجازت تلقین اور بیعت و صحبت
و توجہ کی عنایت فرمائی ہے۔ اور کلمہ یدہ کیدی
مکرر فرمایا ہے۔ یعنے اُسکا ہاتھ جیسے میرا ہاتھ ہے
سو الحمد للہ علی ذالک حمدا کثیرا طیبا مبارکا
فیہ اور انہوں نے صحبت رکھی ہے بہت سے شیوخ
سے اُن میں سے سید عبد اللہ② ہیں۔ کہ انہوں نے
صحبت رکھی ہے شیخ آدم③ بنوری سے انہوں نے
شیخ احمد④ سرہندی سے انہوں نے خواجہ⑤
محمد باقی سے انہوں نے خواجہ امکنگی⑥ سے انہوں
نے مولانا درویش محمد⑦ سے انہوں نے مولانا
زاہد⑧ سے انہوں نے خواجہ عبید اللہ⑨ احرار سے
اور وہ بہت سے شیوخ کی صحبت میں رہے ہیں

انفاس العارفین
فارسی میں ہے
[illegible]

بیان سلسلہ حضرات نقشبندیہ نقشبندیہ
شاہ ولی اللہ صاحبؒ کا سلسلہ

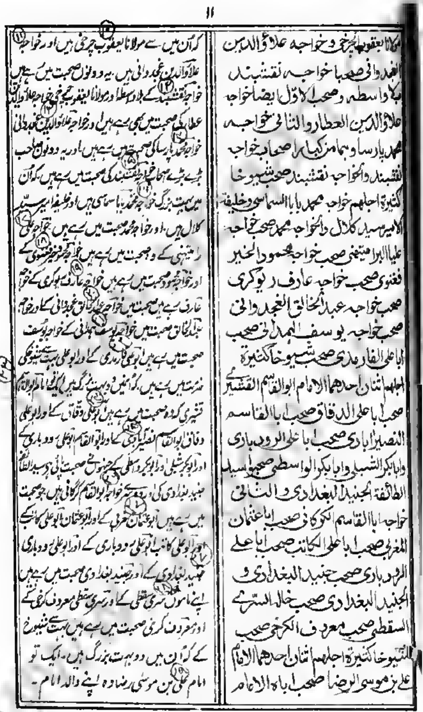

۱۱

مولانا یعقوب الچرخی وخواجہ علاؤ الدین
الغجدوانی صحبا خواجہ نقشبند
بلا واسطہ وصحب الاول ایضا خواجہ
علاؤ الدین العطار والثانی خواجہ
محمد پارسا وہما من کبار اصحاب خواجہ
نقشبند والخواجہ نقشبند صحب شیوخا
کثیرۃ اجلہم خواجہ محمد بابا السماسی وخلیفۃ
الامیر سید کلال والخواجہ محمد صحب خواجہ
علیا الرامیتنی صحب خواجہ محمود الخیر
فغنوی صحب خواجہ عارف ریوکری
صحب خواجہ عبد الخالق الغجدوانی
صحب خواجہ یوسف الہمدانی صحب
ابا علی الفارمدی صحب شیوخا کثیرۃ
اجلہم اثنان احدہما الامام ابو القاسم القشیری
صحب ابا علی الدقاق صحب ابا القاسم
النصیرابادی صحب ابا علی الرودباری
وابا بکر الشبلی وابا بکر الواسطی صحبوا سید
الطائفۃ الجنید البغدادی والثانی
خواجہ ابا القاسم الکرکانی صحب ابا عثمان
المغربی صحب ابا علی الکاتب صحب ابا علی
الرودباری صحب جنید البغدادی و
الجنید البغدادی صحب خالہ السری
السقطی صحب معروف الکرخی صحب
الشیوخا کثیرۃ اجلہم اثنان احدہما الامام
علی بن موسی الرضا صحب اباہ الامام

کہ اُن میں سے مولانا یعقوب چرخی ہیں اور خواجہ
علاؤ الدین غجدوانی ہیں۔ یہ دونوں صحبت میں رہے ہیں
خواجہ نقشبند کے بلا واسطہ اور مولانا یعقوب چرخی خواجہ علاؤ الدین
عطار کی صحبت میں بھی رہے ہیں اور خواجہ علاؤ الدین غجدوانی
خواجہ محمد پارسا کی صحبت میں رہے ہیں اور یہ دونوں صاحب
بڑے بڑے اصحاب خواجہ نقشبند کی صحبت میں رہے ہیں کہ اُن
میں بہت بزرگ خواجہ محمد بابا سماسی ہیں اور خلیفہ امیر سید
کلال ہیں۔ اور خواجہ محمد صحبت میں رہے ہیں خواجہ علی
رامیتنی کے وہ صحبت میں رہے ہیں خواجہ محمود خیر فغنوی کے
اور خواجہ محمود صحبت میں رہے ہیں خواجہ عارف ریوگری کے خواجہ
عارف رہے ہیں صحبت میں خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے اور خواجہ
عبد الخالق صحبت میں خواجہ یوسف ہمدانی کے خواجہ یوسف
صحبت میں رہے ہیں ابو علی فارمدی کے اور ابو علی بہت سے شیوخ کی
خدمت میں رہے ہیں۔ کہ اُنمیں دو بہت بزرگ ہیں ایک تو امام ابو القاسم
قشیری کہ وہ صحبت میں رہے ہیں ابو علی دقاق کے اور ابو علی
دقاق ابو القاسم نصیرابادی کے اور ابو القاسم ابو علی رودباری کے
اور ابو بکر شبلی اور ابو بکر واسطی کے جنہوں نے صحبت پائی ہے سید الطائفہ
جنید بغدادی کی اور دوسرے خواجہ ابو القاسم گرگانی ہیں جو صحبت
میں رہے ہیں ابو عثمان مغربی کے اور ابو عثمان ابو علی کاتب کے
اور ابو علی کاتب ابو علی رودباری کے اور ابو علی رودباری
جنید بغدادی کے اور جنید بغدادی صحبت میں رہے ہیں
اپنے ماموں سری سقطی کے اور سری سقطی معروف کرخی کے
اور معروف کرخی صحبت میں رہے ہیں بہت سے شیوخ
کے کہ اُن میں دو بہت بزرگ ہیں۔ ایک تو
امام علی بن موسیٰ رضا وہ اپنے والد امام۔

موسی صحب اباہ الامام جعفر الصادق
صحب اباہ الامام محمد باقر صحب اباہ الامام زین العابدین
صحب اباہ الامام حسین صحب اباہ امیر المومنین
علی بن ابی طالب صحب سید المرسلین صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم وتابعیهما داؤد الطائی
صحب حبیبا العجمی صحب الحسن البصری صحب
اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منهم
انس خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم وحافظ سنتہ باید دانست کہ طریقہ
کہ امروز محفوظ است منشاء آن جنید بغدادی است
وخرقہ محفوظہ امروز ہمان ست کہ بواسطہ جنید است
واز این سلسلہ سید عبد اللہ جالی بودند وبالاتر
از این شان تا خواجہ محمد باقی در ہند مقتدائی
صوفیہ بودند بارشاد ایشان عالمے بہ
منزل مقصود رسید واز خواجہ امکنہ تا خواجہ
عبد الخالق در ملک ماوراء النہر بودند ہر یکے در زمان
خود مرجع صوفیہ ومقتدائی طالبان بفضل در
ارشاد مشہور آنچہ در مکتوبات حضرت خواجہ
محمد باقی مسطور است تابعان ایشان برآن رفتہ
اند ہمین سلسلہ است کہ نوشتہ شد ودر شجرہ بعض
اہلبیت خواجہ محمد امکنہ یافتہ شد کہ خواجہ محمد امکنہ ارتباط
انابت وصحبت خفیہ بخواجہ محمد درویش داشتہ اند ومولانا
زاہد را نیز ملاقات کردہ اند وایشان ہر دو صحبت
حضرت خواجہ عبید اللہ احرار دریافتہ اند واللہ اعلم
وبالاتر از خواجہ نقشبند طریقہ خواجگان می گفتند وایشان

موسی کی اور وہ اپنے والد امام جعفر صادق کے اور وہ
اپنے والد امام محمد باقر اور وہ اپنے والد امام زین العابدین
کی اور وہ اپنے والد امام حسین کی اور وہ اپنے والد امیر المومنین
علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور وہ صحبت میں سید المرسلین
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسرے تابعین کے داؤد طائی
کہ وہ صحبت میں رہے حبیب عجمی کی اور وہ حسن بصری کے
اور وہ اصحابوں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ان میں سے
انس خادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور سنت
رسول اللہ کے حافظ ہیں۔ جاننا چاہئے کہ جو طریقت
آج کے دن محفوظ ہے اسکا منشار جنید بغدادی ہیں
اور خرقہ بھی محفوظ وہی ہے جو جنید بغدادی کے واسطے
سے ہے۔ اور اس سلسلہ سے سید عبد اللہ جالی تھے

اور ان سے اوپر خواجہ محمد باقی تک ہند میں مقتدا
صوفیہ کے تھے۔ اور ان کے ارشاد سے ایک عالم منزل
مقصود کو پہنچا۔ اور خواجہ امکنہ سے خواجہ عبد الخالق تک
ماوراء النہر کے ملک میں تھے۔ ہر ایک اپنے زمانہ میں صوفیوں
کے مرجع اور طالبوں کے مقتدا اور فضل میں اور ارشاد میں مشہور
تھے۔ وہ جو حضرت خواجہ محمد باقی کے مکتوبات میں لکھا
ہے اور انکے پیرو اسپر ہیں۔ وہ یہی سلسلہ ہے جو لکھا
گیا۔ اور بعض کے شجرہ میں اہلبیت خواجہ محمد امکنہ کے
لکھا ہے کہ خواجہ محمد امکنہ مریدی اور صحبت خفیہ میں
خواجہ محمد درویش سے رکھتے تھے۔ اور مولانا زاہد سے
بھی ملے ہیں۔ اور یہ دونوں صحبت میں خواجہ عبید اللہ
احرار کے رہے ہیں۔ واللہ اعلم اور خواجہ نقشبند سے
اوپر طریقہ خواجگان کا کہلاتا تھا۔ اور یہ مل کر

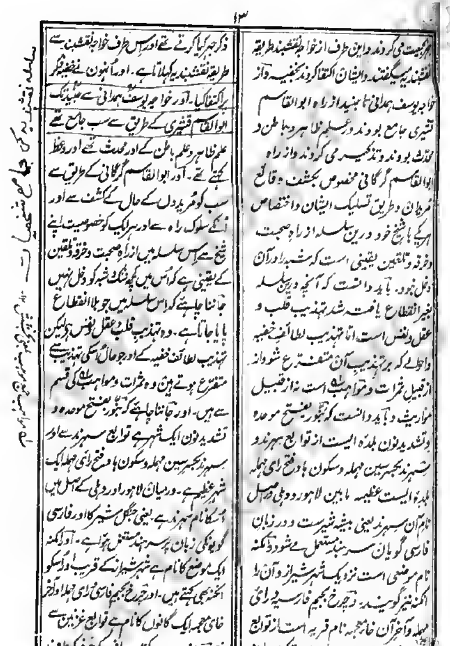

۱۳

بہر کیفیت می کردند وازین طرف از خواجہ نقشبند طریقہ نقشبندیہ میگفتند۔ وایشان اکتفا کردند بخفیہ واز خواجہ یوسف ہمدانی تا جنید از راہ ابوالقاسم قشیری جامع بودند در علم ظاہر وباطن ومحدث بودند وتذکیر می کردند واز راہ ابوالقاسم گرگانی مخصوص بکشف وقائع مریدان وطریق تسلیک ایشان واختصاص ہر یکی با شیخ خود درین سلسلہ از راہ صحبت وخرقہ وتلقین یقینی است کہ شبہہ را در آن دخل نبود۔ باید دانست کہ آنچہ درین سلسلہ بغیر انقطاع یافتہ شد تہذیب قلب وعقل ونفس است اما تہذیب لطائف خفیہ واحوالی کہ بر تہذیب آن متفرع شود از قبیل ثمرات ومواہب است نہ از قبیل موارثیث وباید دانست کہ بنور بفتح موحدہ وتشدید نون بلدہ ایست از توابع سہرند وسہرند بکسر سین مہملہ وسکون ہا وفتح رای مہملہ بلدہ ایست عظیمہ مابین لاہور ودہلی در اصل نام آن سہرند یعنی بیشہ شیر ست ودر زبان فارسی گویان سرہند مستعمل می شود واکنہ نام موضعی است نزدیک شہر شیراز وآن را اگنہ نیز گویند۔ وچرخ بجیم فارسیہ ورای مہملہ وآخر آن خاء معجمہ نام قریہ است از توابع غزنین نقشبند نسبت است بحرفہ کمخاب بافی ایشان وپدر ایشان بآن مشغول بودند کذا فی سفینۃ الاولیا

ذکر جہر کیا کرتے تھے اور اس طرف خواجہ نقشبند سے طریقہ نقشبندیہ کہلاتا ہے۔ اور انہوں نے خفیہ ذکر پر اکتفا کیا۔ اور خواجہ یوسف ہمدانی سے جنید تک ابوالقاسم قشیری کے طریق سے سب جامع تھے علم ظاہر وعلم باطن کے اور محدث تھے اور وعظ کہتے تھے۔ اور ابوالقاسم گرگانی کے طریق سے سب کو مریدوں کے حال کے کشف سے اور انکے سلوک راہ سے اور ہر ایک کو خصوصیت اپنے شیخ سے اس سلسلہ میں از راہ صحبت وخرقہ وتلقین کے یقینی ہے کہ اس میں کچھ شک شبہ کو دخل نہیں جاننا چاہئے کہ اس سلسلہ میں جو بلا انقطاع پایا جاتا ہے۔ وہ تہذیب قلب وعقل ونفس ہے لیکن تہذیب لطائف خفیہ کے اور جو حال اسکی تہذیب سے متفرع ہوتے ہیں وہ ثمرات ومواہب کی قسم سے ہیں۔ اور جاننا چاہئے کہ بنور بفتح موحدہ وتشدید نون ایک شہر ہے توابع سہرند سے اور سہرند بکسر سین مہملہ وسکون ہا وفتح رائے مہملہ ایک شہر عظیم ہے۔ درمیان لاہور اور دہلی کے اصل میں اسکا نام سہرند ہے۔ یعنی جنگل شیر کا اور فارسی گویوں کی زبان پر سرہند مستعمل ہوا ہے۔ اور اکنہ ایک موضع کا نام ہے شہر شیراز کے قریب اور اسکو اگنہ بھی کہتے ہیں۔ اور چرخ بجیم فارسی رائے مہملہ وآخر خائے معجمہ ایک گانوں کا نام ہے توابع غزنین سے نقشبند نسبت ہے کمخاب بافی کے حرفہ کی طرف کیونکہ وہ اور ان کے والد یہ کام کرتے تھے کذا فی سفینۃ الاولیا

سلسلہ نقشبندیہ کی جامع شخصیات — [illegible]

وغجدوان بغین معجمہ مکسورہ وسکون جیم نام موضعے است از توابع بخارا ہذا ہو المشہور والکفوی در طبقات حنفیہ گفتہ است بضم الغین المعجمہ و سکون الجیم وضم الدال المہملہ قریۃ علے ستۃ فراسخ من بخارا و فی اللب بفتح الدال المہملہ واللہ اعلم الخبیر۔ فغنی بفتح فا وسکون غین معجمہ ونون دہی است از توابع بخارا وریوکر بکسر را مہملہ دیہی است از توابع بخارا ریتین بفتح را مہملہ وکسر میم وسکون یائے تحتیہ وکسر مثناۃ آخر نون قصبہ ایست از توابع بخارا سماسی بفتح سین مہملہ وکسر ثانیہ دیہی ست از توابع شہر طوس کہ امروز آنرا مشہد می گویند۔ ونسبت بآن دیہہ سماسی است بفتح سین ثانیہ ودویا قشیری نسبت است بہ بنی قشیر بضم قاف وفتح شین معجمہ قبیلہ از عرب ودقاق بہ تشدید قاف اول واسط شہریست میان بصرہ وکوفہ وردوباری نسبت بناحیہ کہ منشاءے اصول ایشان بود گرگانی بضم کاف اعرابی وتشدید مہملہ و کاف عجمیہ دیہی ست از دیہائے مشہد سری بفتح سین وکسرائے مہملہ وتشدید یائے تحتیہ در لغت بمعنی جوان مرد سقطی نسبت بسقط فروشی وسقط متاع حقیر را گویند در بعض شجرہ سری سقطی بن مغلس دیدہ شد المغلس بضم میم و فتح غین معجمہ وتشدید لام وسین مہملہ در لغت

اور غجدوان بغین معجمہ مکسورہ وسکون جیم ایک موضع کا نام ہے۔ توابع بخارا سے یہ یونہی مشہور ہے اور کفوی نے طبقات حنفیہ میں کہا ہے کہ بضم غین معجمہ وسکون جیم وضم دال مہملہ ایک گانوں ہے بخارا سے چھ فرسنگ اور لب میں لکھا ہے بفتح دال مہملہ واللہ اعلم الخبیر فغنی بفتح فا وسکون غین معجمہ ونون ایک گانوں ہے بخارا کے توابع سے اور ریوکر بکسر را مہملہ بھی ایک گانوں ہے۔ توابع بخارا سے ریتین بفتح رائی مہملہ وکسر میم وسکون یائی تحتیہ وکسر مثناۃ آخر نون ایک قصبہ ہے توابع بخارا سے۔ سماسی بفتح سین مہملہ کسر سین مہملہ ثانیہ ایک گانوں ہے توابع شہر طوس سے کہ آجکل اسکو مشہد کہتے ہیں۔ اس گانوں سے نسبت کرکے سماسی کہتے ہیں۔ سین مہملہ ثانیہ کی فتح اور ردوبائی ہے قشیری نسبت ہے بنی قشیر سے بضم قاف وفتح شین معجمہ عرب کا قبیلہ ہے۔ اور دقاق بتشدید قاف اول اور واسط ایک شہر ہے درمیان بصرے اور کوفے کے اور ردوباری نسبت ہے ایک اطراف کی کہ انکے اصول کا منشاء ہے یعنی آبا واجداد کی پیدائش وہاں ہے گرگان بضم کاف عربی وتشدید مہملہ وکاف عجمیہ ایک گانوں ہے مشہد کے گانوں میں سے سری بفتح سین مہملہ درا مہملہ وتشدید یائی تحتیہ لغت میں بمعنی جوانمرد ہے سقطی نسبت ہے سقط فروشی ہے اور سقط متاع حقیر کو کہتے ہیں۔ اور بعض شجرہ میں سری سقطی بن مغلس دیکھا ہے مغلس بضم میم وفتح غین معجمہ وتشدید لام وسین مہملہ ساکن لغت میں

بہی نماز صبح را در سیاہی شب گزارند
سلسلۂ صوفیۂ علیا سلسلۂ بشارت باید نوشت
اما طریقہ قادریہ را شعب بسیار است اصح
واوثق آن نزدیک اہل حدیث شعبہ
اکبریہ است از جانب شیخ محی الدین ابن
العربی اشہر آن در عوام شعبہ جیلانیہ
از جہت سادات جیلانیہ و اشہر آن
در یمن شعبہ سرعیہ است بالجملہ این فقیر را
بکثر این شعب ارتباط صحیح واقع ست
پس ارتباط این فقیر از جہت بیعت
وصحبت وخرقہ وتلقین و اجازت با والد
بزرگوار خود است و ایشان را ارتباط
از جہت خرقہ و تلقین وصحبت واجازت
با سید عبد اللہ است عن الشیخ آدم
البنوری عن شیخ احمد السہرندی
عن ابیہ الشیخ عبد الاحد عن شاہ
کمال عن السید فضیل عن سید گدا
رحمن عن السید شمس الدین عارف
عن السید گدا رحمن بن سید ابی
الحسن عن شمس الدین صحرائی
عن السید عقیل عن سید بہاؤ الدین
عن سید عبد الوہاب عن سید
شرف الدین القتال عن سید
عبد الرزاق عن ابیہ امام الطریقہ
ابی محمد الشیخ عبد القادر جیلانی

اُسے کہتے ہیں جو صبح کی نماز رات کی تاریکی میں پڑھے
سلسلہ صوفیہ علیا کا سلسلہ بشارت کا لکھنا چاہیے
اور طریقہ قادریہ کے شعبہ بہت ہیں اور بہت
مضبوط اہل حدیث کے نزدیک شعبہ اکبریہ ہے
شیخ محی الدین ابن عربی کی جہت سے اور
بہت مشہور شعبہ جیلانیہ ہے۔ عوام میں
سادات جیلانیہ کی جہت سے اور یمن میں
بہت مشہور شعبہ سرعیہ ہے الغرض اس فقیر کو
اکثر ان شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے۔
پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور صحبت اور
① خرقہ اور تلقین اور اجازت کی رو سے اپنے والد
بزرگوار سے ہے۔ اور ان کو خرقہ اور تلقین اور
صحبت و اجازت کی رو سے ② سید عبد اللہ سے
ہے انکو ③ شیخ آدم بنوری سے انکو شیخ احمد ④ احمد
سہرندی سے انکو اپنے والد شیخ عبد الاحد سے
انکو شیخ کمال ⑤ سے انکو سید فضیل ⑥ سے ان کو
سید گدا رحمن ⑦ سے ان کو سید ⑧ شمس الدین
عارف سے انکو ⑨ سید گدا رحمن بن سید
ابو الحسن سے ⑩ ان کو شمس الدین صحرائی
سے ان کو ⑪ سید عقیل سے۔ ان کو
⑫ سید بہاؤ الدین سے۔ ان کو سید
⑬ عبد الوہاب سے۔ ان کو سید
⑭ شرف الدین قتال سے۔ انکو سید
⑮ عبد الرزاق سے۔ ان کو اپنے والد امام
الطریقہ ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی سے

سلسلہ طریقہ قادریہ میں طریقۂ قادریہ
بیعت خلافت واجازت

سلسلہ قادریہ ۱۶

وایضا ایشان را ارتباط از جہت خرقہ
با شیخ عظمت اللہ اکبرآبادی است
عن ابیہ عن جدہ عن شیخ عبد العزیز
عن السید ابراہیم الایرجی عن الشیخ
بہاؤ الدین القادری عن الحسیب النسیب
سید السادات ابی العباس احمد بن حسن
بن موسی بن علی بن محمد بن حسن بن
ابی نصر بن ابی صالح بن عبد الرزاق بن
القطب ابی محمد محی الدین عبد القادر
جیلانی عن ابیہ عن جدہ وھلم جرا
واین فقیر را ارتباط از جہت خرقہ با شیخ
ابو طاہر محمد بن ابراہیم الکردی واقع است
وقد لبسہا من ابیہ وقد لبسہا ابوہ من
ید شیخہ الامام احمد القشاشی وله فی الخرقۃ
القادریۃ طرق منہا انہ لبسہا من ید شیخہ
الشیخ احمد الشناوی بلباسہ لہا من ید
ابیہ علی بن عبد القدوس بلباسہ
لہا من ید ابیہ عبد القدوس بلباسہ
لہا عن ید الشیخ عبد الوہاب الشعراوی
بلباسہ لہا من ید الحافظ جلال الدین
السیوطی فی روضۃ مصر بلباسہ لہا
من ید الشیخ کمال الدین محمد المعروف بابن
امام الکاملیۃ تجاہ الکعبۃ المشرفۃ بلباسہ
لہا من الشمس الدین محمد بن محمد الجزری
بلباسہ لہا من عمر بن الحسن بن المبلۃ المراغی

(۱۶) اور اُن کو خرقہ کی جہت سے شیخ
(۱۷) عظمت اللہ اکبرآبادی سے بھی ہے اُن کو
اپنے والد سے اور اُن کو اپنے دادا (۱۸) شیخ عبد العزیز سے اُن کو
سید ابراہیم ایرجی (۱۹) سے اُن کو شیخ بہاؤ الدین (۲۰) قادری
سے اُن کو حسیب النسیب سید السادات
ابو العباس (۲۱) احمد بن حسن بن موسیٰ
بن علی بن محمد بن حسن بن ابو نصر بن ابو صالح
بن عبد الرزاق بن قطب ابو محمد محی الدین
عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ اُن کو اپنے
والد (۲۲) سے اُن کو اُن کے دادا سے اسی طور
اوپر تک۔ اور اس فقیر کو ارتباط خرقہ کی جہت
سے شیخ ابو طاہر (۱) محمد بن ابراہیم کردی سے
ہے۔ اور انہوں نے خرقہ پہنا اپنے والد (۲)
سے اور اُن کے والد نے پہنا ہاتھ سے اپنے
شیخ احمد (۳) قشاشی کے اور ان کو خرقہ قادریہ میں کئی طریقہ
ہیں ایک اُن میں سے یہ ہے کہ انہوں نے پہنا ہاتھ
سے شیخ احمد (۴) شناوی کے ساتھ اُس لباس کے جو انہوں
نے اپنے والد علی بن القدوس (۵) سے پہنا تھا۔ اور علی
بن القدوس نے پہنا شیخ عبد الوہاب (۶) شعراوی سے
انہوں نے جلال الدین (۷) سیوطی سے انہوں نے روضۂ
مصر میں شیخ کمال الدین (۸) محمد عرف امام الکاملیہ سے
روبرو کعبہ شریف کے انہوں نے شمس الدین (۹) محمد
بن محمد جزری سے انہوں نے عمر (۱۰) بن حسن بن امیلہ
المراغی سے۔

رسالہ فیصلہ [illegible] حضرت شاہ صاحب کی تصنیف قیمت

شاہ صاحب کی اگلی خلافت طریقت

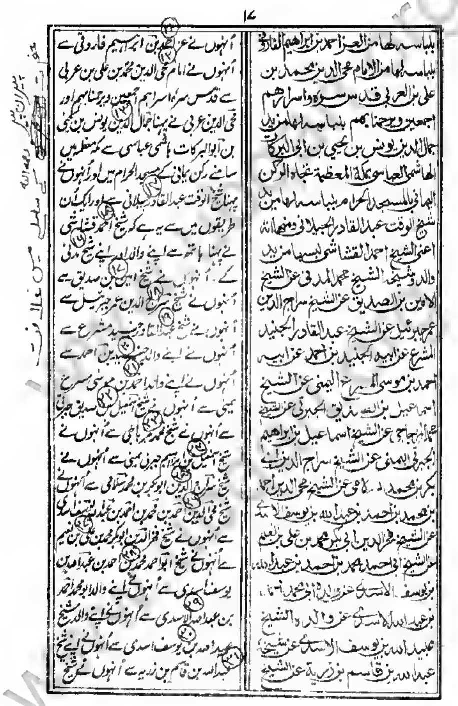

١٧

بلباسه لها من العز احمد بن ابراهيم الفاروقي
بلباسه لها من الامام محي الدين محمد بن
علي بن العربي قدس سره واسرارهم
اجمعين وبرحنا بهم بلباسه لها من يد
جمال الدين يونس بن يحيى بن ابي البركات
الهاشمي العباسي بمكة المعظمة تجاه الركن
اليماني بالمسجد الحرام بلباسه لها من يد
شيخ الوقت عبد القادر الجيلاني ومنها انه
اعني الشيخ احمد القشاشي لبسها من يد
والده وشيخه الشيخ محمد المدني عن الشيخ
الامين بن الصديق عن الشيخ سراج الدين
عمر جبرئيل عن الشيخ عبد القادر الجنيد
المشرع عن ابيه الجنيد بن احمد عن ابيه
احمد بن موسى المشرع اليمني عن الشيخ
اسماعيل بن الصديق الجبرتي عن الشيخ
محمد المزجاجي عن الشيخ اسماعيل بن ابراهيم
الجبرتي اليمني عن الشيخ سراج الدين ابي
بكر بن محمد الدلامي عن الشيخ محي الدين احمد
بن محمد بن احمد بن عبد الله بن يوسف الاسدي
عن الشيخ فخر الدين ابي بكر محمد بن علي بن نعيم
عن الشيخ ابي احمد محمد بن احمد بن عبد الله
بن يوسف الاسدي عن والده ابي محمد احمد
بن عبد الله الاسدي عن والده الشيخ
عبد الله بن يوسف الاسدي عن شيخه
عبد الله بن قاسم بن زرية عن الشيخ

(١١)
اُنہوں نے عز احمد بن ابراہیم فاروقی سے (١٢)
اُنہوں نے امام محی الدین محمد بن علی بن عربی
سے قدس سرہ اسرارہم اجمعین وبرحنا بہم اور (١٣)
محی الدین عربی نے پہنا جمال الدین یونس بن یحیی
بن ابوالبرکات ہاشمی عباسی سے مکہ معظمہ میں
سامنے رکن یمانی کے مسجد الحرام میں اور اُنہوں نے (١٤)
پہنا شیخ الوقت عبدالقادر جیلانی سے اور ایک اُن (١٥)
طریقوں میں سے یہ ہے کہ شیخ احمد قشاشی (١٦)
نے پہنا ہاتھ سے اپنے والد اور اپنے شیخ مدنی
کے۔ اُنہوں نے شیخ امین بن صدیق سے (١٧)
اُنہوں نے شیخ سراج الدین عمر جبرئیل سے (١٨)
اُنہوں نے شیخ عبدالقادر جنید مشرع سے (١٩)
اُنہوں نے اپنے والد جنید بن احمد سے (٢٠)
اُنہوں نے اپنے والد احمد بن موسی مشرع (٢١)
یمنی سے اُنہوں نے شیخ اسمٰعیل بن صدیق جبرتی (٢٢)
سے اُنہوں نے شیخ محمد مزجاجی سے اُنہوں نے (٢٣)
شیخ اسمٰعیل بن ابراہیم جبرتی یمنی سے اُنہوں نے (٢٤)
شیخ سراج الدین ابوبکر بن محمد دلامی سے اُنہوں نے (٢٥)
شیخ محی الدین احمد بن محمد بن احمد بن عبداللہ بن یوسف اسدی (٢٦)
سے اُنہوں نے شیخ فخرالدین ابوبکر محمد بن علی بن نعیم (٢٧)
سے اُنہوں نے شیخ ابواحمد محمد بن احمد بن عبداللہ بن (٢٨)
یوسف اسدی سے اُنہوں نے اپنے والد ابو محمد احمد
بن عبداللہ الاسدی سے اُنہوں نے اپنے والد شیخ (٢٩)
عبداللہ بن یوسف اسدی سے اُنہوں نے اپنے شیخ (٣٠)
عبداللہ بن قاسم بن زریہ سے اُنہوں نے شیخ (٣١)

[illegible] رحمہ اللہ [illegible]

(۱۳۲)

الی محمد عبد اللہ علی الاسد الیمنی عن القطب
الغوث الفرد الجامع محی الدین ابی محمد عبد القادر
بن ابی صالح الجیلانی قدس اللہ روحہ ثم الشیخ
ابو محمد عبد القادر الجیلی لبسہا من ید الشیخ
ابی سعید المبارک بن علی بن الحسین بن
بندار البغدادی المخرمی بکسر المیم المشددۃ
منسوب الی المخرم محلۃ ببغداد شرفہا نزلہا
بعض ولد یزید بن المخرم فنسبت الیہ ذکرہ
المنذری کما فی الطبقات الحافظ بن
رجب الحنبلی بلباسہا من ید ابی الفرج محمد بن
عبد اللہ الطرطوسی بلباسہا من ید ابی الفضل
عبد الواحد بن عبد العزیز بن الحارث التمیمی بلباسہا
من ید ابی عبد العزیز بن الحارث التمیمی بلباسہا من
ید استاذہ ابی بکر محمد بن دلف بن خلف بن
محمد بن جحدر الشبلی بلباسہا من ید سید
الطائفۃ الاستاذ ابی القاسم الجنید بن محمد البغدادی
قدس سرہ و اسرارہم و رحمنا بہم الی آخر السند
المذکور فی سلسلۃ الصحبۃ الا ان الصوفیۃ
اتفقوا علی ان الحسن البصری اخذ
عن سیدنا علی رضی اللہ عنہ و جمعی از
شجرہ نویسان درین موضع سلسلہ نسب
اثبات کنند و فیہ نظر زیرا کہ قرینہ قائم
نشدہ است بر آنکہ تربیت باطنی باین
سلسلہ بودہ است واللہ اعلم و آن
سلسلہ این است سیدی الشیخ ابو محمد

ابو محمد عبد اللہ علی اسدی یمنی سے انہوں نے
(۲۳) قطب غوث الفرد الجامع محی الدین ابو محمد عبد القادر
بن ابو صالح جیلانی قدس اللہ روحہ سے پھر شیخ
ابو محمد عبد القادر جیلی نے خرقہ پہنا ہاتھ سے شیخ
(۲۴) ابو سعید مبارک بن علی بن حسین بن بندار بغدادی
مخرمی کے مخرم بکسر رائے مہملہ مشددہ اور یا النسبت کی
ہے۔ ایک محلہ کا نام ہے بغداد کے کہ اسکو بزرگی
ہوئی وہاں اتری تھی۔ بعض اولاد یزید بن مخرم
کی۔ اُن سے مشہور ہوا وہ محلہ اس نام سے۔ اس
کو ذکر کیا ہے منذری نے ایسا ہی لکھا ہے طبقات
حافظ ابن رجب حنبلی میں۔ اور شیخ ابو سعید نے
(۲۵) ہاتھ سے ابو الفرج محمد بن عبد اللہ طرطوسی کے انکو
(۲۶) پہنایا ابو الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز بن حارث تمیمی
(۲۷) نے انکو پہنایا اُن سے والد عبد العزیز بن حارث تمیمی
(۲۹) اور ان کے استاد ابو بکر بن محمد دلف بن خلف بن
محمد بن جحدر شبلی نے اُن کو پہنایا سید الطائفہ استاد
(۳۰) ابو القاسم جنید بن محمد بغدادی نے قدس سرہ
و اسرارہم و رحمنا بہم پھر آگے وہی سند مذکور ہے
سلسلہ صحبت کی مگر صوفیوں کا اتفاق ہے اس
امر پر کہ حسن بصری نے اخذ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے اور ایک گروہ شجرہ لکھنے والوں کے اس مقام پر
سلسلہ نسب کا ثابت کرتے ہیں اور اس میں جائے
گفتگو ہے اسواسطے کہ کوئی ایسا قرینہ نہیں پایا
جاتا کہ باطن کی تربیت اس سلسلہ میں ہوئی ہو
واللہ اعلم اور وہ سلسلہ یہ ہے کہ سیدی شیخ ابو محمد

عبدالقادر الجیلانی اخذ الطریقۃ عن
ابیہ ابی صالح موسی جنگی دوست عن
ابیہ السید عبد اللہ عن ابیہ السید
یحیی زاھد عن ابیہ السید محمد رومی
عن ابیہ السید داؤد امیر محمد اکبر
عن ابیہ موسی ثانی عن ابیہ السید
عبد اللہ عن ابیہ السید موسی الجون
عن ابیہ السید عبد اللہ المحض عن
ابیہ السید حسن المثنی عن ابیہ الامام
حسن المجتبی عن ابیہ وامہ سیدنا علی
المرتضی وسیدتنا فاطمۃ الزہراء کلاھما
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وکتاب غنیۃ الطالبین وفتوح الغیب
ومجالس ستین۔ کہ ملفوظ حضرت غوث
است واصل طریقۃ الشان در آنہا
مفصل است این فقیر اخذ کرد اجازت
از شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم الکردی
عن ابیہ عن القشاشی عن الشناوی عن عبد الرحمن
بن عبد القادر بن عبد العزیز بن فہد
الہاشمی العلوی المکی عن عمہ جار اللہ بن
عبد العزیز بن فہد المکی عن ابی الفضل
جلال الدین سیوطی قال انبانی الشیخ
جلال الدین بن الملقن عن ابی اسحاق
التنوخی عن ابی العباس الحجار عن احمد بن
یعقوب المارستانی عن قطب الطریقۃ

عبدالقادر جیلانی نے اخذ کیا
اپنے والد ابو صالح موسیٰ جنگی
دوست سے اُنہوں نے اپنے والد سید
عبداللہ سے اُنہوں نے اپنے والد
سید یحییٰ زاہد سے اُنہوں نے اپنے والد
سید محمد رومی سے اُنہوں نے اپنے والد
سید داؤد سے اُنہوں نے امیر محمد اکبر سے
اُنہوں نے اپنے والد موسیٰ ثانی سے اُنہوں نے
اپنے والد سید عبداللہ سے اُنہوں نے اپنے
والد سید موسیٰ جون سے اُنہوں نے اپنے والد
سید عبداللہ سے اُنہوں نے اپنے والد سید حسن مثنیٰ
سے اُنہوں نے اپنے والد امام حسن مجتبیٰ سے اُنہوں
نے اپنے والد اور والدہ سیدنا علی مرتضیٰ و سیدتنا
فاطمۃ الزہرا سے اور ان دونوں نے نبی صلعم سے اور کتاب
غنیۃ الطالبین و فتوح الغیب و مجالس ستین کے جو
ملفوظ ہیں حضرت غوث کے اور اصل طریقہ انکا انہیں مفصل
ہے اس فقیر نے اجازت حاصل کی شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم
کردی سے اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے قشاشی سے
اُنہوں نے شناوی سے اُنہوں نے عبدالرحمن بن عبدالقادر
بن عبدالعزیز بن فہد ہاشمی علوی مکی سے اُنہوں نے
اپنے چچا جاراللہ بن عبدالعزیز بن فہد مکی سے اُنہوں
نے ابوالفضل جلال الدین سیوطی سے اُنہوں نے کہا مجھ کو
خبر دی شیخ جلال الدین بن ملقن نے کہا مجھے خبر دی ابو اسحٰق
تنوخی نے اُن کو ابو العباس حجار نے اُن کو
احمد بن یعقوب مارستانی نے اُنکو قطب الطریقہ

سلسلہ قادریہ میں ذکر کا مخصوص طریقہ

الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی
قال انبانا شیخنا ابو طاہر قال اخبرنا الشیخ
محمد سعید بن الحسن القرشی الکوکنی ثم
المدنی فی رسالۃ ایقاظ الہمم بالاوراد
والاذکار لتعرض نفحات العزیز الغفار عن
العارف باللہ الشیخ ابراہیم الکردی
قال انبانا شیخنا ابو طاہر عن ابیہ الشیخ
ابراہیم الکردی قال اخبرنا شیخنا الشیخ احمد
بن محمد القشاشی المدنی ان کیفیۃ ذکر الطریقۃ
العلیۃ القادریۃ ان تجلس مربعا وتضع
کفیک علی فخذیک مبسوطتین وتغمض
عینیک وتبدأ بالذکر من جانبک الایسر
وتقصد ان تاخذ ما سوی اللہ من قلبک
وهو تحت ثدیک الایسر بقولک لا و
ترهما الی ان تطرح الہ وهو المنتهی
فوق کتفک الایمن وتثبت بقولک الا
من فوق کتفک الایمن اللہ فی قلبک
الذی القیت ما سوی اللہ تعالی
عنہ بضرب شدید لتاثر قلبک
یتمکن فیہ نور الذکر انتہی ثم بہا
الشیخ ابراہیم الکردی انہ قال فی ایقاظ
القوابل للتقرب الی الحق سبحانہ ان
یسأل بعد اداء ما افترض علیہ طریق
التقرب بالتزام ما یطبعہ من سنۃ نبینا
الاقوال والافعال عما الصل العبودیۃ

شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی نے اور خبر دی
ہم کو ہمارے شیخ ابو طاہر نے انکو شیخ محمد سعید بن
حسن قرشی کوکنی ثم المدنی نے اپنے رسالہ میں جس کا
نام ہے۔ ایقاظ الہمم بالاوراد والاذکار
لتعرض نفحات العزیز الغفار شیخ عارف باللہ
ابراہیم کردی سے اور خبر دی ہم کو ہمارے شیخ
ابو طاہر نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے
کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ احمد بن محمد قشاشی
مدنی نے یہ کہ ذکر طریقہ علیہ قادریہ کا اس طرح
پر ہے۔ کہ مربع بیٹھے اور دونوں ہاتھوں کو
دونوں رانوں پر رکھے کھلا ہوا اور آنکھوں کو بند
کرے اور شروع کرے ذکر کو بائیں طرف سے
اور ارادہ کرے کہ اپنے دل سے نکالتا ہوں اللہ کے
کو اور دل کا مقام بائیں پستان کے نیچے ہے لا کہ
شروع کرے اور کھینچے اسکو یہاں تک کہ ڈالے الٰہ کو جانب
نفی میں اوپر داہنے مونڈھے کے اور اثبات کرے ساتھ قول
الا کے داہنے مونڈھے کے اوپر سے اللہ کو بیچ دل کے
جس کے ماسوائے اللہ کو نکالا تھا بہت شدت اور ضرب
کیساتھ کہ دل پر اثر ہو جاتا ہے۔ اور بیٹھ جائے ذکر کا نور
قرار پکڑے انتہی۔ اور اسی سند سے ہے شیخ
ابراہیم کردی سے کہ انہوں نے کہا ہے بیچ
ایقاظ القوابل کے تقرب بجانب اللہ تعالیٰ کے طالب کو چاہئے
بعد ادائے فرائض کے سوال کرے طریقہ اللہ کے
تقرب کا اپنے پر لازم کر لینے سے اس وظیفہ کے جسکی
موافقت رکھتا ہو افعال و اقوال مستحب خالص دین کی

طریقہ ذکر قادریہ لطائف میں ذکر کرنا

ذکر نفی اثبات کے وقت مخصوص تصور

انما نتج المحبة الالهية المنتج لما قال
لى الله عليه واله وسلم فيما يرويه عن
ه تبارك وتعالى وما تقرب الي عبدي
بي احب الي مما افترضت عليه وما يزال
عبدي يتقرب الي بالنوافل حتى احبه
كنت سمعه الذي يسمع به وبصره
الذي يبصر به ويده التي يبطش بها
رجله التي يمشي بها زاد في غير رواية
البخاري وفؤاده الذي يعقل به ولسانه
الذي يتكلم به فمن اراد العمل على ذالك
ليه بالذكر بالغدو والاصال وان لا يكون
الغافلين فيما بين ذالك عند تقلباته
لاشتغال وافضل الذكر لا اله الا الله
فان كان متجردا عن الاسباب
لينقطع بالذكر وان كان من اهل
الاسباب فليجعل منه وردا بحسب الفراغ
ن الوسط ان يقول لا اله الا الله
الفا بعد كل من الصبح والعشاء
والتهجد وعند العذر يأخذ بالميسر
والاستغفار مائة بعد كل من الاوقات
الثلاثة ويعمل بمضمون حديث
ستغفر للمؤمنين والمؤمنات كل يوم
سبعا وعشرين كان من الذين يستجاب
لهم ويرزق بهم اهل الارض
ويكون ذالك بعد الصبح ويعمل

ذکر وظائف خاندانِ قادریہ

کہ اسکا نتیجہ محبت الٰہی ہے نتیجہ دینے والے اس
شئے کا جو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث
قدسی میں یعنے نہیں نزدیکی کی طرف میرے بندہ میرے
نے ساتھ کسی چیز کے جو محبوب تر ہو طرف میرے فرائض میرے
سے اور ہمیشہ میرا بندہ میرا قرب چاہتا ہے ساتھ نوافل کے یہاں
تک کہ میرا محبوب ہو جاتا ہے۔ تو میں ہوتا ہوں اسکے کان
جنسے وہ سنتا ہے اور اسکی آنکھیں جنسے وہ دیکھتا ہے
اور اسکے ہاتھ جنسے وہ پکڑتا ہے اور اسکے پاؤں جنسے وہ
چلتا ہے۔ اور بخاری کی اس روایت کے سوا اوروں نے
یہ بھی زیادہ روایت کیا ہے۔ کہ اسکا دل جس سے وہ سمجھتا
ہے اور اسکی زبان جس سے وہ کلام کرتا ہے۔ انتہی۔ تو جو
شخص اسپر عمل کرنا چاہے وہ صبح و شام ذکر کیا کرے اور
غافلوں میں سے نہ بنے اپنے کاروبار کے شغل میں اور افضل
الذکر لا الٰہ الا اللہ ہے پس اگر مجرد ہے کسی طرح کا تعلق
نہیں رکھتا تو بس وہ ذکر ہی کیا کرے اور جو دنیا کے کاروبار
میں گھرا ہوا ہے تو وہ اپنی فرصت کے موافق ورد
و وظیفہ مقرر کرے اور اوسط کا درجہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ
ایک ہزار بار بعد ہر صبح اور عشا اور تہجد کی نماز کے بعد
ورد کرے اور عذر کے وقت جسقدر آسان ہو اور
ایک سو مرتبہ استغفار انہیں تینوں نمازوں کے
بعد اور اس حدیث شریف پر عمل کرے۔ کہ فرمایا
آنحضرت نے جو شخص استغفار چاہے مومنوں اور مومنات
ہر روز ستائیس دفعہ وہ ہوگا انہیں سے جنکی دعا
قبول ہوتی ہے۔ اور جن کے سبب اہل زمین
روزی پاتے ہیں۔ اور یہ بعد نماز صبح کے ہے۔

وظائف سلسلہ قادریہ

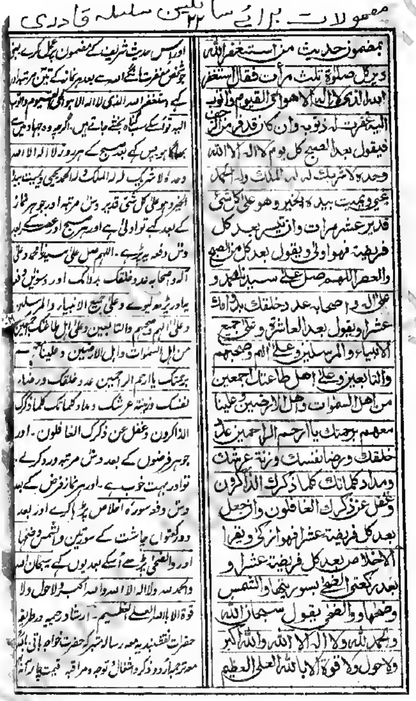

معمولات برائے سالکین ۲۲ سلسلہ قادری

بمضمون حدیث من استغفر اللہ
دبر کل صلوۃ ثلث مرات فقال استغفر
اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب
الیہ غفرت لہ ذنوبہ وان کان قد فر من الزحف
فیقول بعد الصبح کل یوم لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
یحیی ویمیت بیدہ الخیر وہو علی کل شیء
قدیر عشر مرات وان تیسر بعد کل
فریضۃ فہو اولی ویقول بعد کل من الصبح
والعصر اللہم صل علی سیدنا محمد و
علی آلہ واصحابہ عدد خلقک بدوام ملک
عشرا ویقول بعد العاشر وعلی جمیع
الانبیاء والمرسلین وعلی آلہم وصحبہم
والتابعین وعلی اہل طاعتک اجمعین
من اہل السموات واہل الارضین وعلینا
معہم برحمتک یا ارحم الراحمین عدد
خلقک ورضا نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک کما ذکرک الذاکرون
وغفل عن ذکرک الغافلون وان جعل
بعد کل فریضۃ عشرا فہو ازکی ویقرا
الاخلاص بعد کل فریضۃ عشرا و
بعد رکعتی الضحی بسورتیہما والشمس
وضحہا والضحی یقول سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اور اس حدیث شریف کے مضمون پر عمل کرے یعنی
جو شخص مغفرت مانگے اللہ سے بعد ہر نماز کے تین مرتبہ اور
کہے استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب
الیہ تو اسکے سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ جہاد میں سے
بھاگا ہو۔ یہ کہے بعد صبح کے ہر روز لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ
الخیر وہو علی کل شیء قدیر دس مرتبہ اور جو ہر نماز
کے بعد کہے تو اولی ہے اور ہر صبح اور عصر کے بعد
دس دفعہ یہ پڑھے۔ اللہم صل علی سیدنا محمد و علی
آلہ و اصحابہ عدد خلقک بدوام ملک اور دسویں دفعہ
یا اور پڑھ لیوے وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین
وعلی آلہم وصحبہم والتابعین وعلی اہل طاعتک اجمعین
من اہل السموات واہل الارضین وعلینا معہم
برحمتک یا ارحم الراحمین عدد خلقک ورضاء
نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک کما ذکرک
الذاکرون وغفل عن ذکرک الغافلون۔ اور
جو ہر فرضوں کے بعد دس مرتبہ ورد کرے
تو اور بہت خوب ہے۔ اور ہر نماز فرض کے بعد
دس دفعہ سورۂ اخلاص پڑھا کرے اور بعد
دو رکعتوں چاشت کے سورتیں والشمس وضحہا
اور والضحی پڑھے اسکے بعد یوں کہے سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ارشاد رحیمیہ در طریقہ
حضرات نقشبندیہ معہ رسالہ متبرکہ حضرت خواجہ باقی باللہ
معہ ترجمہ اردو ذکر و اشغال توجہ و مراقبہ قیمت چار آنہ

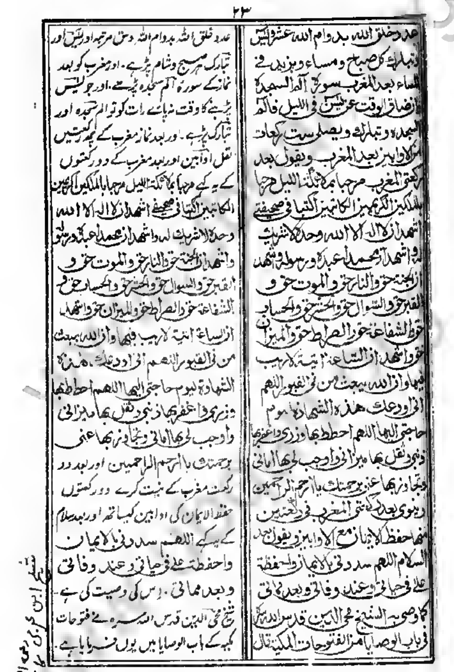

عدد خلق الله بدوام الله عشر ويس
وتبارك كل صباح ومساء ويزيد في
المساء بعد المغرب سورة الم السجدة
وان ضاق الوقت عن يس في الليل فالم
السجدة وتبارك ويصلي ست ركعات
من الاوابين بعد المغرب ويقول بعد
ركعتي المغرب مرحبا بملائكة الليل مرحبا
بالملكين الكريمين الكاتبين اكتبا في صحيفتي
اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك
له واشهد ان محمدا عبده ورسوله واشهد
ان الجنة حق والنار حق والموت حق و
القبر حق والسؤال حق والحشر حق والحساب
حق والشفاعة حق والصراط حق والميزان
حق واشهد ان الساعة آتية لا ريب
فيها وان الله يبعث من في القبور اللهم
اني اودعتك هذه الشهادة ليوم
حاجتي اليها اللهم احطط بها وزري واغفر بها
ذنبي وثقل بها ميزاني واوجب لي بها اماني
وتجاوز بها عني برحمتك يا ارحم الراحمين
وينوي بعد ركعتي المغرب في الركعتين
منها حفظ الايمان مع الاوابين ويقول بعد
السلام اللهم سددني بالايمان واحفظه
علي في حياتي وعند وفاتي وبعد مماتي
كما وصى به الشيخ محي الدين قدس الله سره
في باب الوصايا من الفتوحات المكية قال

عدد خلق اللہ بدوام اللہ دس مرتبہ اور یٰسین اور
تبارک ہر صبح و شام پڑھے۔ اور مغرب کو بعد
نماز کے سورہ الم سجدہ پڑھے۔ اور جو یٰسین
پڑھنے کا وقت نہ پائے رات کو تو الم سجدہ اور
تبارک پڑھے۔ اور بعد نماز مغرب کے چھ رکعتیں
نفل اوابین اور بعد مغرب کے دو رکعتوں
کے یہ کہے مرحبا بملائکۃ اللیل مرحبا بالملکین الکریمین
الکاتبین اکتبا فی صحیفتی اشہد ان لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
واشہد ان الجنۃ حق والنار حق والموت حق و
القبر حق والسوال حق والحشر حق والحساب حق و
الشفاعۃ حق والصراط حق والمیزان حق واشہد
ان الساعۃ آتیۃ لا ریب فیہا وان اللہ یبعث
من فی القبور اللہم انی اودعتک ہذہ
الشہادۃ لیوم حاجتی الیہا اللہم احطط بہا
وزری واغفر بہا ذنبی وثقل بہا میزانی
واوجب لی بہا امانی وتجاوز بہا عنی
برحمتک یا ارحم الراحمین اور بعد دو
رکعت مغرب کے نیت کرے دو رکعتوں
حفظ الایمان کی اوابین کیساتھ اور بعد سلام
کے یہ کہے اللہم سددنی بالایمان
واحفظہ علی فی حیاتی وعند وفاتی
وبعد مماتی۔ اس کی وصیت کی ہے
شیخ محی الدین قدس اللہ سرہ نے فتوحات
مکیہ کے باب الوصایا میں یوں فرمایا ہے۔

۱۱ شیخ ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ

يقرأ في كل ركعة فيهما الاخلاص ستا والمعوذتين مرة مرة ركعتين بعد ما بينه الاوابين مع الاستخارة اى المطلقة التى يعملها اهل الله كل يوم لاعمال الليل و النهار قال الشيخ محى الدين قدس سره جربنا ذلك فوجدنا فيه كل خير ودعاء الاستخارة هو ما سبق ويقول بعد كل فريضة استغفر الله العظيم الذى لا اله الا هو الحى القيوم واتوب اليه اللهم انت السلام ومنك السلام واليك يرجع السلام حينا ربنا بالسلام و ادخلنا دار السلام تباركت ربنا و تعاليت ياذا الجلال والاكرام ثم تقرأ الفاتحة الى اخرها ثم والهكم اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحيم ثم يقول اللهم انى اقدم اليك بين يدى ذالك كله الله لا اله الا هو الحى القيوم الى قوله العلى العظيم ثم امن الرسول الى اخر السورة ثم شهد الله انه لا اله الا هو الى قوله ان الدين عند الله الاسلام فيقول بعده وانا اشهد بما شهد الله به واستودع الله هذه الشهادة وهى لى عند الله وديعة ثم يقول قل اللهم مالك الملك الى قوله بغير حساب ثم يقول اللهم يا رحمن الدنيا والاخرة

کہ پڑھے اس کی ہر رکعت میں سورۂ اخلاص چھ چھ مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک دفعہ اس کے بعد دو رکعتیں اوابین کی نیت سے ساتھ استخارہ کے یعنے مطلق جو اولیاء اللہ پڑھا کرتے ہیں۔ ہر روز اعمال شب و روز کیواسطے شیخ محی الدین قدس سرہ فرماتے ہیں ہم نے تجربہ کیا ہے تو اسمیں سراسر بہتری پائی ہے اور دعا استخارہ کی وہی ہے۔ جو پہلے گذری اور فرضوں کے بعد کہے استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ اللھم انت السلام ومنک السلام والیک یرجع السلام حینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا تعالیت یاذا الجلال والاکرام پھر الحمد کی سورت پھر الھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم پھر کہے اللھم انی اقدم الیک بین یدی اللہ ذلک تک اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم وھو العلی العظیم تک پھر امن الرسول آخر سورۃ تک پھر شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو عند اللہ الاسلام تک پھر کہے وانا اشھد بما شھد اللہ بہ استودع اللہ ھذہ الشہادۃ وھی لی عند اللہ ودیعۃ پھر کہے قل اللھم مالک الملک سے بغیر حساب تک پھر کہے اللھم یا رحمن الدنیا والاخرۃ

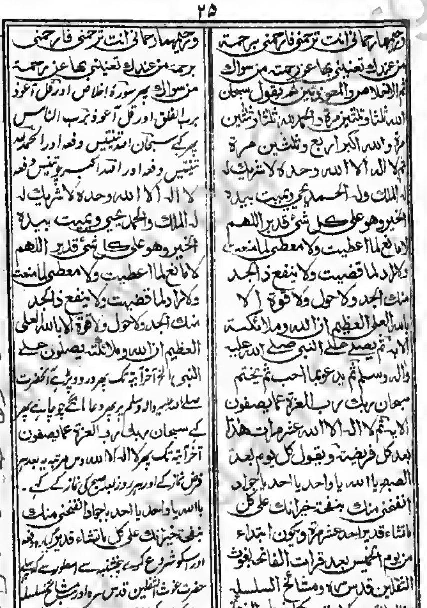

۲۵

ورحیمهما رحمانی انت ترحمنی فارحمنی برحمة
من عندک تغنینی بها عن رحمة من سواک
ثم الاخلاص والمعوذتین ثم یقول سبحان
الله ثلاثا وثلثین مرة والحمد لله ثلثا وثلثین
مرة والله اکبر اربع وثلثین مرة
ثم لا اله الا الله وحده لا شریک له
له الملک وله الحمد یحیی ویمیت بیده
الخیر وهو علی کل شیء قدیر اللهم
لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت
ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد
منک الجد ولا حول ولا قوة الا
بالله العلی العظیم ان الله وملائکته
الآیة ثم یصلی علی النبی صلی الله علیه
وآله وسلم ثم یدعو بما احب ثم یختم
سبحان ربک رب العزة عما یصفون
الآیة ثم لا اله الا الله عشر مرات هذا
بعد کل فریضة ویقول کل یوم بعد
الصبح یا الله یا واحد یا احد یا جواد
انفعنی منک بنفحة خیر انک علی کل
ما تشاء قدیر احد عشر مرة ویکون ابتداء
من یوم الخمیس بعد قراءت الفاتحة بغوث
الثقلین قدس سره ومشائخ السلسلة
من السابقین واللاحقین کما شرطه الشیخ
ویقول یا عزیز کل یوم بعد الصبح
احد واربعین مرة ویا اله الالهة الرفیع

ورحیمهما رحمانی انت ترحمنی فارحمنی
برحمة من عندک تغنینی بها عن رحمة
من سواک پھر سورۂ اخلاص اور قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پھر کہے سبحان اللہ تینتیس دفعہ اور الحمد للہ
تینتیس دفعہ اور اللہ اکبر چونتیس دفعہ
لا اله الا الله وحده لا شریک له
له الملک وله الحمد یحیی ویمیت بیده
الخیر وهو علی کل شیء قدیر اللهم
لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت
ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد
منک الجد ولا حول ولا قوة الا بالله العلی
العظیم ان الله وملائکته یصلون علی
النبی الخ آخر آیۃ تک پھر درود پڑھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھر دعا مانگے جو چاہے پھر
کہے سبحان ربک رب العزة عما یصفون
آخر آیۃ تک پھر لا الہ الا اللہ دس مرتبہ یہ بعد ہر
فرض نماز کے اور ہر روز بعد صبح کی نماز کے کہے۔
یا اللہ یا واحد یا احد یا جواد انفعنی منک
بنفحۃ خیر انک علی کل ما تشاء قدیر گیارہ دفعہ
اور اسکو شروع کرے پنجشنبہ سے اس طور سے کہ پہلے
حضرت غوث الثقلین قدس سرہ اور مشائخ سلسلہ
پہلے پچھلے سب کی فاتحہ دے جیسے ان کو شرط کیا
مشائخ نے اور کہے یا عزیز ہر روز بعد صبح
کے اکتالیس مرتبہ اور یا الہ الالہۃ الرفیع

مشائخ کو وظائف کا ایصال ثواب

وظائف خاص سالکین قادریہ گیلانیہ

خمسة عشر مرة ويا قيوم فلا يفوت
شئ من علمه ولا يؤده وعشرين مرة و
ان وسع الوقت قال سبحان الله وبحمده
سبحان الله العظيم مائة مرة ويصوم ثلثة
ايام من كل شهر ومن زاد زاده الله فان
وجد من نفسه قوة فليصم من شوال
ستا ومن ذي الحجة التسع الاول وشيخنا
الامام كان يامر اصحابه باحياء هذا
الليالي العشر بقراءة القران كل
ليلة عشرة اجزاء بالمدارسة ففي
كل ثلاث ليال ختمة وليلة العيد
ختمة كاملة بالتقسيم هذا ومن
الايام الفاضلة يوم عاشوراء ويوم
النصف من شعبان وورد في الفضائل
رجب احاديث باسانيد ضعيفة
لا باس بالعمل بها فان وجد من نفسه قوة
فليعمل بها رجاء فضل الله تعالى
فمنها صوم اول رجب كفارة ثلاث سنين
والثاني كفارة سنتين والثالث كفارة
سنة ثم كل يوم شهرا ومنها في
رجب يوم وليلة من صام ذلك
اليوم وقام تلك الليلة كان كمن صام
الدهر مائة سنة۔

سواء السبیل کلیمی مع ترجمہ اردو و مسمٰی [illegible] حضرت شاہ کلیم اللہ چشتی شاہجہان آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات وصفات پر مکمل اور جامع بحث قابل دید کتاب ہے۔ ہدیہ ایک روپیہ

پندرہ دفعہ اور یا قیوم فلا یفوت شئ
من علمہ ولا یؤدہ ستائیس مرتبہ اور وقت
میں گنجائش ہو تو یہ سبحان اللہ وبحمدہ
سبحان اللہ العظیم سو مرتبہ اور ہر مہینے
میں تین روزہ رکھے اور جو زیادہ رکھے اللہ
زیادہ کرے اس کو اور جو اپنے نفس میں قوت
پائے تو رکھے چھ روزہ عید کے اور بقرعید کے
نو روزے اول تاریخ سے نویں تک اور ہمارے
شیخ امام اپنے اصحاب کو امر کرتے تھے کہ ان دس
راتوں کو بیدار رہے۔ اور قرآن شریف پڑھے
ہر رات کو دس سیپارے تو تین رات میں ختم
کرے اور دسویں رات کو ایک ختم پورا کرے
اس تقسیم سے اور ایام فاضلہ سے عاشورے کا
پندرہویں رات شعبان کی اور رجب کے فضائل
وارد ہیں حدیث ضعیف اسناد سے کہ ان پر
عمل کرنا مضائقہ نہیں اگر آدمی اپنے میں قوت
دیکھے۔ ان پر عمل کرے اللہ کے فضل کی امید پر
ان میں سے ایک روزہ پہلی رجب کا ہے جس کا
ثواب تین برس کا کفارہ ہے اور دوسرے کا
روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور تیسرا روزہ
ایک برس کا کفارہ ہے۔ بعد اس کے پھر ہر
روزہ ایک ایک مہینے کا کفارہ ہے اور ایک ان میں
سے یہ ہے کہ ماہ رجب میں ایک روزہ اور ایک شب ایسی
ہے کہ جو اس دن روزہ رکھے اور اس رات کو عبادت
کرے تو ایسا ہے جیسے برابر سو برس روزہ رکھے

فهو لثلاث بقين من رجب
ومنها من صام سبعة ايام غلقت
عنه سبعة ابواب جهنم ومن
صام ثمانية ايام فتحت له ثمانية
ابواب الجنة ومن وجد قوة
من نفسه فقد ورد افضل الصيام
صوم اخي داود كان يصوم
يوما ويفطر يوما ولا يضر اذا
لاقى رواه الترمذي وغيره عن
ابن عمر لشيخ سعيد الكوكني و
قال الشيخ حسن العجمي المكي وعند
الاستطاعة يزيد على ما ذكر
قراءة سورة الاخلاص الف
مرة والصلوة على النبي صلى
الله عليه وآله وسلم الف مرة
ويقول في كل يوم الف مرة لا اله
الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد وهو على كل
شيء قدير وان يقول في الصبح كل يوم
الف مرة سبحان الله وبحمده انتهى
اما طريقه نقشبنديه را شعب بسيار است در ديار هندوستان
از دو جهت شائع شده است يكے جهت
خواجه محمد باقى و ديگر جهت امير ابو العلى در ديار
ما وراء النهر از جهت مخدوم اعظم مولانا خواجگى
شائع است و اشهر شعب آن بحسب رسائل تصوف

پس وہ واسطے تیسری رجب کے ہے
اور بعض اُن میں سے یہ ہے کہ جو سات
روزے رکھے اُسپر سات دروازے دوزخ
کے بند ہوتے ہیں۔ اور جو آٹھ روزے رکھے
آٹھوں دروازے جنت کے اُسکے واسطے
کھل جائیں گے اور جو اپنے نفس میں قوت
پائے تو حدیث شریف میں آیا ہے افضل
روزہ میرے بھائی داؤد پیغمبر کا ہے۔ کہ
وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک
روز افطار کرتے تھے اُسکو روایت کیا
ترمذی وغیرہ نے ابن عمر سے واسطے شیخ سعید کوکنی
کے اور کہا شیخ حسن عجمی مکی نے اور مقدور ہو
تو زیادہ کرے اسپر سورۂ اخلاص ایک ہزار
مرتبہ پڑھے اور ہزار بار درود پڑھے اور
ہر روز ہزار بار پڑھے لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ
الحمد وهو على كل شيء قدير اور ہر روز صبح کو
پڑھے اکہزار بار سبحان اللہ وبحمدہ۔ انتہی
لیکن طریقہ نقشبندیہ کے بہت شعبہ ہیں۔
ملک ہندوستان میں دو جہت سے شائع
ہیں تو خواجہ محمد باقی کی جہت سے اور
دوسرا میر ابو العلی کی جہت سے اور ملک
ماوراء النہر میں مخدوم اعظم مولانا خواجگی کی
جہت سے مشہور ہے اور اُن سب میں بہت
مشہور بموجب تصوف کے رسالوں کے

ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص کا عمل
[illegible]

شاہ صاحب رح کا ایک ۲۸ اور سلسلہ طریقہ

و بیان اشغال قوم شعبہ جامیہ ست و باز
جہت خواجہ محمد باقی را شعب بسیار است
اشہر آنہا دو شعبہ است شعبہ شیخ محمد معصوم
و شعبہ شیخ آدم بنوری و ہر یکے ازیں دو اشغال
دارد غیر اشغال متقدمان ایں طریقہ و ایں فقیر را
بہر یکے ازیں شعبہا ارتباط صحیح واقع شدہ است
پس ارتباط ایں فقیر از جہت بیعت و صحبت
و تلقین اشغال و اجازت و خرقہ با والد
خود ہست شیخ عبد الرحیم قدس سرہٗ
و حضرت ایشاں را با چہار کس از مشائخ
ایں طریق ارتباط واقع است نخست با سید عبد اللہ
دوم با میر ابو القاسم اکبر آبادی سیوم با خواجہ خورد
ولد خواجہ محمد باقی چہارم با میر نور العلی خلف میر
ابو العلی. فالسید عبد اللہ عن الشیخ آدم
البنوری عن الشیخ احمد السرہندی عن خواجہ
محمد باقی و خواجہ خورد عن الشیخ احمد
السرہندی و عن خواجہ حسام الدین و شیخ
الہداد کلہم عن خواجہ محمد باقی بالسند
المذکور فی سلسلۃ الصحبۃ و میر ابو القاسم
الاکبر آبادی الملقب بخلیفہ عن ملا ولی
محمد الاکبر آبادی عن الامیر ابو العلی عن
عمہ الامیر عبد اللہ عن خالہ خواجہ عبد الحق
عن عمہ خواجہ یحیی عن ابیہ خواجہ عبید اللہ
الاحرار و از میر نور العلی خرقہ با ایشاں رسید عن والدہ الامیر
ابو العلی اکبر آبادی و ایں فقیر اشغال طریقہ احمدیہ را از ملا محمد دلیل گیلانی

اور اشغال قوم کے بیان کے شعبہ جامیہ ہے اور پھر
خواجہ محمد باقی کی جہت سے بہت شعبے ہیں اُن میں
دو شعبہ بہت مشہور ہیں۔ ایک شعبہ شیخ محمد معصوم
کا اور ایک شعبہ شیخ آدم بنوری کا اور اُن دونوں میں
سے شغل ہیں سوائے اشغال متقدمین طریقہ کے اور اس
فقیر کو اُن سب شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے پس
ارتباط اس فقیر کو جہت صحبت و بیعت و تلقین اشغال و
اجازت و خرقہ سے اپنے والد شیخ عبد الرحیم
قدس سرہٗ سے ہے اور اُنکو چار مشائخ سے اِس
طریقہ سے ارتباط واقع ہے۔ پہلے سید عبد اللہ سے
دوسرے میر ابو القاسم اکبر آبادی سے تیسرے خواجہ خورد
ولد خواجہ محمد باقی سے چوتھے میر نور العلی خلف میر
ابو العلی سے تو سید عبد اللہ کو شیخ آدم بنوری
سے اُن کو شیخ احمد سرہندی سے اُن کو خواجہ
محمد باقی سے اور خواجہ خورد کو شیخ احمد سرہندی
سے اور خواجہ حسام الدین سے اور شیخ
الہداد اور اُن سب کو خواجہ محمد باقی سے
اُسی سند سے جو مذکور ہو چکی ہے سلسلہ صحبت
میں اور میر ابو القاسم اکبر آبادی الملقب بخلیفہ کو
ملا ولی محمد اکبر آبادی سے اُنکو میر ابو العلی سے
اُن کو اپنے چچا امیر عبد اللہ سے اُن کو اپنے
ماموں خواجہ عبد الحق سے اُن کو خواجہ یحیی سے
اور اُن کو اپنے والد خواجہ عبید اللہ احرار سے اور
میر نور العلی سے اُنکو خرقہ پہنچا اُنکو اپنے والد میر
ابو العلی اکبر آبادی سے اور اس فقیر نے اشغال طریقہ احمدیہ کو ملا محمد دلیل

شاہ صاحب کا ۱۰/ گیارہواں سلسلہ

[illegible]

استفادہ طریقہ احمدیہ کا حصول

اخذ کردہ عن الشیخ میر موسیٰ بنی کوٹی عن
الشیخ محمد معصوم عن ابیہ الشیخ احمد
السہرندی و این فقیر را خرقہ نقشبندیہ
از شیخ ابو طاہر مدنی رسیدہ و ایشان را از
کس والد بزرگوار ایشان شیخ
ابراہیم کردی و شیخ احمد نخلی و شیخ
عبد اللہ بصری مکی و شیخ ابراہیم را ارتباط
با شیخ احمد قشاشی است از جہت تلقین و خرقہ
عن ابی المواہب احمد الشناوی عن
الشیخ محمد بن محمد بن عبد الرحمن التہنیسی
عن مولانا محمد امین ابن اخت ملا جامی
عن مولانا غیاث الدین احمد عن مولانا
علاؤ الدین محمد عن مولانا عبد الرحمن الجامی
عن مولانا سعید الدین الکاشغری عن مولانا
نظام الدین خاموش عن خواجہ علاؤ الدین
العطار عن خواجہ بہاؤ الدین نقشبند
و شیخ احمد نخلی شغال این طریقہ اخذ کردہ از سید میر کلال البلخی
عن ملا محمد ہرب البلخی عن ملا اللہ الشیرغانی
عن ملا خورد عزیزان عن مخدوم الاعظم
ملا خواجگی عن مولانا محمد قاضی
عن خواجہ عبید اللہ الاحرار
والشیخ عبد اللہ البصری لبس
الخرقۃ عن الشیخ عبد اللہ
باقشیر المکی عن الشیخ تاج الدین
السنبھلی نزیل مکۃ عن خواجہ محمد

حاصل کیا اُنہوں نے اپنے شیخ میر موسیٰ بنی کوٹی
سے اُنہوں نے شیخ محمد معصوم سے اُنہوں نے اپنے
والد شیخ احمد سرہندی سے اور اس فقیر کو خرقہ نقشبندیہ
حاصل ہوا شیخ ابو طاہر ① مدنی سے اور اُنکو شیخ نخول
سے اپنے والد بزرگوار شیخ ابراہیم کردی سے و
شیخ احمد نخلی سے اور شیخ عبد اللہ بصری مکی
سے ② اور شیخ ابراہیم کو ارتباط ہے شیخ احمد ③
قشاشی سے جہت سے تلقین و خرقہ کے ابو ④
⑤ المواہب شیخ احمد شناوی سے اُنکو شیخ محمد
بن محمد بن عبد الرحمن تہنیسی سے اُنکو مولانا
⑦ محمد امین ملا جامی کے بھانجے سے اُنکو مولانا ⑥
⑧ شیخ غیاث الدین احمد سے اُنکو مولانا علاؤ الدین
⑨ محمد سے اُن کو مولانا عبد الرحمن جامی سے
⑩ اُن کو مولانا سعید الدین کاشغری سے اُنکو
⑪ مولانا نظام الدین خاموش سے اُنکو خواجہ
⑫ علاؤ الدین عطار سے اُنکو خواجہ بہاؤ الدین ⑬
⑭ نقشبندیہ سے اور شیخ احمد نخلی نے شغال
⑮ اِس طریق کے حاصل کئے سید میر کلال بلخی سے
⑯ اُنہوں نے ملا اللہ شیرغانی سے اُنہوں نے
⑰ ملا خورد عزیزان سے اُنہوں نے مخدوم الاعظم
⑱ ملا خواجگی سے اُنہوں نے مولانا محمد قاضی ⑲
⑳ سے اُنہوں نے خواجہ عبید اللہ احرار سے
㉑ اور شیخ عبد اللہ بصری نے خرقہ پہنا ہاتھ
㉒ سے شیخ عبد اللہ باقشیر مکی کے اُنکو پہنایا
㉓ تاج الدین سنبھلی نزیل مکہ نے اُن کو خواجہ محمد

شاہ صاحب کا خرقہ نقشبندیہ

الباقی بسنده المذکور ثم ان خواجہ
نقشبند اخذ عن روح خواجہ عبد الخالق
الغجدوانی وعن خواجہ محمد بابا السماسی
وعن خلیفۃ الامیر سید کلال وخواجہ
محمد بابا السماسی عن خواجہ عزیزان بمثل
ما ذکرنا فی سلسلۃ الصحبۃ الا ان
ههنا نکتۃ اخری ننبہ علیها فان الشیخ
ابو علی الفارمدی اخذ ایضاً عن خواجہ
ابی الحسن الخرقانی عن الشیخ ابی یزید
البسطامی من طریق الباطن لا من
طریق الظاهر فان وفات الشیخ ابی یزید
قبل ولادۃ خواجہ ابی الحسن بمدت
مدیدۃ والشیخ ابو یزید عن سیدنا
الامام جعفر الصادق من طریق
الباطن لا الظاهر لان ولادۃ الشیخ
ابی یزید بعد وفات الامام جعفر
الصادق بمدۃ مدیدۃ والامام جعفر
الصادق اخذ من جهتین الاولی جهۃ
ابائہ رضی اللہ عنهم وقد ذکرناه والثانیۃ
انہ اخذ الطریقۃ عن ابی امہ القاسم
بن محمد بن ابی بکر الصدیق والقاسم
اخذها عن سلمان الفارسی عن سیدنا
ابی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قلت فی اخذ القاسم
عن سلمان لا یمکن ان یکون الا

باقی نے اسی سند مذکور سے پھر خواجہ نقشبند
نے حاصل کی خواجہ (۲۵) عبد الخالق غجدوانی کی
روح سے اور خواجہ (۲۶) محمد بابا سماسی اور خلیفہ
امیر سید کلال سے اور خواجہ محمد بابا سماسی
نے خواجہ (۲۷) عزیزان سے جیسا ہم نے سلسلۂ صحبت
میں ذکر کیا ہے۔ مگر یہاں ایک اور نکتہ ہے
اُس سے آگاہ ہو پس شیخ (۲۸) ابو علی فارمدی
نے بھی حاصل کیا ہے خواجہ (۲۹) ابو الحسن خرقانی
سے اُنہوں نے شیخ (۳۰) ابو یزید بسطامی سے
باطن کے طور پر ظاہر کے طور پر نہیں کیونکہ وفات
شیخ ابو یزید کی خواجہ ابو الحسن کی ولادت
سے بہت مدت پہلے ہوئی ہے اور شیخ
ابو یزید نے سیدنا امام (۳۱) جعفر صادق سے
باطن کے طریق سے ظاہر کے طریق سے نہیں
اسواسطے کہ ولادت شیخ ابو یزید کی بہت
مدت کے بعد ہوئی ہے وفات امام جعفر
صادق سے اور امام جعفر صادق نے
حاصل کیا دو طریق سے ایک تو اپنے آبا
رضی اللہ عنہم کے طریق سے اور وہ ہم ذکر
کر چکے ہیں اور دوسرے اپنے نانا (۳۲) قاسم
بن محمد بن ابو بکر صدیق سے اور قاسم نے
حاصل کیا سلمان (۳۳) فارسی سے اور انہوں نے
سیدنا (۳۴) ابو بکر صدیق سے اُنہوں نے نبی
صلے (۳۵) اللہ علیہ وسلم سے میں کہتا ہوں قاسم
کا سلمان سے حاصل کرنا ممکن نہیں۔ مگر

سلسلہ نقشبندیہ کا اتصال حضور صلی علیہ و سلم کے ساتھ

رحمہ الناظر یظہر ذلک من تتبع اسماء الرجال واللہ اعلم والحسن البصری ینسب الی سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہم عند اہل السلوک قاطبۃ وان کان اہل الحدیث لا یثبتون ذلک وقد انتصر الشیخ احمد القشاشی لاہل السلوک والکلام واف وشاف فی الکتاب العقد الفرید فی سلاسل اہل التوحید واللہ اعلم۔ باید دانست کہ گگیانی بفتح کاف فارسیہ اول وتشدید دوم نسبت بہ قبیلہ از افاغنہ کہ میان دوآبہ پشاور سکونت دارند و با قوم یوسف زئی بنو اعمام می شوند بٹی کوٹ بتائین ہندیتین قریۃ من مضافات جلال آباد و جلال آباد بلدۃ بین کابل و پشاور بہنسی بفتح موحدہ والنون ومہملہ نسبۃ بہنسا بالقصر بلدۃ بصعید مصر الادنی ملا آکہ بفتح الالف و تشدید الکاف العربیہ و ہاء ہوز فارسیہ این ہمین تخلص می کند۔ و او را دیوانے است مشہور چپرغان بجیم فارسیہ مضمومہ و باء موحدہ مضمومہ و راء مہملہ ساکنہ وغین معجمہ بلدہ است بر دو مرحلہ از بلخ شبرغان تعریب اوست ومعنی چپرغان بلفظ ترکی چیزیکہ یکے بعد دیگرے در طول مانند قطار بودہ باشد عزبزان لفظ تعظیم مثل

باطن کی جہت سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے اسماء الرجال کے تتبع سے واللہ اعلم۔ اور حسن بصری نسبت کئے گئے ہیں سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اہل سلوک کے نزدیک یقیناً اگرچہ اہل حدیث اسے ثابت نہیں کرتے اور تحقیق بہت تائید کی ہے شیخ احمد قشاشی نے اہل سلوک کے کلام وافی و شافی سے اپنی کتاب عقد الفرید فی سلاسل اہل التوحید میں واللہ اعلم۔ جاننا چاہئے کہ گگیانی بفتح کاف فارسیہ اول و تشدید دوم یاء نسبت کی ہے قبیلہ افغانوں میں سے جو پشاور کے دوآبہ میں رہتے ہیں اور قوم یوسف زئی کے چچا زادوں میں ہیں۔ بٹی کوٹ دونوں تاء ہندیہ ایک گاؤں ہے توابع جلال آباد سے اور جلال آباد ایک شہر ہے درمیان کابل اور پشاور کے بھنسی بفتح موحدہ والنون اور سین مہملہ بالقصر اور یاء نسبت کی ایک شہر ہے صعید مصر ادنیٰ میں۔ ملا اکہ بفتح الف و تشدید کاف عربی و ہائے فارسی اپنا یہی تخلص کرتے ہیں اور انکا دیوان مشہور ہے چپرغان بجیم فارسی مضمومہ اور باء موحدہ اور راء مہملہ ساکن اور غین معجمہ ایک شہر ہے بلخ سے دو منزل شبرغان اسکی تعریب ہے اور چپرغان لفظ ترکی میں اسے کہتے ہیں۔ جو چیز ایک بعد ایک کے ہو طول میں مانند قطار کی عزبزان لفظ تعظیم ہے جیسے

میران وسیدی وغیر آن وبا قشیر بالمتلفظین حرف نسبت است کہ اول کلمہ می آید مانند یا نسبت کہ در آخر کلمہ می آید سنبھل بہائے ہندیہ کہ اشمام ہا دارد بلدہ است در ار نہر جمنا وگنگا نزدیک جبال شرقی دار الخلافہ دہلی کاتب حروف گوید کہ حضرت والد قدس سرہ می فرمودند کہ چون حضرت خلیفہ ابوالقاسم مرا اجازت دادند فرمودند کہ در طریقہ ما مثال نمی باشد و وصایا نمی نویسند عمدہ در طریق ما کتاب فقرات است آنرا از مشائخ خود عنعن اخذ کردہ ایم و مشائخ ما بحفظ و عمل بآن وصیت می کردند شما آنرا از نسخہ من بنویسید پس حضرت ایشان آنرا استنساخ کردند و اجازت حضرت ایشان این فقیر را شامل شد کتاب فقرات را و بعض مواضع اشکال در آن کتاب از حضرت ایشان استفسار نمودم و اشغال آنرا از حضرت ایشان بوجہ نیک تلقی نمودم والحمد للہ کاتب حروف گوید کہ شیخ تاج الدین سنبھلی خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی در باب اشغال نقشبندیہ رسالہ دارند مختصر والد بزرگوار آنرا بغایت می پسندیدند و آنرا بخط خود از نزدیک بعض اصحاب شیخ تاج الدین انتساخ کردہ بودند و طالبان را بہمان اسلوب ارشاد می فرمودند این فقیر آنرا پیش حضرت ایشان بحثاً و درایۃً خواندہ است ۔

تفہیمات الٰہیہ حضرت شاہ صاحب کی معرکۃ الآرا تصنیف جلد اول قیمت ۲/

میران وسیدی وغیرہ کے باقشیر بالمتلفظین میں حرف نسبت کا ہے کہ کلمہ کے اول آتا ہے جیسے یا نسبت کی آخر میں آتی ہے سنبھل بہائے ہندیہ کہ ہا کے شامل ایک شہر ہے گنگا جمنا کے اُس طرف قریب جبال شرقی دار الخلافہ دہلی کے کاتب حروف کہتا ہے کہ جب حضرت خلیفہ ابوالقاسم نے مجھے اجازت دی. فرمایا کہ ہمارے طریقہ میں فرمان نہیں ہوتا اور وصیتیں نہیں لکھتے ہمارے طریق میں عمدہ کتاب فقرات ہے وہ ہمنے بھی مشائخ سے بطریق عنعن کے حاصل کی ہے اور ہمارے مشائخ اُسکے حفظ اور عمل کرنے پر وصیت کرتے آئے ہیں۔ تم وہ میری کتاب سے نقل کرلو پس حضرت والد نے وہ نقل کر لی اور اُنکی اجازت اِس فقیر کو ہوئی اور اُسمیں بعض مقام مشکل اس فقیر نے اُن سے دریافت کئے اور اُسکے اشغال بہت اچھی طرح سیکھ لئے۔ والحمد للہ کاتب حروف کہتا ہے کہ شیخ تاج الدین سنبھلی خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی کا ایک رسالہ مختصر اشغال نقشبندیہ میں والد بزرگوار اُس کو بہت پسند فرماتے تھے۔ اور اُسے شیخ تاج الدین کے بعض اصحاب سے لیکر اپنے ہاتھ سے نقل کیا تھا اور اسی طور طالبون کو ارشاد فرماتے تھے اِس فقیر نے وہ رسالہ اُن سے بحثاً و درایۃً پڑھا ہے۔

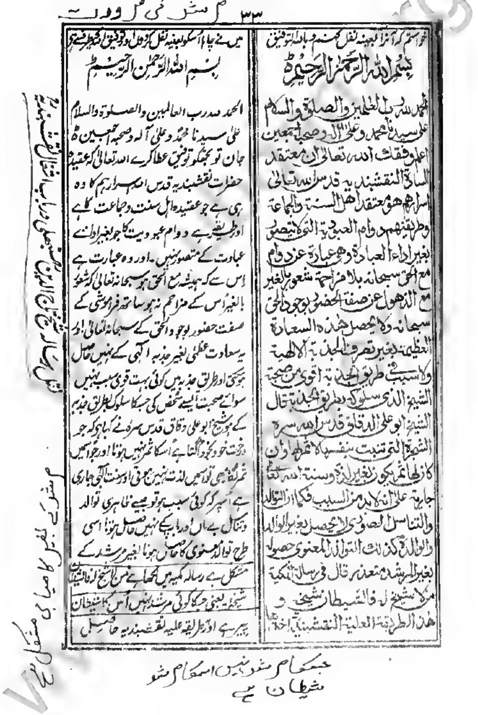

۳۳ مرشد کی ضرورت

خواستم کہ آنرا بعینہ نقل کنم و باللہ التوفیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین اعلم وفقک اللہ تعالیٰ ان معتقد السادۃ النقشبندیۃ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم ہو معتقد اہل السنۃ والجماعۃ وطریقتہم دوام العبودیۃ التی لا تحصل بغیر اداء العبادۃ وہی عبارۃ عن دوام مع الحق سبحانہ بلا مزاحمۃ شعور بالغیر مع الذہول عن صفۃ الحضور بوجود الحق سبحانہ ولا یحصل ہذہ السعادۃ العظمیٰ بغیر تصرف الجذبۃ الالہیۃ ولا سبب فی طریق الجذبۃ اقوی من صحبۃ الشیخ الذی سلوکہ بطریق الجذبۃ قال الشیخ ابو علی الدقاق قدس اللہ سرہ الشجرۃ التی تنبت بنفسہا لا ثمر لہا وان کان لہا ثمر یکون بغیر لذۃ وسنۃ اللہ تعالیٰ جاریۃ علی انہ لا بد من السبب فکما ان التوالد والتناسل الصوری لا یحصل بغیر الوالد والوالدۃ کذلک التوالد المعنوی حصولہ بغیر المرشد متعذر قال فی رسالۃ المکیۃ من لا شیخ لہ فالشیطان شیخہ و ہذہ الطریقۃ العلیۃ النقشبندیۃ اخذہا

میں نے چاہا اسکو بعینہ نقل کروں اور توفیق اللہ کیطرف سے ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ۞ جان تو تجھکو توفیق عطا کرے اللہ تعالیٰ کہ عقیدہ حضرات نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم کا وہی ہے جو عقیدہ اہل سنت وجماعت کا ہے اور طریقہ ہے دوام عبودیت کا جو بغیر ادائے عبادات کے متصور نہیں۔ اور وہ عبارت ہے اس سے کہ ہمیشہ مع الحق ہو سبحانہ تعالیٰ کہ شعور بالغیر اس کے مزاحم نہ ہو ساتھ فراموشی کے صفت حضور بوجود الحق کے سبحانہ تعالیٰ اور یہ سعادت عظمیٰ بغیر جذبہ الٰہی کے نہیں حاصل ہو سکتی اور طریق جذبہ میں کوئی بہت قوی سبب نہیں سوائے صحبت ایسے شخص کی جسکا سلوک بطریق جذبہ کے ہو شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ نے کہا ہے کہ جو درخت خود بخود اگتا ہے اسکا ثمر نہیں ہوتا اور جو اسمیں ثمر لگتا بھی تو اسمیں لذت نہیں ہوتی اور سنت الٰہی جاری ہے اسپر کہ کوئی سبب ہو تو جیسے ظاہری توالد و تناسل بے ماں اور باپ کے نہیں حاصل ہوتا اسی طرح توالد معنوی کا حاصل ہونا بغیر مرشد کے مشکل ہے رسالہ مکیہ میں لکھا ہے من لا شیخ لہ فالشیطان شیخہ یعنی جسکا کوئی مرشد نہیں اس کا شیطان پیر ہے اور طریقہ علیہ نقشبندیہ حاصل

[illegible]

مرشد کے بغیر کامیابی مشکل ہے

جسکا مرشد نہیں اسکا مرشد
شیطان ہے

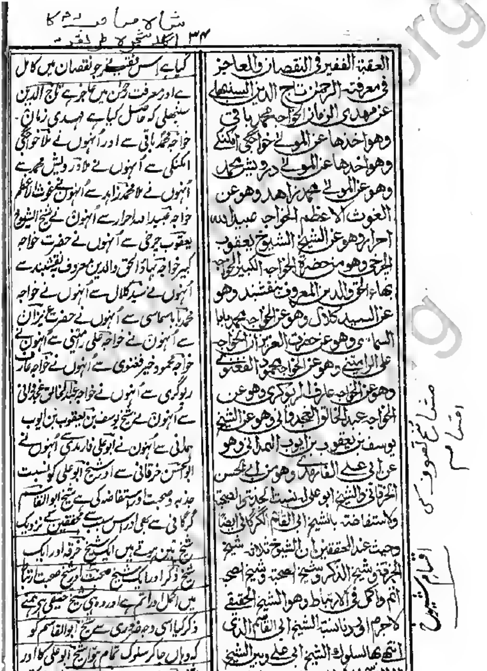

[illegible] ۳۴

العقبۃ الفقیر فی النقصان والعاجز
فی معرفۃ الرحمن تاج الدین السنبھلی
عن مھدی الزمان الخواجہ محمد باقی
وھو اخذھا عن المولٰی خواجگی امکنکی
وھو اخذھا عن المولٰی درویش محمد
وھو عن المولٰی محمد زاھد وھو عن
الغوث الاعظم الخواجہ عبیداللہ
احرار وھو عن الشیخ الشیوخ یعقوب
الچرخی وھو من حضرۃ الخواجہ الکبیر الخواجہ
بھاء الحق والدین المعروف بنقشبند وھو
عن السید کلال وھو عن الخواجہ محمد بابا
السماسی وھو عن حضرت العزیزان الخواجہ
علی الرامیتنی وھو عن الخواجہ محمود الفغنوی
وھو عن الخواجہ عارف الریوکری وھو عن
الخواجہ عبد الخالق الغجدوانی وھو عن الشیخ
یوسف بن یعقوب بن ایوب الھمدانی وھو
عن ابی علی الفارمدی وھو عن ابی الحسن
الخرقانی والشیخ ابو علی نسبۃ الجذبۃ والصحبۃ
والاستفاضۃ بالشیخ ابی القاسم الکرگانی ایضا
وحیث عند المحققین ان الشیوخ ثلاثۃ شیخ
الخرقۃ وشیخ الذکر وشیخ الصحبۃ وشیخ الصحبۃ
اتم واکمل فی الارتباط وھو الشیخ الحقیقی
لاجرم اوردنا نسبۃ الشیخ ابی القاسم الذی
انتھی بھا السلوک الشیخ ابی علی وبین الشیخ
ابی القاسم الی الامام علی بن موسی الرضا

کیا ہے اِس نقیب عجز جو نقصان میں کامل
ہے اور معرفت رحمٰن میں عاجز ہے تاج الدین
سنبھلی کو حاصل کیا ہے مہدی زمان۔
خواجہ محمد باقی سے اور اُنہوں نے ملا خواجگی
امکنکی سے اُنہوں نے ملا درویش محمد سے
اُنہوں نے ملا محمد زاہد سے اُنہوں نے غوث الاعظم
خواجہ عبیداللہ احرار سے اُنہوں نے شیخ الشیوخ
یعقوب چرخی سے اُنہوں نے حضرت خواجہ
کبیر خواجہ بہاؤ الحق والدین معروف بہ نقشبند سے
اُنہوں نے سید کلال سے اُنہوں نے خواجہ
محمد بابا سماسی سے اُنہوں نے حضرت عزیزان
سے اُنہوں نے خواجہ علی رامیتنی سے اُنہوں نے
خواجہ محمود خیر فغنوی سے اُنہوں نے خواجہ عارف
ریوگری سے اُنہوں نے خواجہ عبدالخالق غجدوانی
سے اُنہوں نے شیخ یوسف بن یعقوب بن ایوب
ہمدانی سے اُنہوں نے ابو علی فارمدی سے اُنہوں نے
ابوالحسن خرقانی سے اور شیخ ابو علی کو نسبت
جذبہ وصحبت و استفاضہ کی ہے شیخ ابوالقاسم
گرگانی سے بھی اور اس سبب سے محققین کے نزدیک
شیخ تین ہوتے ہیں ایک شیخ خرقہ اور ایک
شیخ ذکر اور ایک شیخ صحبت اور شیخ صحبت ارتباط
میں اکمل و اتم ہے اور وہی شیخ حقیقی ہے ہم نے
ذکر کیا اسی وجہ ضروری سے شیخ ابوالقاسم کو
کہ وہاں جاکر سلوک تمام ہوا شیخ ابو علی کا اور
شیخ ابوالقاسم سے امام علی بن موسٰی رضا تک

[illegible]

وسائط شیخ ابو عثمان المغربی و ابو علی
الکاتب و ابو علی الرودباری و سید الطائفة
الجنید بغدادی و السری السقطی و معروف
الکرخی رضی اللہ تعالی عنہم و للمعروف
قدس سرہ نسبة اخری تتصل بها ابی
داؤد الطائی عن حبیب العجمی عن الحسن
البصری قدس اللہ اسرارہم و نسبة معروف
الی باب مدینة العلم معروف و مشہور ھهنا
الآن ارجع الی راس الکلام فاعلم ان الشیخ ابا
الحسن الخرقانی اخذ عن روحانیة ابی یزید البسطامی
کنسبة اویس قدس اللہ سرہ من منبع الانوار
علیہ افضل الصلوة و اکمل التحیات و ھکذا
نسبة سلطان العارفین الی روحانیة جعفر
الصادق و المعروف من خرقة و صحبة غیر
صحیح و للامام جعفر الصادق مع وجود
انوار وراثة آبائه الکرام تتصل مجدہ
لامه القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق
رضی اللہ تعالی عنہم و ھو من فقہاء السبعة
فی التابعین کان من الکاملین فی علم الظاهر و
الباطن و ھو منسوب الی سلمان الفارسی
رضی اللہ تعالی عنہ و سلمان مع تشرف بصحبة
النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اخذ الطریقة
عن الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ
و ھو عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
والطریق الآخر الامام جعفر ابا عن جد

درمیان میں واسطے ہیں شیخ ابو عثمان مغربی
اور ابو علی کاتب اور ابو علی رودباری اور سید
الطائفہ جنید بغدادی اور سری سقطی و معروف کرخی
رضی اللہ تعالی عنہم اور معروف کرخی قدس اللہ سرہٗ کو
ایک اور نسبت ہے جو ابو داؤد طائی کو جا ملتی
ہے حبیب عجمی سے انکو حسن بصری سے قدس
اللہ اسرارہم اور معروف کرخی کی نسبت حضرت باب مدینہ
علم یعنی علی تک معروف اور مشہور ہے اور اب میں
رجوع ہوتا ہوں آغاز کلام سے ٭
پس جاننا چاہئے کہ شیخ ابو الحسن خرقانی نے
حاصل کیا ابو یزید بسطامی کی روح سے جیسے حضرت
اویس قدس اللہ سرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم سے اور اسیطرح سلطان العارفین کی
نسبت ہے روحانیت امام جعفر صادق سے اور وہ جو
مشہور ہے خدمت و صحبت، وہ صحیح نہیں ہے اور امام جعفر
صادق نے باوجود اپنے آبا کی وراثت کے انوار
اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہم سے حاصل کیا اور ساتویں فقہا سے ہیں۔
تابعین میں علم ظاہر اور علم باطن دونوں میں کامل
اور انکو نسبت ہے سلمان فارسی سے رضی اللہ تعالی
عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ کو باوجود شرف صحبت
نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نسبت طریقہ ہے
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے اور انکو نبی صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم سے اور دوسرا طریقہ امام جعفر کو باپ دادا نانا
سے وہ مشہور ہے در دروازہ شہر علم یعنی حضرت

روح سے فیض حاصل کرنا | نسبت روحانیہ

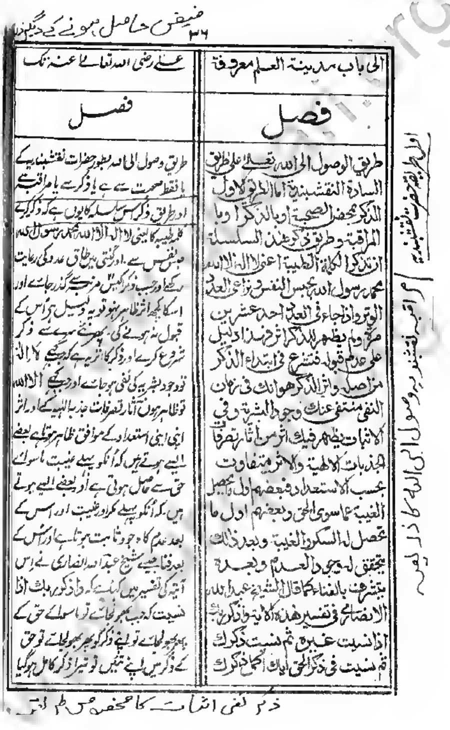

۳۶ فیض حاصل ہونے کے دیگر ذر

الی باب مدینة العلم معروفة	علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک
فصل	فصل
طريق الوصول الى الله تعالى على طريق السادة النقشبندية اما الطريق الاول الذكر بمحض الصحبة او بالذكر او بالمراقبة وطريق ذكر عند السلسلة ان تذكر الكلمة الطيبة اعني لا اله الا الله محمد رسول الله بحبس النفس وتراعى العدد الوتر واذا جاء في العدد احد عشرين مرة ولم يظهر للذكر اثر فهذا دليل على عدم قبوله فتشرع في ابتداء الذكر من اصل واثر الذكر هو انك في زمان النفي منتفى عنك وجود البشرية وفي الاثبات يظهر فيك اثر من آثار تصرفات الجذبات الالهية والاثر متفاوت بحسب الاستعداد فبعضهم اول ما يحصل الغيبة عما سوى الحق وبعضهم اول ما يحصل له السكر والغيبة وبعد ذلك يتحقق له وجود العدم وبعده يتشرف بالفناء كما قال الشيخ عبد الله الانصاري في تفسير هذه الآية واذكر ربك اذا نسيت غيره ثم نسيت ذكرك ثم نسيت في ذكر الحق اياك كما ذكرك	طریق وصول الی اللہ بطور حضرات نقشبندیہ کے یا فقط صحبت سے ہے یا ذکر سے یا مراقبہ سے اور طریق ذکر اس سلسلہ کا یوں ہے کہ ذکر کرے کلمہ طیبہ کا یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حبس نفس سے۔ اور گنتی میں طاق عدد کی رعایت رکھے اور جب ذکر اکیس مرتبے گزر جائے اور اسکا کچھ اثر ظاہر نہ ہو تو یہ دلیل ہے اس کے قبول نہ ہونے کی۔ پھر نئے سرے سے ذکر شروع کرے اور ذکر کا اثر یہ ہے کہ جب کہے لا الہ تو وجود بشریہ کی نفی ہو جائے اور جب کہے الا اللہ تو ظاہر ہوں آثار تصرفات جذبہ الٰہیہ کے اور اثر اپنی اپنی استعداد کے موافق ظاہر ہوتا ہے بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ انکو پہلے غیبت ماسوائے حق سے حاصل ہوتی ہے اور بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ انکو پہلے سکر اور غیبت اور اس کے بعد عدم کا وجود ثابت ہوتا ہے اور اس کے بعد فنا جیسے شیخ عبد اللہ انصاری نے اس آیہ کی تفسیر میں کہا ہے کہ واذکر ربک اذا نسیت کہ جب بھول جائے تو ماسوائے حق کے پھر بھول جائے تو اپنے ذکر کو پھر بھول جائے تو حق کے ذکر میں اپنے تئیں تو تیرا ذکر کامل ہو گیا

اوراد طریقہ حضرات نقشبندیہ | مراقبہ نقشبندیہ وصول الی اللہ کا ذکر نفس

ذکر نفی اثبات کا مخصوص طرح

واعلى الدرجات وانتهاها الفناء اعنى لا يبقى
للسالك خبر عما سوى الله وكيفية الذكر ان
تجعل اللسان ملتصقا بسقف الفم وتلصق
الشفة بالشفة والاسنان بالاسنان و
تحبس النفس وتشرع كلمة لا مبتدئا بها
من السرة وتصعد بها الى جانب الدماغ
فاذا وصلت الى الدماغ ملت بآله الى
جانب الكتف اليمين الا الله الى جانب
اليسار فرميت بها على القلب الصنوبري
بقوة بحيث يظهر اثرها وحرارتها فى سائر
الجسد وتميل محمد رسول الله من
اليسار الى جانب اليمين اى تاتى بها
بينهما وتقول بعد ذلك بالقلب ايضا
الهى انت مقصودى ورضاك مطلوبى
يعنى من هذا الذكر مع توجه القلب على
وجه يظهر اثره فى القلب ويتاثر منه و
يكون ذلك كله بحيث لا يظهر على ظاهره
حركة ولا يشعر به من كان بقربه وتحبس
نفسه بذكر مرة او ثلاثا مراعيا
الوتر وقال حضرة الخواجه قدس سره
فى معنى الكلمة الطيبة ان لا اله معناه
نفى الالهة الطبيعية والا الله
اثبات المعبود محمد رسول الله
معناه انك ادخلت نفسك
فى مقام فاتبعونى بالحق

اور اعلیٰ اور اتم درجہ ذکر کا فنا ہے یعنی تیری
زبان کو خبر نہ رہے ماسوا اللہ کے اور کیفیت
ذکر کی یہ ہے کہ زبان کو تالو سے لگائے اور
لب کو لب سے اور دانتوں کو دانتوں سے
اور حبس دم کرے اور شروع کرے کلمہ لفظ
لا کو ناف سے دماغ کی طرف لے جائے اور
جب دماغ کو پہونچے تو لے آئے کو داہنے مونڈھے
کی طرف الا اللہ کو بائیں مونڈھے کی طرف پھیر کے
قلب صنوبری پر مارے ایسے زور سے کہ اس کا
اثر اور حرارت سارے جسم میں معلوم ہو۔
اور لفظ محمد رسول اللہ کو بائیں طرف سے داہنی
طرف کو یعنی اُن کے درمیان اور اس کے
بعد دل سے یوں کہے الٰہی انت مقصودی
ورضاک مطلوبی یعنی اس ذکر سے تو ہی میرا
مقصود ہے اور تیری ہی رضا مجھے مطلوب ہے قلب
کی توجہ سے ایسی طرح کہ دل میں اثر معلوم ہو
اور دل اس سے متاثر ہو اور یہ سب اس طرح سے
ہو کہ ظاہر میں حرکت نہ معلوم ہو جو کوئی پاس
بیٹھا ہو وہ بھی نہ جانے اور حبس نفس کرے
ایک بار ذکر کرے یا تین بار طاق عدد کی رعایت
کرنے اور حضرت خواجہ قدس سرہ نے کلمہ طیبہ کے
معنے یوں فرماتے ہیں لا الٰہ نفی ہے
الہوں کی طبیعت سے اور الا اللہ اثبات ہے
معبود کی محمد رسول اللہ اسکے معنے یہ ہیں
کہ تو نے اپنے تئیں داخل کیا مقام فاتبعونی بالحق میں

ذکر نفی اثبات کے وقت ضربیں مارنا

۳۸ مبتدی سالکین کا تصور

وبعض اكابر هذه السلسلة قال في معنى الكلمة الطيبة ان المبتدی يتصور فی لا اله لا معبود والمتوسط يلاحظ لا مقصود والمنتهى لا موجود الا الله تكون ملاحظة وقال الاكابر لم ينته السير الى الله ووضع القدم فی السير فی الله تكون ملاحظة لا موجود الا الله كفرا وقيل معناها لا متصرف فی الملك والملكوت الا الله وينبغی الاجتهاد فی مداومة الذكر لا تترك فی حال ولا وقت لا فی قيامك ولا قعودك ولا فی حديثك ولا فی نومك وان حصل لك فی الذكر او فی مجالسة الشيخ كيفية فافرضها كالخط المستقيم فان تخيل هذا المعنى وشغل الخيال بامر واحد مما للجمعة وقال بعض الاكابر اذا تغيرت متغيرة من بدنك بواسطة الخيال وتاثيره ينبغی لك ان تتبع تلك العشرة حتى يحصل لك التعطيل كما قال بعض الاكابر الشغل هو عدم الشغل وعدم الشغل هو الشغل وقال المولى سعد الدين الكاشغری رحمة الله عليه ان الشيخ عبد الكبير اليمنی سألنی وقال ما الذكر فقلت لی لا اله الا الله فقال ما هذا ذكر هذا عبارة

ترجمہ ہشت گنج ملفوظات خواجگان چشت رحمۃ اللہ علیہم اردو۔ قیمت تین روپے

اور اس سلسلہ کے بعضے بزرگوں نے کہا ہے کہ معنے کلمہ طیبہ کے یہ ہیں کہ مبتدی تصور کرے لا الٰہ یعنی لا معبود اور جو متوسط ہوں خیال کرے لا مقصود اور منتہی سمجھے کہ لا موجود الا اللہ کا ملاحظہ ہووے اور بزرگوں نے کہا ہے کہ جب منتہی ہو جاوے سیر الی اللہ اور قدم رکھے بیچ سیر فی اللہ کے اور ملاحظہ کرے لا موجود الا اللہ کا تو یہ کفر ہے اور بعضوں نے اسکے معنی کہے ہیں لا متصرف فی الملک والملکوت الا اللہ اور ضرور مناسب ہے کوشش کرنی ذکر کی مداومت کی کسی حال اور کسی وقت نہ ترک کرے۔ کھڑے نہ بیٹھے نہ باتیں کرتے نہ سوتے۔ اور جو ذکر میں یا شیخ کی مجلس میں کچھ کیفیت حاصل ہو تو اسکو فرض کرے جیسے ایک خطِ مستقیم۔ اور جب یہ معنی خیال میں بندھ جاویں اور خیال انکی ایک امر میں مشغول ہو جاوے تو یہ جمعیت کے واسطے بہت مددگار ہے اور بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ جب ایک بال بھی بدن سے متغیر ہو جاوے خیال کے واسطے اور اثر معلوم ہو تو چاہئے کہ اسکو چھوڑے نہیں یہاں تک کہ حاصل ہو جاوے تعطیل جیسے بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ الشغل ہو عدم الشغل و عدم الشغل ہو الشغل اور ملا سعد الدین کاشغری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ شیخ عبد الکبیر یمنی نے مجھ سے پوچھا کہ ذکر کیا ہے میں نے کہا لا الٰہ الا اللہ کہا یہ تو عبارت ہے ذکر

ذکر کیا ہے

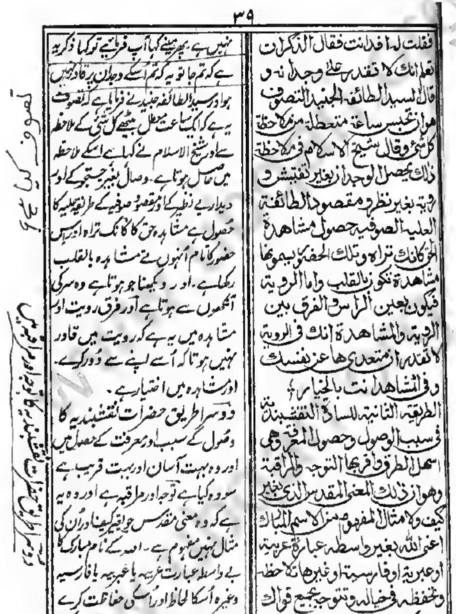

فقلت لہا فدانت فقال الذکرات
نعم انک لا تقدر علی وجدانہ و
قال لسید الطائفۃ الجنید التصوف
هو ان تجلس ساعۃ متعطلۃ من ملاحظۃ
کل شئ وقال شیخ الاسلام فی ملاحظۃ
ذلک یحصل الوجدان بغیر تفتیش و
رؤیۃ بغیر نظر و مقصود الطائفۃ
العلیۃ الصوفیۃ حصول مشاهدۃ
الحق کانک تراه وتلک الحضور یسمونہا
مشاهدۃ تکون بالقلب واما الرؤیۃ
فیکون بعین الراس والفرق بین
الرؤیۃ والمشاهدۃ انک فی الرؤیۃ
لا تقدر ان تبعدها عن نفسک
وفی المشاهدۃ انت بالخیار
الطریقۃ الثانیۃ للسادۃ النقشبندیۃ
فی سبب الوصول وحصول المعرفۃ وهی
اسہل الطرق واقربہا التوجہ والمراقبۃ
وهو ان ذلک المعنی المقدس الذی بغیر
کیف ولا مثال المفهوم من الاسم المبارک
اعنی اللہ بغیر واسطۃ عبارۃ عربیۃ
او عبریۃ او فارسیۃ او غیرها تلاحظ
وتحفظہ فی خیالہ وتتوجہ بجمیع قواک
ومدارکک الی القلب الصنوبری وتداوم
علی هذا الامر وتتکلف فی ملازمۃ

نہیں ہے۔ پھر میں نے کہا آپ فرمائیے تو کہا ذکر یہ
ہے کہ تم جا تو یہ کہ تم اسکے وجدان پر قادر نہیں
ہو اور سید الطائفہ جنید نے فرمایا ہے کہ تصوف
یہ ہے کہ ایک ساعت معطل بیٹھے کل شئی کے ملاحظہ
سے اور شیخ الاسلام نے کہا ہے اسکے ملاحظہ
میں حاصل ہوتا ہے۔ وصال بغیر جستجو کے اور
دیدار بے نظر کے اور مقصود صوفیہ کے طریقہ علیہ کا
حصول ہے مشاہدہ حق کا کانک تراه اور اس
حضور کا نام انہوں نے مشاہدہ بالقلب
رکھا ہے۔ اور دیکھنا جو ہوتا ہے وہ سر کی
آنکھوں سے ہوتا ہے اور فرق رویت اور
مشاہدہ میں یہ ہے کہ رویت میں قادر
نہیں ہوتا کہ اسے اپنے سے دور کرے۔
اور مشاہدہ میں اختیار ہے۔
دوسرا طریق حضرات نقشبندیہ کا
وصول کے سبب اور معرفت کے حصول میں
اور وہ بہت آسان اور بہت قریب ہے
سو وہ کیا ہے توجہ اور مراقبہ ہے اور وہ یہ
ہے کہ وہ معنی مقدس جو بغیر کیف اور ان کی
مثال نہیں مفہوم ہے۔ اللہ کے نام مبارک کا
بے واسطہ عبارت عربیہ یا عبریہ یا فارسیہ
وغیرہ اسکا لحاظ اور اسکی حفاظت کرے
اپنے خیال میں اور متوجہ ہو تمام قوتوں اور مدرکوں
سے قلب صنوبری کی طرف اور اس پر مداومت
کرے اور تکلف کرے اسکے لازم کر لینے کو

تصوف کیا ہے

دوسرا طریق حضرات نقشبندیہ کا توجہ اور مراقبہ میں

الکشکول الکبیر فارسی مصنفہ [illegible] خواجہ شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی [illegible]

حتی تذهب الكلفة من البين ويصير
هذا الامر كله ملكة لك وقال بعض
الاكابر من النقشبندية ان المعنى
المقصود ان تنسى ثمليك فتخيله بصورة
نور بسيط محيط بجميع الموجودات العلمية
والغيبية واجعله في مقابلة البصيرة
ومع حفظ ذالك تتوجه الى القلب
الصنوبري بجميع القوى وتدارك الى
ان تقوى البصيرة وتذهب الصورة
ويترتب على ذلك ظهور المعنى المقصود
قال حضرة الخواجه عبيد الله الاحرار
ان المراقبة من المفاعلة فلا بد من
الترقب من الجانبين مع هذا لابد
المراقب ان يكون مراقبا الاطلاع على
اطلاع الحق سبحانه على احواله ويداوم
على ذلك او يكون مراقبا
لاطلاعه على موجده بلا فتور
وتشتت خاطره
والطريق الآخر ان يكون مراقبا بقلبه
الصنوبري ولا يترك الخواطر تحل
فيه حتى تيسر له الربط بقلبه الحقيقي
من غير ملاحظة معنى المفاعلة وطريق
المراقبة اعلى من طريق النفي والاثبات

یہانتک کہ کلفت درمیان سے جاتی رہے اور
اِس امر کا ملکہ ہو جائے اور بعض بزرگوں
نے نقشبندیہ کے کہا ہے کہ معنے مقصود کے
یہ ہیں کہ بیخودی ہو جائے پھر خیال کرے اسکو
ایک نور بسیط کی صورت میں جو احاطہ کئے
ہوئے ہے سب موجودات علمیہ وغیبیہ کو اور
اُسکو بصیرت کے مقابلہ کرے اور باوجود
اسکی حفاظت کے قلب صنوبری کی طرف متوجہ
ہو اپنے تمام قوٰی سے اور تدارک کرے اِس
امر کا کہ بصیرت قوی ہو جائے اور صورت
جاتی رہے اور مترتب اِس امر پر ظہور معنی
مقصود کا حضرت خواجہ عبید اللہ احرار نے
فرمایا ہے کہ مراقبہ باب مفاعلہ ہے تو
ضرور ہے تراقب دونوں طرف سے تو بس
مراقبہ کرنیوالے کو ضرور چاہئے یہ کہ ہو مراقب
اپنی اطلاع کا حق سبحانہ کے مطلع ہونیسے
اُسکے حال پر اور اسکی مداومت کرے اور
یا مراقب ہو اپنی اطلاع کا اپنے موجد پر بلا فتور
اور پریشان خاطری کے اور ایک اور
یہ طریق ہے کہ اپنے قلب صنوبری کا
مراقب ہو اور اسمیں کوئی خطرہ نہ آنے دے
یہانتک کہ اُسکو اپنے قلب حقیقی سے ربط
آسان ہو جائے بدون ملاحظہ معنی مفاعلہ
کے اور مراقبہ کا طریق بہت اعلیٰ ہے
نفی اثبات کے طریق سے اور بہت

مراقبہ کا طریقہ

درالثمین عربی مع ترجمہ اردو۔ حضرت شاہ صاحب کی چالیس حدیثین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوضات برکات کی تشریح میں قیمت ۴ر

قرب الى الجذبة الالهية من غيرها
من طريق المراقبة يمكن الوصول الى الوزارة
والتصرف في الملك والملكوت ويمكن بها
الاشراف على الخواطر والنظر الى الغير
بنظر الموهبة وتنوير باطنه ومن
ملكة المراقبة تحصل دوام الجمعية و
دوام قبول القلوب وهذا المعنى يسمى
جمعا وقبولا الطريق الثالث طريق
الرابطة بالشيخ الذي وصل الى
مقام المشاهدة وتحقق بالتجليات
الذاتية فان رؤيته بمقتضى هم
الذين اذا رأوا ذكر الله تفيد فائدة
الذكر وصحبته بموجب هم جلساء الله
تنتج صحبة المذكور واذا تيسر صحبة
مثل هذا العزيز ورأيت اثره في نفسك
فينبغي لك ان تحفظ ذلك الاثر الذي
تشاهد فيه بقدر الامكان وان
حصل نقص في ذلك المعنى فتكون راجع مصاحبته
حتى يجمع لك ببركة ذلك الاثر و
هكذا تفعل مرة بعد اخرى حتى تصير
تلك الكيفية ملكة لك وان لم
تظهر من صحبة ذلك العزيز اثر
ولكن حصلت به محبة وانجذاب

تفہیمات الٰہیہ جز اول جلد دوم حضرت مولانا شاہ ولی اللہ
صاحب قدس سرہ کی معرکۃ الآرا تصنیف قیمت مجلد آٹھ آنہ

قریب ہے جذبہ الٰہیہ سے اور مراقبہ کے طریق
سے ممکن ہے وصول وزارت کا اور ملک و
ملکوت میں تصرف کا اور ممکن ہے معلوم
کرلینا لوگوں کی دلی باتوں کا اور دوسرے
کیطرف بخشش کی نظر کرنیکا اور اسکے باطن کو
منور کرنیکا اور مراقبہ کے ملکہ سے جمعیت دائمی
حاصل ہوتی ہے اور لوگونکے دلکا ہمیشہ مقبول ہوتا
ہے اور اسی بات کو کہتے جمع و قبول۔ اور تیسرا طریق
رابطہ ہے اس شیخ سے جو مشاہدہ کے مقام کو
پہونچا ہوا ہے اور تجلیات ذاتیہ سے متحقق ہوا ہے
اس واسطے کہ اس کی رویت بموجب
اسکے کہ اذا رأوا ذکر اللہ ذکر کا فائدہ
دیتی ہے اور اس کی صحبت بموجب اسکے
کہ ھم جلساء اللہ اس صحبت مذکور کا
فائدہ دیتی ہے اور جب ایسے عزیز کی صحبت
میسر ہوجاوے اور اپنے نفس میں اس کا
اثر معلوم ہو تو چاہیے کہ اسکی حفاظت کرے
جو اثر مشاہدہ کیا ہے جہاں تک تجھسے ممکن ہو
اور جو اس میں فتور آجاوے تو اس شیخ کی
مصاحبت کیطرف رجوع ہو کر پھر تجکو حاصل
ہو اسکی برکت سے وہ اثر اور اسیطور
کیا کرے تاکہ وہ کیفیت ملکہ ہوجاوے اور جو اس
عزیز کی صحبت سے یہ اثر ظاہر نہو لیکن اس
سے محبت اور انجذاب حاصل ہو۔

ترانہ کلیمی جلد اول حصہ دوم فارسی اور قوالی غزلوں کا مجموعہ قیمت ۸

مراقبہ کا فائدہ

رابطہ شیخ کی ضرورت

فينبغي أن تحفظ صورته في الخيال وتتوجه إلى القلب الصنوبري حتى يحصل الغيبة والفناء عن النفس وإن وقفت عن الترقي فينبغي أن تجعل صورة الشيخ على كتفك الأيمن وتعتبر من كتفك الأيمن إلى قلبك أمرا ممتدا وتأتي بالشيخ على ذلك الأمر الممتد وتجعله في قلبك فإنه يرجى لك بذلك حضور الغيبة والفناء

تو چاہئے کہ اس کی صورت خیال میں رکھے اور قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو تا کہ حاصل ہو غیبت اور فنا نفس سے اور اگر وقفہ ہو جائے ترقی میں تو چاہئے کہ صورت شیخ کی اپنے داہنے مونڈھے کی طرف خیال کرے اور اپنے قلب کو ایک امر ممتد اعتبار کرے داہنے مونڈھے تک اور شیخ کو اس امر ممتد کیساتھ اپنے قلب میں لائے اور امید ہے اس سے حضور غیبت اور فنا کی ۔

فصل

تیسری فصل حضرت غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کے گیارہ کلمات قدسیہ کی شرح میں

في الكلمات القدسية المأثورة عن حضرة الخواجه عبد الخالق غجدواني وهي إحدى عشرة كلمة بني طريق السادة النقشبندية عليها وهي

ياد كرد باز گشت نگاه داشت
ياد داشت هوش در دم سفر
در وطن نظر بر قدم خلوت
در انجمن وقوف زماني وقوف
عددي وقوف قلبي

حيث كان حضرة الخواجه عبد الخالق رأس حلقة هذه الطائفة لزم بيان الألفاظ المصطلح عليها فلنشرحها مقتصدين بين الإجمال والتفصيل وها أنا أشرع في ذلك

ياد كرد وهو عبارة عن ذكر اللسان أو القلب يعني كن دائما في تكرار الذكر

فصل

حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے کلمات قدسیہ ماثورہ کے بیان میں ۔ اور وہ گیارہ کلمے ہیں جن پر نقشبندیہ کے طریقہ کی بنا ہے ۔ سو وہ یہ ہیں

یاد کرد ۔ باز گشت ۔ نگاہداشت ۔ یادداشت
ہوش در دم ۔ سفر در وطن ۔ نظر بر قدم ۔ خلوت
در انجمن ۔ وقوف زمانی ۔ وقوف عددی
وقوف قلبی ۔

اور چونکہ خواجہ عبد الخالق اس طریقہ کے سر حلقہ ہیں تو ان کے الفاظ مصطلح کا بیان ضرور ہے ہم انکی شرح کرتے ہیں اجمال تفصیل کے درمیان وہ یہ ہے ۔

یاد کرد اسے کہتے ہیں ۔ ذکر زبان یا ذکر دل کو یعنی ہمیشہ وہ ذکر کیا کرے ۔

در الثمین عربی مع ترجمہ اردو ہدیہ ڈیڑھ آنہ

یادکرد ، اصطلاحات نقشبندیہ

الذی استفدته من الشیخ الی ان
یحصل لك حضور الحق وطریقة
تعلیم الذکر ان الشیخ یذکر اولا
بقلبه الکلمة الطیبة والمرید یحضر قلبه
فی مقابلة قلب الشیخ ویفتح عینیه
ویطبق فمه کما مر بیانه قال حضرة
الخواجه بهاء الدین قدس سره
ان المقصود من الذکر ان یکون
القلب دائما حاضرا مع الحق بوصف
المحبة والتعظیم لان الذکر
طرد الغفلة ؛

٤ **بازگشت** یعنی ان الذاکر کلما ذکر
بقلبه الکلمة الطیبة قال عقبها بذلك
اللسان الٰهی انت مقصودی
ورضاك مطلوبی یعنی من هذا
الذکر لان هذه الکلمة تفید نفی
کل خاطر من ملیح وقبیح حتی یخلص الذکر
ویتفرغ السر عما سوی الحق واذا لم
یجد الذاکر له اخلاصا فی هذا الکلام
قال علی سبیل التقلید من المرشد
فانه یحصل له ببرکة ذالك الاخلاص
ان شاء الله تعالیٰ ؛

٥ **نگاهداشت**۔ وهو عبارة عن
مراقبة الخواطر یعنی اذا کرر الکلمة
فی نفسه یراعی ان لا یخطر بباله

جو شیخ نے بتایا ہے تاکہ حضور حق حاصل
ہو۔ اور طریقہ تعلیم ذکر کا یہ ہے کہ پہلے شیخ
آپ کلمہ طیبہ کا ذکر کرے اور مرید اپنے
قلب کو شیخ کے قلب کے مقابل کرے اور
کھلی رکھے دونوں آنکھیں اپنی اور منہ بند
کرے جیسے ہم پہلے بتا چکے ہیں حضرت خواجہ
بہاؤ الدین قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ مقصد
ذکر سے یہ ہے کہ ہمیشہ قلب حاضر مع الحق ہو
محبت اور تعظیم کیساتھ۔ اسلئے کہ غفلت کو
دفع کرتا ہے۔

بازگشت ④ یعنی ذاکر جب قلب سے ذکر کرے
کلمہ طیبہ کا اسکے بعد زبان سے کہے الٰہی
انت مقصودی ورضاك مطلوبی یعنی
اس ذکر سے الٰہی تو ہی میرا مقصود ہے اور
تیری ہی رضا مطلوب ہے۔ اسواسطے
کہ یہ کلمہ فائدہ دیتا ہے ہر خطرہ اچھا اور
برے کی نفی کا تاکہ ذکر خالص ہو جائے
اور سر فارغ ہو جائے ماسوائے حق سے
اور جو ذاکر اخلاص نہ پائے اس کلام
میں تو مرشد کی تقلید کی رو سے کہے
تو اس کی برکت سے اخلاص ہو جائے گا
انشاء اللہ تعالےٰ

نگاہداشت ⑤ اور یہ عبارت ہے خطروں کے
مراقبہ کا یعنی جب دل میں کلمہ کی تکرار کرے تو
اسکی رعایت کرے کہ کوئی خطرہ دل میں نہ آئے

خاطر ويجتهد ان لا يخطر له خاطر
الغير في ساعة او ساعتين فان
ذلك مهم عند الاكابر وبعض كمل
الاولياء احيانا يتم لهم هذا المعنى
ياد داشت هو عبارة عن دوام
الحضور مع الحق سبحانه على
سبيل الذوق وبعض الاكابر قال
في شرح هذه الكلمات الاربع هكذا
ياد كرد يعني تكلف في الذكر **باز گشت**
يعني رجع الى الحق سبحانه على وجه
الانكسار **نگاهداشت** يعني حافظ على
هذا الرجوع **ياد داشت** يعني رسخ سره
هوش در دم يعني ان بناء الامر هذا الطريق
على النفس فينبغي ان يجتهد على حفظه بين
النفسين في الطبيعة حتى لا يدخل بغفلة
ولا يخرج بغفلة **سفر در وطن** يعني ان سفر
السالك يكون في الطبيعة البشرية يعني
ينتقل من الصفات الذميمة الى الصفات
الحميدة كما قال بعض الاكابر ان
الشخص اذا انتقل الى اي محل لا
تفارق الصفات الخبيثة ما لم ينتقل
عنه وقيل روية الغيب في الشهادة
نظر بر قدم يعني ان السالك ينبغي
ان يكون نظره على قدمه في مشيه
في البلد والصحراء حتى لا يتفرق

اور اس میں کوشش کرے کہ اُس کے
دل میں کوئی خطرہ نہ آئے غیر کا ایک ساعت
یا دو ساعت کیونکہ یہ امر بہت ضرور ہے
بزرگوں کے نزدیک اور بعض کامل اولیا
کبھی کبھی یہ بات حاصل ہوتی ہے **یاد داشت**
دوام حضور مع الحق کو بطریق ذوق کے اور
بعض بزرگوں نے ان چار کلموں کی یوں شرح
کی ہے۔ **یاد کرد** یعنے ذکر میں تکلف
باز گشت یعنے اللہ سے رجوع ازراہ عجز کے
نگاہداشت یعنے اس رجوع کی حفاظت
یاد داشت یعنے سر کو راسخ کرے
ہوش در دم یعنے اس طریقہ کی بنا
اس امر پر ہے۔ اس کی حفاظت کرے
درمیان دونوں نفسوں کے نہ غفلت سے
داخل ہو کوئی نفس نہ نکلے غفلت سے
کوئی سانس **سفر در وطن** یعنے سالک کا
سفر طبیعت بشریہ میں ہے یعنے بری صفتوں کو
چھوڑ کر اچھی اختیار کرے جیسا کہ کہا ہے۔
بعضے بزرگوں نے یعنی آدمی کسی مکان
کو جائے اسکی صفتیں بری اُس کے ساتھ
ہوتی ہیں جبتک اُنسے نہ نقل کرے اور
بعضوں نے کہا ہے کہ غیب کو دیکھے شہادت میں
نظر بر قدم یعنے سالک کو چاہئے کہ اُسکی
نظر قدم پر ہو شہر میں چلے پھرے یا جنگل میں
اسلئے کہ اُسکی نظر متفرق نہ ہو جائے اور جسے دیکھنا چاہے

نظرہ ویبصر ما لا ینبغی فیتفرق علیہ
قلبہ ویمکن ان یکون المراد بالنظر الی
قدم ان یکون نظر السالک فی الاول
وھلۃ الی نہایۃ السلوک یعنی الی
حضرت الذات فقط کما قال فارس
بن عیسٰی البغدادی سألت الحلاج
فقلت لہ من المرید فقال ھو الرامی
باول قصدہ الی اللہ فلا یعرج علی
شیٔ حتی یصل ویحتمل ان یکون ھذا
المعنی ھو الذی قالہ الشیخ رویم ادب
المسافر ان لا یجاوز ھمتہ قدمہ
خلوت در انجمن یعنی ینبغی للسالک ان
یکون ظاھرہ مع الحق وباطنہ مع الحق
الیہ بالشغل والقلب بالحق وما احسن
ما قیل فی ذالک شعر فمن داخل کن صاحبا
غیر غافل ومن خارج خالط کبعض الاجانب
قال اکابر الطریق ان فی ھذہ الطریقۃ
الجمعیۃ فی الملاء والتفرقۃ فی الخلوۃ
وقوف زمانی یعنی یحاسب
اوقات نفسک ھل مرۃ باعمال الخیر
فتشکر اذ باعمال الشر فتستغفر علی
حسب مراتبہم فان حسنات الابرار
سیئات المقربین **وقوف عددی**
ھو عبارۃ عن

حیات ولی اردو حضرت شاہ صاحب اور انکے آبا و اجداد اور انکے خاندان کے سو افراد کی سوانح عمری قیمت

آگے نہ دیکھے اور اس کا قلب متفرق ہو جائے
اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ سالک کی نظر
اول ہی مرتبہ سلوک کے نہایت پر ہو
یعنے فقط حضرت ذات کی طرف جیسا فارس
بن عیسٰے بغدادی کا قول ہے کہ میں نے
حلاج سے سوال کیا تو میں نے کہا
مرید کون ہے انہوں نے کہا ھو الرامی
باول قصدہ الی اللہ فلا یعرج علی شیٔ
حتی یصل۔ اور احتمال ہے کہ ہو مراد اس سے وہ
معنے جو شیخ رویم نے فرمایا ہے ادب المسافر
ان لا یجاوز ھمتہ قدمہ یعنی مسافر کا ادب
یہ ہے کہ اسکی ہمت کا قدم پیچھے نہ پڑے۔
⑤ **خلوت در انجمن** یعنی سالک کو چاہیے کہ بظاہر خلقت
کیساتھ ہو اور باطن میں خالق کیساتھ ہاتھ کام میں اور
دل حق سے جوڑے اور کیا خوب کہا اس معنی میں یہ شعر
فمن داخل کن صاحبا غیر غافل ٭ ومن
خارج خالط کبعض الاجانب۔ بعض بزرگوں نے
کہا ہے کہ اس طریقہ میں جمعیت ہے اور تفرقہ ہی خلوت میں
⑥ **وقوف زمانی** کہ اپنے اوقات کا حساب رکھے
اگر اعمال خیر میں گذرے اسکا شکر کرے اور جو اعمال
بد میں گذرے استغفار کرے اپنے اپنے مرتبے کے
موافق کیونکہ ان حسنات الابرار سیئات
المقربین یعنی نیکیاں ابرار کے مقربین کی برائیاں ہیں
⑦ **وقوف عددی** اپنے رعایت عدد کے

مجموعہ اعمال مجربہ معدن عزیز عملیات میں بے مثل کتاب قیمت [illegible]

رعایة العدد فی الذکر القلبی یجمع
الخواطر المتفرقة

وقوف قلبی هو عبارة من
الیقظة وحضور القلب مع جناب
الحق سبحانه علی وجه لا یکون للقلب
غرض غیر الحق وقالوا ایضاً فی معناه
ان الذاکر ینبغی ان یکون واقفاً علی
قلبه یعنی فی اثناء الذکر یتوجه الی
القلب الصنوبری الذی یقال له قلب مجازا
وهو فی الجانب الایسر محاذیا للثدی
ویجعله مشغولا بالذکر ولا یترکه یغفل
عن الذکر ولا مفهومه وحضرت الخواجه
نقشبند لم یجعل حبس النفس ولا
رعایة العدد لازما فی الذکر واما
وقوف القلبی فهو لازم عنده فی
اثناء الذکر والرابطة او غیرهما و
المقصود من الذکر الوقوف القلبی
وما احسن ما قیل فی ذلك شعر

علی بیض قلبك كن كانك طائر
ممن ذالك الاحوال فیك تولد

ذکر قلبی میں جمعیت کیساتھ کہ متفرق خطرے
نہ آئیں۔

وقوف قلبی۔ یعنی ہوشیاری اور حضور قلب کا
اللہ جلشانہ کیساتھ ایسی وجہ سے کہ قلب کو غیر
حق سے کچھ غرض نہ ہو اور یوں بھی کہا ہے
کہ ذاکر اپنے قلب سے واقف ہو یعنی ذکر کے
درمیان قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو جسکو
مجازاً قلب کہتے ہیں۔ وہ بائیں طرف ہے پستان
کے مقابل اسکو ذکر میں مشغول کرے۔ ذکر سے
غافل نہ ہونے دے اور اسکے معنے سے اور حضرت
خواجہ نقشبند نے حبس دم نہیں لازم کیا اور نہ رعایت
عدد کے ذکر میں لیکن وقوف قلبی انکے نزدیک
لازم ہے ذکر میں یا رابطہ وغیرہما میں اور مقصود
ذکر سے وقوف قلبی ہے اور کیا اچھا کہا کسی نے
یہ شعر اس معنی میں۔

شعر

عَلٰی بَیضِ قَلبِكَ كُن كَاَنَّكَ طَائِرٌ
مِمَّن ذَالِكَ الاَحوَالِ فِیكَ تَوَلَّدُ

یعنی اپنے دل کے بیضہ پر رہ ایسا جیسا پرند
اس امر سے تجھ میں حال پیدا ہوں گے

فصل

اذا وقع لك فی اثناء الذکر والاشغال
تفرقة او وسوسة او قبض فینبغی

فصل

جب ذکر اور اشغال کے درمیان تفرقہ
یا وسواس یا قبض معلوم ہو تو چاہیئے۔

فصل چوتھی بیان دفع ہموم

ذکر اللہ دافع وساوس

أن تغتسل بالماء البارد وان لم يقدر
على ذلك لعدم مساعدة المزاج فبالحار
وبعد ذلك تدخل الخلوة وتصلي
الركعتين ومع التضرع والاستكانة
تستغفر وتتوجه لحالك ووقتك
وان لم تجد وقتك واستمرت
التفرقة معك فاحضر في خيالك صورة
شيخك المربي لك فانه يرجى ببركته تبدل
التفرقة بالجمعية وان بقيت التفرقة
ايضا فقل يا فعال بالتشديد وان لم
يرتفع التفرقة بذلك فقل ان هذه
التفرقة منه تعالى وافق في ذلك
التفرقة فتصير في عين الجمع حينئذ
وقل ان يبقى التفرقة مع هذه الملاحظة
وحيث كانت الخطرة متعلقة
بالاعمال كالميل الى شرى فرس ونحوه
مما هو مباح شرعا فليبادر لفعله
او يخرجها من قلبه حتى يكون تلك
الخطرة له كعدو ويبذل جهده
في دفعه ونفي ثلثة خواطر لازمة على
المريد الخطرة النفسية والشيطانية
والملكية وتثبت الخاطر الحقاني و
معرفة الخواطر وتميزها عسير و
لنبينها بعض بيان فان حصول خاطر
النفس من ايسر القلب يعني من تحت القلب

کہ سرد پانی سے غسل کر ڈالے اور جو ٹھنڈے
پانی پر قدرت نہ رکھے اپنے مزاج کے سبب تو
گرم پانی سے نہا ڈالے اسکے بعد خلوت میں
داخل ہو اور دو رکعتیں پڑھے اور بہت گریہ و
زاری و عاجزی سے استغفار کرے اور اپنے
حال اور وقت کی طرف متوجہ ہو۔ اور جو اپنا
وقت نہ پائے اور وہی تفرقہ رہے تو تصور باندھے
اپنے شیخ کا اپنے خیال میں جو تیرا مربی ہے کیونکہ
امید ہے کہ اُس کی برکت سے تفرقہ جاتا رہے
اور جمعیت حاصل ہو۔ اور جو اسپر بھی تفرقہ نجائے
تو کہے یا فعّال تشدید کیساتھ اور جو اس سے بھی
تفرقہ نجائے تو کہے کہ یہ تفرقہ خدا کی طرف سے ہے
اُس سے موافقت کرے تو آپ عین جمعیت میں آ جائیگا
اور ایسا بہت کم ہے کہ تفرقہ اس لحاظ سے بھی
رہے اور جو ایسا خطرہ آئے کہ متعلق اعمال
سے ہے جیسے رغبت گھوڑے خریدنے کی
یا اور کچھ جو شرع میں مباح ہے تو وہ کام
کرے یا اُسے اپنے قلب سے نکال ڈالے
یہانتک کہ اُس خطرہ کو دشمن جان لے۔ اور
کوشش کرے اسکے دفع کی اور تین خطروں کی نفی
کرنی مرید کو لازم ہے خطرہ نفسیہ و خطرہ
شیطانیہ و خطرہ ملکیہ اور خطرہ حقانی کو قائم
رکھے اور خطروں کو پہچاننا اور تمیز کرنا بہت مشکل ہے
اور بعض بیان کرتے ہیں کہ خطرہ نفسی ایسر
قلب سے پیدا ہوتا ہے یعنی قلب کے نیچے سے

تین خطروں کی نفی جو مرید کو لازم ہے۔